بعون صانع بیچون و فضل خلاق زمین و زمان

درین وزنگار بہارین گلدستہ تازہ مضامین یعنی مرقع پیچیدگان عمدہ مطالب دلپذیر

بوستانِ مترجم اُردو

مترجمہ

ملک محمد عنایت اللہ پروفیسر گارڈن کالج راولپنڈی

کہ از نتائج افکار قدوۃ الابرار مہر سپہر اعجاز طرازی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

جسے

ملک دین محمد نے سنہ ۱۹۳۴ء میں باہتمام بابو عبدالحمید خان پرنٹر فیروز پرنٹنگ ورکس بیرون دروازہ شیرانوالہ لاہور سے چھپوا کر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔

بوستان مترجم اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام جہاندار جان آفرین | حکیم سخن بر زبان آفرین

روح کو پیدا کرنے والے بادشاہ اور زبان کو قوت تکلم دینے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں

خداوند بخشندہ دستگیر | کریم خطا بخش و پوزش پذیر

وہ برتر و بزرگ ذات ہر ہستی کے لئے رحمان و معاون ہے وہ خطاؤں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا مہربان ہے

عزیزی کہ ہر کز درش سر بتافت | بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

وہ ہر چیز پر ایسا غالب ہے کہ جس اس کے دروازے سے سر پھیرا وہ جس دروازہ پر کہ پہنچا عزت سے محروم رہا

سر پادشاہان گردن فراز | بدرگاہ او بر زمین نیاز

بڑے بڑے بادشاہوں کا سر اس کے دربار میں عاجزی کی زمین پر جھکا ہوا ہے، سجدہ کرتا ہے

نہ گردن کشان را بگیرد بفور | نہ عذر آوران را براند بجور

سرکشوں کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو غضب سے نکال نہیں دھتکارتا نہیں

وگر خشم گیرد بکردار زشت — چو باز آمدی ماجرا در نوشت

اگرچہ وہ افعال بد سے غضبناک ہوتا ہے — مگر جب تو تائب ہو جائے تو وہ درگذر کر دیتا ہے

اگر با پدر جنگ جوید کسی — پدر بیگمان خشم گیرد بسی

اگر کوئی شخص باپ سے مخالفت کرے تو — بلاشبہ باپ اس سے غضبناک ہو گا

وگر خویش راضی نباشد ز خویش — چو بیگانگانش براند ز پیش

اور اگر اپنا عزیز اپنوں سے راضی یا موافق نہیں ہوتا — تو بیگانوں کی طرح اسے سامنے سے ہٹا دیتا ہے

وگر بنده چابک نیاید بکار — عزیزش ندارد خداوندگار

اگر غلام چستی سے کام نہیں کرتا — تو مالک اسے عزیز نہیں رکھتا

وگر بر رفیقان نباشد شفیق — بفرسنگ بگریزد از وی رفیق

جو عزیزوں پر شفقت نہیں کرتا — عزیز اس سے کوسوں بھاگتا ہے

وگر ترک خدمت کند لشکری — شود شاه لشکرکش از وی بری

اگر سپاہی خدمت چھوڑ دے — تو لشکر کا بادشاہ اس سے بیزار ہو جائے

ولیکن خداوند بالا و پست — بعصیان در رزق بر کس نبست

لیکن خداوند بالا و پست نے — گناہ کے سبب کسی پر روزی کا دروازہ بند نہیں کیا

دو کونش یکی قطره در بحر علم — گنه بیند و پرده پوشد بحلم

دو جہاں اس کے علم کے سمندر میں ایک قطرہ کی مانند ہیں — گناہ دیکھتا ہے اور بردباری سے چشم پوشی کرتا ہے

ادیم زمین سفرهٔ عام اوست — چه دشمن برین خوان یغما چه دوست

فرش زمین اس کا دستر خوان عام ہے — اس خوان یغما پر دشمن اور دوست یکساں ہیں

اگر بر جفا پیشه بشتافتی	که از دست قهرش امان یافتی
اگر جفا کاروں کی طرف رجوع کرتا	تو اس کے غضبناک ہاتھوں سے کون امان پاتا
بری ذاتش از تهمت ضد و جنس	غنی ملکش از طاعت جن و انس
اس کی ذات ہمجنس و مقابل کی تہمت سے بری ہے	جن اور آدمی کی بندگی سے اس کا ملک بے پرواہ ہے
پرستار امرش همه چیز و کس	بنی آدم و مرغ و مور و مگس
ہر نفس اور ہر چیز اس کا حکم ماننے والی ہے	انسان طائر چیونٹی اور مکھی سے
چنان پهن خوان کرم گسترد	که سیمرغ در قاف قسمت خورد
اس کی بخشش و عطا کا دستر خوان اسقدر وسیع بچھایا ہے	کہ سیمرغ کوہ قاف میں اپنی قسمت کے مطابق کھاتا ہے
لطیف کرم گستر کارساز	که دارای خلق است و دانای راز
وہ کارساز بخشش و عطا کرنے والا مہربان ہے	اور مخلوق کا نگہبان اور راز دار و دانائے جز و کل ہے
مر او را رسد کبریا و منی	که ملکش قدیم است و ذاتش غنی
اس کو تکبر بڑائی زیبا ہے	کیونکہ اس کا ملک قدیم ہے اور اس کی ذات غنی و بے پروا ہے
یکی را بسر بر نهد تاج بخت	یکی را بخاک اندر آرد ز تخت
ایک کے سر پر اقبال کا تاج رکھتا ہے	ایک کو تخت سے خاک میں ملا دیتا ہے
کلاه سعادت یکی بر سرش	گلیم شقاوت یکی در برش
ایک کے سر پر ارجمندی کا تاج ہے	ایک کے جسم پر بدبختی کی گودڑی
گلستان کند آتشی بر خلیل	گروه بآتش برد ز آب نیل
حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش نمرود کو گلزار کر دیتا ہے	اور فرعون کو دریائے نیل کے پانی میں غرق کر کے آتش دوزخ

گر آنست منشور احسان اوست — ور اینست توقیع فرمان اوست

وہ اس کی بخشش و مہربانی کا فرمان ہے — اور یہ اس کے عتاب کا حکم ہے

پس پردہ بیند عملہائی بد — ہمو پردہ پوشد بآلائی خود

ان برے فعلوں کو دیکھتا ہے جو پردہ میں ہوتے ہیں — اور اپنی مہربانیوں سے پردہ پوشی کرتا ہے

بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم — بمانند کروبیان صم و بکم

اگر وہ ڈرانے کے واسطے حکم کی تلوار کھینچے — تو فرشتے بھی ڈر کے مارے بہرے اور گونگے ہو جائیں

وگر در دہد یک صلای کرم — عزازیل گوید نصیبی برم

اور اگر بخشش اور عطا کا ایک آوازہ دے — تو شیطان بھی کہے کہ میں اپنا حصہ لے جاؤں

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر — بزرگان نہادہ بزرگی ز سر

اس کی بزرگی اور الطاف کی درگاہ میں — بزرگوں نے بزرگی کا خیال سر سے نکال دیا ہے

فروماندگان را برحمت قریب — تضرع کنان را بدعوت مجیب

عاجزوں کو رحمت سے قریب کرنے والا — اور زاری کرنے والوں کی دعا قبول کرنے والا

بر احوال نابودہ علمش بصیر — باسرار ناگفتہ لطفش خبیر

اس کا علم عدم کے حالات کو دیکھنے والا ہے — اور اس کی باریک بینی نہ کہے ہوئے رازوں سے خبردار ہے

بقدرت نگہدار بالا و شیب — خداوند دیوان روز حسیب

اپنی قدرت سے بلندی و پستی کا نگہبان ہے — اور روز حساب کی کچہری کا مالک ہے

نہ مستغنی از طاعتش پشت کس — نہ بر حرف او جای انگشت کس

اس کی اطاعت سے کسی کی پشت ناآشنا نہیں رہی — نہ کسی کو اس کے کسی حرف پر نکتہ چینی کی جگہ ہے

قدیمی نکوکار نیکی پسند | بکلک قضا در رحم نقش بند

قدیم بھلائی کرنا والا اور نیکی پسند کرنے والا | اور تقدیر کی قلم سے رحم کے اندر تصویر بنانے والا

زمشرق بمغرب مہ و آفتاب | روان کرد و گسترد گیتی بر آب

نے چاند اور سورج کو مشرق سے مغرب کی طرف چلایا | اور پانی پر زمین بچھائی

زمین از تب لرزہ آمد ستوہ | فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

جب زمین تپ (لرزنے) لرزہ سے عاجز ہو گئی | تو اس پر اس کے دامن میں پہاڑ کی میخ ٹھوک دی

دہد نطفہ را صورتی چون پری | کہ کردست بر آب صورتگری

ایک قطرہ منی کو پری کی صورت دیتا ہے | گویا پانی پر نقش بناتا ہے

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ | گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ

سخت پتھر کی پشت میں لعل و فیروزہ رکھتا ہے | اور سبز رنگ کی شاخ سے گل سرخ اگاتا ہے

ز ابر افگند قطرۂ سوی یم | ز صلب آورد نطفۂ در شکم

بادل سے سمندر کی طرف قطرہ ٹپکاتا ہے | اور پیٹھ سے شکم میں ایک نطفہ گراتا ہے

ازان قطرہ لولوی لالا کند | وزین صورتی سرو بالا کند

اس قطرے سے روشن موتی بناتا ہے | اور اس نطفے سے ایک قد آور صورت تیار کرتا ہے

برو علم یک ذرہ پوشیدہ نیست | کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

ایک ذرہ کا حال بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے | کیونکہ اس کے نزدیک پنہاں عیاں ایک جیسا ہے

مہیا کنی روزی مار و مور | وگر چند بیدست و پایند زور

سانپ اور چیونٹی کی روزی کا مہیا کرنیوالا ہے | اگرچہ سانپ کتنا بیدست و پا ہو اور چیونٹی کتنی کمزور ہے

بامرش وجود از عدم نقش بست
اس کے حکم سے وجود نے عدم سے صورت حاصل کی

که داند جز او کردن از نیست هست
اس کے سوا کون نیست کو ہست کرنا جانتا ہے

وگر ره بکتم عدم در برد
پھر دوبارہ عدم کے پردہ میں لے جاتا ہے

وزانجا بصحرای محشر برد
اور پھر صحرائے محشر میں لے جاتا ہے

جهان متفق بر الهیتش
جہان اس کے معبود ہونے پر متفق ہے

فرو مانده در کنه ماهیتش
اور اس کی حقیقت معلوم کرنے میں عاجز ہے

بشر ماورای جلالش نیافت
انسان کے سوائے اس کی بزرگی کے کچھ نہ پایا

بصر منتهای جمالش نیافت
اور بینائی نے اس کی خوبی کی انتہا نہ پائی

نه بر اوج ذاتش پرد مرغ وهم
اس کی ذات کی بلندی تک وہم کا پرندہ نہیں اڑ سکتا ہے

نه در ذیل وصفش رسد دست فهم
نہ اس کی تعریف کے دامن تک عقل کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے

درین ورطه کشتی فرو شد هزار
اس بھنور میں ہزاروں کشتیاں غرق ہو گئیں۔

که پیدا نشد تخته بر کنار
کہ اس کا کوئی تختہ بھی کنارے پر ظاہر نہ ہوا

چه شبها نشستم درین سیر گم
بہت سی راتوں میں اس گم راستہ میں بیٹھا

که دهشت گرفت آستینم که قم
مگر یکایک خوف نے میری آستین پکڑی اور کہا کہ اٹھ

محیط است علم ملک بر بسیط
خدا کا علم فرش زمین پر احاطہ کئے ہوئے ہے

قیاس تو بروی نگردد محیط
اور انسان کا اندازہ اس پر احاطہ نہیں کر سکتا

نه ادراک در کنه ذاتش رسد
نہ عقل اس کی ذات کی باریکی کو سمجھے

نه فکرت بغور صفاتش رسد
نہ تیری لاانسان فکر اس کی صفتوں پر غور کر سکے

توان در بلاغت بسحبان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

فصاحت وبلاغت میں ہم سحبان کی سی فصاحت پیدا کر سکتے ہیں
مگر بینش خدا کی باریکیوں کو نہیں پا سکتے

کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند
بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند

اس واسطے کہ اولیا وانبیا نے اس راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں
لا احصی حدیث کے مطابق دوڑنے سے عاجز رہے ہیں

نہ ہر جای مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

ہر جگہ گھوڑا دوڑا نہیں سکتے
کیونکہ بہت سی جگہوں پر ڈھال رکھ دینی چاہیئے

وگر سالکی محرم راز گشت
ببندند برو در بازگشت

اور اگر کوئی سالک محرم راز ہو جاوے
تو اس پر واپس (دنیا کی محبت) ہونے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں

کسی را درین بزم ساغر دہند
کہ داروی بیہوشیش در دہند

جس کو اس محفل میں ساغر دیتے ہیں
اس کو بیہوشی کی دوا دیتے ہیں

یکی باز را دیدہ بر دوختہ است
یکی دیدہا باز و پر سوختہ است

ایک باز کی آنکھ سلی ہوئی ہے
اور ایک کی آنکھ کھلی ہے تو اس کے پر جلے ہوئے ہیں

کسی رہ سوی گنج قارون نبرد
وگر برد رہ باز بیرون نبرد

کسی نے قارون کے خزانہ کی راہ نہ پائی
اور جس نے راہ پائی واپس نہ لوٹا

بمردم درین موج دریای خون
کزو کس نبردست کشتی برون

میں اس دریائے خون کی موج میں مرا
کہ جس سے کوئی کشتی باہر نہیں لے گیا

اگر طالبی کین زمین طی کنی
نخست اسپ باز آمدن پی کنی

اگر تو چاہتا ہے کہ یہ زمین طے کر لے
پہلے گھوڑے کو واپس لانے کی کوشش کر

تأمل در آئینهٔ دل کنی — صفائی بتدریج حاصل کنی

دل کے آئینے میں غور کر — اور آہستہ آہستہ صفائی حاصل کر

مگر بوئی از عشق مستت کند — طلبگار عهد الستت کند

شاید عشق کی ہوا تجھے بیخود کردے — اور تجھے الست کے اقرار کا خواہشمند بنادے

بپای طلب ره بدینجا بری — وزینجا ببال محبت پری

طلب کے پاؤں سے یہاں تک پہنچ — اور پھر اس جگہ سے محبت کے پروں میں اُڑ

بدرد یقین پرده های خیال — نماند سراپرده الا جلال

یقین خیال کے پردوں کو پھاڑتا ہے — بادشاہوں کے جلال کے سوا خیمہ کا کوئی پردہ نہیں

وگر مرکب عقل را پویه نیست — عنانش بگیرد تحیر که بیست

پھر عقل کا گھوڑا چل نہیں سکتا — حیرانگی اس کی باگ پکڑ کر ٹھہرنے کا حکم دیتی ہے

درین بحر جز مرد داعی نرفت — گم آن شد که دنبال داعی نرفت

اسجگہ سوائے دعوئی عشق کرنیوالے کے کوئی نہیں گیا — ہمیشہ کوئی جو چرواہے کے نقش قدم پر نہ چلا گم و تباہ ہوگیا

کسانیکه زین راه برگشته اند — برفتند و بسیار سرگشته اند

جو لوگ اس راہ سے بھٹک گئے — وہ چلے اور بہت پریشان ہوئے

خلاف پیمبر کسی ره گزید — که هرگز بمنزل نخواهد رسید

جس نے کہ پیغمبر کی سنت کے خلاف راستہ پکڑا — وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا

مپندار سعدی که راه صفا — توان رفت جز بر پئے مصطفی

اے سعدی یہ خیال مت کر کہ تو سیدھا راستہ — پیغمبر کی پیروی کے بغیر حاصل کرے گا

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان بابرکت میں نعت

کریم السجایا جمیل الشیم ۔ نبی البرایا شفیع الامم

اے بہترین عادات اور نیک و پاکیزہ تر خصلت والے ۔ انسانوں کے لیئے نبی اور امتوں کے لیئے شفاعت کرنیوالے

امام رسل پیشوائے سبیل ۔ امین خدا مہبط جبرئیل

رسولوں کے امام اور سرداروں کے راہنما خدا کی امانت کے ۔ حامل اور جبریل کے اترنے کی جگہ

شفیع الوریٰ خواجۂ بعث نشر ۔ امام الہدیٰ صدر دیوان حشر

مخلوق کی شفاعت کرنے والے اور یوم حشر کے سردار ۔ راستی اور ہدایت کے امام اور قیامت کی کچہری کے صدر نشین

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ۔ ہمہ نورہا پرتو نور اوست

ایسا کلیم موسیٰ جس کا طور آسمان ہے ۔ اور جس کے نور کا عکس تمام نور ہیں

یتیمے کہ نہ کردہ قرآں درست ۔ کتبخانۂ چند ملت بشست

اس یتیم نے کہ قرآن شریف کو مرتب نہیں کیا ۔ کتنے مذہبوں کے کتبخانوں کو دھو دیا ہے

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم ۔ بمعجز میان قمر زد دو نیم

جب تیرے ارادے نے دہشت کی تلوار نیام سے کھینچی ۔ تو معجزے سے چاند کی کمر دو ٹکڑے ہو گئی

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد ۔ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

جب آپ کی شہرت دنیا کی آوازوں میں پڑ گئی ۔ تو نوشیرواں کے محلوں میں زلزلہ پڑ گیا

بلا قامت لات بشکست خرد ۔ باعزاز دین آب عزیٰ ببرد

کلمۂ لاالٰہ کے زور سے لات (بت کا نام) کا قد چور چور ہو گیا ۔ دین کو عزت دیکر عزیٰ (بت) کی آبرو برباد کردی

نہ از لات و عزی برآورد گرد — کہ تورات و انجیل منسوخ کرد

صرف لات اور عزیٰ ہی کو برباد نہیں کیا — بلکہ توریت اور انجیل کو بھی منسوخ کر دیا

شبی برنشست از فلک برگذشت — بتمکین و جاہ از ملک درگذشت

ایک رات میں سواری پر آسمانوں سے گذر گئے — عزت اور مرتبے میں فرشتوں سے بڑھ گئے

چنان گرم در تیہ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند

قرابت کے مکان میں اس تیزی سے دوڑا — کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جبریل آپ سے پیچھے رہ گیا

بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ ای حامل وحی برتر خرام

بیت الحرام کے سردار نے ان سے کہا — کہ اے خدا کے پیغام بردار اوپر چلو

چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی

جب تم نے دوستی میں مجھکو سچا پایا تو میری صحبت — سے باگ کیوں لوٹائی اور ترک کیوں کر دی

بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم کہ نیروی بالم نماند

کہا مجھے آگے جانے کی طاقت نہیں ہے — میں رہ گیا ہوں کہ میرے پر بے زور ہو گئے

اگر یکسر موی برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

اگر میں ایک بال کے سرے کے برابر بھی اوپر جاؤں — تو تجلی کی شعلہ باریاں مجھے جلا کر راکھ کر دینگی

نماند بعصیان کسی در گرو — کہ دارد چنین سیدی پیشرو

گناہوں کی وجہ سے وہ شخص گرفتار نہیں ہوگا — جو تیرے جیسا سردار پیشرو رکھتا ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا — علیک السلام ای نبی الورا

اے خلقت کیلئے پیغمبر سردار میں تیری کیا بہتر — تعریف کروں تم پر سلامتی ہو اللہ کی

درودِ ملک بر روانِ تو باد ‍— بر اصحاب و بر پیروانِ تو باد

فرشتوں کا درود تم پر — تیرے اصحابوں پر اور تیرے پیراؤں پر ہو

نخستین بوبکر پیرِ مرید — عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید

پہلے آپ کے حضرت ابوبکرؓ مرید ہیں — اور پھر حضرت عمرؓ جو شیطان کا پنجہ توڑ ڈالنے والے ہیں

خردمند عثمان شب زندہ دار — چہارم علیؓ شاہِ دُلدُل سوار

پھر حضرت عثمانؓ شب بیدار — پھر چوتھے حضرت علیؓ شاہ دلدل ہیں

خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اے خداوند تجھے حضرت فاطمہؓ کا واسطہ ہے — کہ میرا خاتمہ ایمان پر کیجیو

اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آلِ رسول

اگر میری دعا رد کرے یا قبول کرے — پھر میں ہوں میرا ہاتھ اور آلِ پیغمبر کا دامن

چہ کم گردد ای صدر فرخندہ پے — ز قدرِ رفیعت بدرگاہِ حے

اے سردار مبارک قدم کیا کم ہو جائے — آپ کے مرتبہ سے اللہ کی درگاہ میں

کہ باشند مشتے گدایان خیل — بمہمان دار السلامت طفیل

کیا ہوا اگر چند فقیر آپ کی وساطت سے — بہشت کے مہمان ہو جائیں آمین

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمین بوس قدرِ تو جبریل کرد

خدا نے آپ کی تعریف کی اور توقیر کی — اور جبریل نے آپ کے مرتبہ کی زمین بوسی کی

بلند آسمان پیش قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

بلند آسمان آپ کے مرتبہ کے آگے شرمندہ ہے آپ پیدا — ہو چکے تھے اور آدم ابھی مٹی اور پانی کی حالت میں تھا

BestUrduBooks

تو اصلِ وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرعِ تست

تو سب سے پہلے مخلوق کی جڑھ تھی
اور دوسرا جو کچھ موجود ہے وہ تیری شاخ ہے

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ والاتری زانچہ گویمت

میں نہیں جانتا کہ آپ کی شان میں کیا کہوں
کیونکہ جو کچھ میں کہوں آپ اس سے بالاتر ہیں

ترا عز لولاک تمکین بس است
ثنای تو طٰہٰ و یٰس بس است

آپ کے واسطے لولاک کی عزت و قعت
اور آپ کی تعریف طٰہٰ و یاسین کافی ہے

چہ وصفت کند سعدی ناتمام
علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام

سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کرے
اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلامتی ہو

سبب نظم کتاب

سبب — تالیف — کتاب

در اقصائے عالم بگشتم بسی
بسر بردم ایام با ہر کسی

میں دنیا کے اطراف میں بہت پھرا
اور ہر قسم کے آدمی سے میں دن گذارے

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم
ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم

میں نے ہر گوشہ سے فائدہ
اور ہر خرمن سے خوشہ پایا

چو پاکان شیراز خاکی نہاد
ندیدم کہ رحمت بر آنخاک باد

میں نے شیراز کے پاک لوگوں کی طرح
کسی کو نہیں دیکھا خدا اس زمین پر رحم کرے

تولای مردان این پاک بوم
برانگیختم خاطر از شام و روم

اس ملک کے لوگوں کی محبت نے
میرے دل کو روم شام سے ابھارا ہے

دریغ آمدم زان همه بوستان ॥ تهیدست رفتن سوی دوستان

مجھ کو افسوس آیا اس بات پر کہ تمام بوستان سے ॥ دوستوں کی طرف خالی ہاتھ جاؤں

بدل گفتم از مصر قند آورم ॥ بر دوستان ارمغانی برم

دل میں کہا کہ مصر سے قند لاؤں ॥ اور دوستوں کے لئے تحفہ لے جاؤں

مرا گر تهی بود زان قند دست ॥ سخنهای شیرین تر از قند هست

اگرچہ میرے ہاتھ اس سے خالی رہیں ॥ تاہم میرا کلام قند سے زیادہ میٹھا ہے

نه قندی که مردم بصورت خورند ॥ که ارباب معنی بکاغذ برند

یہ وہ قند نہیں جو لوگ ظاہراً اس لے جاتے ہیں ॥ بلکہ وہ قند ہے جو اہل باطن کاغذوں میں رکھتے ہیں (لکھتے ہیں)

چو این کاخ دولت بپرداختم ॥ برو ده در از تربیت ساختم

جب اس سلطنت کے محل کو میں نے آراستہ کیا ॥ تو اس پر تربیت کے دس دروازے بنادئے

یکی باب عدلست و تدبیر و رای ॥ نگهبانی خلق و ترس خدای

ایک باب عدل و تدبیر و آرائی ॥ اور خلقت کی نگہبانی اور خدا ترسی کا ہے

دوم باب احسان نهادم اساس ॥ که محسن کند فضل حق را سپاس

دوسرے باب میں احسان کی بنیاد رکھی ॥ کہ مالدار خدا کی بخشش کا شکریہ ادا کرے

سوم باب عشقست مستی و شور ॥ نه عشقی که بندند بر خود بزور

تیسرا باب عشق مستی اور شورش کا ہے ॥ وہ عشق نہیں جو انسان از خود اپنے اوپر باندھ لیتے ہیں

چهارم تواضع رضا پنجمین ॥ ششم ذکر مرد قناعت گزین

چوتھا باب تواضع اور باب پنجم رضائے الٰہی کا ڈھونڈتا ہے ॥ باب ششم باصبر لوگوں کے ذکر میں ہے

بہفتم در از عالم تربیت
ساتواں باب تعلیم کے بیان میں

بہشتم در از شکر بر عافیت
اور آٹھواں باب آرام کے حاصل کرنے پر شکر کرنے کے بیان میں

نہم باب توبہ است و راہ صواب
نواں باب میں توبہ اور نیکی کا راستہ ہے

دہم در مناجات و ختم کتاب
دسویں باب میں دعا اور کتاب کا خاتمہ ہے

بروز ہمایون و سال سعید
مبارک دن مبارک سال

بتاریخ فرخ میان دو عید
اور دو عیدوں کے درمیان

ز ششصد فزون بود پنجاہ و پنج
۶۵۵ھ ہجری تھی

کہ پر دُر شد این نامبردار گنج
کہ یہ نامدار خزانہ موتیوں سے بھر گیا

الا ای خردمند فرخندہ خوی
خبردار اے نیک خصلت والے دانا! میں نے

ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوی
عقلمندوں کو عیب جو نہیں دیکھا

قبا گر حریر است و گر پرنیان
قبا اگرچہ ریشم کی ہو یا پرنیاں کی

بناچار حشوش بود در میان
اس میں بھرتی ضرور ہوگی

تو گر پرنیانی نیابی مکوش
اگر تو ریشم ہے تو تکلیف دینے کی کوشش نہ کر

کرم کار فرما و حشوم بپوش
بخشش کر اور میرا عیب چھپا

ننازم بسرمایہ فضل خویش
میں اپنے علم اور فضیلت پر ناز نہیں کرتا

بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بلکہ گدائی کے لئے ہاتھ لایا ہوں (بڑھاتا ہوں)

شنیدم کہ در روز امید و بیم
میں نے سنا ہے کہ امید اور بیم کے دن اللہ تعالیٰ

بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
نیکوں کی طفیل بدوں کو بھی بخش دیگا

تو نیز ار بدی بینیم در سخن ۔ بخلق جہان آفرین کار کن

اگر تو بھی میرے کلام میں کوئی بدی دیکھے ۔ تو جہان کو پیدا کرنے والے کی خصلت اختیار کر

چو بیتی پسند آیدت از ہزار ۔ بمردی کہ دست از تعنت بدار

اگر تجھے ہزار بیت سے ایک بیت پسند آئے ۔ تو تجھے بہادری کی قسم ہے کہ طعنوں سے ہاتھ کھینچ لیجیو

ہمانا کہ در پارس انشائی من ۔ چو مشک است بے قیمت اندر ختن

گویا پارس (ایران) میں میری تصانیف ۔ جس طرح کہ ختن میں مشک بے قدر ہوتی ہے

چو بانگ دہل ہولم از دور بود ۔ بعیبہ درم عیب مستور بود

ڈھول کی طرح میرا شہرہ دور سے ہی تھا ۔ اور میرا عیب میری جھولی میں پوشیدہ تھا

گل آورد سعدی سوی بوستان ۔ بشوخی و فلفل بہ ہندوستان

سعدی شوخی سے ہندوستان کی طرف مرچیں ۔ اور گلستان کی طرف پھول لایا

چو خرما بشیرینی اندوده پوست ۔ چو بازش کنی استخوانی درست

خرما کی طرح چھلکا مٹھائی سے بھرا ہوا ہے ۔ لیکن جب تو اس کو کھولیگا سوا ایک سخت اس میں کچھ نہ ہوگا

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی تاب ثراہ

سعد بن زنگی کی صفتوں کا بیان اللہ اس کی قبر پاک کرے

مرا طبع زین نوع خواہان نبود ۔ سر مدحت پادشاہان نبود

میری طبیعت ایسی نہ تھی اور مجھے ۔ بادشاہوں کی تعریفوں کا خیال نہ تھا

ولے نظم کردم بنام فلان ۔ مگر باز گویند صاحبدلان

مگر میں نے فلاں شخص کے نام نظم لکھا ہے ۔ شاید کہ دانا لوگ کہیں

کہ سعدی کہ گوی بلاغت ربود	در ایام بوبکر بن سعد بود
سعدی جس نے کہ خوش بیانی میں سبقت کی	سعد کے بیٹے بوبکر کے زمانے میں تھا
سزد گر بدورش بنازم چنان	کہ سیّد بدوران نوشیروان
یہ بجا ہے اگر میں اس کے زمانے پر اس طرح ناز کروں	جس طرح پیغمبرؐ نے نوشیرواں کے زمانے پر ناز کیا ہے
جہاندار دین پرور دادگر	نیامد چو بوبکر بعد از عمرؓ
دین کا نگہبان انصاف کو پھیلانے والا	حضرت بوبکرؓ کے بعد سو بوبکر کے نہیں آیا
سر سرفرازان و تاج جہان	بدوران عدلش بنازای جہان
وہ سرفرازوں کا سردار اور بزرگوں کا سرتاج ہے	اے جہاں تو اس کے عدل پر ناز کر
گر از فتنہ آید کسی در پناہ	ندارد جز این کشور آرامگاہ
اگر کوئی شخص زمانے کے فتنہ سے پناہ ڈھونڈھتا ہو	تو سوائے اس ملک کے کہیں آرام نہ پائیگا
فطوبیٰ لباب کبیت العتیق	حوالیہ من کل فج عمیق
بادشاہ کا دروازہ کیا ہی مبارک ہے کہ کعبے کے	دروازے کی طرح دور دور سے اسے دیکھنے آتے ہیں
ندیدم چنین گنج و ملک و سریر	کہ وقف است بر طفل و برنا و پیر
میں نے ایسا خزانہ ملک اور تخت نہیں دیکھا	جو بچے اور بوڑھے اور جوان کے لیے وقف ہو گیا ہو
نیامد برش دردناک غمی	کہ ننہاد بر خاطرش مرہمی
اس کے پاس کوئی غمزدہ نہیں آیا	کہ جس کے دل پر اس نے مرہم نہ لگائی ہو
طلبگار خیر است امیدوار	خدایا امیدی کہ دارد برآر
وہ نیکی کا طلبگار اور امیدوار ہے	اے خداوند جو امید کہ اس کی ہے وہ پوری ہو جائے

کله گوشه بر آسمان برین — هنوز از تواضع سرش بر زمین

اس کے تاج کا کونا بلند آسمان پر ہے — لیکن عاجزی کی وجہ سے اس کا سر زمین پر ہے

ز گردن فرازان تواضع نکوست — گدا گر تواضع کند خوی اوست

بلند مرتبہ لوگوں سے عاجزی سجتی ہے — اور اگر گدا عاجزی کرے تو یہ اس کی خو ہے

اگر زیردستی بیفتد چه خاست — زبردست افتاده مرد خداست

اگر ایک فقیر عاجزی کرے تو کیا ہوا — ہاں مگر ایک بلند مرتبہ عاجزی کرے تو وہ مرد خدا ہے

نه ذکر جمیلش نهان میرود — که صیت کرم در جهان میرود

اس کا نیک ذکر پوشیدہ نہیں رہ سکتا — کیونکہ اس کی بخشش کی شہرت تمام جہان میں پھیل گئی ہے

چنین خردمند فرخ نهاد — ندارد جهان تا جهانست یاد

ایسا عقلمند اور مبارک خصلت والا جب سے کہ — جہان کی حالت معلوم ہے جہان نے پیدا نہیں کیا

نه بینی در ایام او رنجه‌ای — که نالد ز بیداد سرپنجه‌ای

تو اس کے زمانے میں رنجیدہ نہیں دیکھیگا — جو ظالم کے پنجۂ ظلم سے فریاد کرتا ہو

کس این رسم و ترتیب و آیین ندید — فریدون با آن شکوه این ندید

کسی نے یہ طریقہ اور آراستگی اور قانون نہیں دیکھے — فریدوں نے باوجود اس قدر شان و شکوہ کے یہ نہیں دیکھا

از آن پیش حق پایگاهش قویست — که دست ضعیفان بجاهش قویست

اسی لیئے اس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بلند ہے — کہ کمزوروں کا ہاتھ اس کی مدد سے طاقتور ہے

چنان سایه گسترد بر عالمی — که زالی نیندیشد از رستمی

اس نے جہان پر اپنا سایہ اس طرح پھیلایا ہوا ہے — کہ ایک بوڑھی عورت رستم سے نہیں ڈرتی

همه وقت مردم ز جور زمان — بنالند و از گردش آسمان

اس سے پہلے ہر وقت انسان زمانے کے ظلم — اور گردش فلک سے روتے تھے

در ایام عدل تو ای شهریار — ندارد شکایت کس از روزگار

مگر اے شہریار تیرے عدل اور انصاف کے زمانے — میں کسی کو زمانے سے شکایت نہیں ہے

بعهد تو می‌بینم آرام خلق — پس از تو ندانم سرانجام خلق

تیرے عہد میں میں خلقت کا آرام دیکھ رہا ہوں — لیکن تیرے بعد میں خلقت کا انجام نہیں جانتا

هم از بخت فرخنده فرجام تست — که تاریخ سعدی در ایام تست

یہ بھی تیرے نیک نصیبی کا نتیجہ ہے — کہ سعدی کی پیدائش تیرے زمانے میں ہوئی

که تا بر فلک و خورشید هست — درین دفترت ذکر جاوید هست

کیونکہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج ہے — اس کتاب میں تیرا مبارک ذکر ہے

ملوک از نکونامی اندوختند — ز پیشینگان سیرت آموختند

بادشاہوں نے جو نیک نامی حاصل کی ہے — وہ انہوں نے پہلے لوگوں کی خصلت سے حاصل کی ہے

تو در سیرت پادشاهی خویش — سبق بردی از پادشاهان پیش

تو نے اپنی بادشاہی کی خصلت میں — پہلے لوگوں سے سبقت لے گیا ہے

سکندر بدیوار روئین و سنگ — بکرد از جهان راه یاجوج تنگ

سکندر نے پتھر اور کانسی کی دیوار سے — جہان سے یاجوج کا راستہ بند کر دیا ہے

ترا سد یاجوج کفر از زر است — نه روئین چو دیوار اسکندر است

تیری دیوار یاجوج کفر کے سونے کی ہے — نہ کہ کانسی کی سکندر کی طرح

زبان آوری کاندرین امن و داد
سپاست نگوید زبانش مباد

جو شاعر اس امن اور انصاف کے زمانے میں
تعریف نہ کرے اس کی زبان نہ رہے

زہی بحر بخشایش و کان جود
کہ مستظہر اند از وجودت وجود

کیا ہی اچھا بخشش کا سمندر اور سخاوت کی کان ہے
کہ آدمی اس کی ذات سے مدد حاصل کرتے ہیں

برون بینم اوصاف شہ از حساب
نگنجد درین تنگ میدان کتاب

میں بادشاہ کے اوصاف حساب سے باہر دیکھتا ہوں (بیشمار)
جو اس کتاب کے تنگ میدان میں نہیں سما سکتے

گر آن جملہ را سعدی املا کند
مگر دفتر دیگر انشا کند

اگر ان تمام کو سعدی لکھے
تو شاید دوسری کتاب تیار کرے

فروماندم از شکر چندین کرم
ہمان بہ کہ دستِ دعا گسترم

میں اس قدر مہربانیوں کی شکرگزاری سے عاجز آگیا ہوں
اس لیئے یہی بہتر ہے کہ دعا کے لیئے ہاتھ بڑھاؤں

جہانت بکام و فلک یار باد
جہان آفرینت نگہدار باد

جہاں تیرے موافق اور آسماں تیرا دوست ہو
اور جہاں پیدا کرنے والا تیرا محافظ ہو

بلند اخترت عالم افروختہ
زوال اخترِ دشمنت سوختہ

تیرا بلند ستارہ جہاں کو روشن کرے
اور زوال تیرے دشمن کے نصیبے کو جلا دے

غم از گردشِ روزگارت مباد
وز اندیشہ بر دل غبارت مباد

تجھے گردش روزگار سے کوئی غم نہ ہو
اور غم سے تیرے دل پر کوئی غبار نہ ہو

کہ بر خاطرِ پادشاہان ہمی
پریشان کند خاطرِ عالمی

کیونکہ بادشاہوں کی طبیعت پر ایک غم تمام
عالم کے دل کو پریشان کر دیتا ہے

دل کشورت جمع و معمور باد | ز ملکت پراگندگی دور باد

تیرا دل اور تیرا ملک آباد و با اطمینان رہے | اور تیرے ملک سے پریشانی دور ہو جائے

تنت باد پیوسته چون دین درست | بد اندیش را دل چو تدبیر سست

تیرا جسم دین کی طرح ہمیشہ درست رہے | اور تیرے بد اندیش کا دل تدبیر کی سست ہو جائے

درونت بتائید حق شاد باد | دل و دین و اقلیمت آباد باد

تیرا دل خدا کی مدد سے شاد ہو | تیرا دل و دین و ملک آباد رہے

جهان آفرین بر تو رحمت کناد | دگر هرچه گویم فسانست باد

جہاں کو پیدا کرنے والا تجھ پر رحمت کرے | اور جو کچھ کہوں قصہ اور کہانی ہے

همینت بس از کردگار مجید | که توفیق خیرت بود بر مزید

تجھے کردگار مجید سے یہی کافی رہے | کہ تجھے نیکی کی توفیق زیادہ ہو

نرفت از جهان سعد زنگی بدرد | که چون تو خلف نام بردار کرد

سعد زنگی جہان سے حسرت کے ساتھ نہیں گیا | کیونکہ اس نے تیرے جیسا لڑکا یادگار چھوڑا ہے

عجب نیست این فرع از آن اصل پاک | که جانش بر اوج است و جسمش بخاک

تعجب نہیں کیونکہ یہ شاخ اس پاک جڑھ سے ہے | کہ جس کی جان بلندی پر ہے اور جس کا جسم خاک پر

خدایا بر آن تربت نامدار | بفضلت که باران رحمت ببار

خدایا تجھے اپنے نام کی قسم ہے کہ اس نامور | تربت پر رحمت کی بارش بھیجیو

گر از سعد زنگی مثل ماند و باد | فلک یاور سعد بوبکر باد

آسمان سعد بوبکر کا مددگار رہے | تاکہ سعد زنگی کی مثل اور یادگار باقی رہے

در مدح شاہزادہ اسلام بن سعد ابی بکر بن سعد گوید

نعت شہزادہ اسلام سعد بن بوبکر بن سعد

جوان جوانبخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر

روشندل جوان اور جوان نصیبے والا — دولت کی وجہ سے جوان اور تدبیر کی وجہ سے بزرگ

بدانش بزرگ و بہمت بلند — ببازو دلیر و بدل ہوشمند

عقل میں بزرگ اور ہمت میں بلند — بازوں سے دلیر اور دل سے ہوشمند

زہی دولت مادر روزگار — کہ رودی چنین پرورد در کنار

کیا ہی خوش نصیب ہے زمانے کی ماں — کہ جس نے تیرے جیسا بیٹا گود میں پالا ہے

بدست کرم آب دریا ببرد — برفعت محل ثریا ببرد

بخشش کے ہاتھ کی وجہ سے دریا کی رونق لے گیا — اور بزرگی کی وجہ سے ثریا سے بڑھ گیا

زہی چشم دولت بروی تو باز — سر شہریاران گردن فراز

اے شہریاروں کے شہریار دولت کی آنکھ — تیرے منہ پر کیا ہی اچھی کھلی ہے

صدف را کہ بینی ز دردانہ پر — نہ آن قدر دارد کہ یکدانہ در

جب تو سیپی کو موتی سے بھرا دیکھے — تو وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی جتنی کہ ایک موتی

تو آن در مکنون یکدانۂ — کہ پیرایہ سلطنت خانۂ

تو وہ ایک پوشیدہ موتی ہے — جو سلطنت کے گھر کو رونق بخشنے والا ہے

نگہدار یارب بچشم خودش — بپرہیز از آسیب چشم بدش

یارب اسے اپنی حفاظت میں رکھیو — اور اسے بری آنکھ کے آسیب سے بچائیو

خدایا در آفاق نامی کنش　　بتوفیق طاعت گرامی کنش

اے خدا اسے زمانہ میں مشہور کر　　اور اسے نیکی کی توفیق زیادہ عطا کر

مقیمش در انصاف تقوی بدار　　مرادش بدنیا و عقبی برار

اسے انصاف اور پرہیزگاری میں قائم رکھ　　اور دنیا اور آخرت میں اس کی مرادوں کو پورا کر

غم از دشمن ناپسندت مباد　　ز دوران گیتی گزندت مباد

اس کو ناپسندیدہ دشمن سے کوئی خطرہ نہ ہو　　اور اسے زمانے کی گردش سے کوئی نقصان نہ ہو

بہشتی درخت آورد چون تو بار　　پسر نامجوی و پدر نامدار

بہشتی درخت تیرے جیسا پھل لاتا ہے　　لڑکا نامجو اور باپ نامدار

ازان خاندان خیر بیگانہ دان　　کہ باشند بدگوی این خاندان

اس خاندان سے نیکی کو بیگانہ سمجھ　　جو اس خاندان کا بدخواہ ہو

زہی دین و دانش زہی عدل و داد　　زہی ملک و دولت کہ پاینده باد

کیا ہی اچھا مذہب عقل و انصاف و عدل　　اور ملک اور دولت ہے خدا ہمیشہ آباد رکھے

باب اول در عدل و رای و تدبیر جہانداری

پہلا باب انصاف و عدل اور بادشاہت کی تدبیر

نہ گنجد کرمہای حق در قیاس　　چہ خدمت گذارد زبان سپاس

خدا کی بخشش قیاس نہیں کی جا سکتی　　اس لیے شکرگذاری زبان کی کیا خدمت کریگی

خدایا تو این شاہ درویش دوست　　کہ آسایش خلق در ظل اوست

خدایا تو اس بادشاہ درویش دوست کو　　کہ جس کے سایہ میں خلقت آرام سے بہت مدت

بسی بر سر خلق پاینده دار — بتوفیق طاعت دلش زنده دار

خلقت کے سر پر قایم رکھ — اور اطاعت کی توفیق سے اس کا دل زندہ رکھ

برومند دار از درخت امید — سرش سبز و رویش بحرمت سفید

اس کی امید کا درخت پھل لائے — اس کا سر سبز اور اس کا منہ رحمت سے روشن کر

براہ تکلف مرو سعدیا — اگر صدق داری بیار و بیا

اے سعدی تکلف کی راہ مت جا — اور اگر تو راستگوئی رکھتا ہے تو آ اور لا

تو منزل شناسی و شہ راہرو — تو حق گوئی و خسرو حقائق شنو

تو منزل شناس ہے اور بادشاہ منزل چلنے والا — تو حق گو ہے اور بادشاہ حق سننے والا

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان — نہی زیر پای قزل ارسلان

کیا ضرورت ہے کہ قزل ارسلان کے پاؤں کے نیچے — تو آسمان کی نو کرسیاں رکھے

مگو پای عزت بر افلاک نہ — بگو روی اخلاص بر خاک نہ

یہ مت کہو کہ عزت کا پاؤں آسمان پر رکھ — بلکہ یہ کہو کہ اخلاص کا سر زمین پر رکھ

بطاعت بنہ چہرہ بر آستان — کہ این است سر جادۂ راستان

عبادت کی وجہ سے چہرہ زمین پر رکھ — کہ یہ سچوں کا راستہ ہے

اگر بندہ سر برین در بنہ — کلاہ خداوی از سر بنہ

اگر تو بندہ ہے تو اس دروازے پر سر رکھ — کہ یہ سچوں کا راستہ ہے

چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش — چو درویش مخلص برآور خروش

اگر تو عبادت کرتا ہے تو شاہی لباس مت پہن — اگر درویش ہے تو خلوص سے فریاد کر

مصرع اول	مصرع دوم
که پروردگارا توانگر توئی	توانا درویش پرور توئی
کہ اے پروردگارا صاحب شوکت تو ہی ہے	قادر فقیر اور پالنے والا تو ہی ہے
نه کشور خدایم نه فرماندهم	یکی از گدایان این درگهم
نہ ملک کا مالک ہوں نہ حاکم ہوں	بلکہ اس درگاہ کا ایک فقیر ہوں
چه برخیزد از دست و کردار من	مگر دست لطفت شود یار من
میرے ہاتھ اور کردار سے کچھ نہیں ہوسکتا	سوائے اس کے کہ تیرا لطف وکرم میرا مددگار ہو
تو بر خیر و نیکی دهم دسترس	وگرنه چه خیر آید از من بکس
تو مجھے نیکی اور بہتری کی توفیق دے	ورنہ مجھ بیکس سے کوئی نیکی نہیں ہوسکتی
دعا کن بشب چون گدایان بسوز	اگر میکنی پادشاهی بروز
اگر دن کو تو بادشاہی کرتا ہے	اور رات کو فقیروں کی طرح سوز سے دعا کر
کمر بسته گردن کشان بر درت	تو بر آستان عبادت سرت
تیرے دروازے پر کمربستہ اور گردن جھکائے ہوئے	اور تو بندگی کے دروازے پر سرعبادت رکھ دے
زهی بندگان را خداوندگار	خداوند را بندهٔ حق گذار
کیا ہی اچھا بندوں کا مالک ہے	اور مالک یعنی بندوں کا حق ادا کرنیوالا ہے

حکایت

(قصہ)

مصرع اول	مصرع دوم
یکی دیدم از عرصهٔ رودبار	که پیش آمدم بر پلنگی سوار
میں نے رودبار کے میدان میں ایک آدمی دیکھا	جو ایک چیتے پر سوار ہوکر میرے سامنے آیا

چنان هول از آن حال بر من نشست — که ترسیدم از پای رفتن ببست

اس واقعہ سے مجھ پر اتنا خوف طاری ہوگیا — کہ ڈر نے میرے چلنے کے پاؤں باندھ لیے

تبسم کنان دست بر لب گرفت — که سعدی مدار آنچه دیدی شگفت

مسکرا کر ہاتھ ہونٹوں پر رکھ لیا — اور کہا اے سعدی جو کچھ دیکھا ہے اس پر تعجب نہ کر

تو هم گردن از حکم داور مپیچ — که گردن نپیچد ز حکم تو هیچ

تو بھی اللہ کے حکم سے سر نہ پھیر — کہ تیرے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے گا

چو خسرو بفرمان داور بود — خدایش نگهبان و یاور بود

جب بادشاہ خدا کے احکام پر چلتا ہے — تو حق تعالےٰ اس کا مددگار ہوتا ہے

محال است چون دوست دارد ترا — که در دست دشمن گذارد ترا

یہ ممکن ہے کہ جب وہ تجھے دوست رکھے — تو دشمن کے ہاتھ میں ڈالدے

ره این است روی از طریقت متاب — بنه گام و کامی که خواهی بیاب

راستہ یہی ہے اسپر چل اور صراط مستقیم سے نہ پھر — قدم رکھ اور جو کام تو چاہتا ہے حاصل کر

نصیحت کسی سودمند آیدش — که گفتار سعدی پسند آیدش

نصیحت اسے فائدہ دے سکتی ہے — جسے سعدی کی گفتار پسند آتی ہے

پند دادن کسری هرمز را

ہرمز کو نوشیرواں کا نصیحت کرنا

شنیدم که در وقت نزع روان — بهرمز چنین گفت نوشیروان

میں نے سنا کہ نزع کے وقت — نوشیرواں نے ہرمز کو یہ کہا

که خاطر نگهدار درویش باش
دل سے فقیروں اور درویشوں کا نگہبان ہو

نه در بند آسایش خویش باش
اور آسایش اور آرام کی قید میں نہ پھنس

نیاساید اندر دیار تو کس
تیرے ملک میں کوئی آرام نہیں پائیگا

چو آسایش خویش خواهی و بس
جب تو اپنا آرام چاہے گا

نیاید بنزدیک دانا پسند
عقلمند اس بات کو پسند نہیں کرتے

شبان خفته و گرگ در گوسفند
کہ چرواہا سو رہا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں

برو پاس درویش محتاج دار
جا اور محتاجوں درویشوں کا پاس رکھ

که شاه از رعیت بود تاجدار
کیونکہ بادشاہ رعیت سے بادشاہ ہوتا ہے

رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت
اگر بادشاہ درخت ہے تو رعیت جڑھ ہے

درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
اور درخت بغیر جڑھ کے سخت نہیں ہوتا

مکن تا توانی دل خلق ریش
جب تک ہو سکے رعیت کا دل زخمی نہ کر

وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اور اگر تو کریگا تو اپنی جڑھ کو کاٹیگا

اگر جاده بایدت مستقیم
اگر تجھے سیدھا راستہ چاہیئے

ره پارسایان امید است و بیم
تو پرہیزگاروں کی راہ امید و بیم پر ہے

گزند کسانش نیاید پسند
لوگوں کی تکلیف اسے پسند نہیں آتی

که ترسد که در ملکش آید گزند
جو ڈرتا رہے کہ اس کے ملک میں خلل آجائیگا

وگر در سرشت وی این خوی نیست
اگر اس کی سرشت میں یہ خوبی نہیں ہے

در آن کشور آسودگی بوی نیست
تو اس ملک میں امن کی بو نہیں ہے

اگر پای بندی رضا پیش گیر ‌ ‌ ‌ وگر یک سواره سر خویش گیر

اگر تو پابند ہے تو خوشنودی اختیار کر ‌ ‌ ‌ اور اگر تو تنہا ہے تو اپنی راہ لے

فراخی دران مرز کشور مخواه ‌ ‌ ‌ که دل تنگ بینی رعیت ز شاه

جس ملک میں رعیت بادشاہ سے تنگ ہو ‌ ‌ ‌ اس زمین آسودگی نہ ڈھونڈھ

ز مستکبران دلاور بترس ‌ ‌ ‌ ازان کو نترسد ز داور بترس

بیباک غرور کرنے والوں سے ڈر ‌ ‌ ‌ اور ہر اس شخص سے جو خدا سے نہیں ڈرتا ڈر

دگر کشور آباد بیند بخواب ‌ ‌ ‌ که دارد دل اهل کشور خراب

وہ دوسرا ملک آباد خواب میں دیکھے ‌ ‌ ‌ کہ جو اہل ملک کا دل خراب کرے

خرابی و بدنامی آید ز جور ‌ ‌ ‌ بزرگان رسند این سخن را بغور

بزرگ اس بات کو بہت فکر و اندیشہ سے پہنچے ہیں ‌ ‌ ‌ کہ ظلم سے خرابی اور بدنامی ہوتی ہے

رعیت نشاید به بیداد کشت ‌ ‌ ‌ که مر سلطنت را پناهند و پشت

رعیت کو ظلم سے مارنا نہیں چاہیے ‌ ‌ ‌ کیونکہ وہ سلطنت کی پشت و پناہ ہے

مراعات دهقان کن از بهر خویش ‌ ‌ ‌ که مزدور خوشدل کند کار بیش

کسان کی رعایت اپنے واسطے کر ‌ ‌ ‌ کیونکہ خوش ہو کے مزدور زیادہ کام کرتا ہے

مروت نباشد بدی با کسی ‌ ‌ ‌ کزو نیکوئی دیده باشی بسی

جس شخص سے تم نے بہت سی نیکیاں دیکھی ہوں ‌ ‌ ‌ اس سے بدی کرنا مروت نہیں ہے

پند دادن خسرو شیرویه را

خسرو کا شیرویہ سے نصیحت کرنا

شنیدم که خسرو به شیرویه گفت
در آندم که چشمش ز دیدن بخفت

میں نے سنا ہے کہ جب خسرو کی آنکھیں دیکھنے سے بند ہو گئیں
تو اس نے شیرویہ سے کہا

بر آن باش تا هر چه نیت کنی
نظر در صلاح رعیت کنی

اپنے ارادے پر مستعد رہ
اور رعیت کی بہتری کا خیال رکھ

مپیچ ای پسر گردن از عقل و رای
که مردم ز دستت نپیچند پای

اے بیٹے عقل اور رائے سے سر نہ پھیر
تاکہ آدمی تیرے ہاتھ سے پاؤں نہ پھیریں

گریزد رعیت ز بیدادگر
کند نام زشتش بگیتی سمر

رعیت ظالم سے بھاگتی ہے
اور اس کا برائی سے نام مشہور کرتی ہے

بسی بر نیاید که بنیاد خود
بکند آنکه بنهاد بنیاد بد

بہت نہ گذرے گا کہ اس شخص نے جس نے خرابی کی
بنیاد رکھی اپنی بنیاد اکھیڑ دی

خرابی کند مرد شمشیر زن
نه چندان که دود دل طفل و زن

تلوار بازی والا اور شیر اتنی خرابی نہیں کرتا
جتنی کرتے ہیں اور عورت کے دل کا دھواں

چراغی که بیوه زنی بر فروخت
بسی دیده باشی که شهری بسوخت

وہ چراغ جو ایک بیوہ عورت نے روشن کیا ہو
تو نے کئی مرتبہ دیکھا ہوگا کہ اس نے شہر جلا دیئے

از آن بهره ور تر در آفاق کیست
که در ملک رانی بانصاف زیست

اس سے زیادہ مقصود مند جہان میں کون ہے
کہ جو بادشاہی کے زمانے میں انصاف سے جیتا رہا

چو نوبت رسد زین جهان غربتش
ترحم فرستند بر تربتش

جب اس جہان سے اس کی نوبت گذر جائے
تو اس کی قبر پر رحمت بھیجیں

بد و نیک مردم چو می بگذرند	همان به که نامت به نیکی برند
جب نیک اور بد تمام گذر جاتے ہیں	اس واسطے بہتر ہے کہ تیرا نام نیکی سے زندہ رہے
خدا ترس را بر رعیت گمار	که معمار ملک است پرہیزگار
خدا سے ڈرنے والے کو رعیت پر مقرر کر	کہ پرہیزگار رعیت کا معمار ہے
بد اندیش تست آن و خونخوار خلق	که نفع تو جوید در آزار خلق
رعیت کا خون پینے والا تیرا دشمن ہے	وہ شخص جو تیرا نفع رعیت کی تکلیف میں دیکھے
ریاست بدست کسانی خطاست	که از دستشان دستها بر خداست
اس آدمی کے ہاتھ میں ریاست دینا بیجا ہے	کہ جس کے ہاتھ ظلم سے لوگوں کے ہاتھ خدا کے آگے ہیں
نکو پرور نبیند بدی	چو بد پروری خصم جان خودی
نیکوں کی پرورش کرنیوالا برائی نہ دیکھیگا	اور اگر تو بروں کو پالتا ہے تو اپنی جان کا دشمن ہے
مکافات دشمن بمالش مکن	که بیخش برآورد باید ز بن
دشمن سے بدلہ اس کے مال سے مت لے	بلکہ اس کی جڑ اکھیڑ دینی چاہیئے۔
مکن صبر بر عامل ظلم دوست	چه از فربهی بایدش کند پوست
ظالم عامل پر صبر مت کر	بلکہ موٹاپے سے اس کی کھال کھینچ دے
سر گرگ باید هم اول برید	نه چون گوسفندان مردم درید
بھیڑیے کا سر اول ہی اول کچل دینا چاہیے	نہ اس وقت کہ جب وہ لوگوں کی بکریوں پھاڑ ڈالے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت بازارگان اسیر
کیا ہی اچھا کہا اسیر سوداگر نے

چو گردش گرفتند دزدان به تیر
جب اسے چوروں نے تیر سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رهزنان
جب ڈاکوؤں سے بہادری ہووے

چه مردان لشکر چه خیل زنان
تو پھر کیا لشکری لوگ اور عورتوں کے گروہ

شهنشه که بازارگان را بخست
جس بادشاہ نے کہ سوداگروں کو آزردہ کیا

در خیر بر شهر و لشکر ببست
اس نے شہر اور لشکر پر نیکی کا دروازہ بند کیا

کی آنجا دگر هوشمندان روند
کیونکہ جب بری رسم کا شہرہ سنتے ہیں

چو آوازهٔ رسم بد بشنوند
تو اس جگہ دوسرے عقلمند پہنچ جاتے ہیں

نکو بایدت نام و نیکی قبول
تجھے نیک نامی اور نیکی پسند کرنی چاہیئے

نکو دار بازارگان و رسول
تو سوداگروں اور ایلچیوں کو خوش رکھ

بزرگان مسافر بجان پرورند
بزرگ آدمی مسافر کو جان سے پالتے ہیں

که نام نکوئی بعالم برند
اور اپنا نیک نام عالم سے لیجاتے ہیں

تباه گردد آن مملکت عنقریب
وہ ملک جس سے کوئی مسافر آزردہ ہو جائے

کزو خاطر آزرده آید غریب
وہ عنقریب تباہ ہو جاتا ہے

غریب آشنا باش و سیاح دوست
مسافر کا یار اور سیاح کا دوست ہو

که سیاح جلاب نام نکوست
اس واسطے کہ سیاح تیرا نیک نام لیجائیگا

نکو دار ضیف و مسافر عزیز
مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ

وز آسیبشان بر حذر باش نیز
اور ان سے صدمہ سے خوفناک رہ

ز بیگانه پرهیز کردن نکوست
که دشمن توان بود در زی دوست

غیر سے پرہیز کرنا اچھا ہے
اس واسطے کہ دشمن دوست کی صورت میں ہو سکتا ہے

قدیمان خود را بیفزای قدر
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

اپنے پرانے بزرگوں کا مرتبہ اور عزت زیادہ کر
اس واسطے کہ پالے ہوئے سے دغا نہیں ہوتی

چو خدمت گزاریت گردد کہن
حق سالیانش فراموش مکن

اگر تیرا خدمت گزار بوڑھا ہو جاوے
تو اس کی سالہا سال کی خدمت کو فراموش نہ کر

گر او را ہرم دست خدمت ببست
ترا بر کرم ہمچنان دست ہست

اگر بڑھاپے نے اس کی خدمت کا ہاتھ باندھا ہے
تو تجھ کو بخشش پر ویسا ہی اختیار ہے

حکایت

شنیدم کہ شاپور دم درکشید
چو خسرو برسمش قلم درکشید

میں نے سنا کہ شاہ پور بلکہ خاموش رہا
جب خسرو نے اس کا نام اپنی فہرست گذاری سے کاٹ دیا

چو شد حالش از بینوائی تباہ
نبشت این حکایت بنزدیک شاہ

جب اس کا حال بے سر و سامانی سے تباہ ہو گیا
تو بادشاہ کے پاس یہ حال لکھا

کہ ای شاہ آفاق گستر بہ عدل
اگر من نماندم توانای بہ فضل

کہ اے جہان کو انصاف سے آباد کرنے والے
اگر میں نہیں رہا تو فضل و بزرگی سے دہ

چو بذل تو کردم جوانی خویش
بہ ہنگام پیری مرانم ز پیش

جب میں نے اپنی جوانی تجھ پر صرف کی ہے
تو بڑھاپے میں مجھے اپنے سامنے سے مت ہٹا

غریبی کہ پر فتنہ باشد سرش
میازار و بیرون کن از کشورش

جب مسافر کا سر فساد سے بھرا ہو
اس کو مت ستا اور اسے ملک سے باہر نکال دے

تو گر خشم بروی نرانی رواست
کہ خود خوی بد دشمنش در قفاست

تو اگر اس پر غصہ نہ کرے تو مناسب ہے
کیونکہ خود بری عادت اس کے پیچھے اس کی دشمن ہے

وگر پارسی باشدش زادبوم
بصنعاش مفرست و سقلاب و روم

اور اگر اس کی پیدائش کی جگہ پارس ہے
تو اس کو صنعا اور سقلاب اور روم میں مت بھیج

ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت
نشاید بلا بر دگر کس گماشت

وہاں بھی اس کو تھوڑی دیر کے لیئے پناہ مت دو
کیونکہ دوسرے لوگوں پر پناہ مقرر نہیں کرنی چاہیئے

کہ گویند برگشتہ باد آن زمین
کزو مردم آیند بیرون چنین

کیونکہ لوگ کہینگے کہ وہ زمین ویران ہو جائے
کیونکہ اس سے ایسے آدمی پیدا ہوئے ہیں

عمل گر دہی مرد منعم شناس
کہ مفلس ندارد ز سلطان ہراس

مالدار آدمی پہچان کر عہدہ دے
کہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا ہے

چو مفلس فرو برد گردن بدوش
ازو بر نیاید دگر جز خروش

جب مفلس نے کاندھوں کے نیچے گردن جھکائی
تو اس سے سوائے فریاد کے اور کچھ نہیں نکلتا

چو مشرف دو دست از امانت بداشت
بباید برو ناظری برگماشت

جب دیوان نے دونوں ہاتھ امانت سے اٹھائے
تو اس پر ایک ناظر مقرر کر دینا چاہیئے

ور او نیز در ساخت با خاطرش
ز مشرف عمل برکن و ناظرش

اور اگر اس نے بھی اس کے دل کے ساتھ سازش کر لی ہے
تو دیوان اور ناظر دونوں کے ذمہ سے کام [illegible]

خدا ترس باید امانت گذار ۔۔۔ امین کز تو ترسد امینش مدار

خدا سے ڈرنے والا امین ہونا ہے ۔۔۔ جو امین تجھ سے ڈرے اسے امین مت سمجھ

بیفشان و بشمار عاقل نشین ۔۔۔ کہ از صد یکی را نبینی امین

نکال اور گن اور ہوشمندی سے بیٹھ ۔۔۔ کہ تو سینکڑوں سے ایک کو بھی امین نہ دیکھیگا

دو همجنس دیرینہ و هم قلم ۔۔۔ نباید فرستاد یکجا بهم

دو ہم قوم اور ہم پیشہ پرانے کو ایک جگہ ۔۔۔ ایک ساتھ نہ بھیجنا چاہیے

چہ دانی کہ همدست گردند یار ۔۔۔ یکی دزد باشد یکی پردہ دار

تو کیا جانے کہ وہ دونوں شریک کار ہو جاویں ۔۔۔ اور ایک ان میں سے چور بنجاوے دوسرا پردہ دار

چو دزدان ز هم باک دارند و بیم ۔۔۔ رود در میان کاروانی سلیم

جب چور آپس میں اندیشہ و دہشت رکھیں ۔۔۔ تو وہاں سے قافلہ سلامتی سے گذر جائیگا

یکی را کہ معزول کردی ز جاہ ۔۔۔ چو چندی بر آید ببخشش گناہ

ایک کو تو نے عہدہ سے موقوف کیا ۔۔۔ جب کچھ دن گذریں تو اس کے گناہ بخشدے

بر آوردن کام امیدوار ۔۔۔ بہ از قید بندی شکستن ہزار

امیدوار کا مقصد بر لانا ۔۔۔ ہزار قیدی کی بیڑی توڑنے سے بہتر ہے

نویسندہ را گر ستون عمل ۔۔۔ نیفتد نبرد طناب عمل

عامل کو عمل کا ستون مقرر کرنا ۔۔۔ تاکہ نہ وہ خود گرے اور نہ امید کی رسی کاٹے

بفرمان بران بر شہ دادگر ۔۔۔ پدروار خشم آورد بر پسر

فرمانبرداری پر عادل بادشاہ اس طرح ۔۔۔ غصہ ہوتا ہے جس طرح باپ بیٹوں پر

گهش می‌زند تا شود دردناک — گهی می‌کند آبش از دیده پاک

کبھی اسے مارتا ہے کہ دردناک ہووے — اور کبھی اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر — وگر خشم گیری شوند از تو سیر

جب تو نرمی کریگا تو دشمن دلیر ہو جائیگا — اور اگر تو زیادہ غصہ کرے تو تجھ سے ناامید ہو جائینگے

درشتی و نرمی بہم در بہ است — چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

سختی اور نرمی باہم ملی ہوئی بہتر ہے — جراح کی طرح زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنیوالا بن

جوانمرد و خوش خلق و بخشندہ باش — چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

دلاور اور نیک خو اور سخی ہو — اور اگر خدا تم پر رحم کرے تو تو خلق پر رحم کر

چو یاد آیدت عہد شاہان پیش — ببین نقش برخوان پس از عہد خویش

جب تم کو گذرے ہووے بادشاہوں کا زمانہ یاد آوے — تو اپنے زمانے کے بعد بھی یہی نقش پڑھ

نیامد کس اندر جہان کو بماند — مگر آن کز او نام نیکو بماند

کوئی جہاں میں نہیں آیا جو باقی رہے — مگر وہ کہ جس کا نام نیکی سے باقی رہے

نمرد آنکہ ماند پس از وی بجای — پل و خانی و خوان و مہمان سرای

وہ شخص نہ مرا کہ جس کے بعد — پل و تالاب و لنگر خانہ اور مسافر خانہ باقی رہگئے

ہر آن کو نماند از پسش یادگار — درخت وجودش نیاورد بار

ہر وہ شخص جس کے بعد یادگار نہیں رہی — اس کے وجود کے درخت نے پھل نہیں پایا

وگر رفت و آثار خیرش نماند — نشاید پس از مرگش الحمد خواند

اگر وہ مرگیا اور اس کے بعد اس کی بخشش اور نیکی کا نام نہیں رہا — تو اس کے مرنے کے بعد الحمد نہ پڑھنی چاہیئے

چو خواهی که نامت بود در جهان مکن نام نیک بزرگان نهان

اگر تو چاہے کہ تیرا نام دنیا میں روشن ہو تو بزرگوں کا نام نیک پوشیدہ مت کر (مت مٹا)

همین کام و ناز و طرب داشتند بآخر برفتند و بگذاشتند

ایسا ہی کام مقصد و خوشی و ناز رکھتے تھے مگر آخر کار چلے گئے اور چھوڑ گئے۔

یکی نام نیکو ببرد از جهان یکی رسم بد ماند ازو جاودان

ایک جہان سے نیکی کے ساتھ اپنا نام لے گیا اور ایک سے زمانے میں بری رسم یادگار رہی

بسمع رضا مشنو ایذای کس و گر گفته آید بغورش برس

خوشی کے کان سے کسی کی تکلیف مت سن اور اگر کہی جائے تو غور سے سن اور دور کرنے کی کوشش کر

گنهگار را عذر نسیان بنه چو زنهار خواهند زنهار ده

گنہگار کی بھول کا عذر قبول کر اور جو پناہ مانگے انہیں پناہ دے

گر آید گنهگارے اندر پناه نه شرط است کشتن باول گناه

اگر کوئی پناہ میں آجائے تو اسے اول گناہ میں مار دینا ہی ضروری نہیں ہے

چو باری بگفتند و نشنید پند دگر گوشمالش بزندان و بند

اگر اس کو ایک دفعہ کہا ہے اور اس نے نہیں سنا تو اسے تنبیہ کے طور پر قید میں بھیج دے

و گر پند و بندش نیاید بکار درخت خبیث است بیخش برآر

اور اگر اسے نصیحت اور قید سے کار آمد نہیں ہوئی تو وہ خبیث درخت ہے اس کی جڑ اکھیڑ دے۔

چو خشم آیدت بر گناه کسی تأمل کنش در عقوبت بسی

اگر تو کسی کا گناہ دیکھے تو اسے سزا دینے میں تامل نہ کر

که سهل است لعل بدخشان شکست	شکسته نشاید دگرباره بست
کیونکہ لعل بدخشاں کا توڑنا آسان ہے	لیکن ٹوٹا ہوا دوسری دفعہ جوڑنا ناممکن ہے

حکایت در تدبیر پادشاهان و تاخیر کردن در سیاست

بادشاہوں کی تدبیر اور سزا دینے میں دیر کرنے کے بیان میں

ز دریای عمان برآمد کسی	سفر کرده هامون و دریا بسی
ایک شخص بہت سے دریا اور بیابانوں کو	عبور کر کے دریائے عمان کے پار آیا
عرب دیده و ترک و تاجیک و روم	ز هر جنس در نفس پاکش علوم
اس نے عرب روم ترک تاجیک سب دیکھے ہوئے تھے	اور اس کی پاک ذات میں ہر قسم کا علم تھا
جهان گشته و دانش اندوخته	سفر کرده و صحبت آموخته
وہ جہاں گرد یعنی جہانگردی سے عقل و تجربہ حاصل کئے ہوئے تھا	اور اس نے سفر کئے ہوئے تھے اور اس سے گفتگو کا طریقہ سیکھا ہوا تھا
بهیکل قوی چون تناور درخت	ولیکن فرومانده بی برگ سخت
صورت میں وہ ایک تن آور درخت کی طرح تھا	لیکن نہایت عاجزی اور بے سروسامان تھا
دو صد رقعه بالای هم دوخته	ز حراقی او در میان سوخته
دو سو پیوند (تہ) اوپر سئے ہوئے تھا	اور اس کی گرمی سے اندر جلا ہوا تھا
بشهری در آمد ز دریا کنار	بزرگی در آن ناحیت شهریار
دریا کے کنارے سے ایک شہر میں آیا	جس کی اطراف میں ایک بزرگ بادشاہ تھا
که طبعی نکونامی اندیش داشت	سر عجز بر پای درویش داشت
وہ اس طبیعت نیک نامی کی سوچتی تھی	اور اس کا عاجزی کا سر درویش کے قدموں پر تھا

بشستند خدمتگزاران شاہ
سر و تن بحمامش از گرد راہ

بادشاہ کے خدمت گزاروں نے اس کے سر و بدن
کو حمام میں راستہ کے گرد سے دھویا

چو بر آستانِ ملک سر نہاد
نیایش کنان دست بر بر نہاد

جب بادشاہ کے آستانے پر سر رکھا
تو تعریف کرتا ہوا سینے پر ہاتھ ٹیک گیا

نرفتم دریں مملکت منزلے
کز آسیب آزردہ دیدم کسی

میں نے اس سلطنت میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی
کہ وہاں دہشت و صدمہ سے کوئی آزردہ دل دیکھا ہو

ندیدم کسی سرگران از شراب
مگر ہم خرابات دیدم خراب

میں نے کسی کو شراب میں مست نہیں دیکھا
ولیکن شراب خانہ کو ویران اور برباد دیکھا ہے

ملک را ہمین ملک پیرایہ بس
کہ راضی نگردد بآزارِ کس

بادشاہ کے لیئے یہی مملکت آراستگی کافی ہے
کہ کسی کے آزار پر راضی نہ ہو

سخن گفت و دامانِ گوہر فشاند
بنطقی کہ شاہ آستین برفشاند

گفتگو کی اور گویا موتی کا دامن ایسی زبان سے جھاڑا
کہ بادشاہ نے آستین جھاڑ دی وہ اس پر بہت خوش ہوا

پسند آمدش حسنِ گفتار مرد
بنزدِ خودش خواند و اکرام کرد

اس کو اس کی خوبی گفتار پسند آگئی
اور اسے اپنے پاس بلایا اور بخشش کی

زرش داد و گوہر بشکرِ قدوم
بپرسیدش از گوہر بشکر قدوم

اس کو اس کے آنے کے شکریہ میں زر و گوہر عطا کئے
اور اس کو اس کی ذات اور پیدائش کی جگہ کی بابت سوال کیا

بگفت آنچہ پرسیدش از سرگذشت
بقربت ز دیگر کسان در گذشت

جو کچھ بادشاہ نے پوچھا اس نے اپنی سرگذشت کو سنا دیا
اس وجہ سے وہ قرابت میں سب لوگوں سے بڑھ گیا

ملک با دل خویشتن رای زد	که دستور ملک اینچنینی سزد
بادشاہ نے اپنے دل میں رائے قایم کرلی	کہ ملک کا وزیر ایسا ہی ہونا چاہیئے
ولیکن بتدریج تا انجمن	بسی نخندند بر رای من
لیکن اسے آہستہ آہستہ مرتبہ دینا چاہیئے	تاکہ ایسی عقل پر اہل مجلس نہ ہنسیں
به عقلش بباید نخست آزمود	بقدر هنر پایگاهش فزود
پہلے اس کی عقل کو آزمانا چاہیئے	پھر اس کی عقل کے مطابق اس کا درجہ بڑھائیں
برد بر دل از جور غم بارها	که نا آزموده کند کارها
کیونکہ جو آدمی بغیر آزمانے کے کوئی کام کرتا ہے	تو اپنے دل پر غم کا بوجھ لے جاتا ہے
چو قاضی بفکرت نویسد سجل	نگردد ز دستار بندان خجل
جب قاضی غور سے حکم نامہ لکھے	تو علماء سے شرمندہ نہیں ہو سکتا
نظر کن چو سوفار داری بشست	نه آنگه که پرتاب کردی ز دست
جس وقت تیر تیری چٹکی میں ہے اس وقت سوچ	نہ کہ اس وقت جب کہ وہ تیرے ہاتھ سے نکل جاوے
چو یوسف کسی در صلاح و تمیز	بیکسال باید که گردد عزیز
اگر کوئی آدمی حضرت یوسف سی عقل و رای رکھے	تو اس کو ایک سال چاہیئے کہ عزیز مصر بنجاوے
بایام تا بر نیاید بسی	نشاید رسیدن بغور کسی
جب تک بہت سے دن نہ گذریں	کسی کے بھید کو نہیں پہنچ سکتے ہیں (کسی کام کے)
ز هر نوع اخلاق او کشف کرد	خردمند و پاکیزه دین بود مرد
ہر طرح سے اس کی عادات دریافت کیئے	وہ ایک پاکیزہ مذہب عقلمند تھا

نکو سیرتش دید و روشن قیاس
سخن سنج و مقدار مردم شناس

اس کو روشن ضمیر اور نیک خصلت
اور سخن سنج اور آدمی کا مرتبہ پہچاننے والا پایا

برای از بزرگان مہش دید بیش
نشاندش زبردست دستور خویش

عقل میں اس کو بزرگوں سے زیادہ دیکھا
اس لئے بادشاہ نے اس کو وزیر بنا لیا

چنان حکمت و معرفت کار بست
کہ از امر و نہیش درونی نخست

ایسا حکمت اور معرفت سے کام کیا
کہ کوئی اس کی حکومت سے آزردہ نہ ہوا

در آورد ملکے بزیر قلم
کز و بر وجودی نیامد الم

ایک بڑا ملک فتح کیا
کہ جس کی وجہ سے کوئی دل آزردہ نہ ہُوا

زبانِ ہمہ حرفگیران ببست
کہ حرفِ بدش بر نیامد ز دست

تمام نکتہ چینیوں کی زبان بند کردی
اس لیے کہ اس کی زبان سے کوئی برا لفظ نہ نکلا

حسودی کہ یکجو خیانت ندید
بکارش نیامد چو گندم طپید

جس حسود نے اس کے کام میں ذرا برابر خیانت نہ دیکھی
وہ گندم کی طرح اس کے کام میں تڑپنے نہ آیا

ز روشن دلش ملک پرتو گرفت
وزیر کہن را غم نو گرفت

اس کے روشن دل سے بادشاہ روشنی پائی
لیکن پرانے وزیر کو نئے غم نے گھیر لیا

ندید آن خردمند را رخنۂ
کہ در وی تواند زدن طعنۂ

اس عقلمند سے کوئی عیب نہ دیکھا
جس کی وجہ سے اسے طعنہ مار سکے

امین و بداندیش طشتند و مور
نشاید در و رخنہ کردن [illegible]

امانتدار تھال ہے اور بداندیش چیونٹی رچیونٹی کیلئے
ایسا نہیں زور سے سوراخ کرنا ناممکن ہے

ملک را دو خورشید طلعت غلام — بسر بر کمر بستہ بودی مدام

بادشاہ دو غلام سورج جیسی شکل والے — اس کے سامنے ہمیشہ ہاتھ سینے پر دھرے رہتے تھے

دو پاکیزہ چو حور و پری — چو خورشید و ماہ از سہ دیگر بری

دونوں کی صورتیں پری اور حور جیسی تھیں — اور سورج اور چاند کی طرح کسی تیسرے سے پاک تھیں (بالا تھیں)

دو صورت کہ گفتی یکی نیست بیش — نمودہ در آئینہ ہمتای خویش

دو ایسی صورتیں کہ تو کہے کہ ایک بھی ان میں سے زیادہ نہیں — آئینہ میں اپنا مثل دکھلاتے ہوئے

سخنہای دانای شیرین سخن — گرفت اندر آن ہر دو شمشاد بن

شیریں زبان عقلمند کی باتوں نے ان دونوں — پری پیکروں پر اثر کیا

چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست — بطبعش ہوا خواہ گشتند و دوست

جب دیکھا کہ اس کی عادت صفتیں اچھی ہیں — اور لوگ اس کی طبیعت کے ہوا خواہ اور دوست بن گئے تھے

درو ہم اثر کرد میل بشر — نہ میلی چو کوتاہ بینان بشر

اس میں بھی خواہش انسانی نے اثر کیا — نہ کہ وہ خواہش کہ جو ناعاقبت اندیش کرتے ہیں

از آسایش آنگہ خبر داشتی — کہ در روی ایشان نظر داشتی

اس وقت آرام سے بیٹھتا — جس وقت ان کے چہروں پر نظر کرتا

چو خواہی کہ قدرت بماند بلند — دل ای خواجہ در سادہ رویان مبند

اے خواجہ جب تو دیکھے کہ تیرا مرتبہ بلند ہے تو — تو معشوقوں سے دل مت لگا

وگر خود نباشد غرض در میان — حذر کن کہ دارد بہیبت زیان

اور اگرچہ درمیان کوئی اپنی ذاتی غرض نہ ہو — تب بھی پرہیز کر کہ دبدبے کو نقصان پہنچتا ہے

وزیر اندرین شمه‌ای راه برد — بخبث این حکایت بر شاه برد

وزیر نے اس میں کچھ سراغ پایا اور — خبیثوں نے یہ بات بادشاہ تک پہنچا دی

که این را ندانم چه خوانند و کیست — نخواهد بسامان درین ملک زیست

میں نہیں جانتا کہ اس ملک کون ہے اور کیا ہے — جو اس ملک میں بافراغت زندگی بسر نہیں کرنا چاہتا

شنیدم که پابند کافش سرست — خیانت پسندست و شهوت پرست

میں نے سنا ہے کہ اس کا خیال غلاموں کی طرف ہے — اور وہ خائن اور بدکردار ہے

سفر کردگان لاابالی زیند — که پرورده ملک و دولت نیند

مسافر بے پرواہی سے زندگی بسر کرتے ہیں — اس لئے کہ ملک اور دولت کے پروردہ نہیں ہوتے

نشاید چنین خیره روی تباه — که بدنامی آرد در ایوان شاه

ایسی شوخی نہیں چاہیئے — کہ شاہی ایوانوں میں بدنامی کر دے

مگر نعمت شه فرامش کنم — که بینم تباهی و خامش کنم

البتہ بادشاہ کی نعمت کو فراموش کردوں اور ناشکر گذار — اگر سلطنت میں برائی دیکھوں اور چپ رہوں

به پندار نتوان سخن گفت زود — نگفتم ترا تا یقینم نبود

خیال سے جلد بات نہ کہنی چاہیئے — میں نے تجھے کوئی بات نہیں کی جب تک مجھے یقین نہیں ہوگیا

ز فرمانبرانم کسی گوش داشت — که بینان دو یکتن در آغوش داشت

میرے نوکروں میں سے کسی نے دیکھا ہے — تو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گود میں رکھتا ہے

من این گفتم اکنون ملک راست رای — چنان کازمودم تو نیز آزمای

میں نے یہ کہا اب آگے وہ بادشاہ کا خیال ہے — جیسا کہ میں نے آزمایا ہے تو بھی آزما

بنا خوبتر صورتے شرح داد — که بد مرد را نیک روزی مباد

ایسی بری طرح سے بیان کیا ہے — کہ برے آدمی کو اچھی روزی نصیب نہ ہو

بد اندیش بر خورده چون دست یافت — درون بزرگان بآتش بتافت

جب بد اندیش نے عیب پر اختیار پا لیا — تو بزرگوں کا دل آگ پر جلا دیا

بخرده توان آتش افروختن — پس آنگه درخت کهن سوختن

چنگاری سے آگ روشن کر سکتے ہیں — پھر اس سے پرانا درخت جلا سکتے ہیں

ملک را چنان گرم کرد این خبر — که جوشش بر آمد چو منقل بسر

بادشاہ کو اس خبر نے اتنا برافروختہ کیا — کہ ہنڈیا کی طرح جوش میں آ گیا

غضب دست در خون درویش داشت — ولیکن سکون دست در پیش داشت

غصہ سے اپنے ہاتھ درویش کے خون سے رنگنا چاہتا تھا — مگر تحمل ہاتھ سے اسے بچا رہا تھا

که پرورده کشتن نه مردی بود — ستم در پئے داد سردی بود

کہ پالے ہوئے کو مار ڈالنا بہادری نہیں ہے — انصاف کے بعد ظلم کرنا بے جا ہے

میازار پرورده خویشتن — چو تیر تو دارد به تیرش مزن

اپنے پالے ہوئے کو مت ستا — اور جو تیری پناہ میں ہو اسپر تیر مت چلا

به نعمت نبایست پروردنش — چو خواهی به بیداد خون خوردنش

نعمت سے اس کو پالنا نہ چاہیئے — جب تو ظلم سے اس کا خون پینا چاہے

از او تا هنرها یقینت نشد — در ایوان شاهی قرینت نشد

جب تک اس کے ہنروں کا تجھے یقین نہ ہوا — تو شاہی دربار میں تجھ سے قریب نہیں ہوا

کنون تا یقینت نگردد گناہ
بگفتار دشمن گزندش مخواہ

اگر اس کے گناہ پر تیرا یقین نہ ہو جائے
تو دشمن کے کہنے سے اس کا صدمہ پہنچانا مت ڈھونڈ

ملک در دل این راز پوشیدہ داشت
کہ قول حکیمان نیوشیدہ داشت

بادشاہ نے حکیموں اور داناؤں کی بات سنی ہوئی تھی
اس نے بھید دل کو پوشیدہ رکھا

دل است ای خردمند زندان راز
چو گفتی نیاید بزنجیر باز

اے عقلمند دل ہی راز کا قید خانہ ہے
اگر بھید تو نے اس قید خانہ سے رہا کر دیا تو پھر زنجیر میں نہیں آسکتا

نظر کرد پوشیدہ در کار مرد
خلل دید در رای ہشیار مرد

اس نے پوشیدہ طور پر اس آدمی کے کام میں نگاہ کی
تو اس دانا آدمی کی رائے میں خلل دیکھا یعنی فتنہ

کہ ناگہ نظر زی یکی بندہ کرد
پری چہرہ زیر لب خندہ کرد

ایک غلام کی طرف نگاہ کی
اور وہ پری چہرہ ہونٹوں کے نیچے مسکرایا

دو کس را کہ باہم بود جان و ہوش
حکایت کنانند و ایشان خموش

جن دو آدمیوں کا آپس میں جان اور دل ملا ہوا ہو
وہ خاموش رہتے جس وقت کہ لوگ باتیں کریں

تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر
نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر

یہ جان لے کہ عاشق مرض استسقا کی طرح ہے
جس طرح وہ دجلہ میں نہانے سے سیر نہیں ہوتا

ملک را گمان بدی راست شد
بسودا برو خشمگین خواست شد

بادشاہ کو پورے طور سے بدی کا گمان ہو گیا
اور اسے خشمگین نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا

ہم از حسن تدبیر و رای تمام
بآہستگی گفتش ای نیکنام

لیکن خوبی اور تدبیر حسن عقل کمیاب تھا اسے آرام سے کہا
کہ اے نیکنام تجھ کو میں نے عقلمند سمجھا تھا اور سمجھے

ترد منت پنداشتم	بر اسرار ملکت امین داشتم
رازوں کا امین مقرر کیا تھا اور تجھے	دانا اور ہوشیار سمجھا تھا نہ کہ نالائق و بے حیا
بر دمت زیرک و ہوشمند	ندانستمت خیرہ و ناپسند
کو دانا اور ہوشیار گمان کیا	بے حیا اور نالائق تجھ کو نہ جانا
تفع پایہ جای تو نیست	گناہ از من آمد خطای تو نیست
کے تو لائق نہ تھا	یہ تیری خطا نہیں ہے بلکہ میرا گناہ ہے
بدگہر پرورم لاجرم	خیانت روا دارم در حرم
میں بد اصل کو پرورش کرونگا	تو وہ ضرور میرے محل میں بد دیانتی کریگا
ردبسیاردان	چنین گفت با خسرو کاردان
آدمی نے سر اٹھایا	اور خسرو واقف کار سے یہ کہا
بود دامن از جرم پاک	نباید ز خبث بد اندیش باک
امن گناہ سے پاک ہووے	تو مجھے بد خواہ کی دشمنی سے کچھ پرواہ نہیں ہے
ہرگز این ظن نرفت	ندانم کہ گفت اینچہ بر من نرفت
ہرگز یہ خیال کبھی نہیں گذرا	میں نہیں جانتا کہ یہ بات کس نے کہی جو مجھ میں نہیں گذری
بر آشفت و گفت اینک وزیر	تعلل میندیش و حجت مگیر
ختہ ہوا اور کہا اے وزیر حیلہ جوئی مت کر	اور دلیل مت تراش
ن دست بر لب گرفت	کز و ہرچہ گوید نباید شگفت
ونٹوں پر رکھ لیا اور کہا کہ اس سے جو کچھ	بھی ظہور میں آوے تعجب نہیں کرنا چاہیے اس سے

حسودی که بیند بجای خودم — کجا بر زبان آورد جز بدم

جب حاسد مجھے اپنی جگہ دیکھتا ہے تو سوا بدی کے اور میرے — لیے زبان پر کچھ لاوے (یعنی جیسا آپ ہے ویسا ہی مجھے جانتا)

من آن ساعت انگاشتم دشمنش — که بنشاند شه زیر دست منش

میں نے اسی وقت اسے اپنا دشمن سمجھا جب — جبکہ بادشاہ نے اسے مجھ سے نیچے بٹھایا

چو سلطان فضیلت نهد بر ویم — نداند که دشمن بود در پیم

جب بادشاہ مجھے اس پر بزرگ کردے — تو کیا وہ نہیں جانتا کہ وہ میرا دشمن ہو گیا

مرا تا قیامت نگیرد دوست — چو بیند که در عز من ذل اوست

مجھے قیامت تک دوست نہیں بنائیگا — جب وہ جانیگا کہ میری عزت میں ہی اسکی ذلت ہے

بر اینت بگویم حدیثی درست — اگر گوش با بنده داری نخست

اگر تو پہلے میری طرف کان رکھے — تو میں تجھے ایک سچی بات سناتا ہوں

مثل

مثل

مر ابلیس را دید شخصی بخواب — بقامت صنوبر برو آفتاب

شیطان کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا — کہ اس کا قد صنوبر اور اس کا چہرہ سورج کی طرح ہے

نظر کرد و گفت ای نظیر قمر — ندارند خلق از جمالت خبر

اسے نگاہ کی اور کہا اے چاند کی طرح ہستی — لوگ تیرے حسن سے ناواقف ہیں

ترا سهمگین روی پنداشتند — بگرمابه در زشت بنگاشتند

تیرا منہ خوفناک سمجھتے ہیں — اور حمام میں تجھے بدصورت سمجھتے ہیں

بخندید و گفت آن نہ شکلِ من است	ولیکن قلم در کفِ دشمن است
ہنسا اور کہا کہ وہ میری شکل نہیں	بلکہ دشمن کے ہاتھ کی قلم ہے۔
برانداختم بیخشان از بہشت	کنونم بکین می نگارند زشت
میں نے ان کی جڑ بہشت سے کھود دی ہے	اس لئے مجھے بد صورت لکھتے رہیں
مرا ہمچنین نام نیک است ولیک	زعلت نشاید بد اندیش نیک
اس طرح میری بھی بہ نیک نامی ہے	لیکن حسد سے دشمن اسے اچھا نہیں کہہ سکتا
وزیری کہ جاہ من آبش بریخت	بفرسنگ باید ز مکرش گریخت
جس وزیر کی آبرو میرے مرتبہ نے مٹائی	اس کے مکر سے کوسوں بھاگنا چاہیے۔
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ	دلاور بود در سخن بے گناہ
اور لیکن میں بادشاہ سے نہیں ڈرتا	کیونکہ بے گناہ بات کرنے میں دلاور ہوتا ہے
چو حرفم برآید درست از قلم	مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم
جب میری قلم سے حرف اچھا نکلے	تو مجھے عیب جویوں سے کیا خوف ہو سکتا ہے
نیاورد عامل غش اندر میان	نیندیشد از رفع دیوانیان
جب کارپرداز بدنیتی کو داخل نہ ہونے دے	تو وہ کچہری والوں کے حساب سے نہیں ڈرتا
اگر محتسب گردد آن را غم است	کہ سنگِ ترازوی بارش کم است
محتسب کے پھرنے کا ڈر اس کو ہے	کہ جس کے ترازو کا بٹہ کم ہے
ملک در سخن گفتنش خیرہ ماند	سرِ دست فرماندہی برفشاند
بادشاہ اس کی بات میں حیران ہو گیا	اور اپنا وہ ہاتھ جو حکومت کرتا تھا جھاڑا اور کہا

که مجرم بزرق و زبان آوری
ز جرمی که دارد نگردد بری

کہ مجرم چالاک زبانی سے اس جرم سے
بری نہیں ہو سکتا جو اس نے کیا ہو

ز خصمت همانا که نشنیده ام
نه آخر بچشم خودت دیده ام

صرف میں نے یہ تیرے دشمن سے ہی نہیں سنا
بلکہ آخر کار اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے

کز این زمرهٔ خلق در بارگاه
نمی باشدت جز در اینان نگاه

کہ دربار میں اس قدر آدمیوں سے تیری نگاہ
سوائے ان کے چہروں کے اور کہیں نہیں پڑتی

بخندید مرد سخن گوی گفت
حق است این سخن حق نشاید نهفت

بات کرنے والا آدمی ہنسا اور کہا یہ سچ ہے
اور جو بات سچ ہو وہ چھپانی نہ چاہیئے

درین نکته هست اگر بشنوی
که حکمت روان باد و دولت قوی

اے تیرا حکم جاری اور تیری دولت کو ہمیشگی ہو
اگر تو سنے تو اس میں ایک راز ہے

نه بینی که درویش بی دستگاه
بحسرت کند در توانگر نگاه

کیا بادشاہ نہیں دیکھتا ہے کہ بیمقدور فقیر
حسرت کے ساتھ امیروں کی طرف دیکھتا ہے

مرا دستگاه جوانی برفت
بلهو و لعب زندگانی برفت

میری جوانی کی طاقت گئی
اور کھیل کود میں زندگانی صرف ہوگئی

ز دیدار اینان ندارم شکیب
که سرمایه داران حسن اند و زیب

ان کے دیکھنے سے میں پرہیز نہیں کرسکتا
کہ یہ سرمایہ داران حسن و خوبی ہیں

مرا همچنین چهره گلفام بود
بلورینم از خوبی اندام بود

میرا بھی اسی طرح پھول کی طرح چہرہ تھا
اور خوبی میں میرا بدن بلور کی طرح تھا

درین غایتم رشته باید کفن — که مویم چو پنبه است و دوکم بدن

اب مجھے کفن بننا چاہیئے کہ میرے بال روئی — کی طرح ہیں اور جسم تکلہ کی طرح

مرا همچنین جعد شبرنگ بود — قبا در بر از نازکی تنگ بود

میرے بھی اسی طرح سیاہ رنگ کے گھنگروالے بال تھے — اور نزاکت سے قبا بدن پر چست تھی

دو رسته درم در دهان داشت جای — چو دیواری از خشت سیمین بپای

میرے منہ میں دو قطار موتی تھے — اور چاندی کی اینٹوں کی طرح تھے

کنونم نگه کن بوقت سخن — بیفتاد یک یک چو جسر کهن

اب مجھے بات کرنے کے وقت پر دیکھ — ایک ایک کر کے پرانے پل کی طرح گر پڑے ہیں

در ایشان بحسرت چرا ننگرم — که عمر تلف کرده یاد آورم

ان کو حسرت سے کیوں نہ دیکھوں — کہ ضائع کی ہوئی عمر یاد آتی ہے

برفت از من آن روزهای عزیز — بپایان رسد ناگه این روز نیز

میرے پاس سے وہ دن جو بہت اچھے معلوم ہوتے تھے گذر گئے — اور جو ہیں یہ بھی آخر کار ختم ہو جائیں گے

چو دانشور این در معنی بسفت — بگفت این کزان به محال است گفت

جب عقلمند نے یہ معرفت کلام کے موتی پرو دیے — تو کہنے لگا کہ اس سے بہتر کہنا مشکل ہے

در ارکان دولت نگه کرد شاه — کزین خوبتر لفظ و معنی مخواه

بادشاہ نے وزیروں کی طرف دیکھا — اور کہا کہ اس سے بہتر ظاہر اور باطنی مت ڈھونڈو

کسی را نظر سوی شاهد رواست — که داند بدین شاهدی عذر خواست

جو آدمی اس خوبی کیساتھ عذر خواہی کرنا جانتا ہے — اس کو معشوق کی طرف دیکھنا جائز ہے

بہ عقل ار نہ آہستگی کردمی ‌‌ ‌ بیکبار خصمش بیازردمی

اگر میں عقل کیساتھ متانت اور نرمی سے کام نہ لیتا ‌ ‌ تو دشمن کے کہنے سے اسے ستاتا

بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ ‌ ‌ بدندان برد پشت دست دریغ

تیزی سے جلد تلوار پر ہاتھ لیجانا ‌ ‌ ہاتھ کی پیٹھ کو افسوس کیساتھ دانتوں سے کاٹتا ہے

ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ‌ ‌ کہ گر کاربندی پشیمان شوی

صاحب غرض کی بات کو مت سن ‌ ‌ کیونکہ اس واسطے کہ تو اس سے پچھتائے گا

نکونام را جاہ و تشریف و مال ‌ ‌ بیفزود و بدگوی را گوشمال

نیک نام کا جاہ و عزت و مرتبہ بڑھا ‌ ‌ اور بدگو کو سزا دے

بہ تدبیر دستور دانشورش ‌ ‌ بہ نیکی شدہ نام در کشورش

اس عقلمند وزیر کی تدبیر سے ‌ ‌ اس کا نام نیکی سے مشہور ہوا

بعدل و کرم سالہا ملک راند ‌ ‌ برفت و نکونامی ازوی بماند

عدل و انصاف کے ساتھ کئی سال حکومت کی ‌ ‌ اور اس کے مرنے کے بعد نیکی کیساتھ اس کا نام زندہ رہا

چنین بادشاہان کہ دین پرورند ‌ ‌ بیازوی دین گوی دولت برند

ایسے بادشاہ جو دین پرور ہیں ‌ ‌ دین کی مدد سے سلطنت کی گیند لیجاتے ہیں

ازانان نہ بینم درین عہد کس ‌ ‌ وگر ہست بوبکر سعدست و بس

اس زمانہ میں میں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھتا ‌ ‌ اور اگر کوئی ہے تو سعد بن ابوبکر ہے اور کوئی نہیں

خدیو خردمند فرخ نہاد ‌ ‌ کہ شاخ امیدش برومند باد

عقلمند اور مبارک خصلت والا بادشاہ ہو ‌ ‌ خدا اس کی امید کی شاخوں کو پھل دار کردے

بہشتی درختی تو ای پادشاہ	کہ افگندہ سایہ بیکسالہ راہ
اے بادشاہ تو بہشتی درخت ہے کہ	تو نے ایک سال کے راستہ پر سایہ ڈالدیا ہے
طمع بود ز بخت نیک اخترم	کہ بال ہمای افگند بر سرم
مجھ کو نیک ستارے کے نصیب سے امید تھی	کہ ہمائے کا سایہ مجھ پر ڈالے
خرد گفت دولت نبخشد ہمای	گر اقبال خواہی درین سایہ آی
عقل نے کہا کہ ہما دولت نہیں بخشتا	اگر تو اقبال چاہتا ہے تو اس کے سایہ میں آ
خدایا برحمت نظر کردہ	کہ این سایہ بر خلق گستردہ
اے خدا تو نے رحمت کی نظر کی ہے	کہ ایسا سایہ خلقت پر بچھا دیا ہے
دعاگوی این دولتم بندہ وار	خدایا تو این سایہ پایندہ دار
میں غلاموں کی طرح اس دولت کا دعاگو ہوں	یا خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھیو
صواب است پیش از کشش بند کرد	کہ نتوان سر کشتہ پیوند کرد
مارنے سے پہلے قید کرنا بہتر ہے	کیونکہ کٹا ہوا سر جڑ نہیں سکتا
خداوند فرمان و رای و شکوہ	ز غوغای مردم نگردد ستوہ
صاحب حکومت و دبدبہ و شوکت	لوگوں کے شور وغل سے عاجز نہیں ہوجاتا
سر پر غرور از تحمل تہی	حرامش بود تاج شاہنشہی
وہ غرور بھرا سر جو متانت و عقل سے خالی ہے	اسپر شاہی تاج حرام ہے
نگویم چو جنگ آوری پای دار	چو خشم آیدت عقل بر جای دار
میں یہ نہیں کہتا کہ تو جنگ میں ثابت قدم رہو	جب تمہیں غصہ آئے تو عقل کو قایم رکھو

تحمل کند ہر کہ را عقل ہست ۔ نہ عقلی کہ خشمش کند زیردست

جس کو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے ۔ نہ وہ عقل کہ جس کو غصہ زیر کرلے

چو لشکر برون تاخت خشم از کمین ۔ نہ انصاف ماند نہ تقویٰ نہ دین

جب غصہ نے گھات سے اپنا لشکر دوڑایا ۔ تو باقی نہ انصاف رہا نہ دین نہ پرہیزگاری

ندیدم چنین دیو زیر فلک ۔ کزو میگریزند چندین ملک

میں نے آسمان کے نیچے ایسا شیطان نہیں دیکھا ۔ جس سے فرشتے بھی بھاگ گئے ہوں

گفتار

بابت

نہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ۔ وگر خون بفتویٰ بریزی رواست

اگر شرع کے حکم کے خلاف پانی پئے تو جائز نہیں ۔ اور اگر شرعی قلم سے خونریزی تو جائز ہے

اگر شرع فتویٰ دہد بر ہلاک ۔ الا تا نداری ز کشتنش باک

اگر شرع کسی کے مار ڈالنے کا فتویٰ دے ۔ تو خبردار اس کے مار ڈالنے سے گریز مت کر

وگر دانی اندر تبارش کسان ۔ بر ایشان ببخشای و راحت رسان

اور اگر تو جانتا ہے کہ اس کے خاندان میں لوگ ہیں ۔ تو ان پر بخشش اور رحمت کر

گناہ بود مرد ستمگارہ را ۔ چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را

اس ظالم آدمی کا گناہ تھا ۔ بیچارہ عورت اور لڑکی پر کیوں سزا ہو

تنت زورمند است و لشکر گران ۔ ولیکن در اقلیم دشمن مران

تیرا بدن زور آور ہے اور تیرا لشکر بہت ہے ۔ تو اسے دشمن کے ملک میں مت چلا

کہ وی بر حصاری گریزد بلند — رسد کشوری بی گنہ را گزند

کیونکہ وہ ایک قلعہ پر بھاگ جائیگا — اور ملک کے بے گناہ لوگوں پر مصیبت ڈالیگا

نظر کن در احوال زندانیان — کہ ممکن بود بی گنہ درمیان

قیدیوں کے احوال پر غور کر — کیونکہ ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی بیگناہ درمیان ہو

چو بازارگان در دیارت بمرد — بمالش خساست بود دست برد

اگر سوداگر تیرے ملک میں مر جائے — تو اس کے مال پر ہاتھ لے جانا کمینگی ہے

کزان پس کہ بر وی بگریند زار — بہم باز گویند خویش و تبار

کیونکہ پیچھے اس کے کہ اس کے عزیز اور خاندان والے — اس پر روئیں وہ آپس میں کہیں گے

کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد — متاعی کزو ماند ظالم ببرد

کہ مسافرت میں غریب مر گیا — لیکن اس کا مال ظالم نے لوٹ لیا

بیندیش ازان طفلک بی پدر — وز آہ دل دردمندش حذر

اس کے یتیم بچے سے ڈر — اور اس کے دردمند دل سے حذر کر

بسا نام نیکوی پنجاہ سال — کہ یک نام زشتش کند پایمال

پچاس برس کی نیک نامی کو — ایک برا کام برباد کر دیتا ہے

پسندیدہ کاران جاوید نام — تطاول نکردند بر مال عام

ہمیشہ کے اچھا کام کرنے والے ناموروں نے — کسی کے مال پر ظلم کا ہاتھ نہیں بڑھایا

بر آفاق گر سر بسر پادشاست — چو مال از توانگر ستاند گداست

اگر سب جہان کا بادشاہ ہے — تو اگر تونگر سے مال لیوے تو وہ فقیر ہے

بمرد از تہیدستی آزاد مرد — ز پہلوی مسکین شکم پر نکرد

اگر آزاد مرد خالی ہاتھ مر گیا — لیکن غریب کے مال سے اپنا پیٹ نہ پالا

حکایت

(قصہ)

شنیدم کہ فرماندہی دادگر — قبا داشتی ہر دو رو آستر

میں نے سنا ایک عادل بادشاہ — ایک قبا کے دونوں طرف استر رکھتا تھا

یکی گفتش ای خسرو نیک روز — قبائی ز دیبائی چینی بدوز

کسی نے کہا اے بادشاہ نیک نصیب — ایک قبا چینی ریشم سے بھی سی

بگفت این قدر ستر و آسایش است — وزین بگذری زیب و آرایش است

کہا کہ اس میں ستر پوشی اور آرام ہے — اور اس سے بڑھ کر زیب و زینت ہے

نہ از بہر آن می ستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

میں اس لئے خراج نہیں لیتا — کہ اپنا بدن اور تخت و تاج آراستہ کروں

چو ہمچون زنان حلہ در تن کنم — بمردی کجا دفع دشمن کنم

جب میں عورتوں کی طرح کپڑے پہنوں — تو بہادروں کی طرح دشمن کا مقابلہ کس طرح کروں

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست — ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

مجھ کو بھی ہزار طرح کی حرص و لالچ ہے — لیکن یہ خزانہ صرف میرا نہیں ہے

خزائن پر از بہر لشکر بود — نہ از بہر آئین و زیور بود

خزانہ لشکر کے لئے بھرتا ہے — نہ کہ آرائش و زینت کے لئے

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ
ندارد حدودِ ولایت نگاہ

جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوشدل نہیں ہوتا
وہ ملک کی سرحد کی حفاظت نہیں کرتا

چو دشمن خرِ روستائی برد
ملک باج و دہ یک چرا میخورد

اگر دشمن کسان کا گدھا ہانک لیجاتا ہے
تو بادشاہ آمدنی کا دسواں حصہ کب لیتا ہے

مخالف خرش برد سلطان خراج
چہ اقبال بینی دران تخت و تاج

جب بادشاہ خراج لیگیا اور دشمن اس کا گدھا لیگیا
تو تو اس تخت و تاج میں کیا اقبال دیکھیگا

مروت نباشد بر افتادہ زور
برد مرغ دون دانہ از پیش مور

عاجز پر زبردستی کرنا مروت نہیں ہے
کمینی چڑیا چیونٹی کے آگے سے دانہ لے جاتی ہے

رعیت درخت است اگر پروری
بکامِ دلِ دوستان برخوری

رعیت درخت ہے اگر تو اسے پالے
اور دوستوں کے دل کے موافق پھل کھاوے

بہ بی رحمی از بیخ و بارش مکن
کہ نادان کند حیف بر خویشتن

بے رحمی سے اس کے پال و پر مت کاٹ
کیونکہ نادان اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

کسان برخورند از جوانی و بخت
کہ بر زیر دستان نگیرند سخت

وہ لوگ جوانی اور نصیبہ سے پھل کھاتے ہیں
جو عاجزوں پر سختی نہیں کرتے

اگر زیر دستی درآید ز پای
حذر کن ز نالیدنش بر خدای

اور اگر کوئی کمزور اور عاجز پاؤں سے گرجائے
تو اس کے خدا کے آگے رونے اور فریاد کرنے سے ڈر

چو شاید گرفتن بہ نرمی دیار
بہ پیکار خون از مسامی میار

اگر نرمی سے ملک لے سکے
تو ایک مسافر کا بھی خون نہ نکال

بمردی که ملک سراسر زمین ‏ ‏ نیرزد که خونی چکد بر زمین

جو بمردی کی قسم تمام روئے زمین کی بادشاہت اس قابل نہیں ‏ ‏ کہ اس کے لئے ایک قطرہ خون کا گرایا جائے

حکایت

قطعہ

شنیدم که جمشید فرخ سرشت ‏ ‏ بسرچشمه بر بسنگی نوشت

میں نے سنا کہ جمشید مبارک خصلت نے ‏ ‏ ایک چشمہ کے کنارے ایک پتھر پر لکھا

بدین چشمه چون ما بسی دم زدند ‏ ‏ برفتند چون چشم برهم زدند

اس چشمہ پر ہم جیسے کئیوں نے دم مارے ‏ ‏ لیکن آنکھ جھپکنے کی دیر میں تمام چلے گئے

گرفتیم عالم بمردی و زور ‏ ‏ ولیکن نبردیم با خود بگور

ہم نے تمام دنیا کو زور اور بہادری سے حاصل کرلیا ‏ ‏ لیکن اسے قبر میں نہ لے جا سکے

چو بر دشمنی باشدت دسترس ‏ ‏ مرنجانش کو را همین غصه بس

اگر تو کسی دشمن پر قابو پائے تو اسے مت ستا ‏ ‏ کیونکہ اس کے لئے یہی غصہ کافی ہے

عدو زنده سرگشته پیرامنت ‏ ‏ به از خون او کشته در گردنت

عدو زندہ اور پریشان تیرے گرد ہو بہتر ہے ‏ ‏ اس سے کہ تیری گردن پر اس کا خون ہو

حکایت

قطعہ

شنیدم که دارای فرخ تبار ‏ ‏ ز لشکر جدا ماند روز شکار

میں نے سنا کہ مبارک ستارہ والا دارا ‏ ‏ شکار کے دن لشکر سے علیحدہ ہو گیا

دوان آمدش گلہ بانی بہ پیش ‏ شہنشہ برآورد تغلق زکیش

اس کے سامنے ایک چرواہا دوڑا آیا ‏ اور بادشاہ نے ترکش سے تیر نکالا

بصحرا در از دشمنان دار باک ‏ کہ در خانہ باشد گل از خار پاک

بیابان میں دشمنوں سے خوف رکھ ‏ کیونکہ گھر میں پھول کانٹوں سے پاک رہتا ہے

برآورد چوپان بددل خروش ‏ کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوش

بزدل چرواہے نے شور مچا دیا ‏ کہ میں تیرا دشمن نہیں ہوں مجھے مارنے کی کوشش نہ کر

من آنم کہ اسبانِ شہ پرورم ‏ بخدمت دریں مرغزار آورم

میں وہ ہوں کہ شاہی گھوڑوں کی حفاظت کرتا ہوں ‏ اور خدمت کے واسطے اس چراگاہ میں آیا ہوں

ملک را دلِ رفتہ آمد بجای ‏ بخندید و گفت ای نکوہیدہ رای

بادشاہ کا بیقرار دل ٹھکانے آیا ‏ ہنسا اور کہا اے بیوقوف

ترا یاوری کرد فرخ سروش ‏ وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش

تیری مدد مبارک فرشتے نے کی ‏ ورنہ میں کمان کان تک لایا ہوا تھا

نگہبان مرعی بخندید و گفت ‏ نصیحت ز یاران نشاید نہفت

چراگاہ کا نگہبان ہنسا اور کہا ‏ مددگاروں سے نصیحت چھپانی نہ چاہیئے

نہ تدبیر محمود و رائی نکوست ‏ کہ دشمن نداند شہنشہ ز دوست

یہ اچھی صلاح اور نیک رائے نہیں ہے ‏ کہ بادشاہ دشمن اور دوست کی پہچان نہیں کرسکتا

چنانست در مہتری شرط زیست ‏ کہ ہر کہتری را بدانی کہ کیست

بزرگی میں زندگی بسر کرنے کی شرط یہ ہے ‏ کہ ہر چھوٹے کو تو جانے کہ یہ کون ہے

مرا بارہا در حضر دیدۂ	ز خیل و چراگاہ پرسیدۂ
مجھ کو تو نے اکثر حضور میں دیکھا	اور گلہ اور چراگاہ کی بابت پوچھا ہے
کنونت بمہر آمدم پیش باز	نمیدانیم از بداندیش باز
اب تیرے سامنے بمہر محبت سے آیا ہوں	تو مجھ کو دشمن سے جدا نہیں کر سکتا
توانم من ای نامور شہریار	کہ اسپی برون آرم از صد ہزار
اے نامور بادشاہ میں ایسا کر سکتا ہوں	کہ ایک گھوڑا لاکھوں سے پہچان کر نکال لاؤں
مرا گلہ بانی بعقل است و رای	تو ہم گلۂ خویش داری بپای
میری گلہ بانی عقل و تدبیر سے ہے	تو بھی اپنا گلہ قایم رکھ
در آن دار ملک اختلل غم بود	کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود
اس سلطنت میں بربادی کا غم ہو	جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے کم ہو

گفتار

بات

تو کے بشنوی نالۂ دادخواہ	بکیوان برت کلۂ خوابگاہ
تو کب فریادی کی فریاد سن سکتا ہے	جب تیرا سونے کا بستر کیوان پر ہے
چنان خسپ کاید فغانت بگوش	اگر دادخواہی برآرد خروش
ایسا سو کہ فریاد تیرے کان میں آئے	اگر کوئی فریادی چلاوے
کہ نالد ز ظالم کہ در دور تست	کہ ہر جور کومی کند جور تست
کون تیرے دور میں ظلم کے ہاتھ سے روتا ہے	کیونکہ جو ظلم تیرے عہد میں ہو وہ تیرا ظلم ہے

نہ سگ دامن کاروانی درید
کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید
قافلے والوں کا دامن کتے نے نہیں پھاڑا
بلکہ بیوقوف دہقان ہے کہ جس نے کتا پالا

دلیر آمدی سعدیا در سخن
چو تیغی بدست است فتحی بکن
اے سعدی تو سخنوری میں دلیر ہے
اگر تیرے ہاتھ میں تلوار ہے تو فتح کر

بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ
نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ
جو کچھ تو جانتا ہے کہہ کہ حق کہنا بہتر ہے
نہ تو رشوت لینے والا ہے اور نہ فریب دینے والا

زبان بند و دفتر ز حکمت بشوی
طمع بگسل و ہرچہ خواہی بگوی
زبان بند کر اور دفتر حکمت سے دھو
لالچ چھوڑ اور جو چاہتا ہے کر

حکایت

قصہ

خبر یافت گردن کشی در عراق
کہ میگفت مسکینی از زیر طاق
ایک متکبر نے عراق میں سنا
کہ ایک فقیر کسی محل کے نیچے کہتا تھا

تو ہم بر دری ہستی امیدوار
پس امید بر در نشینان برآر
کہ تو بھی ایک دروازہ پر امیدوار ہے
اس لیے تو اپنے دروازہ پر بیٹھنے والے کی امید پوری کر

دل دردمندان برآور ز بند
کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
دردمندوں کا دل رنج سے چھڑا
کہ تیرا دل ہرگز دردمند نہ ہو

پریشانی خاطر دادخواہ
براندازد از مملکت پادشاہ
فریادی کے دل کی پریشانی
بادشاہ کو بادشاہت سے گرا دیتی

تو خفتہ خنک در حرم نیمروز — غریب از بروں گو بگرما بسوز

تو محل کی ٹھنڈک میں آدھا دن سو رہا ہے — اور غریب کو کہتا ہے کہ گرمی میں جل

ستانندہ داد آنکس خداست — کہ نتواند از بادشاہ داد خواست

جو آدمی کسی بادشاہ سے فریاد نہ کر سکے — اس کا بدلہ لینے والا خدا ہے

حکایت

قصّہ

یکی از بزرگان اہل تمیز — حکایت کند از ابن عبد العزیز

ایک دانا آدمی — ابن عبد العزیز کی حکایت کرتا ہے

کہ بودش نگینی بر انگشتری — فرو ماندہ در قیمتش جوہری

اس کی انگوٹھی پر ایک نگینہ تھا — کہ اس کی قیمت میں جوہری عاجز آ گئے تھے

بشب گفتی آن جرم گیتی فروز — دری بود در روشنائی چو روز

رات کو وہ جہان روشن کرنیوالا نگینہ اس طرح چمکتا تھا — جس طرح دن کو روشنی میں موتی چمکتا ہے

قضارا در آمد یکی خشک سال — کہ شد بدر سیمای مردم ہلال

اتفاقاً ایسی قحط سالی ہوئی — کہ لوگوں کی پیشانی جو بدر کی طرح تھی ہلال کی طرح ہو گئی

چو در مردم آرام و قوت ندید — خود آسودہ بودن مروت ندید

جب اس نے آدمیوں میں آرام و قوت نہ دیکھی — تو خود آرام میں رہنے کو مروت کے خلاف پایا

چو بیند کسی زہر در کام خلق — کیش بگذرد آب نوشین بحلق

جب کوئی شخص خلقت کے حلق میں زہر دیکھے — تو اس کے حلق سے میٹھا پانی کب اترے

بفرمود بفروختندش بسیم	که رحم آمدش بر غریب و یتیم
اس نے کہا کہ اسے بیچ دیں	کیونکہ اسے غریب اور یتیموں پر رحم آیا ہے
بیک هفته نقدش بتاراج داد	بدرویش و مسکین و محتاج داد
ایک ہفتہ میں اس کی قیمت لٹا دی	اور درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدی
بریدند بروی ملامت کنان	که دیگر بدستت نیاید چنان
ملامت کرنے والوں نے اسے طعنہ کیا	کہ پھر تیرے ہاتھ ایسا نگینہ نہ آئے گا
شنیدم که میگفت و باران دمع	بعارض فرو میدویدش چو شمع
میں نے سنا کہ آنسوؤں کی بارش	اس کے چہرے پر شمع کی طرح برس رہی تھی
که زشت است پیرایه بر شهریار	دل شهری از ناتوانی فگار
اور اس نے کہا کہ بادشاہ پر آسایش روا نہیں	جب شہر والوں کا دل مفلسی سے زخمی ہو
مرا شاید انگشتری بی نگین	نشاید دل خلق اندوهگین
مجھ کو بے نگینے کی انگوٹھی مناسب ہے	لیکن خلقت کا دل رنجیدہ رہنا مناسب نہیں
خنک آنکه آسایش مرد و زن	گزیند بر آسایش خویشتن
وہ شخص اچھا ہے جو مرد و زن کی آسایش	اپنے آرام سے زیادہ پسند کرے
نکردند رغبت هنرپروران	بشادی خویش از غم دیگران
داناؤں اور ہنرمندوں نے دوسروں کے غم سے	اپنی خوشی کی طرف رجوع نہیں کیا
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر	نه پندارم آسوده خسپد فقیر
اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے	تو میں نہیں جانتا کہ فقیر آرام سے سوئے

وگر زنده دارد شب دیر باز
بخسپند مردم بآرام و ناز

اگر بادشاہ رات کو دیر تک جاگتا رہے
تو لوگ آرام و آسائش سے سو جائیں

بحمد الله این سیرت و راه راست
اتابک ابوبکر بن سعد راست

خدا کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھی راہ
سعد کے بیٹے اتابک بو بکر کی ہے

کس از فتنه در پارس دیگر نشان
نه بیند مگر قامت مهوشان

کوئی شخص پارس میں سوائے
معشوقوں کے قد کے فتنہ کا کوئی نشان نہیں دیکھتا

یکی پنج بیتم خوش آمد بگوش
که در مجلسی می سرودند دوش

پانچ شعر مجھے بہت اچھے معلوم ہوئے
کہ کل ایک مجلس میں گا رہے تھے

قول
کلام

مرا راحت از زندگی دوش بود
که آن ماهرویم در آغوش بود

مجھ کو کل زندگی سے آرام تھا
جب کہ وہ ماہروئے میری بغل میں تھا

مر او را چو دیدم سر از خواب مست
بدو گفتم ای سرو پیش تو پست

جب میں نے اس کا سر خواب سے مست دیکھا
تو میں نے کہا کہ اے وہ جس کے سامنے سرو کا قد بھی پست ہے

دمی نرگس از خواب نوشین بشوی
چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی

ایک لمحہ کے لئے نرگس کی طرح آنکھ خواب سے دھو
اور کلی کی طرح کھل اور بلبل کی طرح بول

چه می خسپی ای فتنهٔ روزگار
بیا و ز می لعل نوشین بیار

اے زمانہ میں فساد کرنے والے تو کیوں سوتا ہے
اور گل کی سی سرخ شراب لا

نگہ کرد شوریدہ از خواب گفت | مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت

اس شوریدہ سر نے نگاہ کی اور کہا | کہ مجھے فتنہ کہتا ہے اور کہتا ہے مت سو

در ایام سلطان روشن نفس | نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس

بادشاہ روشندل کے زمانے میں | کوئی آدمی اور فتنہ بیدار نہ دیکھا

حکایت

قصہ

در اخبار شاہان پیشینہ ہست | کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست

پرانے بادشاہوں کی تاریخوں میں ہے | کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا

بدورانش از کس نیازرد کس | سبق بُرد اگر خود ہمین بود بس

اس کے زمانے میں کوئی آدمی کسی سے نہ ستا | اگر اس میں صرف یہی خصلت تھی تو بھی سبقت لیگیا

چنین گفت یکرہ بصاحب دلی | کہ عمرم بسر رفت بی حاصلی

ایک مرتبہ اس نے صاحب دل سے کہا | کہ میری عمر بے حاصل گذر گئی

چو می بگذرد ملک و جاہ و سریر | نبرد از جہان دولت الا فقیر

جب دولت و ملک و مرتبہ و تخت گذر جانیوالا ہے | تو دنیا سے سوائے فقیر کے کوئی دولت نہیں لیگیا

بخواہم بکنج عبادت نشست | کہ دریابم این پنج روزی کہ ہست

میں چاہتا ہوں کہ عبادت کے گوشہ میں بیٹھوں | اور یہ پانچ روز جو رہ گئے ہیں انہیں حاصل کروں

چو بشنید دانای روشن نفس | بہ تندی بر آشفت کای تکلہ بس

جب اس روشندل نیک آدمی نے یہ بات سنی | تو برانگیختہ ہوکر کہا کہ اے تکلہ خاموش ہو جا

طریقت بجز خدمت خلق نیست | بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

راہ حق سوائے خلقت کی خدمت اور کوئی نہیں ہے | یہ تسبیح و مصلے اور گوڈری سے نہیں ہے

تو بر تخت سلطانی خویش باش | باخلاق پاکیزہ درویش باش

تو اپنے شاہی تخت پر رہ | اور اخلاق میں درویش کی طرح پاکیزہ رہ

بصدق و ارادت میان بستہ دار | ز طامات دعوی زبان بستہ دار

سچائی اور نیکی پر کمر بستہ رہ | اور بیہودہ گوئی اور دعوی سے زبان کو بند رکھ

قدم باید اندر طریقت نہ دم | کہ اصلی ندارد دم بی قدم

راہ حق میں عمل درکار ہیں نہ کہ دعوی | کیونکہ بغیر عمل کے دعوی کوئی حیثیت نہیں رکھتا

بزرگان کہ نقد صفا داشتند | چنین خرقہ زیر قبا داشتند

وہ بزرگ کہ صفائی کی دولت رکھتے تھے | ایسی گوڈری قبا کے نیچے رکھتے تھے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ بگریست سلطان روم | بر نیک مردی ز اہل علوم

میں نے سنا کہ ایک نیک مرد | عالم کے پاس روم کا بادشاہ رویا اور کہا

کہ پایم از دست دشمن نماند | جز این قلعہ و شہر با من نماند

کہ میری طاقت دشمن کے ہاتھ سے نہ بچی | اور سوائے اس قلعہ اور شہر کے میرے پاس نہ رہا

بسی جہد کردم کہ فرزند من | پس از من بود سرور انجمن

میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا | میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو

کنون دشمن بدگہر دست یافت	سر دست مردی و جہدم بتافت
اب کہ بد ذات دشمن نے قابو پا لیا	میری کوشش اور جوانمردی کا پنجہ پھیر دیا
چہ تدبیر سازم چہ چارہ کنم	کہ از غم بفرسود جان و تنم
کیا تدبیر کروں کیا علاج کروں	کہ اس غم نے میری جان و بدن کو گھلا دیا ہے
برآشفت دانا کہ این گریہ چیست	بر این عقل و ہمت بباید گریست
عقلمند برافروختہ ہوا اور کہا کہ یہ کیسا رونا ہے	اپنی عقل اور ہمت پر رونا چاہیئے
ولایت چہ باشد غم خویش خور	کہ از عمر بہتر شد و بیشتر
بادشاہت کیا ہووے اپنا غم کھا	کہ عمر بہتر سے بہتر ہو جاوے
ترا این قدر تا بمانی بس است	چو رفتی جہان جائی دیگر کس است
جب تک تو رہے گا تجھے اتنا کافی ہے	کیونکہ جب تو چلا جائیگا تو جگہ کسی اور کی ہے
اگر ہوشمند است اگر بی خرد	غم او مخور کو غم خود خورد
اگر وہ لڑکا عقلمند ہے یا بیوقوف	تو اس کا غم مت کھا جو اپنا غم کھاتا ہے
مشقت نیرزد جہان داشتن	گرفتن بشمشیر بگذاشتن
جہاں حاصل کرنے کی تکلیف اٹھانا مناسب نہیں	تلوار سے لینا اور چھوڑ جانا ہے
تو تدبیر خود کن کہ آن پرخرد	کہ بعد از تو باشد غم خود خورد
تو اپنی تدبیر کر کہ وہ دانا اگر تیرے	بعد ہوگا تو وہ اپنا غم کھائیگا
بدین پنجروزہ اقامت مناز	باندیشہ تدبیر رفتن بساز
اس پنجروزہ اقامت پر مت ناز کر	فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر

کرا دانی از خسروانی عجم
که کردند بر زیر دستان ستم

تو عجم کے بادشاہوں سے کسی کو جانتا ہے
کہ جن لوگوں نے زیر دستوں پر ظلم کیا ہو

که در تخت و ملکش نیاید زوال
نماند بجز ملک ایزد تعال

کہ اس کے تخت و ملک پر زوال نہ آیا
سوائے اللہ کے ملک کے اور کسی کو بقا نہیں

کرا جاودان ماندن امید هست
که گیتی همین جای جاوید نیست

کسی کو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں
کیونکہ یہ دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے

کرا سیم و زر ماند و گنج و مال
پس از وی بچندین شود پایمال

جس کے پاس چاندی سونا اور مال و خزانہ ہوا
اس کے بعد چند روز میں پامال ہو گیا

وزان کس که خیری بماند روان
دمادم رسد رحمتش بر روان

اور وہ شخص جس سے کوئی نیکی جاری رہے
اس کی جان پر ہمیشہ ہر وقت رحمت پہنچے

بزرگی کزو نام نیکو بماند
توان گفت با اهل دل کو بماند

جس بزرگ کا نام نیکی سے باقی رہ گیا
تو اہل دل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ باقی رہ گیا

الا تا درخت کرم پروری
که بیشک کامرانی خوری

یاد رکھ اگر تو بخشش کا درخت پالیگا
تو بیشک تو کامرانی کا پھل کھائیگا

کرم کن که فردا که دیوان نهند
منازل بمقدار احسان دهند

بخشش کر کیونکہ کل جب کچہری لگائینگے (قیامت کے دن)
تو نیکی کے موافق مرتبہ دینگے

یکی را که سعی قدم بیشتر
بدرگاه حق منزلت بیشتر

جس شخص کا کہ کوشش کا قدم آگے ہو
اللہ کی درگاہ میں اس کا مرتبہ زیادہ ہے

یکی باز پس خائن و شرمسار — بپوشد ہمی مرد ناکردہ کار

پھر ایک شخص بد دیانت اور شرمندہ ہو — تو یہ کام نہ کرنے والا آدمی چھپے

بہل تا بدندان بر پشت دست — تنوری چنین گرم نان در نہ بست

چھوڑ تاکہ اپنے ہاتھ کی پشت کو دانتوں سے کاٹے — ایسا گرم تندور اور روٹی نہ پکائی

بدانی کہ غلّہ بر داشتن — کہ سستی بود تخم ناکاشتن

غلہ اٹھانے کے وقت تو جانے گا — کہ بیج نہ بونا سستی تھی

حکایت

قصہ

خدا دوست نامی در اقصای شام — گرفت از جہان کنج غاری مقام

اطراف شام میں ایک شخص خدا دوست نامی نے — دنیا کو چھوڑ کر ایک غار کے گوشہ میں مقام کیا

بصبرش در آن کنج تاریک جای — بگنج قناعت فرو رفتہ پای

اس کے صبر سے اس تاریک گوشہ میں — صبر کے خزانہ میں اس کا پاؤں مستحکم ہوا

بزرگان نہادند سر بر درش — کہ در می نیامد بدرہا سرش

بزرگوں نے اس کے دروازہ پر سر رکھا — کیونکہ اس کا سر دروازوں پر نہ جاتا تھا

تمنا کند عارف پاک باز — بدریوزہ از خویشتن ترک آز

دعا کے ذریعے اپنے سے حرص چھوڑنے کے لئے — پاک عابد آرزو کرتا تھا

چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ — بخواری بگرداندش دہ بدہ

جب ہر گھڑی نفس کہے کہ دے — تو رسوائی و خواری سے گاؤں گاؤں پھراتا ہے

دران مرز کین پیر ہشیار بود
جس مقام میں یہ ہوشیار شیخ تھا

یکی مرزبان ستمگار بود
ایک ظالم حاکم بھی تھا

کہ ہر ناتوان راکہ دریافتی
کہ جس کمزور کو پاتا تھا

بسر پنجگی پنجہ برتافتی
تو زبردستی سے اس کا پنجہ پھیرتا تھا

جہان سوز بیرحمت و خیرہ کش
جہاں کو جلانیوالا اور بے رحم کوستانیوالا تھا

ز تلخیش روئی جہانی ترش
اوراس کی تلخ مزاجی سے ایک جہاں کا منہ کڑوا تھا

گروہی برفتند ازان ظلم و عار
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے

ببستند نام بدش در دیار
اور چرخ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کیا

گروہی بماندند مسکین و ریش
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے

پس چرخہ نفرین گرفتند پیش
اور چرخ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کیا

ید ظلم جائی کہ گردد دراز
جس جگہ کہ ظالم کا ہاتھ دراز ہوتو

نہ بینی لب مردم از خندہ باز
کوئی لب ہنسی سے کھلا نہ دیکھیگا

بدیدار شیخ آمدی گاہ گاہ
کبھی کبھی شیخ کے دیدار کے لئے آتا تھا

خدادوست روئی نکردی نگاہ
اور وہ خدا دوست اس کی طرف نگاہ نہ کرتا تھا

ملک نوبتی گفتش ای نیکبخت
ایک دفعہ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اے نیکمرد

بنفرت ز ما در مکش روی سخت
ہم سے نفرت کے ساتھ منہ نہ پھیر

مرا با تو دانی سر دوستیست
مجھ کو تیری ساتھ دوستی کا خیال ہے

ترا دشمنی با من از بہر چیست
تجھے میرے ساتھ کیوں دشمنی ہے

گرفتم که سالار کشور نیم	بعزت ز درویش کمتر نیم
میں نے مان لیا کہ میں ملک کا سردار نہیں ہوں	مگر عزت میں فقیر سے کم نہیں ہوں
نگویم فضیلت نہم بر کسی	چنان باش با من که با ہر کسی
میں نہیں کہتا کہ کسی سے مجھے اچھا سمجھ	بلکہ میرے ساتھ اس طرح ہو جس طرح اوروں سے
شنید این سخن عابد ہوشیار	برآشفت و گفت ای ملک ہوشدار
جب اس عقلمند نے یہ بات سنی	تو رنجیدہ ہوکے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو
وجودت پریشانیٔ خلق ازوست	ندارم پریشانیٔ خلق دوست
تیرے وجود سے خلقت پریشان ہے	اور میں خلقت کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا
تو با دوستداران من دشمنی	نہ پندارمت دوستدار منی
جب تو میرے دوستوں کا دشمن ہے	تو میں نہیں سمجھتا کہ تو میرا دوست ہے
اگر افتدت ہم دوستی بامنت	مگر آنکه دارد خدا دشمنت
تجھے میرے ساتھ دوستی کا اتفاق ہے	تو سمجھ کہ خدا تجھکو دوست رکھتا ہے
خدا دوست را گر بدرند پوست	نخواہد شدن دشمن دوست دوست
اگر خدا دوست کی کھال کھینچ ڈالیں تب بھی	دوست کے دشمن کو دوست نہیں بنائیگا
عجب دارم از خواب آن سنگدل	که شہری بخسپند ازو تنگدل
اس سنگدل کی نیند پر مجھے سخت حیرانی ہے	کہ جس کی ہیبت و ڈر سے تمام شہر نہ سوئے
الا گر ہنر داری و عقل و ہوش	بفضل و ترحم میان درکوش
خبردار اگر تو ہنر و عقل و ہوش رکھتا ہے	تو بخشش و مہربانی پر کمر باندھ

گفتار

کلام

نهاد زورمندی مکن بر کهان — که بر یک نمط می نماند جهان

اے سردار غریبوں پر زبردستی نہ کر — کیونکہ جہاں ایک روش پر نہیں چلتا

سر پنجۂ ناتوان بر مپیچ — که گر دست یابد برآید بهیچ

کمزور کا پنجہ مت پھیر کیونکہ اگر وہ — قابو پائیگا تو تھوڑی چیز سے غالب آجائیگا

مبر گفتمت پای مردم ز جای — که عاجز شوی گر در آئی ز پای

میں نے تجھے کہا ہے کہ لوگوں کا پاؤں اپنی جگہ — سے مت اٹھا کیونکہ جب تو گر پڑے تو عاجز ہوجائیگا

دل دوستان جمع بهتر که گنج — خزینه تهی به که مردم برنج

خزانہ جمع کرنے سے دوستوں کی دلجمعی بہتر ہے — اور آدمیوں کو رنجیدہ کرنے سے خزانہ خالی بہتر ہے

مینداز در پای کار کسی — که افتد که در پایش افتی بسی

کسی کے کام میں انکار یا دیر مت کر — کیونکہ ہو سکے کہ تو اس کے پاؤں پہ گر پڑے

تحمل کن ای ناتوان از قوی — که روزی توانا تر از وی شوی

اے کمزور زبردست پر صبر کر — کیونکہ ہو سکے کہ ایک دن تو اس سے زبردست ہوجائے

بهمت برآر از ستیزنده شور — که بازوی همت به از دست زور

لڑنے والوں سے ہمت کے ساتھ فریاد کروا — کیونکہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے

لب خشک مظلوم را گو بخند — که دندان ظالم بخواهند کند

مظلوم کے کمزور ہونٹوں کو کہہ کہ مت ہنس — کیونکہ ظالم کے دانت اکھیڑیں گے

بہ بانگ دہل خواجہ بیدار گشت ‌ — ‌ چہ داند شب پاسبان چون گذشت

سردار ڈھول کی آواز سے جاگا — وہ کیا جانے کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

خورد کاروانی غم بار خویش ‌ — ‌ نسوزد دلش بر خر پشت ریش

قافلے والے اپنے اسباب کے غم میں جلتے ہیں — مگر ان کا دل زخمی گدھے کی پیٹھ پر نہیں جلتا

گرفتم کز افتادگان نیستی ‌ — ‌ چو افتادہ بینی چرا بایستی

فرض کیا کہ تو عاجزوں میں سے نہیں ہے — لیکن جب تو عاجز دیکھتا ہے تو کیوں کھڑا رہتا ہے

برینت بگویم یکی سرگذشت ‌ — ‌ کہ سستی بود زین سخن درگذشت

اس بات پر تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں — کیونکہ اس بات کو چھوڑ دینا سستی ہے

حکایت

قصہ

چنان قحط سالی شد اندر دمشق ‌ — ‌ کہ یاران فراموش کردند عشق

ایک سال دمشق میں ایسا سخت قحط پڑا — کہ یار لوگ محبت بھول گئے

چنان آسمان بر زمین شد بخیل ‌ — ‌ کہ لب تر نکردند زرع و نخیل

آسمان زمین پر ایسا کنجوس ہو گیا — کہ درخت اور کھیت نے لب بھی تر نہ کیا

بخوشید سرچشمہای قدیم ‌ — ‌ نماند آب جز آب چشم یتیم

پرانے چشمے خشک ہو گئے — اور سوائے یتیم کی آنکھ کے اور پانی کہیں نہ رہا

نبودی بجز آہ بیوہ زنی ‌ — ‌ اگر بر شدی دودی از روزنی

جب کسی روشندان سے دھواں نکلتا تھا — تو وہ سوائے کسی بیوہ عورت کی آہ کے کچھ نہ ہوتا تھا

چو درویش بی برگ دیدم درخت
درخت درویش کی طرح برہنہ تھے

قوی بازوان سست و درمانده سخت
اور بہادر اور زبردست نہایت ہی عاجز ہو چکے تھے

نہ در کوہ سبزی نہ در باغ شخ
نہ پہاڑ پر سبزہ نظر آتا تھا اور نہ باغ میں ٹہنی

ملخ بوستان خوردہ مردم ملخ
ٹڈیوں نے باغ کھائے اور آدمیوں نے ٹڈیاں کھائیں

دران حال پیش آمدم دوستی
اس وقت میرے سامنے ایک دوست آیا

ازو ماندہ بر استخوان پوستی
کہ اس کی ہڈیوں پر صرف پوست رہ گیا تھا

شگفت آمدم کو قوی حال بود
مجھ کو اس واسطے تعجب ہوا کہ وہ قوی حال تھا

خداوند جاہ و زر و مال بود
اور صاحب مال و منال تھا

بدو گفتم ای یار پاکیزہ خوی
میں نے اسے کہا کہ اے پاکیزہ خوی دوست

چہ درماندگی پیشت آمد بگوی
تجھ پر کیا مصیبت و غم آیا ہے تو بیان کر

بغرید بر من کہ عقلت کجاست
مجھ پر افروختہ ہوا اور کہا کہ تیری عقل کہاں گئی ہے

چو دانی و پرسی سوالت خطاست
جب تو جانے اور پھر پوچھے تو تیرا سوال ہی بیجا ہے

نہ بینی کہ سختی بغایت رسید
تو نہیں جانتا کہ سختی انتہا تک پہنچ چکی ہے

مشقت بحد نہایت رسید
اور رنج حد سے زیادہ ہو چکا ہے

نہ باران ہمی آید از آسمان
نہ آسمان سے پانی نیچے برستا ہے اور نہ

نہ بر میرود دود فریاد خوان
فریاد کرنیوالوں کا دھواں اوپر جاتا ہے یعنی کوئی اثر نہیں

بدو گفتم آخر ترا باک نیست
میں نے اسے کہا کہ آخر تجھے کوئی ڈر نہیں ہے

کشد زہر جائیکہ تریاک نیست
جس جگہ تریاق نہیں ہوتا وہاں زہر مار ڈالتا ہے

گر از نیستی دیگری شد ہلاک　　ترا ہست بط را ز طوفان چہ باک

اگر دوسرا غربت سے تباہ ہو رہا ہے تو تجھے کیا　　کیونکہ جس کا سامان ہے اسے طوفان سے کیا ڈر ہے

نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ　　نگاہ کردن عالم اندر سفیہ

جس طرح عالم جاہل کی طرف نگاہ کرتے ہیں　　اس طرح عقلمند نے میری طرف نگاہ کی اور کہا

کہ مرد ار چہ بر ساحل است ای رفیق　　نیاساید و دوستانش غریق

اے دوست جبکہ دانا مرد دوستوں کو ڈوبتے ہوئے دیکھیگا　　تو وہ آرام سے نہ رہیگا اگرچہ خود کنارے پر ہو

من از بینوائی نیم روی زرد　　غم بینوایان دلم خستہ کرد

میرا منہ بے سر و سامانی کی وجہ سے زرد نہیں ہوا　　بلکہ بیکسوں کے غم نے میرا دل زخمی کر دیا ہے

نخواہم کہ بیند خردمند ریش　　نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش

میں نہیں چاہتا کہ عقلمند آدمی زخم دیکھے　　نہ اپنے عضو اور نہ کسی دوسرے کے عضو پر

بحمد اللہ ار چہ ز ریش ایمنم　　چو ریشی ببینم بلرزد تنم

اللہ کا شکر ہے کہ اگرچہ میں زخم سے بے پرواہ ہوں　　پھر بھی جب میں کسی کا زخم دیکھتا ہوں تو میرا دل کانپتا ہے

منغص بود عیش آن تندرست　　کہ باشد بہ پہلوی بیمار سست

اس تندرست کا عیش خراب ہو جاتا ہے　　جو بیمار کے پہلو میں ہو ر پاس ہو

چو بینم کہ درویش مسکین نخورد　　بکام اندرم لقمہ زہرست و درد

جب میں دیکھتا ہوں کہ غریب مسکین نے نہیں کھایا　　تو میرے حلق میں لقمہ زہر اور تلچھٹ ہو جاتا ہے

یکی را بزندان برد دوستان　　کجا ماندش عیش در بوستان

ایک شخص کے دوستوں کو قید میں لیجائیں　　تو اس کو باغ میں کب آرام ہو سکتا ہے

حکایت

شبی دود خلق آتشی بر فروخت — شنیدم که بغداد نیمی بسوخت

ایک رات لوگوں کی آہ نے آگ جلائی — میں نے سنا کہ نصف شہر بغداد جل گیا

یکی شکر گفت اندران خاک و دود — که دکان مارا گزندی نبود

ایک آدمی اس خاک اور دھوئیں میں دنیا ہی میں شکر کرتا تھا — اور کہتا کہ میری دکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

جهاندیده گفتش ای بوالهوس — ترا خود غم خویشتن بود و بس

ایک جہاندیدہ نے اسے دیکھا اور کہا — اے جاہل تجھے صرف اپنا ہی غم تھا

پسندی که شهری بسوزد بنار — اگرچه سرایت بود در کنار

تو گوارا کرتا ہے کہ ایک شہر آگ سے راکھ ہوجائے — اور تیرا مکان ایک کنارے پر سلامت رہے

بجز سنگدل کی کند معده تنگ — چو بیند کسان بر شکم بسته سنگ

سوائے سنگدل کے اور کون ہے جو اپنا پیٹ بھرے — جب وہ دیکھے کہ لوگوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں

توانگر خود آن لقمه چون می خورد — چو بیند که درویش خون می خورد

مالدار کب لقمہ کھا سکتا ہے — جب وہ دیکھتا ہے کہ درویش خون پیتا ہے (لہو کا ہے)

مگو تندرست است رنجور دار — که می پیچد از غصه رنجور وار

یہ مت کہو کہ تیمار دار تندرست ہے — بلکہ وہ تو غصہ سے پیچ و تاب کھا رہا ہے

تنک دل چو یاران بمنزل رسند — نخسپد که واماندگان از پسند

نرم دل یار منزل کو پہنچے ہیں — سوتا نہیں جبکہ عاجز بے چینے ہیں

دل پادشاهان شود بارکش
چو بینند در گل خر خارکش

بادشاہ کا دل غمگین ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے
کہ لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے

اگر در سرای سعادت کس است
ز گفتار سعدیش حرفی بس است

اگر کوئی شخص سعادت کے محل میں ہے
تو اس کو سعدی کے کلام سے ایک حرف کافی ہے

همینت پسندست گر بشنوی
اگر خار کاری سمن ندروی

اگر تو سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے
کہ اگر تو کانٹا بوئیگا تو پھول نہیں کاٹیگا

گفتار

کلام

خبر داری از خسروان عجم
که کردند بر زیردستان ستم

تجھے عجم کے بادشاہوں کا حال معلوم ہے
جنہوں نے زیردستوں اور عاجزوں پر ظلم کیا

نه آن شوکت و پادشاهی بماند
نه آن ظلم بر روستائی

نہ وہ شوکت اور بادشاہی رہی
اور نہ وہ ظلم کسان پر رہا

خطا بین که بر دست ظالم برفت
جهان ماند و او با مظالم برفت

دیکھ کہ گناہ ظالم کے ہاتھ پر رہا
جہاں تو باقی رہ گیا لیکن وہ اپنے گناہوں اور ظلموں کیساتھ چلا گیا

خنک روز محشر تن دادگر
که در سایهٔ عرش دارد مقر

قیامت کے دن عادل کا جسم ٹھنڈا رہیگا
کیونکہ وہ عرش کے سائے میں قرار پائیگا

بقومی که نیکی پسندد خدای
دهد خسروی عادل و نیک رای

جس قوم کیساتھ خداوند تعالیٰ نیکی اور بھلائی پسند کرتا ہے
اسے عادل اور نیک بادشاہ دیتا ہے

چو خواہد کہ ویران شود عالمی
جب وہ چاہتا ہے کہ ملک ویران ہو جائے

کند ملک در پنجۂ ظالمی
تو ملک کو ظالم کے پنجے میں دیدیتا ہے

سگالند از نیکمردان حذر
اس سے نیک مرد پرہیز کی فکر کرتے ہیں

کہ خشم خدایست بیدادگر
کیونکہ ظالم خدا کا قہر ہے

بزرگی ازو دان و منت شناس
بزرگی اس سے جان اور احسان پہچان

کہ زائل شود نعمت ناسپاس
کہ ناشکر کی نعمت زائل ہو جاتی ہے

نہ خود خواندۂ در کتاب مجید
کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا

کہ در شکر نعمت شود بر مزید
کہ شکر کرنے والی نعمت زیادہ ہو جاتی ہے

اگر شکر کردی برین ملک و مال
اگر تو نے اس ملک اور مال پر شکر کیا تو

بمالی و ملکی رسی بی زوال
ایک لازوال ملک اور مال حاصل کریگا

وگر جور در پادشاہی کنی
اور اگر پادشاہی میں ظلم کرے گا

پس از پادشاہی گدائی کنی
تو پادشاہی کے بعد گدائی کرے گا

حرامست بر پادشا خواب خوش
بادشاہ پر خوشی کی نیند حرام ہے

چو باشد ضعیف از قوی بارکش
جب کمزور زبردست سے تنگ ہو

میازار عامی بیک خردلہ
ایک رائی کے برابر بھی خلقت کو مت ستا

کہ سلطان شبانست و عامی گلہ
کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور خلقت گلہ

چو پرخاش بینند و بیداد ازو
جب اس سے زیادتی دیکھیں

شبان نیست گرگست فریاد ازو
تو وہ چرواہا نہیں بلکہ بھیڑیا ہے اس سے فریاد

بدانجام رفت و بد اندیشہ کرد
کہ بر زیردستان جفا پیشہ کرد

جس نے عاجزوں پر ظلم کیا اس نے برا ارادہ کیا
اور دنیا سے برا انجام لے گیا

نخواہی کہ نفرین کنند از پست
نکو باش تا بد نگوید کست

تو نہیں چاہتا کہ تیرے بعد تمہیں نفرت و لعنت کریں
نیک ہو تاکہ تجھے کوئی برا نہ کہے

حکایت

۱۰۲۳۲۱

قصہ

شنیدم کہ مرزی ازباختر
برادر دو بودند از یک پدر

میں نے سنا ہے کہ باختر کے ایک علاقے میں
ایک باپ سے دو بھائی تھے

سپہدار و گردن کش و پیلتن
نکوروی و دانا و شمشیرزن

سپاہی زورآور اور پہلوان
خوبصورت عقلمند اور تلوار چلانے والے

پدر ہر دو را سہمگین مرد یافت
طلبگار جولان و ناورد یافت

باپ نے دونوں کو رعب دار شخص پایا
اور دونوں کو لڑائی اور گھوڑ دوڑ کا خواہشمند دیکھا

برفت آن زمین را دو قسمت نہاد
بہر یک پسر زان نصیبی بداد

جب وہ مرا تو اس زمین کے دو ٹکڑے کر دیئے
اور دونوں کو ہر ایک سے ایک حصہ دیدیا

مبادا کہ بر یکدگر سر کشند
بہ پیکار شمشیر کین برکشند

تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپس میں نااتفاقی کریں
اور لڑائی کے لئے دشمنی کی تلوار نکال لیں

پدر بعد ازان روزگاری شمرد
بجان آفرین جان شیرین سپرد

اس کے بعد باپ چند روز زندہ رہا
آخر پیاری جان جان پیدا کرنیوالے کے سپرد کرکے مر گیا

اجل بگسلانیدش طناب امل ❊ وفاتش فرو بست دست عمل

موت نے اس کی امید کی رسی توڑ دی ❊ اور وفات نے اس کے کام کا ہاتھ باندھ دیا

مقرر شد آن مملکت بر دو شاہ ❊ کہ بیحد مر بود گنج و سپاہ

وہ بادشاہت دو بادشاہوں پر تقسیم ہوئی ❊ کہ جن کے پاس بے حد خزانہ اور سپاہ تھی

بحکم نظر در بہ افتادہ خویش ❊ گرفتند ہر یک یکی راہ پیش

فکر کے موافق دونوں اپنی بہتری کے خیال میں مشغول ہوئے ❊ اور ہر ایک نے اپنی ایک راہ پکڑی

یکی عدل تا نام نیکو برد ❊ یکی ظلم تا مال گرد آورد

ایک نے عدل و انصاف شروع کیا تاکہ نیکنامی حاصل کرے ❊ اور دوسرے نے ظلم شروع کیا تاکہ مال جمع کرے

یکی عاطفت سیرت خویش کرد ❊ درم داد و تیمار درویش کرد

ایک نے مہربانی کی اپنی خصلت بنائی ❊ اور خود روپیہ دیا اور درویش کی تیمار داری کی

بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت ❊ شب از بہر درویش شبخانہ ساخت

سرائیں بنائیں اور کھانا دیا اور فوج جمع کی ❊ اور رات کے رہنے کے لیے مسافر خانے بنائے

خزائن تہی کرد و پر کرد جیش ❊ چنان کز خلایق بہنگام عیش

خزانے خالی کر دیئے اور لشکر بھروائے ❊ جس طرح لوگ خوشی کے وقت روپیہ لٹاتے ہیں

بگردون شدی بانگ شادی چو رعد ❊ چو شیراز در عہد بوبکر سعد

خوشی کی آواز رعد کی طرح آسمان پر جاتی تھی ❊ جس طرح کہ شیراز تھا ابوبکر سعد کے زمانے میں

خدیو خردمند فرخ نہاد ❊ کہ شاخ امیدش برومند باد

مبارک خصلت والا عقلمند بادشاہ ❊ کہ اس کی شاخ امید پھلی پھولی رہے

حکایت شنو کودکِ نامجوی | پسندیده پی بود و فرخنده خوی

نامور لڑکے کی بات سن | نیک قدم اور مبارک خصلت تھا

ملازم بدلداری خاص و عام | ثنا گوی حق بامدادان و شام

خاص اور عام کی دلداری کا خیال رکھنے والا | اور صبح و شام خدا کا شکر کرنے والا

دران ملکِ قارون برفتی دلیر | که شاه دادگر بود و درویش سیر

اس ملک میں قارون بے پرواہ جاتا تھا | اس واسطے کہ بادشاہ عادل تھا اور درویش آسودہ

نیامد بر ایام او بر دلے | نگویم که خاری که برگ گلی

میں کہتا ہوں کہ اس کے عہد میں نہ کسی کے دل میں کانٹا آیا | بلکہ کوئی پتی کسی کے دل پر نہ آئی

سر آمد نتابید ملک از سران | نهادند سر بر خطش سروران

ملک کی مدت سے سرداروں پر غالب آیا | اس کے حکم پر سرداروں نے سر رکھا

دگر گفت کافزون کند تخت و تاج | بیفزود بر مرد دهقان خراج

دوسرے نے چاہا کہ تخت و تاج (خزانہ) کو ترقی دے | اس لیے اس نے کسان پر خراج بڑھا دیا

طمع کرد در مال بازارگان | بلا ریخت بر جان بیچارگان

سوداگر کے مال کا طمع کیا | اور بیچاروں کی جان پر بلائیں نازل کیں

نگویم که بدخواه درویش بود | حقیقت که او دشمن خویش بود

میں نہیں کہتا کہ وہ درویش کا دشمن تھا | بلکہ حقیقت میں وہ اپنا دشمن تھا

بامید بخششی نداد و نخورد | خردمند داند که ناخوب کرد

ترقی کی امید پر نہ دیا اور نہ کھایا | عقلمند جانتا ہے کہ اس نے نامناسب کیا

که تا جمع کرد آن زر از گربزی	پراگنده شد لشکر از عاجزی
اس واسطے جب تک اس نے مکاری سے روپیہ جمع کیا	اس کا لشکر عاجزی سے پریشان ہو گیا
شنیدند بازارگانان خبر	که ظلم است در بوم آن بی هنر
سوداگروں نے یہ خبر سنی	کہ اس نالایق سے ملک میں ظلم ہوتا ہے
بریدند ازانجا خرید و فروخت	زراعت نیامد رعیت بسوخت
وہاں سے خرید و فروخت بند کردی	کھیتی نہ ہوئی اور خلقت بھوک سے جلی
چو اقبالش از دوستی سر بتافت	بناکام دشمن برو دست یافت
جب اقبال نے اس کی دوستی سے منہ پھیرا	تو ناچار دشمن اس پر غلبہ پایا
ستیز فلک بیخ و بارش بکند	سم اسپ دشمن دیارش بکند
آسمان کی لڑائی نے اس کی جڑ اور بنیاد اکھاڑ دی	دشمن کے گھوڑے کی ٹاپ نے اس کا ملک کھو دیا
وفا در که جوید چو پیمان گسیخت	خراج از که خواهد چو دهقان گریخت
وفا کس سے ڈھونڈے جب خود اقرار توڑ ڈالا	خراج کس سے وصول کرے جب دہقان بھاگ گیا
چه نیکی طمع دارد آن بی صفا	که باشد دعای بدش در قفا
ناپاک بھلائی کی کیسے امید رکھے	کہ جس کے پیچھے بددعا ہو
چو بختش نگون بود در کاف کن	نکرد آنچه نیکانش گفتند کن
جب اس کا نصیبہ ازل سے الٹا تھا	تو اس نے وہ نہ کیا جب اس کو داناؤں نے کہا
چه گفتند نیکان بران نیکمرد	تو بر خور که بیدادگر بر نخورد
نیکوں نے اس نیک مرد سے کیا کہا	تو دم پھل کھاکہ ظالم نے نہ کھایا ہو

گمانش خطا بود و تدبیر سست — که در عدل بود آنچه در ظلم جست

اس کا گمان غلط تھا اور تدبیر سست تھی — کیونکہ اس نے جو کچھ ظلم سے کیا اسے عدل سمجھا

حکایت

قصہ

یکی بر سر شاخ و بن می برید — خداوند بستان نگه کرد و دید

ایک شخص شاخ کے سر پہ بیٹھا جڑ کاٹتا تھا — باغ کے مالک نے نگاہ کی اور دیکھا

بگفتا گر این مرد بد می کند — نه با من که با نفس خود می کند

اس نے کہا کہ اگر یہ آدمی برائی کر رہا ہے — تو اپنے نفس سے کرتا ہے نہ کہ مجھ سے

نصیحت بجا نست اگر بشنوی — ضعیفان میفگن بکتف قوی

اگر تو سنے تو نصیحت سے نجات حاصل ہوتی ہے — کمزوروں کو زبردست بازو سے مت گرا

که فردا بداور برد خسروی — گدای که پیشت نیرزد جوی

اس واسطے کہ کل وہ درویش جو ایک جو کے قابل نہیں — کل بادشاہ کو خدا کے پاس کھینچیگا

چو خواهی که فردا بوی مهتری — مکن دشمن خویشتن کهتری

اگر تو چاہتا ہے کہ کل ایک سردار ہووے — تو ایک چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو دشمن نہ بنا

که چون بگذرد بر تو این سلطنت — بگیرد بکین آن گدا دامنت

اس واسطے کہ جب تجھ سے بادشاہت گذر جائیگی — تو وہ فقیر دشمنی سے تیرا دامن پکڑیگا

مکن پنجه از ناتوانان بدار — که گر بفکنند شوی شرمسار

کمزوروں سے زور آزمائی نہ کر — اس لیے اگر گرا دیگے تو سر شرمسار ہوجائیگا

گزشتست در چشم آزادگان ۔ بیفتادن از دست افتادگان

آزاد لوگوں کی نگاہ میں ۔ گرے ہوؤں سے گرنا برائی ہے

بزرگان روشندل نیکبخت ۔ بفرزانگی تاج بردند و تخت

روشندل نیک خصلت بزرگوں نے ۔ عقلمندی سے تاج و تخت حاصل کیا ہے

بدنبالهٔ راستان کج مرو ۔ وگر راست خواهی ز سعدی شنو

سیدھی راہ چلنے والوں کے پیچھے ٹیڑھی راہ مت چل ۔ اور اگر تو راستی چاہتا ہے تو سعدی سے سن

در صفت جمعیت اوقات درویش راضی

فقیر راضی کی برضائے الٰہی کی جمعیت اوقات کی تعریف میں

مگو جاهی از سلطنت بیش نیست ۔ که ایمن تر از ملک درویش نیست

یہ مت کہو کہ بادشاہت سے کوئی مرتبہ بلند نہیں ۔ بلکہ درویش کے ملک سے زیادہ کوئی امن نہیں ہے

سبکبار مردم سبکتر روند ۔ حق این است صاحبدلان بشنوند

یہ سچ ہے اور صاحب دل سنتے ہیں ۔ ہلکے بوجھ والے آدمی زیادہ تیز چلتے ہیں

تهیدست تشویش نانی خورد ۔ ملک هم بقدر جهانی خورد

خالی ہاتھ درویش ایک روٹی کا غم کھاتا ہے ۔ مگر بادشاہ ایک جہان کے اندازے کے مطابق غم کھاتا ہے

گدا را چو حاصل شود نان شام ۔ چنان خوش بخسپد که سلطان شام

درویش کو جب شام کی روٹی ہاتھ لگ جاتی ہے ۔ تو اتنا خوش ہو کر سوتا ہے جتنا شام ملک کا بادشاہ

غم و شادمانی بسر میرود ۔ بمرگ این دو از سر بدر میرود

غم اور خوشی آخر گذر جانے والے ہیں ۔ اور موت پر یہ دونوں سر سے باہر نکل جاتی ہے

چہ آن را کہ بر سر نہادند تاج — چہ آن را کہ بر گردن آمد خراج

کیا وہ جو سر پر تاج رکھتے ہیں — کیا وہ جن کی گردن خراج کے نیچے ہے

اگر سرفرازی بکیوان برست — وگر تنگدستی بزندان درست

اگر کوئی سربلند کیوان پر ہے — اور کوئی مفلس قید خانے میں ہے

دراندم کاجل بر سر ہر دو تاخت — نمی شاید از یکدگرشان شناخت

اس وقت جبکہ موت نے دونوں پر حملہ کیا — تب ایک کو دوسرے سے نہیں پہچان سکتے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ یکبار در دجلہ — سخن گفت با عابدی کلہ

میں نے سنا کہ ایک دریا میں — ایک عابد سے ایک کھوپڑی نے کہا

کہ من فر فرماندہی داشتم — بسر بر کلاہ مہی داشتم

کہ میں حکومت کا دبدبہ — اور حکومت کا تاج سر پر رکھتی تھی

سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق — گرفتم ببازوی دولت عراق

آسمان نے میری مدد کی اور فتح نے موافقت — میں نے زور بازو سے عراق لیا

طمع کردہ بودم کہ کرمان خورم — کہ ناگہ بخوردند کرمان سرم

میں نے ارادہ کیا کہ کرمان فتح کروں — کہ یکایک میرا سر کیڑوں نے کھانا شروع کیا

بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش — کہ از مردگان پندت آید بگوش

غفلت کی روئی ہوش کے کانوں سے نکال دے — تاکہ تیرے کان میں مردوں کی نصیحت آئے

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن را

نیکی اور بدی اور ان کا انجام

نکوکار مردم نباشد بدش	نورزد کسی بد که نیک آیدش
آدمیوں کی نیکی کی بدی نہیں ہو سکتی	کوئی آدمی برا نہیں کرتا جس کے ساتھ بھلا کیا گیا ہو
شر انگیز ہم در سر شر رود	چو کژدم که با خانه کمتر رود
فسادی آدمی بچھو کی طرح ہے	جو گھر میں کم جاتا ہے ہمیشہ فساد کے خیال میں رہتا ہے
اگر نفع کس در نہاد تو نیست	چنین جوہر و سنگ خارا یکیست
اگر تیری ذات میں کسی کو فایدہ پہنچانا نہیں ہے	تو یہ موتی اور معمولی پتھر ایک جیسا ہے
غلط گفتم ای یار شایستہ خوی	که نفع است در آہن و سنگ و روی
اے نیک خصلت دوست میں نے غلط کہا ہے	بلکہ لوہے پتھر اور کانسے میں فائدہ ہے
چنین آدمی مردہ بہ ننگ را	که بر وی فضیلت بود سنگ را
ایسا آدمی شرم سے مرا ہوا بہتر ہے	کہ اس سے پتھر کو فضیلت ہو
نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است	که دد ز آدمی زادہ بد بہ است
نہ ہر آدمی زادہ درندہ سے بہتر ہے	بلکہ درندہ برے آدمی سے بہتر ہے
بہ است از دد انسان صاحب خرد	نہ انسان که در مردم افتد چو دد
عقلمند انسان درندہ سے بہتر ہے	نہ وہ انسان جو آدمیوں پر درندوں کی طرح ظلم کرے
چو انسان نداند بجز خورد و خواب	کدامش فضیلت بود بر دواب
جب انسان کھانے اور سونے کے اور کچھ نہ جانے	تو اس کو چوپایوں پر کیا فضیلت ہو سکتی ہے

سوار نگون بخت بی راہ رو — پیادہ برد زو بہ رفتن گرو

پیادہ چلنے والا اس سوار سے سبقت لیجاتا ہے — جو بے راہ چلتا ہو (یعنی غلط راہ)

کسی دانۂ نیکمردی نکاشت — کزو خرمن کام دل برنداشت

کسی نے نیک مردی کا دانہ نہ بویا — کہ اس خرمن سے دل کا مقصد حاصل نہ ہوا

نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش — کہ بدمرد را نیکی آمد بہ پیش

میں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سنا — کہ برے آدمی کا انجام نیکی پر ہو

حکایت

قصہ

گزیری بچاہی درافتادہ بود — کہ از ہول او شیر نر مادہ بود

ایک بہادر کنوئیں میں گرا ہوا تھا — کہ اس کے ڈر سے شیر نر مادہ کی طرح تھا

بداندیش مردم بجز بد ندید — بیفتاد و عاجزتر از خود ندید

لوگوں کے بدخواہ نے سوائے برائی کے کچھ نہ دیکھا — گر پڑا تو اپنے سے عاجز کسی کو نہ دیکھا

ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت — یکی بر سرش کوفت سنگی و گفت

تمام رات فریاد اور گریہ زاری کی وجہ سے نہ سویا — اس شخص نے اس کے سر پر پتھر مارا اور کہا

تو ہرگز رسیدی بفریاد کس — کہ می خواہی امروز فریادرس

تو کبھی کسی کی فریاد کو نہیں پہنچا — اور اب تو خود فریاد رسی چاہتا ہے

ہمہ تخم نیکو دمی کاشتی — ببین لاجرم بر کہ برداشتی

کیا تمام عمر تو نے ایک دم بھی نیکی کا بویا — دیکھ آخر تو نے کیا پھل اٹھایا

که بر جان ریشت نهد مرهمی — که دلها ز ریشت بنالد همی

کون تیری خستہ جان پر مرہم رکھے — اس واسطے کہ بڑے دل زخموں سے نالہ کرتے ہیں

تو ما را همی چاه کندی به راه — به سر لاجرم در فتادی به چاه

تو نے ہمارے لیئے راہ میں کنواں کھودا — آخر ناچار تو ہی سر کے بل اس میں گرا

دو کس چه کنند از پی خاص و عام — یکی نیک محضر دگر زشت نام

دو آدمی خلقت کے لیئے کنواں کھودتے ہیں — ایک نیک خصلت دوسرا بد نہاد

یکی تا کند تشنه را تازه حلق — دگر تا بگردن در افتند خلق

ایک اس لیئے کہ پیاسے اس سے حلق تر کریں — دوسرا اس لیئے کہ سر کے بل لوگ اس میں گریں

اگر بد کنی چشم نیکی مدار — که هرگز نیارد گز انگور بار

اگر تو برائی کرے تو نیکی کی امید نہ رکھ — اس واسطے کہ کبھی گز کا درخت انگور کا پھل نہیں لاتا

نپندارم ای در خزان کشته جو — که گندم ستانی بوقت درو

اے خزاں میں جو بونے والے میں نہیں گمان کرتا — کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں پائیگا

درخت زقوم ار بجان پروری — مپندار هرگز کزو برخوری

اگر تو زقوم (خاکدار بے پھل درخت صحرا) کا درخت بوئیگا — تو اس سے پھل کی امید مت رکھ

رطب ناورد چوب خرزهره بار — چه تخم افگنی بر همان چشم دار

کنیر کی لکڑی کھجور کا پھل نہ لائیگی — تو جیسا بیج بوتا ہے ویسا ہی امید رکھ

حکایت

قصہ

حکایت کنند از یکی نیک مرد

ایک نیک شخص کا ذکر کرتے ہیں

که اکرام حجاج یوسف نکرد

کہ اس نے یوسف کے بیٹے حجاج کی تعظیم نہ کی

بسرہنگ دیوان نگه کرد تیز

اس نے کچہری کے سپاہی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا

که نطعش بینداز و ریگش بریز

اور اس کو قتل کرنے کیلئے چمڑا بچھانے اور اس پر ریت پھیلانے کیلئے کہا

چو حجت نماند جفاجوی را

جب ظالم کے پاس کوئی حجت نہ رہی

بپرخاش در ہم کشد روی را

تو لڑائی کا ارادہ کیا

بخندید و بگریست مرد خدای

وہ اللہ کا مرد ہنسا اور رویا

عجب ماند سنگین دل تیرہ رای

اور وہ ظالم سخت دل بیوقوف اس سے متعجب ہوا

چو دیدش که خندید و دیگر گریست

جب اس نے دیکھا کہ ہنسا اور اس کے بعد رویا

بپرسید کین خندہ و گریہ چیست

تو اس سے پوچھا کہ یہ ہنسی اور رونا کیا ہے

بگفتا ہمی گریہ‌ام از روزگار

کہا کہ گردش زمانہ سے روتا ہوں

که طفلان بیچارہ دارم چہار

کہ میرے چار لڑکے ہیں

ہمی خندم از لطف یزدان پاک

میں خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں

که مظلوم رفتم نه ظالم بخاک

کہ میں اس کی زمین میں مظلوم ہوں ظالم نہیں ہوں

یکی گفتش ای نامور شہریار

ایک نے اس سے کہا کہ اے نامور بادشاہ

یکی دست ازین پیر دہقان بدار

چھوڑ دو اور اس بوڑھے دہقان سے ہاتھ اٹھا لے

که خلقی بدو تکیہ دارند و پشت

کہ ایک خلقت اس پر تکیہ اور بھروسہ رکھتی ہے

روا نیست خلقی بیکبار کشت

اس لئے اس کو مار کر خلقت کو ایک بار نہ مارنا چاہیے

بزرگی و عفو و کرم پیشه کن — ز خردان اطفالش اندیشه کن

بزرگی اور بخشش اور مہربانی کی عادت پکڑ — اور اس کے بچوں اور لڑکوں سے خوف کر

مگر دشمن خاندان خودی — که بر خاندان ناپسندی بدی

شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے — کہ خاندانوں سے برائی پسند کرتا ہے

مپندار دلها بداغ تو ریش — که روز پسین آیدت خیر پیش

دلوں کو اپنے داغ سے زخمی کر کے — یہ مت سمجھ کہ تیرے آگے نیکی آئے گی

نخفتست مظلوم از آهش بترس — ز دود دل صبحگاهش بترس

مظلوم سویا نہیں ہے اس کی آہ — اور صبح کے وقت کے رونے سے ڈر

نترسی که پاک اندرونی شبی — برآرد ز سوز جگر یاربی

تو نہیں ڈرتا کہ ایک پاک دل رات کو — جلے ہوئے دل سے یارب کی آواز نکالتا ہے

بسوز دل جهان بر همی فشاند دست — که حجاج را دست حجت ببست

بیٹھے سے ایسا ہاتھ نہ جھاڑ — کہ حجاج کی حجت کے ہاتھ بند ہو گئے

نه ابلیس بد کرد و نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید

ابلیس نے کہ بدی کی ہے کوئی نیکی نہیں دیکھتا — کیونکہ برے بیج سے اچھا پھل نہیں اگ سکتا

مدر پرده کس بهنگام جنگ — که باشد ترا نیز در پرده ننگ

لڑائی کے وقت کسی کا پردہ مت فاش کر — کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تیرا بھی کوئی برا نہ ہو

مزن بانگ بر شیرمردان درشت — چو با کودکان بر نیائی بمشت

جیسا تو لڑکوں پر گھونسوں سے غالب نہیں آ سکتا — تو بہادروں پر سخت آواز مت مار

شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت ز فرمان داور کہ داند گریخت
میں نے سنا کہ حجاج نے اس کی نصیحت نہیں سنی اور اس کا خون گرا دیا اور کہا کہ حاکم کے حکم سے کون سر پھیر سکتا ہے

بزرگی در آن فکرت آن شب نخفت بخواب اندرون دید درویش گفت
ایک بزرگ اس رات اس فکر سے نہ سویا درویش کو اس نے خواب میں دیکھا اور کہا

دمی بیش بر من سیاست نراند عقوبت برو تا قیامت بماند
اس نے ایک دم سے زیادہ مجھ پر سزا نہ کی مگر اس پر قیامت تک عذاب باقی رہے گا

حکایت

قصہ

یکی پند میداد فرزند را نگہ دار پند خردمند را
ایک شخص لڑکے کو نصیحت کرتا تھا کہ دانا آدمی کی نصیحت کو اچھا سمجھ

مکن جور بر خوردگان ای پسر کہ یک روز افتد بزرگی بسر
اے بیٹے چھوٹوں عاجزوں پر ظلم نہ کر کیونکہ ایک روز تجھے بھی ایک زبردست سے واسطہ پڑیگا

نمی ترسی ای کودک کم خرد کہ روزی پلنگیت برہم درد
اے نادان لڑکے کیا تجھے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ ایک دن کو چیتا تجھے پھاڑ ڈالے

بخردی درم زور سرپنجہ بود دل زیردستان ز من رنجہ بود
لڑکپن میں میرے پنجے میں قوت تھی کمزوروں کا دل مجھ سے آزردہ تھا

بخوردم یکی مشت زور آوران نکردم دگر زور بر لاغران
ایک دفعہ ایک زبردست کا گھونسہ کھایا پھر اس کے بعد کبھی چھوٹوں پر جبر نہیں

گفتار

کلام

الا تا بہ غفلت نخسپی کہ نوم
حرام ست بر چشم سالار قوم

خبردار غفلت سے نہ سو
کیونکہ سردار قوم کی آنکھوں پہ نیند حرام ہے

غم زیردستان بخور زینہار
بترس از زبردستی روزگار

زیردستوں (عاجزوں) کا غم ضرور کھا
اور زمانے کی زبردستی سے ڈر

نصیحت کہ خالی بود از غرض
چو داروی تلخست دفع مرض

جو نصیحت خود غرضی سے خالی ہو
وہ کڑوی دوا کی طرح مرض کو دور کرنیوالی ہے

حکایت دریں معنی

اسی بیان میں کہانی

یکی را حکایت کنند از ملوک
کہ بیماری رشتہ کردش چو دوک

بادشاہوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہیں
کہ ماروا کی بیماری نے اسے تکلے کی طرح کر دیا تھا

چنانش درانداخت ضعف جسد
کہ می برد بر کمترینان حسد

اس کو بدن کی کمزوری نے ایسا لاغر کر دیا تھا
کہ غریبوں پر حسد کھاتا تھا

کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آور ست
چو ضعف آمد از بیدقی کمتر ست

بادشاہ اگرچہ زمانے پر مشہور ہے
لیکن جب کمزوری آئی تو ایک پیادے سے کمتر ہے

ندیمی زمین ملک بوسہ داد
کہ عمر خداوند جاوید باد

ایک مصاحب نے بادشاہ کے پایہ تخت کو بوسہ دیا
اور کہا کہ جناب کی عمر کو ہمیشگی ہو

درین شہر مردی مبارک دم است ۔ کہ از پارسایان چنوی کم است

اس شہر میں ایک مبارک دم آدمی ہے ۔ کہ پارساؤں میں اس جیسا آدمی کم ملتا ہے

نبردند پیشش مہمات کس ۔ کہ مقصود حاصل نشد در نفس

اس کے پاس کوئی مشکل نہیں لے گئے ۔ جو ایک پل میں حاصل نہ ہو گئی ہو

بخوان تا بخواند دعای برین ۔ کہ رحمت رسد ز آسمان بر زمین

تو اسے بلا تاکہ اسپر کوئی دعا پڑھے ۔ تاکہ زمین پر آسمان سے رحمت لائے

بفرمود تا مہتران خدم ۔ بخواندند پیر مبارک قدم

اس نے فرمایا یہاں تک کہ نوکروں کے افسروں نے ۔ شیخ نیک قدم والے کو بلایا

بگفتا دعائی کن ای ہوشمند ۔ کہ در رشتہ چون سوزنم پای بند

کہا اے عقلمند کوئی دعا کر ۔ کیونکہ میں رشتہ کی بیماری میں اس طرح گرفتار ہوں جس طرح ڈورے میں سوئی

شنید این سخن پیر خم بودہ پشت ۔ بہ تندی برآورد بانگ درشت

اس کبڑی پیٹھ والے بزرگ شیخ نے یہ بات سنی ۔ تو برافروختہ ہوکر ایک سخت آواز نکالی

کہ حق مہربان است بر دادگر ۔ ببخشائی و بخشایش حق نگر

کہ خدا عادل پر مہربان ہے ۔ بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ

دعائی منت کی شود سودمند ۔ اسیران مظلوم در چاہ و بند

میری دعا تجھے کس طرح فائدہ پہنچائیگی ۔ جب بیگناہ قیدی کنوئیں میں بند ہیں

تو ناکردہ بر خلق بخشایشی ۔ کجا بینی از دولت آسایشی

تو نے خلقت پر کوئی بخشش نہیں کی ۔ تو دولت سے آرام کب دیکھیگا

ترا با بدت عذر خطا خواستن
تجھ کو خطا کی عذر خواہی کرنی چاہیئے

پس از شیخ صالح دعا خواستن
اس کے بعد نیک شیخ سے دعا کرانی چاہیئے

کجا دست گیرد دعای ویت
اس کی دعا تیرا ہاتھ کب پکڑ سکیگی

دعای ستمدیدگان در پیت
جبکہ غریبوں کی بد دعا تیرے پیچھے ہے

شنید این سخن شہریار عجم
جب عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی

ز خشم و خجالت برآمد بہم
تو غصے اور شرمندگی سے برہم ہوا

برنجید و پس با دل خویش گفت
رنجیدہ ہوا پھر اپنے دل میں کہا میں کیوں رنجیدہ ہوں

چہ رنجم حق است اینکہ درویش گفت
کیونکہ جو کچھ اس فقیر نے کہا ہے سچ ہے

بفرمود تا ہرکہ در بند بود
فرمایا اور جتنے لوگ قید میں تھے

بفرمانش آزاد کردند زود
اس کے حکم سے آزاد کر دیئے گئے

جہاندیدہ بعد از دو رکعت نماز
جہاندیدہ بزرگ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد

بداور برآورد دست نیاز
خدا کی طرف عاجزی کے ہاتھ اٹھائے

کہ ای برفرازندہ آسمان
کہ اے آسمانوں کے بلند کرنے والے

بجنگش گرفتی بصلحش بمان
تونے اسے نافرمانی کی وجہ سے پکڑا تھا اب صلح کی بدولت چھوڑ دے

ولی ہمچنان بر دعا داشت دست
ولی نے دعا کے لئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی ہوا تھا

کہ رنجور افتادہ برپای جست
کہ گرا ہوا بیمار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

تو گفتی ز شادی بخواہد پرید
کیا تو گویا ... کہ جیسے مور پاؤں میں رسی نہ دیکھے

چو طاؤس چون رشتہ در پا ندید
تو خوشی سے اڑ جاتا

بفرمود گنجینہ گوہرش
اس نے فرمایا تو لوگوں نے اس کے موتی کے خزانے کا ڈھیر

فشاندند در پای و زر بر سرش
اس کے سر سے پاؤں تک لگا دیا

حق از بہر باطل نشاید نہفت
حق جھوٹ کے واسطے چھپانا نہ چاہیے

از انجملہ دامن بیفشاند و گفت
اس نے اس سب خزانہ سے دامن جھاڑا اور کہا

مرو با سر رشتہ باری دگر
دوسری دفعہ ظلم کی طرف مت جانا

مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
تاکہ اور کسی کی مار وا کی بیماری کو تیرے سر پایندہ دیا

چو باری فتادی نگہدار پای
جب تو ایک بار گر چکا ہے تو اب تو پاؤں کا خیال رکھ

کہ یکبار دیگر بلغزد ز جای
کہ دوسری مرتبہ پھر نہ پھسل جائیں

ز سعدی شنو کین سخن راست است
سعدی رحمۃ اللہ سے یہ بات سن کہ سچ ہے

نہ ہر باری افتادہ برخاست است
کہ کوئی ہر مرتبہ گر کر نہیں اٹھا

گفتار

کلام

جہان ای پسر ملک جاوید نیست
اے لڑکے جہاں ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے

ز دنیا وفاداری امید نیست
اس دنیا سے موافقت کی امید نہیں ہے

نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام
کیا صبح و شام حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر نہیں اڑتا

سریر سلیمان علیہ السلام
کیا آخر تو نے نہیں دیکھا

بآخر ندیدی کہ بر باد رفت
کہ برباد ہو گیا

خنک آنکہ با دانش و داد رفت
وہ شخص اچھا ہے جو عقل اور انصاف سے گیا

کسی زین میان گوی دولت ربود　　که در بند آسایش خلق بود

اس دنیا سے وہ شخص دولت لے گیا　　کہ جو خلقت کے آرام کی فکر میں تھا

بکار آمد آنها که برداشتند　　نگرد آوریدند و بگذاشتند

دولت ان کے کام نہ آئی جنہوں نے اٹھائی　　کیونکہ انہوں نے جمع کی اور چھوڑ گئے

حکایت

شنیدم که در مصر میر اجل　　سپه تاخت بر روزگارش اجل

میں نے سنا کہ مصر میں ایک بہت بڑا امیر تھا　　موت نے اس کی عمر پر سپاہ دوڑا دی

جمالش برفت از رخ دل فروز　　چو خور زرد شد بس نماند ز روز

اس کے دلفروز چہرہ سے حسن جاتا رہا　　اور اس خورشید کی طرح زرد ہو گیا جس کا زور باقی نہ رہا ہو اور غروب کے

گزیدند فرزانگان دست فوت　　که در طب ندیدند داروی موت

عقلمندوں نے موت کا ہاتھ کاٹا　　کیونکہ انہوں نے حکمت میں کوئی موت کی دوا نہ دیکھی

همه تخت و ملکی پذیرد زوال　　بجز ملک فرماندہ لایزال

سوائے خداوند تعالےٰ کے ملک کے　　تمام اور ملک زوال پذیر رہا

چو نزدیک شد روز عمرش بشب　　شنیدند میگفت در زیر لب

جب اس کی عمر کا دن رات کے قریب ہوا اور موت کا وقت آیا　　تو لوگوں نے سنا کہ وہ ہونٹوں میں کچھ کہتا تھا

که در مصر چون من عزیزی نبود　　چو حاصل همین بود چیزی نبود

کہ مصر کا میرے جیسا کوئی عزیز نہ تھا　　جب اس کا حاصل یہی تھا تو یہ کچھ نہ تھا

جهان گرد کردم نخوردم برش
میں نے جہان کو جمع کیا مگر اس کا پھل نہ کھایا

برفتم چو بیچارگان از سرش
اور بیچاروں کی طرح اس سے گذر گیا

پسندید رائی که بخشید و خورد
وہ عقلمند جس نے کہ بخشش کی اور کھایا

جهان از پی خویشتن گرد کرد
اس نے جہان کو اپنے گرد جمع کیا

درین کوش تا با تو ماند مقیم
اس میں کوشش کر تاکہ تیرے ساتھ قایم رہے

که هرچه از تو ماند دریغ است و بیم
کیونکہ جو کہ تجھ سے باقی رہیگا وہ افسوس ہے اور خوف ہے

کند خواجه بر بستر جانگداز
خواجہ بستر جانگداز پر ایک ہاتھ بڑھاتا ہے

یکی دست کوته و دیگر دراز
اور ایک کوتاہ کرتا ہے

در آن دم ترا می نماید بدست
اس وقت تجھے ہاتھ سے دکھاتا ہے

که دهشت زبانش ز گفتن ببست
جب کہ خوف نے اس کی زبان کہنے سے بند کر دی

که دستی بجود و کرم کن دراز
کہ ہاتھ سخاوت اور بخشش میں دراز کر

دگر دست کوته کن از ظلم و آز
اور دوسرا ہاتھ ظلم و حرص سے کوتاہ کر

کنونت که دستست خاری بکن
اب جب کہ تجھے طاقت ہے کانٹے نکال

دگر کی برآری تو دست از کفن
پھر تو کفن سے ہاتھ کب نکالیگا

بتابد بسی ماه و پروین و هور
بہت مدت چاند اور ستارے چمکیں گے

که سر بر نداری ز بالین گور
مگر تو قبر کے سرہانے سے سر نہ اٹھائیگا

حکایت

قصہ

قزل ارسلان قلعہ سخت داشت
قزل ارسلان کا ایک کوہ الوند جیسا بلند اونچا
کہ گردن بالوند بر می فراشت
گردن رکھنے والا قلعہ تھا

نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بہیچ
نہ اس کو کسی کا ڈر تھا نہ کسی چیز کی ضرورت تھی
چو زلف عروسان رہش پیچ پیچ
اس کی راہ عروسوں کی زلف کی طرح پیچ در پیچ تھی

چنان نادر افتادہ در روضۂ
ایک باغ میں ایسا عجیب پڑا ہوا تھا
کہ بر لاجوردی طبق بیضۂ
جیسے سبز طبق میں ایک انڈا ہو

شنیدم کہ مردی مبارک حضور
میں نے سنا کہ ایک مبارک دل مرد
بنزدیک شاہ آمد از راہ دور
دور سے بادشاہ کے پاس آیا

حقایق شناسی جہاندیدۂ
حقیقتوں کو پہچاننے والا دانا
ہنرمندی آفاق گردیدۂ
زمانہ بھر سیر کرنے والا تجربہ کار تھا

بخندید کین قلعہ خرم است
ہنسا اور کہا کہ یہ قلعہ اچھا ہے
ولیکن نپندارمش محکم است
لیکن میں نہیں خیال کرتا کہ یہ مضبوط ہے

نہ پیش از تو گردنکشان داشتند
کیا اس سے پہلے بادشاہ اسے نہیں رکھتے تھے
دمی چند بودند و بگذاشتند
وہ بھی کچھ دن رہے اور آخر چھوڑ گئے

نہ بعد از تو شاہان دیگر رسند
کیا تیرے بعد دوسرے بادشاہ اسے نہیں لینگے
درخت امید ترا بر خورند
اور تیری امید کے درخت کا پھل کھائیں گے

ز دوران ملک پدر یاد کن
باپ کے زمانے اور ملک کو یاد کر
دل از بند اندیشہ آزاد کن
اور دل غم کی قید سے آزاد کر

چنان روزگارش بکنجی نشاند	که بر یک پشیزش تصرف نماند
زمانہ نے اس کو ایسے گوشے میں بٹھایا	کہ اس کا تصرف ایک کوڑی میں نہ رہا
چو نومید ماند از همه چیز و کس	امیدش بفضل خدا ماند و بس
جب ہر چیز سے اور ہر آدمی سے ناامید ہوگیا	تو اس کی امید صرف اللہ کی مہربانی اور فضل پر تھی
بر مردِ هشیار دنیا خس است	که هر مدت جای دیگر کس است
داناؤں کے نزدیک دنیا کمینی ہے	کہ ہر وقت کسی دوسرے آدمی کی ملکیت ہے

حکایت

قصہ

چنین گفت شوریده در عجم	بکسری که ای وارثِ ملکِ جم
ایک دیوانے ملک عجم میں نوشیرواں سے کہا	کہ اے جمشید کے ملک کے وارث
اگر ملک بر جم بماندی و تخت	ترا چون میسر شدی تاج و تخت
اگر جمشید کے پاس ملک اور نصیبہ رہتا	تو تیرے پاس تاج و تخت کس طرح پہنچتا
اگر گنج قارون بدست آوری	نماند مگر آنچه بخشی بری
اگر تو قارون کا خزانہ ہاتھ میں لائے	وہ تیرے ساتھ نہ جائیگا مگر تو وہ لیجائیگا جو بخشیگا۔

حکایت

قصہ

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد	پسر تاج شاهی بسر بر نهاد
جب الپ ارسلان نے جان جان بخشنے والے کو دی	تو لڑکے نے شاہی تاج سر پر رکھا

بتربت سپردندش از تاج گاہ ۔ نہ جائی نشستن نہ اماج گاہ

اس کو مرتبہ اور تخت سے قبر کے سپرد کیا ۔ اور بیٹھنے اور نشانہ بازی کی جگہ نہ رہی

چنین گفت دیوانۂ ہوشیار ۔ چو دیدش پسر روز دیگر سوار

ایک دیوانے نے جب اس کے لڑکے کو ۔ دوسرے دن سوار دیکھا تو کہا

زہی ملک و دوران سر در نشیب ۔ پدر رفت و پائی پسر در رکیب

ملک اور زمانہ نشیب کی طرف ہے ۔ کیونکہ باپ چلا گیا اور بیٹا آج رکاب میں ہے

چنین است گردیدن روزگار ۔ سبک سیر بدعہد ناپائدار

ایسی ہی زمانہ کی گردش ہے ۔ جلد گذرنے والی بے وفا اور بے ثبات

چو دیرینہ روزی سر آورد عہد ۔ جوان دولتی سر برآرد ز مہد

جب کسی بوڑھے کا زمانہ آخر ہوتا ہے ۔ تو ایک جوان دولت گہوارے سے سر باہر لاتا ہے

منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست ۔ چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست

جہان سے دل مت لگا کہ یہ بیگانہ ہے ۔ گویئے کی طرح ہے جو ہر روز نئے گھر میں ہے

نہ لایق بود عیش با دلبری ۔ کہ ہر بامدادش بود شوہری

اس معشوق کے ساتھ عیش کرنا مناسب نہیں ہے ۔ جس کا ہر صبح نیا شوہر ہو

نکوئی کن امسال چون دہ تراست ۔ کہ سال دگر دیگری دہ خداست

جب کہ تو گاؤں کا مالک ہے اس سال نیکی کر ۔ کیونکہ دوسرے سال اس کا دوسرا مالک ہوگا

حکایت

قصہ

بزرگی جفا پیشہ در حدِ غور	گرفتی خر روستائی بزور
غور کی حد میں ایک ظالم بادشاہ	گاؤں والوں کا گدھا زبردستی پکڑ لیتا تھا
خران زیر بارِ گران بے علف	بروزی دو مسکین شدندی تلف
بے دانہ اور گھاس گدھے بھاری بوجھ کے نیچے دیتا	وہ مسکین ایک دن میں دو مر جاتے
چو منعم کند سفلہ را روزگار	نہد بر دلِ تنگ درویش بار
جب کمینہ کو زمانہ امیر کرتا ہے	تو عاجزوں کے دل پر بوجھ رکھتا ہے تکلیف دیتا ہے
چو بام بلندش بود خود پرست	کند بول و خاشاک بر بام پست
جب کوئی خود پرست اونچے مکان پر ہو تو	نیچے کے مکانوں پر کوڑا کرکٹ گراتا ہے
شنیدم کہ باری بعزم شکار	برون رفت بیدادگر شہریار
ہم نے سنا کہ ایک مرتبہ شکار کے ارادے سے	ظالم بادشاہ باہر گیا
پیاپی بدنبال صیدی براند	شبش در گرفت از حشم دور ماند
ایک شکار کے پیچھے برابر گھوڑا دوڑایا	اور اس لشکر سے دور رات ہوگئی
بتنہا ندانست روی و رہی	بینداخت ناکام شب در دہی
تنہائی سے کوئی راہ نہ جانی	آخر لاچار ناکامیاب ہو کر رات کو ایک گاؤں میں رہا
خری دید پوئندہ کارگر	توانا و زور آور و بار بر
ایک کام کا گدھا دیکھا	مضبوط اور قوی اور بوجھ اٹھانے والا تھا
یکی مرد کرد استخوانی بدست	چنان میزدش کاستخوان می شکست
ایک جنگلی آدمی ہڈی ہاتھ میں لیے ایسا مارتا تھا	کہ ہڈی ہڈی ٹوٹتی تھی

شہنشہ برآشفت گفت ای جوان ‌ ‌ زحد رفت جورت برین بی زبان

بادشاہ نے ناراض ہو کے کہا اے جوان ‌ ‌ اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے بڑھ چکا ہے

چو زور آوری خود نمائی مکن ‌ ‌ بر افتادہ زور آزمائی مکن

جب تو زبردست ہے تو غرور مت کر ‌ ‌ عاجزوں پر سختی نہ کر

پسندش نیامد فرومایہ قول ‌ ‌ یکی بانگ بر پادشہ زد بہول

اس کو بادشاہ کی بات پسند نہ آئی ‌ ‌ اور اسے خوفناک آواز سے پکارا

کہ بیہودہ نگرفتم این کار پیش ‌ ‌ برو چون ندانی بس و کار خویش

میں نے یہ طریقہ بیہودہ اختیار نہیں کیا ہے ‌ ‌ جب تو نہیں جانتا تو اپنے کام کا خیال کر

بسا کس کہ پیش تو معذور نیست ‌ ‌ چو وا بینی از مصلحت دور نیست

بہت سے لوگ جو تیرے نزدیک معذور نہیں ہیں ‌ ‌ اگر تو ان کو غور سے دیکھے تو وہ مصلحت سے دور نہیں

ملک را درشت آمد از وی خطاب ‌ ‌ بگفتا بیا تا چہ بینی صواب

بادشاہ کو اس کی بات ناگوار گذری اور کہا ‌ ‌ آ اور بتا کہ تو کیا مصلحت دیکھتا ہے

کہ پندارم از عقل بیگانۂ ‌ ‌ نہ مستی ہمانا کہ دیوانۂ

اس واسطے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو عقل سے ناآشنا ہے ‌ ‌ تو مست نہیں ہے بلکہ تو دیوانہ ہے

بخندید کای ترک نادان خموش ‌ ‌ مگر حال خضرت نیاید بگوش

ہنسا اور کہا کہ اے ترک چپ رہ ‌ ‌ شاید حضرت خضر کا حال تو نے نہیں سنا

نہ دیوانہ خواند کس او را نہ مست ‌ ‌ چرا کشتی ناتوانان شکست

نہ کوئی اسے دیوانہ کہتا ہے نہ مست ‌ ‌ تو پھر کیوں یتیموں کی کشتی کو توڑتا ہے

جهانجوی گفت ای ستمگار مرد

بادشاہ نے کہا اے ظالم مرد

چه دانی که خضر آن برای چه کرد

تو کیا جانے کہ خضرؑ نے وہ کام کیوں کیا

در آن بحر مردی جفا پیشه بود

اس دریا میں ایک ظالم شخص تھا

که دلها از و بحر اندیشه بود

کہ اس کے ڈر سے دل خوف کے سمندر بنے ہوئے تھے

جزائر ز کردار او پرخروش

ٹاپوؤں کے رہنے والے اس کے افعال سے روتے تھے

جهانی ز دستش چو دریا بجوش

اور ایک جہان اس کے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا

پس آن را ز بهر مصالح شکست

پس اس کو مصلحت کے لیے توڑ دیا

که سالار ظالم نگیرد بدست

تاکہ ظالموں کا سردار اسے قبضہ میں نہ لائے

شکسته متاعی که در حرز تست

ٹوٹا ہوا سامان جو تیرے قبضہ میں ہے

از آن به که در دست دشمن درست

یہ اس سے بہتر ہے کہ ظالم کے ہاتھ میں اچھا ہو

بخندید دهقان روشن ضمیر

کسان روشن دل ہنسا اور کہا کہ

که پس حق بدست منست ای امیر

اے سردار اب حقیقت میری طرف ہے

نه از جهل می بشکنم پای خر

میں نادانی سے گدھے کا پاؤں نہیں توڑتا ہوں

که از جور سلطان بیدادگر

بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم سے

خر اینجا به لنگ و تیمار کش

اس جگہ لنگڑا اور غمخوار گدھا بہتر ہے

از آن به که پیش ملک بارکش

اس سے کہ ظالم کے پاس بوجھ کھینچنے والا ہو

تو آن را نگوئی که کشتی گرفت

تو اس کو نہیں کہیگا کہ اس نے کشتی پکڑ لی

که چون نام بد تا ابد زشتی گرفت

بلکہ اس نے ہمیشہ کے لیے بدنامی قبول کی

تفو بر چنان ملک و دولت که راند — که شنعت برو تا قیامت بماند

جو دولت اور ملک اس طرح حاصل کیا ہو — اسپر لعنت کہ اسپر قیامت تک برابر رہی

ستمگر جفا بر تن خویش کرد — نه بر زیردستان درویش کرد

ظالم نے اپنے آپ پر ظلم کیا — نہ کہ عاجز کمزور درویش پر

که فردا در آن محفل نام و ننگ — بگیرد گریبان و ریشش بچنگ

اس واسطے کل اس نام و ننگ کی محفل میں — اس کا گریبان اور داڑھی ہاتھ میں پکڑیگا

نهد بار او زار بر گردنش — نیارد سر از عار بر کردنش

گناہوں کا بوجھ اس کی گردن پر رکھیگا — مگر وہ شرم سے اوپر سر نہ اٹھائیگا

گرفتم که خر بارش اکنون کشد — در آن روز بار خران چون کشد

میں نے فرض کیا کہ اب گدھے اس کا بوجھ کھینچتے ہیں — اس دن وہ گدھوں کا بوجھ کس طرح کھینچیگا

گر انصاف پرسی بد اختر کس است — که در راحتش رنج دیگر کس است

اگر تو سچ پوچھے تو وہ آدمی بدنصیب ہے — کہ جس کی راحت میں دوسروں کا رنج ہو

همین پنج روزش تنعم بود — که شادیش در رنج مردم بود

جس کی خوشی آدمیوں کے رنج میں ہوگی — اس کی خوشی بھی پانچ دن ہوگی

اگر بر نخیزد بر آن مرده دل — که خسپند ازو مردم آزرده دل

جس مردے سے آدمی آزردہ دل سوئیں — اگر وہ مردہ دل نہ اٹھے تو اچھا ہے

شه این جمله بشنید و چیزی نگفت — ببست اسپ و سر بر نمدزین بخفت

بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا اور کچھ نہ کہا — گھوڑا باندھا اور سر زین کے نمدے پر رکھدیا

همہ شب بیداری اختر شمرد — ز سودای اندیشہ خوابش نبرد

تمام رات جاگا اور ستارے گنے — اور اسے تشویش اور رنج سے نیند نہ آئی

چو آواز مرغِ سحر گوش کرد — پریشانی شب فراموش کرد

جب مرغ سحر کی آواز سنی — تو رات کی پریشانی کو بھول گیا

سواران ہمہ شب نگ تاختند — سحرگہ پی اسب بشناختند

لشکر کے سواروں نے تمام رات دوڑ کی — اور صبح کو بادشاہ کے گھوڑے کی ٹاپ پہچان لی

برآن عرصہ بر اسب دیدند شاہ — پیادہ دویدند یکسر سپاہ

اس میدان میں گھوڑے پر بادشاہ کو دیکھا — تمام سپاہ پیدل دوڑی

بخدمت نہادند سر بر زمین — چو دریا شد از موجِ لشکر زمین

خدمت کے واسطے سر زمین پر رکھا — اور سپاہ کی لہروں سے زمین دریا بن گئی

بزرگان نشستند و خوان خواستند — بخوردند و مجلس بیاراستند

امرا بیٹھے اور خوان منگایا سب نے — کھایا اور مجلس آراستہ کی

چو شورِ طرب در نہاد آمدش — ز دہقان دوشینہ یاد آمدش

جب خوشی کا جوش اس کے دل میں آیا — تو رات والے کسان کی بات اسے یاد آئی

بفرمود جستند و بستند سخت — بخواری فگندند در پای تخت

اس نے حکم دیا اور انہوں نے اسے سخت ڈھونڈا — اور مضبوط باندھا اور ذلت سے تخت کے نیچے ڈالدیا

سیہ دل برآہیخت شمشیر تیز — ندانست بیچارہ روی گریز

جلاد نے تیز تلوار کھینچی — اس بیچارہ نے راہ گریز نہ پائی

شمردان دم از زندگی آخرش　　　بگفت آنچه گردید در خاطرش

اس نے وہ اپنی زندگی کا آخر وقت سمجھا　　　اور جو اس کے دل میں آیا کہا

نہ بینی کہ چون کارد بر سر بود　　　قلم را زبانش روان تر بود

تو نہیں جانتا کہ جب چاقو قلم کے سر ہوتا ہے　　　تو اس کی زبان زیادہ رواں ہوتی ہے

چو دانست کز خصم نتوان گریخت　　　بنا باکی او تیر ترکش بریخت

جب اس نے جانا کہ دشمن سے بھاگ نہ سکونگا　　　تو بے باکانہ ترکش سے تیر گرائے

سر ناامیدی بر آورد و گفت　　　شب گور در ده محال ست خفت

نا امیدی کا سر اٹھایا اور کہا　　　کہ جو رات قبر میں سونی ہے وہ رات گاؤں میں نہیں سوتے

زنامہربانی کہ در دور تست　　　ہمہ عالم آوارۂ جور تست

اس بیرحمی سے کہ جو تیرے دور میں ہے　　　تمام عالم میں تیرے ظلم کی شہرت ہے

نہ من کردم از دست جورت نفیر　　　کہ خلقی ز خلقی یکی کشتہ گیر

میں ہی تیرے ظلم سے فریاد نہیں کرتا بلکہ　　　ایک خلقت فریاد کرتی ایک خلقت سے مجھ ایک کو مرا ہوا سمجھ

عجب گر منت بر دل آید درشت　　　بکش گر توانی ہمہ خلق کشت

عجب ہے کہ میری باتیں تیرے دلکو سخت معلوم ہوئیں　　　ہوں۔ اگر تو ایک خلقت کو مار سکتا ہے تو مار

وگر سخت آید نکوہش ز من　　　بانصاف بیخ نکوہش بکن

اور اگر تجھے میری ملامت کرنی بری معلوم ہوئی ہے　　　تو انصاف سے ملامت کی جڑ اکھیڑ

ترا چارہ از ظلم برگشتن است　　　نہ بیچارۂ بیگناہ کشتن است

تیری بہتری اس میں نہیں ہے کہ تو بیگناہ عاجز کو مارے　　　بلکہ بہتری کیا ہی ظلم کو چھوڑنے میں ہے

چو بیداد کردی توقع مدار — که نامت به نیکی رود در دیار

جب تو ظلم کرے تو یہ امید نہ رکھ — کہ ملک میں تیرا نام نیکی سے رہے گا

ندانم که چون خسپد دیدگان — نخفته ز دستت ستمدیدگان

میں نہیں جانتا کہ تو کس طرح سوتا ہے — جب کہ تیرے ہاتھ سے ظلم رسیدہ نہیں سوتے

بدان کی ستوده شود پادشاه — که خلقش ستایند در بارگاه

سوچ کہ بادشاہ کب تعریف کے قابل ہو — جب بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کریں

چه سود آفرین بر سر انجمن — پس چرخه نفرین کنان پیرزن

محفل میں تیری تعریف ہونے سے کیا فائدہ — جب چرخے کے پیچھے تیری مرد و زن مذمت کریں

گرفت این سخن شاه ظالم بگوش — ز مستی غفلت آمد بهوش

ظالم بادشاہ نے یہ بات کان میں لی — غفلت کی مستی سے ہوش میں آ گیا

دران ده که طالع نمودش بهی — دهی را ببخشید فرماندهی

جس گاؤں میں کہ نصیبے نے اسے یاوری کی — اس کسان کو اس کی بادشاہت دے دی

بیاموزی از عالمان عقل و خوی — نه چندان که از جاهل عیب جوی

عالموں سے تو عقل اور خصلت نہیں سیکھ سکتا — جتنی کہ جاہل نکتہ چین سے

ز دشمن شنو سیرت خود که دوست — هر آنچه از تو آید بچشمش نکوست

اپنی خصلت دشمن سے پوچھ — کیونکہ جو کچھ تو کریگا تیرے دوست کی نظر میں اچھا ہے

ستایش سرایان نه یار تو اند — ملامت کنان دوستدار تو اند

تعریف کرنے والے تیرے یار نہیں — بلکہ ملامت کرنے والے تیرے خیر خواہ ہیں

ترش روی بهتر کند سرزنش　　که یاران خوش طبع شیرین منش

خوش طبع شیریں زبان یار کی نسبت　　ترش رو بہتر ملامت کر سکتا ہے

ازین به نصیحت نگوید کست　　اگر عاقلی یک اشارت بس است

اس سے بہتر کوئی نصیحت نہیں کرتا　　اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہے

حکایت

قصہ

چو دور خلافت به مامون رسید　　یکی ماه پیکر کنیزک خرید

جب مامون کو خلافت کا زمانہ حاصل ہوا　　تو ایک چاند سی لونڈی خریدی

به چهر آفتابی به تن گلبنی　　به عقل خردمند بازی کنی

چہرہ آفتاب جیسا اور بدن پھول جیسا　　اور عقلمندوں کی عقل کے ساتھ بازی کرنیوالی

به خون عزیزان فرو برده چنگ　　سر انگشتها کرده عناب رنگ

چاہنے والوں کے خون میں پنجے رنگے ہوئے　　اور انگلیوں کے سروں کو سرخ کئے ہوئے

بر ابروی عابد فریبش خضاب　　چو قوس قزح بود بر آفتاب

اس فریبی عابد کے ابرو پر وسمہ اس طرح تھا　　جس طرح آفتاب پر قوس قزح

شب خلوت آن لعبت حور زاد　　مگر تن در آغوش مامون نداد

خلوت کی رات میں اس حور نژاد معشوق نے　　اپنا جسم مامون کے پہلو میں نہ رکھا

گرفت آتش خشم در وی عظیم　　سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم

اس کے اندر غصے کی آگ بہت تیزی سے بھڑکی　　اس کا سر برج جوزا کی طرح دو ٹکڑے کرنا چاہا

بگفتا سر اینک به شمشیر تیز	بینداز و با من مکن خفت و خیز
اس لونڈی نے کہا کہ یہ ہے میرا سر	اسے تیز تلوار سے جدا کر اور میرے ساتھ سونا اور بیٹھنا مت کر
بگفت از که بر دل گزند آمدت	چه خصلت ز من ناپسند آمدت
اس نے کہا کس چیز سے تیرے دل پر صدمہ ہوا ہے	اور میری کونسی خصلت تجھے ناپسند آئی ہے
بگفت ار کشی ور شگافی سرم	ز بوی دهانت به رنج اندرم
اس نے کہا اگر تو قتل کردے یا میرا سر پھاڑ دے	(یعنی پھر بھی کہونگی کہ تیرے منہ کی بو سے میں آزردہ ہوں
کشد تیر پیکار و تیغ ستم	به یکبار و بوی دهان دمبدم
لڑائی کا تیر اور ستم کی تلوار ایکدم مار ڈالتی ہے	لیکن منہ کی بدبو بار بار مارتی ہے
شنید این سخن سرور نیکبخت	بشورید و بر خود بپیچید سخت
نیک بخت سردار نے یہ بات سنی	اور بپھرا اور نہایت پیچ و تاب کھایا اور برافروختہ ہوا
دلش گرچه بر جان ازو رنجه شد	دوا کرد و خوشبوی چون غنچه شد
اگرچہ اس کا دل اس وقت اس سے آزردہ ہوا	مگر اس نے دوا کی اور وہ گل کی طرح خوشبودار ہوا
پریچهره را همنشین کرد و دوست	که این عیب من گفت یار من اوست
اس پری چہرہ کو ہمنشین اور دوست بنایا	کہ اس نے میرا عیب کہا ہے یہ میرا دوست ہے
بنزد من آنکس نکوخواه تست	که گوید فلان خار در راه تست
میرے نزدیک وہ شخص تیرا خیرخواہ ہے	جو کہے کہ فلاں کانٹا تیری راہ میں ہے
بگمراه گفتن نکو میروی	جفای تمامست و جور قوی
بھولے بھٹکے کو کہنا کہ تو ٹھیک جا رہا ہے	نہایت ظلم اور سخت ستم ہے

بر آنگہ کہ عیبت نگوید بپیش
ہنر دانی از جاہلی عیب خویش

جب کہ تیرا عیب سامنے نہ کہیں گے
تو تو جہالت سے اپنے ہنر جانے گا

مگو شہد شیرین شکر فایق است
کسی را کہ سقمونیا لایق است

جس شخص کے لیے سقمونیا (کڑوی دوا) مناسب ہے
اسے مت کہو کہ شہد میٹھا ہے یا شکر اچھی ہے

چہ خوش گفت یکروز دارو فروش
شفا بایدت داروی تلخ نوش

ایک دن ایک دوا بیچنے والے نے کیا خوب کہا
کہ اگر تجھے صحت چاہیئے تو کڑوی دوا پی

بپرویزن معرفت بیختہ
بشہد عبادت برآمیختہ

خدا کی معرفت کی چھلنی (سے) چھانی ہوئی
بندگی کے شہد میں ملی ہوئی

حکایت

شنیدم کہ از نیک مردی فقیر
دل آزردہ شد پادشاہی کبیر

میں نے سنا کہ ایک نیک مرد فقیر سے
ایک بڑا بادشاہ رنجیدہ ہوا

مگر بر زبانش حقی رفتہ بود
ز گردن کشی بر وی آشفتہ بود

شاید اس کی زبان سے کوئی سچ بات نکلی تھی
غرور سے اس پر ناراض ہوا

بزندان فرستادش از بارگاہ
کہ زور آزمایست بازوی شاہ

اس کو دربار سے قید خانے میں بھیج دیا
اس واسطے کے بادشاہ کا بازو زبردست ہے

زیاران یکی گفتش اندر نہفت
مصلح نبود این سخن گفت

اس فقیر کے دوستوں میں سے کسی نے اسے پوشیدہ کہا
کہ یہ بات کہنی اچھی نہیں تو اس نے کہا

رسانیدن امر حق طاعت است | ز زندان نترسم که یکساعت است

سچ بات پہنچانا عبادت ہے۔ میں قید خانے سے | نہیں ڈرتا کہ ایک ساعت کے قریب ہے

همان دم که در خفیه این راز رفت | حکایت بگوش ملک باز رفت

جس وقت کہ خفیہ طور پر یہ راز بادشاہ تک پہنچا | اور یہ حکایت اس کے کان تک پہنچی

بخندید کو ظن بیهوده برد | نداند که خواهد دران حبس مرد

ہنسا اور کہا (بادشاہ) وہ بیہودہ بدگمانی کرتا ہے | وہ نہیں جانتا کہ اس قید خانے میں وہ مر جائیگا

غلامی بدرویش برد این پیام | بگفتا بخسرو بگوای غلام

ایک غلام درویش کے پاس یہ خبر لے گیا | اس نے کہا اے غلام بادشاہ کو کہدے

که دنیا همین ساعتی بیش نیست | غم و خرمی پیش درویش نیست

کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہیں ہے | اور درویش کے واسطے خوشی اور غم یکساں ہے

نه گر دستگیری کنی خرمم | نه گر سر بری بر دل آید غمم

اگر تو میری دستگیری کریگا تو میں خوش نہیں ہونگا | اور اگر تو میرا سر کاٹیگا تو میرا غم نہیں کھا سکتا

ترا گر سپاه است و فرمان و گنج | مرا گر عیال است و حرمان و رنج

اگرچہ تیرے پاس سپاہ فوج اور خزانہ ہے | اور میرے پاس عیال اور بدنصیبی اور غم ہے

بدروازهٔ مرگ چون در شویم | بیک هفته باهم برابر شویم

ہم جس وقت موت کے دروازے پر جائیں گے | تو ایک ہفتہ کے اندر دونوں برابر ہو جائیں گے

منه دل برین دولت پنج روز | تن خویشتن را بآتش مسوز

اس پانچ دن کی دولت میں دل مت لگا | اور اپنا بدن آگ میں مت جلا

نه بیش از تو بیش از تو اندوختند / به بیداد کردن جهان سوختند

کیا تجھ سے پہلے بادشاہوں نے تجھ سے زیادہ جمع نہیں کیا / اور ظلم کرکے جہان کو جلا دیا

چنان زی که ذکرت به تحسین کنند / چو مردی نه بر گور نفرین کنند

اس طرح جی کہ نیکی سے تیرا ذکر کریں / نہ کہ تیرے مرنے کے بعد تیری قبر پر لعنت بھیجیں

نباید به رسم بد آیین نهاد / که گویند لعنت بر آن کین نهاد

بری رسم پر قانون نہیں باندھنا چاہیئے / تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ لعنت اس پر جس نے یہ بنیاد رکھی

وگر بر سر آید خداوند زور / نه زیرش کند عاقبت خاک گور

اگر زبردست آدمی کامیاب ہو جائے / تو کیا قبر کی خاک اسے نیچا نہ دکھا دیگی

بفرمود دلتنگ روی از جفا / که بیرون کنندش زبان از قفا

ایک دل تنگ نے ظلم سے حکم دیا / کہ اس کی زبان پیچھے سے باہر نکالیں

چنین گفت مرد حقایق شناس / ازین هم که گفتی ندارم هراس

حقیقت شناس آدمی نے کہا کہ / تو نے جو کچھ کہا ہے اس سے نہیں ڈرتا

من از بی زبانی ندارم غمی / که دانم که ناگفته داند همی

میں اپنی بے زبانی پر افسوس نہیں کرتا / کیونکہ جانتا ہوں کہ خدا بغیر کہے سنتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم / گرم عاقبت خیر باشد چه غم

اگرچہ میں ظلم کی وجہ سے بے سر و سامان ہو گیا / تاہم میرا انجام اچھا ہے تو مجھے کیا غم ہے

عروسی بود نوبت ماتمت / گرت نیک روزی بود خاتمت

اگر تیرا خاتمہ اچھا ہو تو تیری موت کا ماتم / تیری شادی کی نوبت کی طرح ہوگا

حکایت

قصہ

یکی مشت زن بخت و روزی نداشت　　نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت

ایک پہلوان اپنی قسمت بھا روزی نہ رکھتا تھا　　نہ اسے شام کا سامان میسر تھا نہ صبح کا کھانا

ز جور شکم گل کشیدی بہ پشت　　کہ روزی محال است خوردن بہ مشت

پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی لادتا تھا　　اس واسطے کہ گھونسے کے زور سے روزی کھانا مشکل ہے

مدام از پریشانی روزگار　　دلش محنت آلود و تن سوگوار

ہمیشہ زمانے کی پریشانی سے　　اس کا دل مردہ اور بدن محنت اٹھانیوالا رہتا تھا

گہش جنگ با عالم خیرہ کش　　گہ از بخت شوریدہ رویش ترش

کبھی اسکے بیباک جہان سے لڑائی رہتی تھی　　کبھی برے نصیب سے اس کا منہ ترش رہتا تھا

گہ از دیدن عیش شیرین خلق　　فرو میشدی آب تلخش بہ حلق

کبھی لوگوں کے عیش و عشرت کو دیکھکر　　اس کے حلق سے کڑوا پانی اترتا تھا

گہ از کار آشفتہ بگریستی　　کہ کس دید ازین صعب تر زیستی

کبھی پریشان کام سے روتا تھا اور کہتا تھا　　کہ اس سے زیادہ مصیبت کی زندگی بسر کرنا کس نے دیکھا ہے

کسان شہد نوشند و مرغ و برہ　　مرا روی نان می نبیند ترہ

لوگ شہد مرغ حلوا اور گوشت کھاتے ہیں　　لیکن میری روٹی ساگ کا منہ نہیں دیکھ سکتی

گر انصاف پرسی نہ نیکوست این　　برہنہ من و گربہ را پوستین

اگر تو انصاف پوچھے تو کیا یہ ٹھیک نہیں　　کہ میں برہنہ ہوں اور بلی کے پاس پوستین

دریغ از فلک شیوهٔ ساختی　　که گنج بدست من انداختی

افسوس اگر زمانہ کوئی ایسا طور کرتا　　کہ میرے ہاتھ میں ایک خزانہ ڈالتا

مگر روزگاری هوس راندمی　　ز خود گرد محنت بیفشاندمی

شاید ایک زمانہ میں ہوس سے علیحدہ ہوتا　　اور محنت کی خاک اپنے اوپر سے جھاڑتا

شنیدم که روزی زمینی بکافت　　عظام زنخدان پوسیده یافت

میں نے سنا کہ اس نے ایک دن زمین کھودی　　اور بوسیدہ ٹھوڑی کی ہڈیاں پائیں

بخاک اندرش عقد بگسیخته　　گهرهای دندان فرو ریخته

مٹی میں اس کی لڑی ٹوٹی ہوئی اور　　موتی جیسے دانت گرے ہوئے

دهان بی زبان پند میگفت راز　　که ای خواجه با بی مرادی بساز

بے زبان منہ نصیحت اور بھید کہتا تھا　　کہ اے صاحب ناکامی کے ساتھ موافقت کر

نه این است حال دهن زیر گل　　شکر خورده انگار یا خون دل

کیا مٹی کے نیچے منہ کا یہ حال نہیں اگرچہ تو　　شکر کھایا ہوا سمجھ یا خون دل پینے والا

غم از گردش روزگاران مدار　　که بیحد بگردد بسی روزگار

زمانہ کی گردش سے اندیشہ مت کر　　کیونکہ زمانہ بہت بیجا پھرتا ہے

همان لحظه کین خاطرش روی داد　　غم از خاطرش رخت یکسو نهاد

اس وقت جبکہ اسے یہ خیال ہوا تو غم نے　　اس کے دل سے اپنا اسباب علیحدہ رکھا

که ای نفس بی رای و تدبیر و هش　　بکش بار تیمار و خود را مکش

اے بے عقل و تدبیر و ہوش نفس بیمار کی　　تیمارداری کی زحمت اٹھا اور اپنے آپکو مت تیمارداری کو روک

اگر بندہ بار بر سر برد
اگر کوئی بندہ سر پر بوجھ لے جائے

وگر سر باوج فلک بر برد
یا آسمان کی بلندی پر سر لے جائے

دران دم کہ حالش دگرگون شود
اس وقت جب کہ ان کی حالت میں تغیر ہوتا ہے

بمرگ از سرش ہر دو بیرون شود
تو موت کی وجہ سے دونوں سر سے نکل جاتے ہیں

غم و شادمانی نماند ولیک
غم و خوشی باقی نہیں رہتی

جزای عمل ماند و نام نیک
بلکہ عملوں کی جزا اور نیکی باقی رہ جاتی ہے

کرم پای دارد نہ دیہیم و تخت
بخشش قائم رہتی ہے نہ کہ تخت و تاج

بدہ کز تو این ماند ای نیکبخت
تو بخشش کرتا کر، تجھ سے یہ باقی رہے

مکن تکیہ بر ملک جاہ و حشم
ملک مرتبہ اور لشکر پر بھروسہ نہ کر

کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم
کیونکہ یہ تیرے پہلے بھی تھا اور تیرے بعد بھی

زر افشان چو دنیا بخواہی گذاشت
جب تجھے دنیا چھوڑنی ہے تو زر بخشش کر

کہ سعدی دُر افشاند گر زر نداشت
کیونکہ سعدی جو روپیہ نہیں رکھتا موتی لٹاتا ہے (شعر)

حکایت

قصہ

حکایت کنند از جفا گستری
ایک ظالم کی حکایت کرتے ہیں

کہ فرماندہی داشت بر کشوری
جو ایک ملک پر حکومت کرتا تھا

در ایام او روز مردم چو شام
اس کے عہد میں لوگوں کا دن ان کی شام کی طرح [illegible]

شب از بیم او خواب مردم حرام
ہوتا تھا اور رات خواب اس کے خوف سے ہمیشہ حرام ہوتی تھی

همه روز نیکان از او در بلا — بشب دست پاکان از او بر دعا

نیک آدمی تمام دن اس سے مصیبت میں — رات کو نیک لوگوں کے ہاتھ اس کی وجہ سے دعا کیلئے اٹھے

گروهی بر شیخ آن روزگار — ز دست ستمگر گرستند زار

اس زمانے کے شیخ کے پاس — ایک گروہ اس ظالم کے ہاتھ سے پھوٹ پھوٹ کر رویا

که ای پیر دانای فرخنده رای — بگو این جوان را بترس از خدای

کہ اے مبارک اور دانا شیخ — اس جوان کو کہو کہ خدا سے ڈرے

بگفتا دریغ آیدم نام دوست — که هر کس نه در خورد پیغام اوست

کہا کہ مجھکو دوست کے نام سے افسوس آتا ہے — کیونکہ ہر شخص اس کے پیغام کے لائق نہیں ہوا کرتا

کسی را که بینی ز حق بر کران — منه با وی ای خواجه حق در میان

جس شخص کو تو حق سے پھرا دیکھے — تو اے خواجہ اس سے حق کا واسطہ مت ڈھونڈ

حقت گفتم ای خسرو نیک رای — توان گفت حق پیش مرد خدای

اے بادشاہ نیک عقل میں نے تجھے سچ کہا — کہ ہم اللہ کے بندے کے آگے سچ کہہ سکتے ہیں

بر مرد نادان نریزم علوم — که ضایع کنم تخم در شوره بوم

میں نادان آدمی کے سامنے علم ظاہر نہیں کرتا — کیونکہ شور زمین میں بیج بونا بیج ضائع کرنا ہے

چو در وی نگیرد عدو داندم — برنجد بجان و برنجاندم

جب اس میں اثر نہ کریگا تو مجھے دشمن جانیگا — جان سے آزردہ ہوگا اور مجھے رنج دیگا

ترا عادت ای پادشه حق رو است — دل مرد حق گوی ازینجا قوی است

اے بادشاہ تیری عادت حق پر چلنے کی ہے — اس وجہ سے حق کہنے والے کا دل قوی ہے

نگین خصلتی داری ای نیکبخت
که در موم گیرد نه در سنگ سخت

اے نیک بخت نگینہ کی خصلت رکھتا ہے
کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں

عجب نیست گر ظالم از من بجان
برنجد که دزد است و من پاسبان

عجب نہیں اگر ظالم میرے ساتھ جان سے آزردہ ہو
کیونکہ وہ چور ہے میں پاسبان، چور پاسبان سے آزردہ ہوتا ہے

تو هم پاسبانی بانصاف و داد
که حفظ خدا پاسبان تو باد

تو بھی عدل و انصاف سے نگہبان ہے
کہ خدا کی نگہبانی تیری نگہبان ہو

ترا نیست منت زروئی قیاس
خداوند را فضل و منت سپاس

قیاس کی رو سے تیرے لئے احسان نہیں
کیونکہ خدا کو بزرگی اور احسان رکھنے کا شکر ہے

که در کار خیرت بخدمت بداشت
نه چون دیگرانت معطل گذاشت

کہ نیک کام میں تجھے خدمت میں رکھا
اور دوسروں کی طرح معطل نہ کر دیا

همه کس بمیدان کوشش دراند
ولی گوی بخشش نه هر کس برند

تمام آدمی کوشش کے میدان میں اترتے ہیں
لیکن بخشش کی گیند ہر کوئی نہیں لے جاتا

تو حاصل نکردی بکوشش بهشت
خدا در تو خوی بهشتی سرشت

تو نے کوشش سے بہشت حاصل نہ کی
خدا نے تیرے اندر بہشتی کی صفت رکھ دی

دلت روشن و وقت مجموع باد
قدم ثابت و پایه مرفوع باد

تیرا دل روشن زمانہ موافق
قدم ثابت اور پایہ بلند ہو

حیاتت خوش و رفتنت بر صواب
عبادت قبول و دعا مستجاب

تیری زندگی اور موت ٹھیک راہ پر ہو
تیری عبادت قبول ہو اور دعا مستجاب ہو

گفتار

کلام

همی تا برآید بتدبیر کار — مدارای دشمن بہ از کارزار

جب تک کہ تدبیر سے کام نکل سکے — دشمن کی صلح لڑائی سے بہتر ہے

چو نتوان عدو را بقوت شکست — بنعمت بباید در فتنہ بست

جب دشمن کو قوت سے شکست نہیں دے سکے — تو چاہیئے کہ دولت سے فتنہ کا دروازہ بند کردے

گر اندیشہ داری ز دشمن گزند — بتعویذ احسان زبانش ببند

اگر دشمن سے تکلیف کا خوف ہو تو — تو احسان کے تعویذ سے اس کی زبان بند کردے

عدو را بجائی خسک زر بریز — کہ احسان کند کند دندان تیز

دشمن کے واسطے بجائے گوکھرو کے روپیہ بچھا — کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کند کردیتا ہے

بتدبیر شاید جہان خورد و لوس — چو دستی نشاید گزیدن ببوس

تدبیر سے جہان کو قبضہ میں لانا چاہیئے — اور جو ہاتھ کاٹا نہ جائے اسے چومنا چاہیئے

بتدبیر رستم در آید ببند — کہ اسفندیارش نجست از کمند

تدبیر سے رستم پھندے میں آسکتا ہے — اور اسفندیار اس کی کمند سے نہیں نکل سکتا

عدو را بفرصت توان کند پوست — پس او را مراعات چنان کن کہ دوست

دشمن کی کھال فرصت کے وقت کھینچی جا سکتی ہے — پس اس کی دوست جیسی رعایت کر

حذر کن ز پیکار کمتر کسی — کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسی

ادنی شخص سے لڑائی کرنے سے پرہیز کر — کیونکہ بہت دفعہ میں نے قطرہ سے سیلاب دیکھا

مزن تا توانی بر ابرو گره — که دشمن اگرچه زبون دوست به

جب تک ہو سکے پیشانی پر بل نہ ڈال — کیونکہ اگرچہ حقیر ہو اس کا دوست ہونا بہتر ہے

بود دشمنش تازه و دوست ریش — کسی کش بود دشمن از دوست بیش

اس کا دشمن خوش اور دوست آزردہ ہو — جس کے دشمن زیادہ ہوں اور دوست کم

مزن با سپاهی ز خود بیشتر — که نتوان زد انگشت با نیشتر

اپنے سے زیادہ سپاہی کے ساتھ لڑائی نہ کر — کیونکہ نشتر پر انگلی نہیں مار سکتے

وگر زو توانا تری در نبرد — نه مردیست بر ناتوان زور کرد

اگر لڑنے میں اس سے زیادہ بہادر ہے — تو کمزوروں پر زور لگانا جوانمردی نہیں

اگر پیل زوری وگر شیر چنگ — بنزدیک من صلح بهتر که جنگ

اگر تو ہاتھی کے سے زور والا ہے یا شیر کے سے پنجے والا ہے تو میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے

چو دست از همه حیلتی در گسست — حلال است بردن بشمشیر دست

جب ہاتھ ہر حیلہ سے عاجز رہا تو — ہاتھ شمشیر پر لیجانا جائز ہے

اگر صلح خواهد عدو سر مپیچ — وگر جنگ جوید عنان بر مپیچ

اگر دشمن صلح چاہے تو سر نہ پھیر — اور اگر دشمن لڑائی چاہے تو باگ مت پھیر

که گر وی ببندد در کارزار — ترا قدر و هیبت شود یک هزار

کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ بند کرے — تو تیرا مرتبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائیگا

ور او پای جنگ آورد در رکاب — نخواهد بمحشر ز تو داور حساب

جب وہ لڑائی کا پاؤں رکاب میں لائے (رکھے) — تو اللہ تجھ سے حساب نہ چاہے گا

تو هم جنگ را باش چون فتنه خاست — که با کینه‌ور مهربانی خطاست

جب دشمن فساد برپا کرتا ہے تو تو بھی لڑائی کیلئے تیار ہو — کیونکہ کینہ ور سے مہربانی نہ کرنی چاہیئے

چو با سفله گویی بلطف و خوشی — فزون گرددش کبر و گردن کشی

جب تو کمینے سے مہربانی اور خوشی کی بات کرے — تو اس کا کبر اور غرور اور زیادہ ہوگا

چو دشمن ز راه بعجز از درت — بدر کن ز دل کین و خشم از سرت

جب دشمن عاجزی سے تیرے دروازہ پر آوے — تو دل سے دشمنی اور دماغ سے غصہ دور کر

چو زنهار خواهد کرم پیشه کن — ببخشای و از مکرش اندیشه کن

اگر وہ پناہ مانگے تو بخشش کر — بخشش اور مہربانی کر لیکن اس کے مکر سے ڈرتا رہ

ز تدبیر پیر کهن بر مگرد — که کار آزموده بود سالخورد

تو پرانے بوڑھے کی تدبیر سے مت پھر — کیونکہ بوڑھا کام آزمودہ ہوتا ہے

در آرند بنیاد رویین ز پای — جوانان بشمشیر و پیران برای

پیتل کی دیوار جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں — جوان اپنی تلوار سے اور بوڑھے اپنی تدبیر سے

بیندیش در قلب هیجا مفر — چه دانی کز آنها که باشد ظفر

اگر تو سپاہ لشکر میں ہے تو بھاگنے کا خیال نہ رکھ — کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان میں سے کون کامیاب ہوگا

چو بینی که لشکر ز هم دست داد — بتنها مده جان شیرین بباد

جب تو دیکھے کہ تمام لشکر نے پیٹھ پھیر دی — تو تنہائی میں اپنی جان شیریں کو برباد نہ کر

اگر بر کناری برفتن بکوش — وگر در میان لبس دشمن بپوش

اگر تو کنارے پہ ہو تو جانے میں کوشش کر — اور اگر درمیان میں ہے تو دشمن کا سامان کر

دگر خود هزاری و دشمن دویست ** چو شب شد در اقلیم دشمن مایست

اگر تم ایک ہزار ہو اور دشمن دو سو ** تو جب رات پڑے تو دشمن کے ملک میں مت ٹھہر

شب تیره پنجه سوار از کمین ** چو پانصد بشوکت بدرد زمین

اندھیری رات میں کمین گاہ سے پچاس سوار ** پانسو کی طرح دبدبہ سے زمین پھاڑ دیتے ہیں

چو خواهی بریدن بشب راهها ** حذر کن نخست از کمینگاهها

جب تو رات کو راہیں طے کرنا چاہے ** تو پہلے کمینگاہوں کا خیال رکھ

میان دو لشکر چو یک روزه راند ** سر پنجه زورمندش نماند

جب دو لشکروں کے درمیان ایک دن کی راہ رہے لڑائی رہے ** تو اس کے زورمند پنجے کی طاقت نہیں رہتی

تو آسوده بر لشکر مانده زن ** که نادان ستم کرد بر خویشتن

تو اپنی مشقت کی جگہ سے آرام کے ساتھ دشمن کو مار ** کیونکہ نادان نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے

چو دشمن شکستی میفگن علم ** که بازش نیاید جراحت بهم

جب تو نے دشمن کو شکست دی تو علم مت گرا ** کہ پھر اس کا زخم بھر نہ آسکیگا

بسی در قفای هزیمت مران ** نباید که دور افتی از یاوران

شکست کے بعد بہت پیچھا نہ کر ** کیونکہ ایسا نہ ہو کہ تو مددگاروں سے دور جا پڑے

هوا بینی از گرد هیجا چو میغ ** بگیرند گردت بزوبین و تیغ

لڑائی کی گرد سے تو ہوا کو بادل کی طرح دیکھیگا ** اور تجھے نیزہ اور تلوار سے گھیر لیں گے

بدنبال غارت نراند سپاه ** که خالی بماند پس پشت شاه

لوٹ کے پیچھے سپاہ کو نہ دوڑائے ** کیونکہ بادشاہ پیچھے خالی رہ جاتا ہے

سپاہ را نگہبانی شہریار ... بہ از جنگ در حلقۂ کارزار

سپاہی کے پیچھے بادشاہ کی نگہبانی کرنا ... لڑائی کے حلقے میں لڑائی سے بہتر ہے

گفتار

کلام

دلاور کہ باری تہوّر نمود ... بباید بمقدارش اندر فزود

جس دلاور نے ایک مرتبہ بہادری کی ہو ... اس کے حق خدمت میں زیادتی کرنی چاہیئے

کہ بار دگر دل نہد بر ہلاک ... ندارد ز پیکار یاجوج باک

تاکہ دوسری مرتبہ بھی ہلاکت کی طرف رخ کرے ... اور یاجوج سے بھی لڑائی کرنے سے نہ ڈرے

کنون دست مردان جنگی ببوس ... نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس

سپاہی کو اطمینان میں خوش رکھ ... کہ مصیبت کے وقت کام آتا ہے

سپاہی کہ کارش نباشد ببرگ ... چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ

لڑنے والے بہادر دل کا ہاتھ ابھی چوم ... نہ اس وقت جبکہ دشمن نے نقارہ جنگ بجا دیا ہو

نواحی ملک از کف بدسگال ... بلشکر نگہدار و لشکر بمال

جس سپاہی کے کاموں کا سامان نہ ہو ... وہ لڑائی کے دن کیوں مرنے پر دل رکھے

سپاہی در آسودگی خوش بدار ... کہ در حالت سختی آید بکار

دشمن کے ہاتھ سے اپنی سرحدیں سپاہیوں کی مدد سے ... محفوظ رکھ اور سپاہیوں کی حفاظت مال سے کر

ملک را بود بر عدو دست چیر ... چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر

جب لشکر والے آسودہ دل اور با اطمینان ہوں ... تو بادشاہ کا ہاتھ دشمن پر غالب آتا ہے

بہائی سر خویشتن می خورد	نہ انصاف باشد کہ سختی برد
وہ اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے	یہ انصاف نہیں اگر اسپر ظلم ہو
چو دارند گنج از سپاہی دریغ	دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
جب سپاہیوں کو مال دینے سے دریغ کریں	تو وہ تلوار پر ہاتھ لے جانے سے دریغ کریگا
چہ مردی کند در صف کارزار	چو دستش تہی باشد و کار زار
میدان جنگ میں وہ کیا بہادری کریگا	جب اس کا ہاتھ خالی ہو اور کام ابتر

گفتار

کلام

بہ پیکار دشمن دلیران فرست	ہزبران بناورد شیران فرست
دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج	اور شیروں کی لڑائی کے واسطے شیروں کو بھیج
برای جہاندیدگان کار کن	کہ صید آزمودہ است گرگ کہن
جہاں دیکھے ہوئے لوگوں کی عقل کے موافق کام کر	کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کو آزمائے ہوتا ہے
مترس از جوانان شمشیر زن	حذر کن ز پیران بسیار فن
جوان تلوار چلانے والوں سے مت ڈر	لیکن بہت سے ہنر جاننے والوں بوڑھوں سے پرہیز کر
جوانان پیل افگن و شیر گیر	ندانند دستان روباہ پیر
ہاتھی کو گرانے والے اور شیر کو پکڑنے والے جوان	بوڑھی لومڑی کے مکروں سے واقف نہیں ہوتے
خردمند باشد جہاندیدہ مرد	کہ بسیار گرم آزمودہ است و سرد
جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے	کیونکہ بہت سے گرم و سرد آزمائے ہوئے ہے

جوانانِ شائستۂ بخت ور ‏ ‏ ز گفتارِ پیران نپیچند سر

لائق اور صاحب نصیب جوان ‏ ‏ بوڑھوں کی باتوں سے سر نہیں پھیرتے

گرت مملکت باید آراستہ ‏ ‏ مدہ کارِ معظم بہ نوخاستہ

اگر تجھے ملک آراستہ چاہیئے ‏ ‏ تو بڑا کام نئے آدمیوں کو مت دے

سپاہ را مکن پیش رو جز کسی ‏ ‏ کہ در جنگ ہا بودہ باشد بسی

سپاہ کا سردار اس شخص کے سوا مت بنا ‏ ‏ جو اکثر جنگوں میں رہا ہو

نتابد سگِ صید روی از پلنگ ‏ ‏ ز روبہ رمد شیر نادیدہ جنگ

شکاری کتا چیتے سے سر نہیں پھیرتا ‏ ‏ لیکن شیر بغیر جنگ دیکھے لومڑی سے بھاگتا ہے

چو پروردہ باشد پسر در شکار ‏ ‏ نترسد چو پیش آیدش کارزار

جب لڑکا شکار میں پالا گیا ہو تو ‏ ‏ نہیں ڈرتا جب اس کے سامنے لڑائی ہو

بکشتی و نخچیر و آماج و گوی ‏ ‏ دلاور شود مرد پرخاشجوی

کشتی اور شکار اور نشانہ اور گیند میں ‏ ‏ لڑائی ڈھونڈنے والا مرد بہادر ہو

بگرمابہ پروردہ و عیش و ناز ‏ ‏ برنجد چو بیند درِ جنگ باز

حمام میں عیش و ناز سے پالا ہوا آزردہ ہوتا ہے ‏ ‏ جب جنگ کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے

دو مردش نشانند بر پشتِ زین ‏ ‏ بود کش زند کودکی بر زمین

جس کو دو آدمی زین پر بٹھاتے ہیں ‏ ‏ ہو سکتا ہے کہ ایک لڑکا اسے پٹک دے

یکی را کہ دیدی تو در جنگ پشت ‏ ‏ بکش گر عدو در مصافش نکشت

جس شخص کی پیٹھ تو نے لڑائی میں دیکھی ‏ ‏ تو اسے مار ڈال اگر دشمن نے اسے لڑائی میں نہیں مارا

مخنث بہ از مرد شمشیر زن ‌ ‌ ‌ که روز وغا سر بتابد چو زن

اس تلوار چلانے والے سے ہیجڑا بہتر ہے ‌ ‌ ‌ جو لڑائی کے دن عورت کی طرح سر پھیرے

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت گرگین بہ فرزند خویش ‌ ‌ ‌ چو قربان پیکار بربست و کیش

گرگین نے اپنے لڑکے سے کیا ہی خوب کہا ‌ ‌ ‌ جب اس نے لڑائی کا کمان اور ترکش باندھا

اگر چون زنان جست خواہی گریز ‌ ‌ ‌ مرو آب مردان جنگی مریز

اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہے ‌ ‌ ‌ تو لڑائی میں مت جا اور لڑنے والوں کی عزت مت مٹا

سواریکہ بنمود در جنگ پشت ‌ ‌ ‌ نہ خود را کہ نام آوران را بکشت

جس سپاہی نے میدان جنگ میں پیٹھ دکھائی ‌ ‌ ‌ اس نے اپنے آپ کو نہیں بلکہ تمام بہادروں کو مار ڈالا

تہوّر نیاید مگر زان دو یار ‌ ‌ ‌ کہ افتند در حلقۂ کارزار

ان دو یاروں کے سوا کسی سے بہادری نہ ہووے ‌ ‌ ‌ جو لڑائی کے میدان میں گر پڑیں

دو ہمجنس و ہم سفرہ و ہمزبان ‌ ‌ ‌ بکوشند در قلب ہیجا بجان

دو ہم قوم ہم نوالہ اور ہم زبان ‌ ‌ ‌ جو لڑائی کے اندر جان سے کوشش کرتے ہیں

کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر ‌ ‌ ‌ برادر بچنگال دشمن اسیر

اس واسطے کہ اس کو تیر کے سامنے سے ہٹ جانے میں شرم ‌ ‌ ‌ آتی ہے جب بھائی کو دشمن کے پنجے میں دیکھتا ہے

چو بینی کہ یاران نباشند یار ‌ ‌ ‌ ہزیمت بجائی غنیمت شمار

جب تو دیکھے کہ یار مددگار نہ ہودیں ‌ ‌ ‌ تو شکست کو غنیمت سمجھ

گفتار

کلام

دو تن پرور ای شاه کهتر نواز	یکی اهل بازو و دوم اهل راز
اے چھوٹوں کے پرورش کرنیوالے بادشاہ دو شخصوں کی پرورش کر	ایک اپنے مصاحب کی دوسرے جوانمرد کی
ز نام آوران گوی دولت برند	که دانا و شمشیر زن پرورند
جو لوگ داناؤں اور تلوار چلانیوالوں کو پالتے ہیں	وہ ناموروں سے سبقت کی گیند لے جاتے ہیں
هر آن کو قلم را نورزید و تیغ	بر او گر بمیرد مگو ای دریغ
جس شخص نے تلوار اور قلم کو حاصل نہیں کیا	اگر وہ مرجائے تو افسوس مت کر
قلمزن نگهدار و شمشیر زن	نه مطرب که مردی نیاید ز زن
اہل قلم اور تلوار چلانے والے کی حفاظت کر	نہ کہ گویئے کی کیونکہ عورت سے بہادری نہیں ہوسکتی
نه مردیست دشمن در اسباب جنگ	تو مدهوش ساقی و آواز چنگ
یہ بہادری نہیں ہے کہ دشمن سامان جنگ میں ہو	اور تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو
بسا اهل دولت ببازی نشست	که دولت برفتش ببازی ز دست
اکثر دولتمند کھیل میں بیٹھے	کہ دولت کھیل میں ان کے ہاتھ سے گئی

گفتار

کلام

نگویم ز جنگ بد اندیش ترس	در آوازهٔ صلح ازو بیش ترس
میں یہ نہیں کہتا کہ بداندیش کی لڑائی سے ڈر	صلح کے آوازے سے اس سے زیادہ ڈر

بسا کس بروز آیت صلح خواند / چو شب شد سپہ بر سر خفتہ راند

بہت سے لوگوں نے صلح کی راہ روایت (الصلح خیر) پڑھی / جب رات ہوئی تو سوئے ہوئے کے سر پر فوج چڑھا دی

زرہ پوش خسپند مرد اوژنان / کہ بستر بود خوابگاہ زنان

آدمیوں کو گرانے والے زرہ پہنکر سوتے ہیں / اس واسطے کہ بچھونا عورتوں کے سونے کی جگہ ہے

بہ خیمہ درون مرد شمشیر زن / برہنہ نخسپد چو در خانہ زن

تلوار مارنے والا آدمی خیمہ کے اندر اس طرح برہنہ نہیں سوتا / جس طرح عورتیں مکان کے اندر

بباید نہان جنگ را ساختن / کہ دشمن نہان آورد تاختن

سامان جنگ پوشیدہ طور پر کرنا چاہیئے / اس واسطے کے دشمن پوشیدہ حملہ کرتا ہے

حذر کار مردان کار آگہ است / یزک سد روئین لشکر گہ است

واقف کار آدمی پرہیز کرتے ہیں / آگے کی فوج لشکرگاہ کے لئے کانسی کی دیوار ہے

گفتار

کلام

میان دو بدخواہ کوتاہ دست / نہ فرزانگی باشد ایمن نشست

دو کمزور دشمنوں کے درمیان / بے پرواہ بیٹھے رہنا عقلمندی نہیں ہے

کہ باہر دو باہم سگالند راز / شود دست کوتہ ایشان دراز

اس واسطے کہ اگر دونوں آپس میں رائے سوچیں / تو ان کا کمزور ہاتھ دراز ہو جائے

یکی را بہ نیرنگ مشغول دار / دگر را برآور ز ہستی دمار

ایک کو حیلہ میں مشغول رکھ / اور دوسرے کی ہستی سے ہلاکت نکال

اگر دشمنی پیش گیرد ستیز
بشمشیر تدبیر خونش بریز

اگر کوئی دشمن لڑائی اختیار کرے
تو تدبیر کی تلوار سے اس کا خون گرا

برو دوستی گیر با دشمنش
که زندان شود پیرهن بر تنش

جا اور اس کے دشمن کے ساتھ دوستی اختیار کر
تاکہ اب اس کے بدن پر قید خانہ بن جائے

چو در لشکر دشمن افتد خلاف
تو بگذار شمشیر خود در غلاف

دشمن کی فوج میں مخالفت بڑھ جائے
تو تو اپنی تلوار میان میں بند کر دے

چو گرگان پسندند بر هم گزند
بر آساید اندر میان گوسفند

جب بھیڑیئے آپس میں لڑائی پسند کریں
تو بکری درمیان میں آرام پا لے

چو دشمن بدشمن شود مشتغل
تو با دوست بنشین بآرام دل

جب دشمن دشمن کے ساتھ مشغول ہو جائے
تو تو دوست کے ساتھ تسکین سے بیٹھ

گفتار در ملاطفت دشمن از روی عاقبت اندیشی

دور اندیشی سے دشمن کے ساتھ مہربانی کرنا

چو شمشیر پیکار برداشتی
نگهدار پنهان ره آشتی

جب تو نے لڑائی کی تلوار اٹھائی
تو پوشیدہ طور پر صلح کا بھی خیال رکھ

که لشکر شکافان مغفر شگاف
نهان صلح جویند و پیدا مصاف

اس واسطے کہ لشکر پھاڑنے والے اور خود چیرنے والے
پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں اور ظاہر [illegible] لڑائی کرتے ہیں

دل مرد میدان نهانی بجوی
که باشد که در پایت افتد چو گوی

میدان کے مرد کا دل پوشیدہ ڈھونڈ کیونکہ
ہو سکتا ہے کہ گیند کی طرح تیرے پاؤں پر گر پڑے

چو سالاری از دشمن افتد بہ چنگ
بکشتن درش کرد باید درنگ

جب دشمن کا کوئی سردار ہاتھ میں آوے
تو اس کے مار ڈالنے میں دیر کرنا چاہیئے

کہ افتد کزین نیمہ ہم سروری
بماند گرفتار در چنبری

کیونکہ نہ جانئے کہ اُدھر کا بھی کوئی سردار
کسی گھیرے میں گرفتار ہو جائے

وگر کشتی این بندی ریش را
نبینی دگر بندی خویش را

اگر تو نے اس زخمی قیدی کو مار ڈالا
تو پھر تو اپنا قیدی بھی نہ دیکھیگا

نترسد کہ دورانش بندی کند
کہ بر بندیان زورمندی کند

کیا وہ قیدیوں پر سختی کرتا ہے
وہ نہیں ڈرتا کہ زمانہ اس کو بھی قید کر دیگا

کسی بندیان را بود دستگیر
کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر

وہ شخص قیدیوں کا ہاتھ پکڑنے والا ہوتا ہے
کہ آپ کبھی کی قید میں قید ہوا ہو

اگر سر نہد بر خطت سروری
چو نیکش بداری نہد دیگری

اگر تیرے حکم پر کوئی سردار سر جھکائے
جب تو اس کو اچھی طرح رکھے تو وہ دوبارہ پھر سر جھکائیگا

اگر خفیہ دہ دل بدست آوری
ازان بہ کہ صد رہ شبیخون بری

اگر پوشیدہ طور پر دس دل ہاتھ میں لائے
اس سے بہتر ہے کہ سو کو تو شبخون میں پکڑے

گفتار اندر حذر کردن از دشمنی کہ در طاعت آید

اس دشمن سے پرہیز کرو جو پناہ اور اطاعت میں آئے

گرت خویش دشمن شود دوستدار
ز تلبیسش ایمن مشو زینہار

اگر دشمن کا رشتہ دار تیرا دوست ہو
تو اس کے مکر سے ہرگز بے پرواہ مت ہو

که گردد درونش بکین تو ریش
چو یاد آیدش مهر پیوند خویش

کیونکہ جب اس کو اپنے عزیز کی محبت یاد آئے
تو اس کا دل تیری دشمنی سے زخمی ہو

بد اندیش را لفظ شیرین مبین
که ممکن بود زهر در انگبین

دشمن کی میٹھی باتوں پر خیال مت کر
اس واسطے ممکن ہے کہ شہد میں زہر ہووے

کسی جان از آسیب دشمن ببرد
که مر دوستان را بدشمن شمرد

جس شخص نے دوستوں کو دشمن شمار کیا
وہ دشمن کے آسیب سے جان سلامت لیگیا

نگهدارد آن شوخ در کیسه دُر
که بیند همه خلق را کیسه بُر

وہ دانا موتی کو تھیلی میں محفوظ رکھتا ہے
جب وہ دیکھتا ہے کہ تمام خلقت جیب کترنے والی ہے

سپاهی که عاصی شود در امیر
ورا تا توانی بخدمت مگیر

جو سپاہی کہ مالک کا نافرمان ہو
اس سے جب تک ہو سکے تو خدمت مت لے

ندانست سالار خود را سپاس
ترا هم نداند ز غدرش هراس

اس نے اپنے سردار کا شکریہ نہ ادا کیا
تیرا بھی نہیں کرے گا اس کی بیوفائی سے ڈر

بسوگند و عهد استوارش مدار
نگهبان پنهان برو برگمار

اس کے اقرار قسم کو درست مت جان
اس پر پوشیدہ نگہبان مقرر کر

نو آموز را ریسمان کن دراز
نه بگسل که دیگر نه بینیش باز

نئے سیکھے ہوئے کی رسی دراز کر اور اسے
مت توڑ کیونکہ تو اسے دوبارہ نہ دیکھیگا

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار
بگیری بزندانیانش سپار

جیسے تو دشمن کا ملک لڑائی اور محاصرے سے لے
تو اس کو قیدیوں کے سپرد کر دے

که بندی چو دندان بخون در برد　　ز حلقوم بیدادگر خون خورد

اس واسطے کہ جب بندی دانت خون میں ڈبوئے　　تو ظالم کی گردن سے خون چوسیگا

چو بهر کندی از دست دشمن دیار　　رعیت بسامان تر از وی بدار

جب دشمن کے ہاتھ سے تو نے ملک لے لیا　　تو پہلے سے زیادہ اسے سازو سامان سے رکھ

که گر باز کوبد در کارزار　　بر آرند عام از دماغش دمار

اس واسطے کہ اگر پھر لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹائے　　تو تیرے آدمی اس کے دماغ سے ہلاکت نکالدیں

وگر شهریان را رسانی گزند　　در شهر بر روی دشمن مبند

اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچائے　　تو تو شہر کا دروازہ دشمن پر بند نہ کر

مگو دشمن تیغ زن بر در است　　که هم باز دشمن بشهر اندر است

جبکہ دشمن کا شریک شہر میں ہے تو یہ مت کہو　　کہ تلوار مارنے والا دشمن دروازے پر ہے

بتدبیر جنگ بداندیش کوش　　مصالح بیندیش و نیت بپوش

اگر دوستی چاہتا ہے تو دشمن سے لڑائی کی کوشش کر　　تو دوستی کا راستہ ڈھونڈ لیکن پوشیدہ رکھ

منه در میان راز با هر کسی　　که جاسوس هم کاسه دیدم بسی

ہر ایک پر راز مت کھول کیونکہ بہت　　دفعہ میں نے جاسوس کو ہمپیالہ دیکھا ہے (دشمن کے)

سکندر که با شرقیان حرب داشت　　در خیمه گویند در غرب داشت

سکندر کہ جو مشرق سے لڑتا تھا کہتے ہیں　　کہ خیمہ کا دروازہ مغرب میں رکھتا تھا

چو بهمن بزاولستان خواست شد　　چپ آوازه افگند و از راست شد

جب بہمن نے زابلستان کی طرف جانا چاہا　　تو آوازہ بائیں طرف کی دی اور داہنی طرف گیا

اگر جز تو داند که عزم تو چیست | بر آن رای و دانش بباید گریست

اگر تیرے سوا کوئی تیرا ارادہ جانتا ہے | تو ایسی عقل اور دانائی پر رونا چاہیئے

کرم کن نہ پرخاش و کین آوری | کہ عالم بزیر نگین آوری

دشمنی اور لڑائی کی بجائے بخشش کرتا کہ | تو تمام عالم کو زیر کرے

چو کاری برآید بلطف و خوشی | چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی

جب خوشی اور مہربانی سے تیرا کام نکلتا ہے | تو کیا حاجت ہے تیزی اور قتل کی

نخواہی کہ باشد دلت دردمند | دل دردمندان برآور ز بند

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دردمند نہ ہو | تو دردمندوں کا دل قید سے آزاد کر

بہ بازو توانا نباشد سپاہ | برو ہمت از ناتوانان بخواہ

قوت سے سپاہ زبردست نہیں ہوتی | جا اور ناتوان سے قوت طلب کر

دعای ضعیفان امیدوار | ز بازوی مردی بہ آید بکار

امیدوار کمزوروں کی دعا | جوانمردی کی قوت سے زیادہ کام آتی ہے

ہر آنکہ استعانت بدرویش برد | اگر بافریدون زد از پیش برد

جس نے کہ درویش سے مدد حاصل کی | وہ فریدوں سے لڑا تو بھی سبقت لے گیا

باب دوم در احسان

دوسرا باب | احسان کا بیان

اگر ہوشمندی بمعنی گرای | کہ معنی ز صورت بماند بجای

اگر تو عقلمند ہے تو حقیقت کی طرف مائل رہ | کیونکہ حقیقت کو بقا ہے صورت کو بقا نہیں ہے

کرا دانش و جود و تقوی نبود	بصورت درش هیچ معنی نبود
جس کو دانائی بخشش اور پرہیزگاری نہ تھی	اس کی صورت میں حقیقت نہ تھی
کسی خسپد آسوده در زیر گل	که خسپند ازو مردم آسوده دل
وہ آدمی قبر میں آرام سے سوئیگا	کہ اس سے مخلوق آسودہ دل سوئیں
غم خویش در زندگی خور که خویش	بمرده نپردازد از حرص خویش
تو اپنا غم زندگی میں کھا کہ اپنا عزیز	مردہ کی طرف اپنی حرص سے متوجہ نہ ہو
زر و نعمت اکنون بده کان تست	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
مال اور نعمت ابھی دے کہ تیرا ہے	کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے
نخواهی که باشی پراگنده دل	پراگندگان را ز خاطر مهل
اگر تو چاہتا ہے کہ پراگندہ دل نہ ہووے	تو پراگندہ دلوں کو مت بھلا
پریشان کن امروز گنجینه چست	که فردا کلیدش نه در دست تست
آج کے دن خزانہ خرچ کر	کیونکہ کل اس کی کنجی تیرے ہاتھ میں نہیں ہے
تو با خود ببر توشهٔ خویشتن	که شفقت نیاید ز فرزند و زن
تو اپنا زاد سفر اپنے ساتھ لے جا	کیونکہ لڑکے اور عورت سے مہربانی نہیں ہوسکتی
کسی گوی دولت ز دنیا برد	که با خود نصیبی بعقبی برد
وہ شخص دولت کا گیند دنیا سے لے جاتا ہے	جو اپنے ساتھ اپنا حصہ عقبیٰ میں لے جاتا ہے
بغمخوارگی چون سر انگشت من	نخارد کسی در جهان پشت من
غمخواری سے میرے ناخن کے سوا	کوئی میری پیٹھ نہ کھجاوے

مکن بر کفِ دست نہ ہرچہ ہست — کہ فردا بدندان بری پشتِ دست

جو کچھ ہے آج ہی خرچ نہ کر — تاکہ کل اپنی ہتھیلی کی پیٹھ نہ کاٹے

بپوشیدنِ سترِ درویش کوش — کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش

درویش کا بدن چھپانے میں کوشش کر — تاکہ خدا تیرا پردہ چھپانے والا ہو

مگردان غریب از درت بی نصیب — مبادا کہ گردی بدرہا غریب

مسافر کو اپنے دروازے سے خالی مت پھیر — تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو مسافر ہو کر دروازوں پر پھرے

بزرگی رساند بمحتاج خیر — کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر

وہ بزرگ محتاج کا بھلا کرتا ہے — جو ڈرتا ہے کہ میں دوسرے کا محتاج نہ ہوں

بحالِ دلِ خستگان درنگر — کہ باری دلِ خستہ باشی مگر

زخمی دلوں کے حال پر التفات کر — کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کبھی تیرا دل بھی زخمی ہو

فروماندگان را درون شاد کن — ز روزِ فروماندگی یاد کن

عاجزوں کا دل شاد کر — اور عاجزی کا دن یاد کر

نخواہندۂ بر درِ دیگران — بشکرانہ خواہندہ از در مران

تو دوسروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے — اس لئے تو شکرانے میں مانگنے والوں کو دروازے سے مت ہٹا

گفتار اندر نواختِ یتیمان و رحمت بر حالِ ایشان

یتیموں کی خاطرداری کرنے — اور ان کے حال پر رحم کرنے میں

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن — غبارش بیفشان و خارش بکن

یتیموں کے سر پر سایہ ڈال اور اس کے سر سے — خاک جھاڑ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال

ندانی چه بودش فرومانده سخت
بود تازه بی بیخ هرگز درخت

تو نہیں جانتا کہ وہ کس قدر عاجز ہوگیا ہے
کیو درخت بغیر جڑ کے ہرگز تازہ نہیں ہوسکتا

چو بینی یتیمی سر افگنده پیش
مده بوسه بر روی فرزند خویش

جب تو کسی یتیم کو سر جھکائے ہوئے اپنے سامنے دیکھے
تو اپنے بیٹے کے منہ پر بوسہ مت دے

یتیم ار بگرید که نازش خرد
وگر خشم گیرد که بارش برد

اگر یتیم روئے تو کون اس کا ناز اٹھائے
اور اگر غصہ ہو تو کون اس کا بوجھ اٹھائے

الا تا نگرید که عرش عظیم
بلرزد همی چون بگرید یتیم

خبردار کہ رونے نہ پائے کیونکہ عرش اعظم
لرزتا ہے جب کوئی یتیم روتا ہے

برحمت بکن آبش از دیده پاک
به شفقت بیفشانش از چهره خاک

شفقت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ
اور مہربانی سے اس کے چہرے سے خاک جھاڑ

اگر سایهٔ خود برفت از سرش
تو در سایهٔ خویشتن پرورش

اگر اس کا سایہ سر سے گذر گیا ہے
تو تو اسے اپنے سایہ میں پال

من آنگه سر تاجور داشتم
که سر در کنار پدر داشتم

میں اس وقت تاج والا سر رکھتا تھا
جب سر باپ کی گود میں رکھتا تھا

اگر بر وجودم نشستی مگس
پریشان شدی خاطر چند کس

اگر میرے بدن پر مکھی بیٹھتی تھی
تو چند آدمیوں کا دل پریشان ہوجاتا تھا

کنون گر بزندان برندم اسیر
نباشد کس از دوستانم نصیر

اب اگر مجھے قید میں لے جائیں
تو کوئی میرے دوستوں سے مددگار نہ ہوگا

مرا باشد از درد طفلان خبر — که در طفلی از سر برفتم پدر

مجھ کو بچوں کے درد سے آگاہی ہے — کیونکہ بچپن میں میرے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا تھا

حکایت در ثمرۂ نیکوکاری

بابت اندر نیکی کے ثمرے کے

کسی دید در خواب صدرِ خجند — که خاری ز پای یتیمی بکند

خجند کے سردار نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا — کہ ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالتا ہے

همی گفت و در روضه‌ها می‌چمید — کزان خار بر من چه گلها دمید

بہشتوں میں ٹہلتا تھا اور یہ کہتا تھا — کہ اس خار سے مجھ پر کیا گل اگ گئے

مشو تا توانی ز رحمت بری — که رحمت برندت چو رحمت بری

مہربانی کرنے سے آزردہ مت ہو تاکہ — جب تو آزردہ ہو تو تجھ پر مہربانی کریں

چو انعام کردی مشو خودپرست — که من سرورم دیگری زیردست

جب تو احسان کرے تو اس بات پر متکبر مت ہو — کہ تو سردار ہے اور دوسرا کمزور

اگر تیغ دورانش انداخته‌ست — نه شمشیر دوران هنوز آخته‌ست

اگر زمانے کی تلوار نے اسے گرایا ہے — تو کیا زمانے کی تلوار ابھی تک کھینچی ہوئی نہیں ہے

چو بینی دعاگوی دولت هزار — خداوند را شکر نعمت گزار

اگر تو اپنی دولت کی دعا مانگنے والے ہزاروں دیکھے — تو خدا کی نعمت کا شکر کر

که چشم از تو دارند مردم بسی — نه تو چشم داری بدست کسی

کہ تجھ سے بہت لوگ امید رکھتے رہیں — لیکن تو کسی کے ہاتھ کی طرف نہیں دیکھتا

کرم خوانده ام سیرت سروران　　غلط گفتم اخلاق پیغمبران

بخشش سرداروں کی خصلت ہے میں نے پڑھا ہے　　بلکہ جس نے غلط کہا ہے پیغمبروں کا اخلاق ہے

حکایت در اخلاق پیغمبران

در اخلاق پیغمبران

شنیدم که یک هفته ابن السبیل　　نیامد بمهمان سرای خلیل

میں نے سنا کہ ایک ہفتہ کوئی مسافر　　حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے میں نہ آیا

ز فرخنده خوئی نخوردی پگاه　　مگر بینوائی درآید ز راه

مبارک عادت ہونے کی وجہ سے صبح کو نہ کھاتے　　مگر جب کوئی غریب مسافر سے آجاتا

برون رفت و هر جانبی بنگرید　　بر اطراف وادی نگه کرد و دید

باہر گئے اور ہر طرف دیکھا　　اور بیابان اور اس کے ادھر ادھر دیکھا

به تنها یکی در بیابان چو بید　　سر و مویش از برف پیری سفید

ایک شخص بیابان میں بید کی طرح اکیلا　　اور اس کے سر کے بال بڑھاپے سے برف کی طرح سفید تھے

بدلداریش مرحبائی بگفت　　برسم کریمان صلائی بگفت

دلداری کے واسطے اُسے مرحبا کہا　　اور کریموں کی طرح اسے کھانے کی دعوت دی

که ای چشمهای مرا مردمک　　یکی مردمی کن بنان و نمک

کہ اے میری آنکھ کی پتلی ایک بار　　روٹی اور نمک سے مروت کر

نعم گفت و برجست و برداشت گام　　که دانست خلقش علیه السلام

اس نے ہاں کہا اٹھا اور قدم بڑھایا اس واسطے　　کہ اس نے حضرت خلیل کی اچھی عادت دیکھی

رقیبان مهمان سرای خلیل — بعزت نشاندند پیر ذلیل

حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے کے منتظموں نے — بڑی عزت سے کم مایہ بوڑھے کو بٹھایا

بفرمود ترتیب کردند خوان — نشستند بر هر طرف همگنان

فرمایا اور دسترخوان آراستہ کیا — اور سب لوگ ہر طرف بیٹھے

چو بسم الله آغاز کردند جمع — نیامد ز پیرش حدیثی به سمع

جب سب نے بسم اللہ شروع کی — تو بوڑھے سے کوئی بات کان میں نہ آئی

چنین گفت ای پیر دیرینه روز — چو پیران نمی بینمت صدق و سوز

اس کو ایسا کہا اے زیادہ دن کے بوڑھے — میں بوڑھوں کی طرح صدق و سوز نہیں دیکھتا

نه شرطست وقتی که روزی خوری — که نام خداوند روزی بری

کیا یہ شرط نہیں ہے کہ جب تو کھانا کھائے — تو روزی دینے والے مالک کا نام نہ لے

بگفتا نگیرم طریقت بدست — که نشنیدم از پیر آذرپرست

اس نے کہا میں تیرا طریقہ اختیار نہیں کرونگا — کیونکہ میں نے آتش پرست مرشد سے نہیں سنا

بدانست پیغمبر نیک فال — که گبرست پیر تباه بود حال

نیک خصلت پیغمبر نے جان لیا — کہ پریشان حال بوڑھا آتش پرست ہے

بخواری براندش چو بیگانه دید — که منکر بود پیش پاکان پلید

ذلت کے ساتھ اس کو نکالا کیونکہ اسے اجنبی دیکھا — کیونکہ پاک لوگوں کے پاس پلید برا ہوتا ہے

سروش آمد از کردگار جلیل — به هیبت ملامت کنان کای خلیل

خداوند تعالی کی طرف سے وحی آئی — اور جلال کے ساتھ سرزنش کی اور کہا اے خلیل

منش داده صد ساله روزی و جان — ترا نفرت آمد از و یک زمان

جس نے اسے سو سال روزی اور جان دی ہے — تجھے ایک ساعت میں نفرت آ گئی

گر او می برد پیش آتش سجود — تو با پس چرا می بری دست جود

اگر وہ آگ کے آگے سجدہ لے جاتا ہے — تو تم کیوں بخشش کا ہاتھ پیچھے لے جاتے ہو

گفتار در احسان با مردم نیک و بد

اچھے اور برے لوگوں سے احسان کرنے کے بیان میں

گره بر سر بند احسان مزن — که این زرق و شید است و آن مکر و فن

احسان کی گرہ پر تو گرہ مت لگا — کیونکہ یہ ریا اور فریب ہے اور وہ مکر و فن

زیان میکند مرد تفسیر دان — که علم و ادب می فروشد بنان

تفسیر جاننے والا شخص نقصان کرتا ہے — کہ علم و ادب روٹی کے عوض بیچتا ہے

کجا عقل یا شرع فتوی دهد — که مرد خرد دین بدنیا دهد

عقل شرع کے ساتھ کب فتوی دیوے — کہ عقلمند آدمی دنیا کے عوض دین دیوے

ولیکن تو بستان که صاحب خرد — از ارزان فروشان برغبت خرد

ولیکن تو خرید کر کیونکہ عقلمند — سستا بیچنے والوں سے خواہش سے خریدتا ہے

حکایت عابد با شیاد شوخ دیده

ایک عابد کا قصہ — بے حیا مکار کے ساتھ

زباندانی آمد بصاحبدلی — که محکم فرو مانده ام در گلی

ایک گویا ایک عارف کے پاس آیا اور کہا — کہ ایک طرح کے کیچڑ میں سخت گرفتار رہوں

یکی سفله را ده درم بر منست — که دانگی ازو بر دلم ده منست

ایک کمینے کے دس درم مجھ پر رہا — اور اس کا ایک دانگ میرے دل پر دس من ہے

همه شب پریشان ازو حال من — همه روز چون سایه دنبال من

تمام رات اس سے میرا حال پریشان رہتا ہے — اور تمام دن سایہ کی طرح میرے پیچھے ہے

بکرد از سخنهای خاطر پریش — درون دلم چون در خانه ریش

دل پریشان کرنیوالی باتوں سے — میرا دل میرے گھر کے دروازے کی طرح مجروح کیا

خدایش مگر تا ز مادر بزاد — جز این ده درم چیز دیگر نداد

جب سے اس کو ماں نے جنا ہے شاید خدا نے — ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا

ندانسته از دفتر دین الف — نخوانده بجز باب لا ینصرف

دین کی کتاب کا الف تک نہ جانتا — اور نہ خرچ کرنے کے سوا اور کچھ نہ جانتا

خور از کوه یک روز سر بر نزد — کز آن قلتبان حلقه بر در نزد

آفتاب نے پہاڑ سے ایک دن سر نہیں اٹھایا — کہ اس بھڑوے نے دروازے پر حلقہ نہ مارا ہو

در اندیشه‌ام تا کدامم کریم — از آن سنگدل دست گیرد بسیم

میں اس فکر میں ہوں کہ کوئی سخی میری روپیہ سے دستگیری کرے — مجھے اس سنگدل کے ہاتھ سے چھڑا دے

شنید این سخن پیر فرخ نهاد — درستی دو در آستینش نهاد

شیخ مبارک نسل نے یہ بات سنی — اور اس کی آستین میں دو اشرفیاں رکھدیں

زر افتاد در دست افسانه گوی — برون رفت از آنجا چو زر تازه روی

بات بنانے والے کے ہاتھ میں اشرفیاں پڑیں — اور وہاں سے خوش چہرہ آفتاب کی طرح گیا

یکی گفت شیخ این ندانی که کیست
بر او گر بمیرد نباید گریست

ایک شخص نے کہا اے عارف تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے
اسپر جو مر جائے تو رونا نہیں چاہیئے

گدائی که بر شیر نر زین نهد
ابوزید را اسپ و فرزین نهد

وہ فقیر ہے کہ نر شیر پر سوار ہووے
ابوزید کو اسپ اور فرزین دیوے

برآشفت عابد که خاموش باش
تو مرد زبان نیستی گوش باش

عارف رنجیدہ ہوا اور کہا کہ چپ رہ
تو بات کہنے کے قابل نہیں ہے سنتا رہ

اگر راست بود آنچه پنداشتم
ز خلق آبرویش نگه داشتم

اگر وہ سچ ہے جو کچھ میں نے سمجھا
تو لوگوں سے اس کی آبرو میں نے بچائی

اگر شوخ چشمی و سالوس کرد
الا تا نپنداری افسوس کرد

اگر اس نے بے باکی اور مکر کیا
تو خبردار ہرگز مت سمجھ کہ میں نے افسوس کیا

که خود را نگه داشتم آبروی
ز دست چنان گربز یاوه گوی

اس واسطے کہ میں نے
ایسے مکر کرنے والے سے آبرو بچائی

بد و نیک را بذل کن سیم و زر
که این کسب خیر است و آن دفع شر

برے اور اچھے پر چاندی اور سونا بخشش کر
کیونکہ یہ نیکی حاصل کرتا اور وہ فساد دور کرتا ہے

خنک آنکه در صحبت عاقلان
بیاموزد اخلاق صاحبدلان

وہ شخص اچھا ہے کہ عقلمندوں کی صحبت میں
زندہ دل لوگوں کی خصلت سیکھے

گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش
بعزت کنی پند سعدی بگوش

اگر تجھے عقل سمجھ ہوش تدبیر ہے
تو سعدی کی نصیحت سن

که غالب درین شیوه دارد دلی	نه در چشم و زلف و بناگوش و خال
کیونکہ آنکھ	اور زلف اور تل اور کان کی گفتگو کرتا ہے

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

یکی رفت و دنیا از و یادگار		خلف برد صاحبدلی هوشیار
کنجوس باپ	اور	سخی بیٹا
ایک آدمی مر گیا اور اس کی یادگار		ایک عقلمند اور سخی لڑکا تھا
نه چون ممسکان دست بر زر گرفت		چو آزادگان دست از و برگرفت
بخیلوں کی طرح روپیہ بند نہ کیا		بلکہ بے پرواہوں کی طرح اس سے ہاتھ اٹھا لیا
ز درویش خالی نماندی درش		مسافر بمهمان سرای اندرش
فقیر سے اس کا دروازہ خالی نہ رہتا تھا		اور مسافر اس کے مسافرخانے میں رہتے تھے
دل خویش و بیگانه خورسند کرد		نه همچون پدر سیم و زر بند کرد
اپنے اور بیگانے کا دل خوش کر دیا		نہ کہ باپ کی طرح روپیہ جمع کیا
ملامت کنی گفتش ای باد دست		بیکره پریشان مکن هر چه هست
ایک ملامت کرنے والے نے اسے کہا		کہ اسے فضول خرچ یکبارگی سب کچھ نہ خرچ کر دے
بسالی توان خرمن اندوختن		بیکدم نه مردی بود سوختن
خرمن تو صرف ایک سال میں جمع کرتے ہیں		اس کو ایک دم جلا دینا انسانیت نہیں ہے
چو در تنگدستی نداری شکیب		نگهدار وقت فراخی حسیب
جب تو مفلسی میں صبر نہیں کرتا		تو آسودگی کے وقت حساب کا خیال رکھ

مثل

مثل

بدختر چه خوش گفت بانوی ده — که روز نوا برگ سختی بنه

گاؤں کی ایک عورت نے لڑکی سے کیا ہی خوب کہا — کہ آسودگی کے دن پریشانی کا سامان جمع رکھ

همه وقت بردار مشک و سبوی — که پیوسته در ده روان نیست جوی

ہر وقت مشک اور گھڑا بھرا رکھ — کیونکہ گاؤں میں ہمیشہ نہر جاری نہیں رہتا

بدنیا توان آخرت یافتن — بزر پنجهٔ دیو بر تافتن

دنیا سے عقبیٰ حاصل کر سکتے ہیں — روپیہ سے ایک دیو کا پنجہ پھیرنا ممکن ہے

ز دست تهی بر نیاید امید — بزر برکنی چشم دیو سفید

خالی ہاتھ سے امید بر نہ آئے — روپیہ سے تو سفید دیو کی آنکھ نکال سکتا ہے

اگر تنگدستی مرو پیش یار — وگر سیم داری بیا و بیار

اگر تو مفلس ہے تو یار کے سامنے مت جا — اور اگر تو چاندی رکھتا ہے تو آ اور لے آ

تهیدست در خوبرویان مپیچ — کنی هیچ مفلس نیرزد بهیچ

خالی ہاتھ خوبصورتوں سے مت مل — اس واسطے کہ مفلس کسی چیز کے لایق نہیں ہوتا

وگر هر چه داری بکف بر نهی — کف وقت حاجت بماند تهی

اور جو کچھ ہے تو برباد کرے گا — تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہیگا

گدایان بسعی تو هرگز قوی — نگردند ترسم تو لاغر شوی

فقیر تیری کوشش سے ہرگز قوی نہیں ہو سکتا — مگر میں ڈرتا ہوں کہ تو لاغر ہو جائیگا

باز آمدن بحکایت فرزند خلف

پھر لایق بیٹے کی طرف متوجہ ہوا ہوں

چو مناع خیر این حکایت بگفت	ز غیرت جوانمرد را رگ نخفت
جب نیکی سے باز رکھنے والے نے یہ بات کہی	تو جوانمرد کی رگیں غیرت سے سست ہوئیں
پراگنده دل گشت از آن گفتگوی	بر آشفت و گفت ای پراگنده گوی
اس بات سے اس کا دل آزردہ ہوا	اور کہا اسے بے ہنگام بکنے والے
مرا دستگاهی که پیرامن است	پدر گفت میراث جد من است
میرا سرمایہ جو میرے پاس ہے	میرے والد نے کہا کہ میرے دادا کی وراثت ہے
نه ایشان بخست نگهداشتند	بحسرت بمردند و بگذاشتند
کیا انہوں نے بخیل پن سے جمع نہیں کیا	افسوس سے مرگئے اور چھوڑ گئے
بدستم بیفتاد مال پدر	که بعد از من افتد بدست پسر
میرے ہاتھ باپ کا مال پڑا	اور میرے بعد لڑکے کے ہاتھ میں پڑیگا
همان به که امروز مردم خورند	که فردا پس از من بیغما برند
یہ بہتر ہے کہ میرے سامنے لوگ کھائیں	بہتر ہے اس سے کہ میرے بعد لوٹ لیجاویں
خور و پوش و بخشای و راحت رسان	نگه می چه داری ز بهر کسان
کھا پہن اور بخشش کر اور آرام پہنچا	لوگوں کے واسطے کیوں نگہ رکھتا ہے
برند از جهان با خود اصحاب رای	فرومایه ماند بحسرت بجای
عقلمند جہان سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں	اور کمینے حسرت کیساتھ اپنی جگہ رہ جاتے ہیں

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست — کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

اب زر و مال دے کہ تیرا ہے — اس واسطے کہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری — بخر جان من ورنہ حسرت خوری

تو دنیا سے عقبیٰ خرید سکتا ہے — اے میرے فرزند خرید ورنہ افسوس کریگا

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان

ہمسایوں کو آرام پہنچانے کے بیان میں

بزارید وقتی زنی پیش شوی — کہ دیگر مخر نان ز بقال کوی

ایک دفعہ ایک عورت خاوند کے سامنے روئی — کہ محلہ کے بنیئے سے روٹی مت خرید (کنک)

بہ بازار گندم فروشان گرای — کہ این جو فروش است گندم نمای

بازار کے گیہوں بیچنے والے کی طرف متوجہ ہو — کیونکہ یہ جو بیچنے والا اور گندم دکھلانیوالا ہے

نہ از مشتری کز زحام مگس — بیک ہفتہ رویش ندیدست کس

نہ خریداروں سے بلکہ مکھیوں کے ہجوم سے — اس کا منہ ایک ہفتہ کسی نے دیکھا

بدلداری آن مرد صاحب نیاز — بزن گفت کای روشنائی بساز

دلجوئی کے ساتھ اس منکسر المزاج نے عورت سے کہا — کہ اے گھر کی روشنی موافقت کر

بامید ما کلبہ اینجا گرفت — نہ مردی بود نفع زو وا گرفت

اس نے ہماری امید پر یہاں دکان لی ہے — اس سے نفع روک لینا مروت نہیں ہے

رہ نیکمردان آزادہ گیر — چو استادہٴ دست افتادہ گیر

بے پرواہ نیک لوگوں کی راہ اختیار کر — جب تو کھڑا ہوا ہے تو گرے ہوئے لوگوں کا ہاتھ پکڑ

به بخشای کانان که مرد حق اند	خریدار دکان بی رونق اند
مہربانی کر کیونکہ جو لوگ خدا کے مرد ہیں	وہ بے رونق دکان کے خریدار ہیں
جوانمرد اگر راستی خواہی ولیست	کرم پیشهٔ شاه مردان علی رضؓ ست
جوانمرد اگر راستی کا خواہشمند ہو تو ولی ہے	بخشش بہادروں کے سردار حضرت علیؓ کا شیوہ ہے

حکایت

قصہ

شنیدم که مردی براه حجاز	بهر خطوه کردی دو رکعت نماز
میں نے سنا کہ ایک شخص حجاز کے راستے میں	ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا
چنان گرم رو در طریق خدای	که خار مغیلان نکندی ز پای
خدا کی راہ میں ایسا تیز چلنے والا	کہ ببول کا کانٹا پاؤں سے نہ نکالتا
بآخر ز وسواس خاطر پریش	پسند آمدش در نظر کار خویش
آخر پریشان دل کے وسوسے سے	اس کی نگاہ میں اپنا فعل پسند آگیا
بتلبیس ابلیس در چاه رفت	که نتوان ازین خوبتر راه رفت
ابلیس کے فریب سے کنوئیں میں گر گیا	کہ اس سے بہتر راہ چلنا ممکن نہیں
گرش رحمت حق نه دریافتی	غرورش سر از جاده برتافتی
اگر خدا کی مہربانی اس کا ساتھ نہ دیتی	تو اس کا غرور اسے راہ سے پھیر دیتا
یکی هاتف از غیب آواز داد	که ای نیک بخت مبارک نهاد
ایک فرشتے غیب سے آواز دی	کہ اے خوش نصیب مبارک ذات

مپندار گر طاعتی کردہ ای — کہ نزلی بدین حضرت آوردہ ای

تو مت سمجھ کہ تو نے کوئی عبادت کی — بلکہ درگاہ حضرت میں تحفہ لایا ہے

باحسان آسودہ کردن دلی — بہ از الف رکعت بہر منزلی

احسان ایک دل کا خوش کرنا — ہر منزل پر ہزار منزل سے بہتر ہے

حکایت

بسرہنگ سلطان چنین گفت زن — کہ خیز ای مبارک در رزق زن

بادشاہ کے سپاہی سے اس کی عورت نے کہا — کہ اے مرد مبارک اٹھ اور رزق کا دروازہ تلاش کر

برو تا ز خوانت نصیبی دہند — کہ فرزندگانت بسختی درند

تو جا کہ تاکہ تجھے دسترخوان سے ایک حصہ دیا — کیونکہ تیرے لڑکے سختی میں ہیں

بگفتا بود مطبخ امروز سرد — کہ سلطان بشب نیت روزہ کرد

کہا آج باورچی خانہ ٹھنڈا ہو گا — کیونکہ بادشاہ نے رات روزہ کی نیت کی تھی

زن از ناامیدی سر انداخت پیش — ہمی گفت با خود دل از فاقہ ریش

عورت نے ناامیدی سے سر نیچا کیا — اور اپنے فاقہ کے زخمی دل سے کہا

کہ سلطان ازین روزہ گوئی چہ خواست — کہ افطار او عید طفلان ماست

تو بتا کہ بادشاہ نے اس روزہ سے کیا حاصل کیا — کیونکہ اس کا روزہ نہ رکھنا ہمارے بچوں کی عید ہے

خورندہ کہ خیرش برآید ز دست — بہ از صائم الدہر دنیا پرست

وہ کھانے والا کہ جس سے کہ نیکی آوے — دنیا پرست ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے

مسلّم کسی را بود روزہ داشت — کہ درماندہ را دہد نان چاشت

اس شخص کو روزہ رکھنا واجب ہے — جو صبح کا کھانا کسی عاجز کو دیدیوے

وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری — ز خود باز گیری و ہم خود خوری

ورنہ کیا ضرورت ہے کہ تو رنج اٹھاوے — جب تو اپنے ہی لیے بچائے اور اپنے پاس رکھے

خیالات نادان خلوت نشین — بہم بر کند عاقبت کفر و دین

خلوت نشین نادان کے خیالات — آخر کفر و دین کو ملا دیتے ہیں

صفائیست در آب و آئینہ نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز

پانی اور شیشہ دونوں میں صفائی ہے — لیکن صفائی میں فرق ہے

حکایت کریم تنگدست با سائل

غریب سخی کا سوالی سے قصہ

یکی را کرم بود و قوت نبود — کفافش بقدر مروت نبود

ایک شخص کے پاس سخاوت تھی لیکن طاقت نہ تھی — اس کی روزی مروت کے موافق نہ تھی

کہ سفلہ خداوند ہستی مباد — جوانمرد را تنگدستی مباد

کہ کمینہ دولت مند نہ ہووے — اور سخی مفلس نہ ہووے

کسی را کہ ہمت بلند اوفتد — مرادش کم اندر کمند اوفتد

جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے — تو اس کی مراد کمند میں کم پڑتی ہے

چو سیلاب ریزان کہ در کوہسار — نگیرد ہمی بر بلندی قرار

گرنے والے سیلاب کی طرح جیسے پہاڑ سے گرتا ہے — بلندی پر قرار نہیں پکڑتا

نه در خورد سرمایه کردی کرم	تنک مایه بودی ازین لاجرم
پونجی کے مطابق خرچ نہیں کرتا تھا	اس وجہ سے ناچار تنگ دست ہو گیا
برش تنگدستی دو حرفی نبشت	که ای خوب فرجام فرخ سرشت
اسے ایک مفلس نے ایک رقعہ لکھا	کہ اے مبارک خصلت والے نیک انجام
یکی دستگیرم بچندی درم	که چندیست تا من بزندان درم
اسقدر درہم سے میری دستگیری کر	کیونکہ چند ہوئے میں قید خانے میں تھا
بچشم اندرش قدر چیزی نبود	ولیکن بدستش پشیزی نبود
اس کی نگاہ میں اس کی کچھ قدر نہ تھی	لیکن اس کے ہاتھ میں ایک کوڑی نہ تھی
بخصمان بندی فرستاد مرد	که ای نیکنامان آزاد مرد
قیدی کے قرض خواہوں کے پاس ایک آدمی بھیجا	کہ اے آزاد مرد نیک نامور
بدارید چندی کف از دامنش	وگر میگریزد ضمان بر منش
اس کے دامن سے کچھ دن ہاتھ اٹھا لو	اور اگر وہ بھاگ جائے تو اسکی ضمانت مجھ پر ہے
وز آنجا بزندان در آمد که خیز	وزین شهر تا پای داری گریز
اور وہاں سے قید خانے میں آیا کہ اٹھ	اور جتنی طاقت رکھتا ہے اس سے دوڑ
چو گنجشک در باز دید از قفس	قرارش نبود اندر یک نفس
جب اس نے پنجرے کا دروازہ دیکھا	تو چڑیا کی طرح ایک دم قرار نہ آیا
چو باد صبا زان زمین سیر کرد	نه سیری که بادش رسیدی بگرد
باد صبا کی طرح اس زمین سے اس طرح چلا	کہ ہوا بھی اس کی گرد کو نہ پہنچ سکی

گرفتند حالی جوان مرد را | کہ حاصل کنی سیم یا مرد را
اس وقت جواں مرد کو جا پکڑا | کہ یا روپیہ دے یا اس مرد کو لا

چو بیچارگان راہ زندان گرفت | کہ مرغ از قفس رفتہ نتوان گرفت
عاجزوں کی طرح قید خانے کی راہ لی | کیونکہ پنجرے سے گئی ہوئی چڑیا پکڑی نہیں جا سکتی

شنیدم کہ در حبس چندی بماند | نہ رقعہ نبشت و نہ فریاد خواند
میں نے سنا کہ چند دن قید میں رہا | اور نہ رقعہ لکھا نہ فریاد کی

زمانہا نیاسود و شبہا نخفت | برو پارسائی گذر کرد و گفت
بہت دن بے آرام رہا اور نہ سویا | اس پر ایک فقیر گزرا اور بولا

نپندارمت مال مردم خوری | چہ پیش آمدت تا بزندان دری
میں نہیں خیال کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا تھا | تجھ کو کیا ہوا کہ تو قید خانے میں ہے

بگفتا نہ مال ای مبارک نفس | نخوردم بحیلت گری مال کس
کہا کہ بیشک اے نیک مرد | میں نے فریب سے کسی کا مال نہیں کھایا

یکی ناتوان دیدم از بند ریش | خلاصش ندیدم بجز بند خویش
میں نے ایک آدمی کو قید سے زخمی دیکھا تھا | تو اس کی رہائی سوائے اپنی قید کے نہ دیکھی

ندیدم بنزدیک دانش پسند | من آسودہ و دیگری پای بند
میں نے عقل کے نزدیک پسند نہ کیا | کہ میں آرام سے رہوں اور دوسرا قید میں

بمرد آخر و نیک نامی ببرد | زہی زندگانی کہ نامش نمرد
آخر کار مر گیا اور نیکنامی لے گیا | کیا اچھی زندگانی ہے کہ اس کا نام نہ مرا ہے

تن زندہ دل خفتہ در زیر گل	بہ از عالمی زندۂ مردہ دل
زندہ دل آدمی کا جسم خاک کے نیچے سویا ہوا	مردہ دلوں کے زندہ ایک جہان سے افضل ہے
دل زندہ ہرگز نگردد ہلاک	تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک
زندہ دل ہرگز نہیں مرتا	اور اگر زندہ دل کا جسم مر گیا تو کیا ہوا معمولی بات ہے

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

خلق خدا سے احسان کا ذکر

یکی در بیابان سگی تشنہ یافت	برون از رمق در حیاتش نیافت
ایک شخص نے بیابان میں ایک پیاسا کتا دیکھا	اور اس کی زندگی میں چند سانس باقی تھے
کلہ دلو کرد آن پسندیدہ کیش	چو حبل اندران بست دستار خویش
اس پسندیدہ خصلت نے ٹوپی کو بوکا بنا دیا	اور رسی کی طرح اپنی پگڑی اس سے باندھی
بخدمت میان بست و بازو کشاد	سگ ناتوان را دمی آب داد
خدمت کے واسطے کمر باندھی اور تیار ہو گیا	اور پیاسے کتے کو تھوڑا سا پانی دیا
خبر داد پیغمبر از حال مرد	کہ داور گناہان او عفو کرد
اس زمانے کے پیغمبر نے اس آدمی کے حال کی خبر دی	کہ خدا نے اس کے سب گناہ بخش دیے
الا گر جفا کاری اندیشہ کن	کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
خبردار اگر تو ظالم ہے تو سوچ	اور بخشش اور وفا اختیار کر
کسی با سگی نیکوئی گم نکرد	کجا گم شود خیر با نیک مرد
جب اس نے کتے سے نیکی کی تو ضائع نہیں کی	تو وہ انسان نیک سے کی ہوئی نیکی کب گم کر سکتا

کرم کن چنان کت برآید ز دست / جہانبان درِ خیر بر کس نبست

اس قدر بخشش کر کہ جتنی تم سے ہو سکے / کیونکہ خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا

گرت در بیابان نباشد چہی / چراغی بنہ در زیارتگہی

اگر تیرا بیابان میں کوئی کنواں نہیں ہے / تو کسی قبر پر چراغ جلا دے

بقنطارِ زر بخش کردن ز گنج / نہ چندانکہ دیناری از دسترنج

زیادہ روپیہ خزانے سے خرچ دینا / اتنا نہیں جتنا کہ ایک دینار رنجیدہ آدمی کو

برد ہر کسی بار در خورد زور / گرانست پای ملخ پیش مور

ہر شخص اپنے زور کے مطابق بوجھ اٹھاتا ہے / ٹڈی کا پاؤں چیونٹی کے آگے وزنی ہے

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت / کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت

اے نیک بخت تو خلقت سے نیکی کر / تاکہ کل خدا تجھ سے سختی نہ کرے

گر از پا درآید نماند اسیر / کہ افتادگان را بود دستگیر

اگر وہ آدمی جو عاجزوں کا مددگار ہے عاجز ہو جائیگا / تو ہمیشہ عاجز نہیں رہیگا

بآزارِ فرمان مدہ بر رہی / کہ باشد کہ افتد بفرماندہی

غلام کو تکلیف دینے والا کام مت دے / کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہ حاکم ہو جائے

چو تمکین و جاہت بود بر دوام / مکن زور بر مردِ درویش عام

اگر تو مرتبہ اور دبدبہ ہمیشہ کے لیے چاہتا ہے / تو عام فقیر درویشوں پر سختی نہ کر

کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود / چو بیدق کہ ناگاہ فرزین شود

ہو سکتا ہے کہ وہ بلا شبہ صاحب مرتبہ و عزت ہو جائے / اور پیادہ کی طرح فوراً وزیر ہو جائے

نصیحت شنو مردم نیک بین | نپاشد درو هیچ دل تخم کین

اے نیک بین آدمی نصیحت سن | کیونکہ اس سے کوئی دل میں کینہ کا بیج نہیں بوتا

خداوند خرمن زیان می کند | کہ بر خوشہ چین سرگران می خورد

کھیت کا مالک برا کرتا ہے | اگر خوشہ چین پر سختی کرتا ہے

بترسد کہ نعمت بہ مسکین دہد | وزان بار غم بر دل این نہد

ڈرتا ہے کہ نعمت فقیر کو دے | اور اس وجہ سے اپنے دل پر غم کا بوجھ رکھے

بسا زورمندان کہ افتادہ سخت | پس افتادہ را یاوری کرد بخت

بہت سے زور آور ایسے تھے کہ سخت عاجز ہوگئے | اور بہت گرے ہوؤں کی نصیبے نے مدد کی

دل زیردستان نباید شکست | مبادا کہ روزی شوی زیردست

زیر دستوں کا دل نہیں توڑنا چاہیئے | کہ شاید تو بھی کبھی زیردست نہ ہو جائے

حکایت

قطعہ

بنالید درویش از ضعف حال | بر تند روئی خداوند مال

ایک درویش اپنے حال کی تنگی کی وجہ سے | ایک بدخصلت دولتمند کے پاس رویا

نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ | برو زد بسر باری از تیرہ بانگ

سیاہ دل نے نہ اسے اشرفی دی نہ دمڑی | بلکہ زور سے اسے غصہ کیساتھ جھڑکا

دل سایل از جور او خون گرفت | سر از غم برآورد و گفت ای شگفت

سوالی کا دل اس کے ظلم سے خون ہوگیا | اور اس نے غم سے سر اٹھایا اور کہا

توانگر ترش روی باری چراست | مگر می نترسد ز تلخی خواست
دولت مند غصے کیوں ہوتا ہے | تا ئد سائل کے سوال کی سختی سے نہیں ڈرتا

بفرمود کوته نظر تا غلام | براندش بخواری و زجر تمام
اس ناعاقبت اندیش نے غلام کو حکم دیا | تاکہ ذلت اور جھڑکی سے اسے نکال دیں

بناکردن شکر پروردگار | شنیدم که برگشت از روزگار
پروردگار کی ناشکر گذاری کی وجہ سے | ہم نے سنا کہ زمانہ اسپر گردش کھا گیا۔

بزرگیش سر در تباهی نهاد | عطارد قلم در سیاهی نهاد
اس کی بزرگی نے سر تباہی کی طرف رکھا | اور فلک کے منشی نے قلم سیاہی میں ڈالدی

شقاوت برهنه نشاندش چو سیر | نه بارش رها کرد و نه بار و بر
بدبختی نے اسے لہسن کی طرح برہنہ کر دیا | نہ اس کا اسباب رہا نہ اسباب و بر دار

فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک | مشعبد صفت کیسه و دست پاک
قضا نے اسپر فاقہ کی خاک ڈالی | بازی گر کی طرح اس کی ہتھیلی اور کیسہ خالی رہا

سراپای حالش دگرگونه گشت | بگورش پس از مدتی برگذشت
اس کا تمام حال بدل گیا | اس حالت پر ایک زمانہ گذر گیا

غلامش بدست کریمی فتاد | توانگر دل و دست و روشن نهاد
اس کا غلام ایک سخی کے ہاتھ پڑ گیا | جو ایک غنی اور فقیر دوست اور روشن دل تھا

بدیدار مسکین آشفته حال | چنان شاد بودی که مسکین بمال
پریشان حال فقیر کے دیدار سے | ایسا خوش ہوتا تھا جیسے مسکین مال سے

شبانگه یکی بر درش لقمه جست	ز سختی کشیدن قدمهاش سست
رات کے وقت اس کے دروازے سے کسی نے روٹی مانگی	تکلیف اٹھانے سے اس کے قدم تھکے ہوئے تھے
بفرمود صاحب نظر بنده را	که خشنود کن مرد درمانده را
جب اس کے دسترخوان سے ایک ٹکڑا لے گیا	تو اس نے بیخود ہو کر ایک فریاد کی
چو نزدیک بردش ز خوان بهره	برآورد بیخویشتن نعره
جو وہ مالک کے پاس واپس آیا	تو اس کے رنج کے آنسوؤں نے حال ظاہر کر دیا
چو نزدیک آمد بر خواجه باز	عیان کرد اشکش بدیباچه راز
جب وہ خواجہ کے پاس پھر آیا	اور اس کے راز سے رو پڑا
بپرسید سالار فرخنده خو	که اشکت ز جورش که آمد بروی
مبارک خصلت والے سردار نے پوچھا	کہ کس کے ظلم سے تیرے منہ پر آنسو آئے
بگفت اندرونم بشورید سخت	بر احوال این پیر شوریده بخت
کہا میرا دل نہایت پریشان ہوا	اس بوڑھے بدنصیب کے حال پر
که مملوک وی بودم اندر قدیم	خداوند املاک و اسباب و سیم
میں اس کا غلام تھا	اور یہ مال و اسباب اور بڑی جائیداد کا مالک
چو کوته شد دستش از عز و ناز	کند دست خواهش بدرها دراز
جب اس کا حال غرور اور تکبر سے تنگ ہو گیا	تو اب سوال کا ہاتھ دوسروں کے دروازے پر کرتا ہے
بخندید و گفت ای پسر جور نیست	ستم بر کس از گردش دور نیست
مالک ہنسا اور کہا لڑکے یہ ظلم نہیں ہے	گردش دوران کسی پر ظلم نہیں کرتی

غلام کو حکم دیا کہ اس حاجتمند کو خوش کر [illegible]

نہ آن تنگروز لیست بازارگان	کہ بردی سر از کبر بر آسمان
کیا یہ وہ بدنصیب سوداگر نہیں ہے	کہ غرور سے سر کو آسمان پر پہنچاتا تھا
من آنم کہ آن روز از در براند	بروز منش دور گیتی نشاند
میں وہی ہوں کہ اس دن دروازے سے ہٹا دیا	زمانے کی گردش نے اسے میرے در پر لا بٹھا دیا
نگہ کرد باز آسمان سوی من	فروشست گرد غم از روی من
پھر آسمان نے میری طرف نگاہ کی	اور میرے چہرے سے غم کی گردش دھوئی
خدای ار بحکمت ببندد دری	گشاید بفضل و کرم دیگری
اگر خدا حکمت سے کوئی دروازہ بند کرتا ہے	تو اپنی مہربانی سے اس سے اچھا دوسرا کھول دیتا ہے
بسا مفلس بینوا سیر شد	بسا کار منعم زبر زیر شد
اکثر بے سروسامان مفلس آسودہ ہو گئے	اور اکثر دولت مندوں کے کام تہ و بالا ہوئے

حکایت

قصہ

یکی سیرت نیکمردان شنو	اگر نیکمردی و پاکیزہ رو
نیک مردوں کی ایک خصلت سن	اگر تو نیک مرد اور پاکیزہ رفتار ہے
کہ شبلی ز حانوت گندم فروش	بدہ برد انبان گندم بدوش
کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک گیہوں فروش کی دکان سے	گندم کی ایک بوری کندھے پر اٹھا کر گاؤں لے گئے
نگہ کرد موری در غلہ دید	کہ گشتہ از ہر طرف میدوید
نظر کی تو ایک چیونٹی کو اس غلہ میں دیکھا	جو پریشانی کی حالت میں ہر طرف دوڑتی تھی

ز رحمت بر و شب نیارست خفت ‌ ‌ ‌ بماوای خودبازش آورد و گفت

اسے مہربانی کے خیال سے تمام رات سو نہ سکے ‌ ‌ ‌ اس کو اپنے گھر واپس لائے اور کہا

مروت نباشد کہ این مور ریش ‌ ‌ ‌ پراگندہ گردانم از جای خویش

مروت نہ ہوگی کہ اس عاجز چیونٹی کو ‌ ‌ ‌ اپنی جگہ سے میں آوارہ کردوں

درون پراگندگان جمع دار ‌ ‌ ‌ کہ جمعیت باشد از روزگار

پریشان لوگوں کو مطمئن کر ‌ ‌ ‌ تاکہ زمانہ سے تجھ کو اطمینان نصیب ہو

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد ‌ ‌ ‌ کہ رحمت بر آن تربت پاک باد

پاکیزہ فطرت فردوسی نے کیا خوب کہا ‌ ‌ ‌ اس کی پاک قبر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

میازار موری کہ دانہ کش است ‌ ‌ ‌ کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

ایک چیونٹی کو نہ ستا اگر وہ دانہ لیجاتی ہے ‌ ‌ ‌ کیونکہ وہ جان رکھتی ہے اور میٹھی جان اچھی ہے

سیاہ اندرون باشد و سنگدل ‌ ‌ ‌ کہ خواہد کہ موری شود تنگدل

سیاہ دل اور بے رحم ہوگا ‌ ‌ ‌ جو چاہے کہ چیونٹی رنجیدہ ہو

مزن بر سر ناتوان دست زور ‌ ‌ ‌ کہ روزی بپایش در افتی چو مور

کمزور کے سر پر زور کا ہاتھ نہ مار ‌ ‌ ‌ ایک دن اس کے پاؤں میں چیونٹی کی طرح پڑیگا

نبخشید بر حال پروانہ شمع ‌ ‌ ‌ نگہ کن کہ چون سوخت در پیش جمع

شمع نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا ‌ ‌ ‌ غور کر کہ مجلس میں کس طرح جلتی ہے

گرفتم ز تو ناتوان تر بسی ست ‌ ‌ ‌ توانا تر از تو ہم آخر کسی ست

میں فرض کرتا ہوں کہ تجھ سے کمزور بہت ہیں ‌ ‌ ‌ ولیکن آخر طاقتور بھی تو کوئی تجھ سے ہے

گفتار اندر جوانمردی و ثمرهٔ آن

جوانمردی اور اس کے فوائد

ببخش ای پسر کآدمیزاده صید — باحسان توان کرد و وحشی بقید

رحم کر اے لڑکے کیونکہ آدمیزادے شکار احسان سے کرتے ہیں اور جانور کو دام سے

عدو را بالطاف گردن ببند — که نتوان بریدن بتیغ این کمند

دشمن کی گردن احسان سے باندھ کیونکہ اس کمند کو تلوار سے نہیں کاٹا جا سکتا

چو دشمن کرم بیند و لطف و جود — نیاید دگر خبث ازو در وجود

جب دشمن بخشش مہربانی اور سخاوت دیکھتا ہے تو اس سے پھر برائی عمل میں نہیں آتی

مکن بد که بد بینی از یار نیک — نروید ز تخم بدی بار نیک

برائی نہ کرنا کہ نیک یار سے برائی نہ دیکھے برائی کے تخم سے نیکی کا پھل نہیں اُگتا

چو با دوست دشوار گیری و تنگ — نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ

جب دوست کیساتھ تو سختی اور درشتی کرے وہ پسند نہ کریگا کہ تیری زیب و زینت دیکھے

وگر خواجه با دشمنان نیکخوست — بسی برنیاید که گردند دوست

اور اگر خواجہ دشمنوں کیساتھ نیک خو ہے تو بہت عرصہ نہ گذریگا کہ وہ اس کے دوست بنجائینگے

حکایت در معنی صید کردن دلها باحسان

احسان سے لوگوں کے دلوں کو شکار کرنے کے بیان میں

بره در یکی پیشم آمد جوان — بتگ در پیش گوسفندی دوان

راہ میں ایک دفعہ ایک جوان میرے سامنے آیا اس کے پیچھے ایک بکری دوڑی آتی تھی

بدو گفتم این ریسمانست و بند	که می آرد اندر پیت گوسفند
اس سے میں نے کہا کہ یہ رسی اور زنجیر ہے	جو کہ بکری کو پیچھے تیرے لائی ہے
سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد	چپ و راست پوییدن آغاز کرد
فوراً اس نے اس کے طوق اور زنجیر کو کھول دیا	دائیں بائیں اس (بکری) نے دوڑنا شروع کیا
بره همچنان در پیش می دوید	که جو خورده بود از کف مرد و خوید
بکری کا بچہ اسی طرح اس کے پیچھے دوڑتا تھا	کیونکہ آدمی کے ہاتھ سے اس نے جو اور سبز گھاس کھایا ہوا تھا
چو باز آمد از عیش و بازی بجای	مرا دید و گفت ای خداوند رای
جب وہ بکری کا بچہ عیش و کھیل کے بعد اپنے جگہ پر آ گیا	مجھ کو دیکھا اور کہا اے صاحب عقل
نه این ریسمان می برد با منش	که احسان کمندیست در گردنش
میرے ساتھ اس کو یہ رسی نہیں لیجاتی	بلکہ اس کی گردن احسان کی ایک کمند ہے
به لطفی که دیدست پیل دمان	نیارد همی حمله بر پیلبان
ہر وہ احسان جو کہ مست ہاتھی نے دیکھا ہوا ہے	رکھی ہے، جس کی وجہ سے وہ پیلبان پر حملہ نہیں کرتا
بدان را نوازش کن ای نیکمرد	که سگ پاس دارد چو نان تو خورد
اے نیک مرد برے لوگوں پر بھی مہربانی کر	کیونکہ تیری حفاظت کرتا ہے جب تیری روٹی کھاتا ہے
جوانمرد کند ست دندان یوز	که مالد زبان بر پنیرش دو روز
اس آدمی پر چیتے کا دانت کند ہے	کہ جس کے پنیر پر وہ چیتا، دو دن زبان ملے

حکایت درویش با روباه

ایک درویش اور لومڑی کا قصہ

یکی روبہی دید بی دست و پای
ایک شخص نے ایک لومڑی کو بیدست و پا دیکھا

فروماند در صنع و لطف خدای
اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کاریگری پر حیران ہوا

کہ چون زندگانی بسر می برد
کہ یہ کس طرح زندگی بسر کرتی ہے

بدین دست و پا از کجا می خورد
اور کس طرح بغیر ہاتھوں اور پاؤں کے کھاتی ہے

درین بود درویش شوریدہ رنگ
درویش اسی خیال میں پریشان تھا

کہ شیری درآمد شغالی بچنگ
کہ ایک شیر ایک گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

شغالی نگون بخت را شیر خورد
اس بدنصیب گیدڑ کو شیر نے کھایا

بماند آنچہ روباہ ازو سیر خورد
جو باقی رہا اسے لومڑی نے سیر ہو کر کھایا

دگر روز باز اتفاق اوفتاد
دوسرے روز بھی ایسا ہی اتفاق ہوا

کہ روزی رسان قوت روزش بداد
کہ رزاق کل نے اسے روز کی خوراک دیدی

یقین مرد را دیدہ بینندہ کرد
یقین نے مرد کی بینائی کو زیادہ روشن کردیا

شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد
گیا اور پیدا کرنے والے پر بھروسہ کرلیا

کزین پس بکنجی نشینم چو مور
کہ اس کے بعد چیونٹی کی طرح خلوت میں بیٹھوں

کہ روزی نخوردند پیلان بزور
کیونکہ ہاتھی طاقت کے ذریعہ روٹی نہیں کھاتا

زنخدان فرو برد چندی بجیب
چند دن سر بگریبان بیٹھا رہا

کہ بخشندہ روزی فرستد ز غیب
کہ روزی رساں غیب سے روزی بھیجیگا

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست
نہ غیر نے اس کی خبر لی نہ اپنے نے

چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست
اور چنگ کی طرح اس کی رگیں اور گوشت رہگیا

چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش
جب کمزوری کی وجہ سے اسے صبر اور ہوش نہ رہا

ز دیوار محرابش آمد بگوش
تو محراب دیوار سے اسے یہ آواز آئی

برو شیر درندہ باش ای دغل
اے مکار جا اور پھاڑنے والا شیر بن

مینداز خود را چو روباہ شل
اپاہج لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا

چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر
اس طرح کوشش کر کہ شیر کی طرح تجھ سے باقی رہے

چو روبہ چہ باشی بوامانده سیر
لومڑی کی طرح جو بچے سے کیوں سیر ہوتا ہے

چو شیران کرا گردن فربہ است
جس کی گردن شیروں کی طرح موٹی ہے

گر افتد چو روبہ سگ از وی بہ است
اگر وہ لومڑی کی طرح پڑ رہے تو کتا اس سے بہتر ہے

بچنگ آر و با دیگران نوش کن
ہاتھ پاؤں ہلا اور دوسرے کے ساتھ کھا

نہ بر فضلۂ دیگران گوش کن
نہ دوسرے کے فضلہ پر کان رکھ

بخور تا توانی ببازوی خویش
جب تک تجھ سے ہو سکے اپنے زور بازو سے کھا

کہ سعیت بود در ترازوی خویش
تاکہ تیری کوشش تیرے اپنے ترازو میں ہو

چو مردان ببر رنج و راحت رسان
مردوں کی طرح تکلیف اٹھا اور راحت پہنچا

مخنث خورد دسترنج کسان
وہ ہیجڑا ہے جو دوسروں کی کمائی کھاتا ہے

برو دست گیر ای نصیحت پذیر
اے نصیحت قبول کرنے والے جا اور دوسرے کا ہاتھ پکڑ

نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
اور اپنے آپ کو نہ گرا کہ میرا ہاتھ پکڑ

خدا را بران بندہ بخشایش است
اللہ تعالیٰ کی بخشش اس بندہ پر ہے

کہ خلق از وجودش در آسایش است
کہ لوگ جس کے وجود سے آرام میں ہوں

کرم ورزد آن سر کہ مغزی در وست	کہ دون ہمتانند بے مغز و پوست
سخاوت وہی آدمی کرتا ہے جس کے سر میں مغز ہے	اور بے ہمت جو لوگ ہیں وہ بغیر مغز صرف چھلکا ہیں
کسی نیک بیند بہر دو سرای	کہ نیکی رساند بخلق خدای
اس شخص کے لیئے دونوں جہاں میں نیکی ہے	جو خلق خدا کو نیکی پہنچاتا ہے

حکایت عابدِ بخیل

ایک کنجوس عابد	کی حکایت
شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم	شناسا و رہرو در اقصائی روم
میں نے سنا ایک آدمی نیک سرشت ہے	جو حق کے جاننے والا اور سیدھی راہ چلنے والا اطراف روم میں ہے
من و چند سالوک صحرا نورد	برفتیم قاصد بدیدار مرد
میں اور چند دوسرے سیاح	اس مرد کے دیدار کے ارادہ سے گئے
سر و چشم ہر یک ببوسید و دست	بتمکین و عزت نشاند و نشست
ہر ایک کا اس سر ہاتھ اور آنکھیں چومیں	عزت و احترام کے ساتھ بٹھایا
زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت	ولی بے مروت چو بے بر درخت
میں نے اس کے پاس روپیہ کھیتی نوکر اور اسباب دیکھا	لیکن بے ثمر درخت کی طرح بے مروت تھا
بخلق و لطف گرم رو مرد بود	ولی دیگدانش قوی سرد بود
اخلاق اور مہربانی کے لحاظ سے بڑا سرگرم تھا	لیکن اس کا چولہا نہایت سرد تھا
ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع	ز تسبیح و تہلیل و مارا ز جوع
عبادت کے سبب سے اس کو تمام رات قرار اور نیند نہ تھی	اور ہمیں بھوک کے سبب سے قرار نہ تھا

سحرگه میان بست و در باز کرد
همه لطف و دوشینه آغاز کرد

صبح کے وقت اس نے کمر باندھی اور دروازہ کھولا
اور کل کی طرح مہربانی شروع کی

یکی بذله شیرین خوش طبع بود
که با ما مسافر دران ربع بود

ایک آدمی خوش مذاق اور خوش طبع تھا
جو ہمارے ساتھ اس مکان میں مہمان تھا

مرا بوسه گفتا به تصحیف ده
که درویش را توشه از بوسه به

اس نے کہا کہ ہم بوسہ تصحیف کے ساتھ دے
کیونکہ درویش کے لئے قوت بوسہ سے بہتر ہے

بخدمت منه دست بر کفش من
مرا نان ده و کفش بر سر بزن

میری خاطر داری کے لئے میرے جوتے پر ہاتھ نہ رکھ
بلکہ مجھے روٹی دے اور جوتی میرے سر پر مار

بایثار مردان سبق برده اند
نه شب زنده داران دل مرده اند

مردوں نے ایثار کی وجہ سے سبقت حاصل کی ہے
نہ رات کے جاگنے والوں نے جنکے دل مردہ ہیں

همی دیدم از پاسبان تتار
دل مرده و چشم شب زنده دار

یہی حالت میں حاکم تتار کی دیکھی
کہ اس کا دل مردہ تھا اور آنکھیں رات کو جاگنے والیں

کرامت جوانمردی و نان دهی است
مقالات بیهوده طبل تهی است

مہربانی و مروت روٹی دینا ہے
بیہودہ باتیں محض خالی ڈھول ہیں

قیامت کسی باشد اندر بهشت
که معنی طلب کرد و دعوی بهشت

قیامت میں وہ شخص جنت میں ہوگا
کہ جس نے حقیقت طلب کی اور جنت کا دعویٰ چھوڑا

بمعنی توان کرد دعوی درست
دم بیقدم تکیه گاه است سست

حقیقت ہی سے دعویٰ درست ہو سکتا ہے
فضول باتیں کمزور تکیہ گاہ ہے

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وی

حاتم طائی اور اس کی سخاوت کی تعریف کے بیان میں

شنیدم در ایام حاتم که بود ‌ ‌ ‌ بخیل اندرش بادپائی چو دود

میں نے سنا کہ حاتم طائی کے زمانہ میں ‌ ‌ ‌ اس کے طویلے میں ایک گھوڑا دھوئیں سے زیادہ تھا

صبا سرعتی رعد بانگ ادہمی ‌ ‌ ‌ کہ بر برق پیشی گرفتی ہمی

ہوا کی طرح چلنے والا رعد کی طرح گرجنے والا سیاہ رنگ تھا ‌ ‌ ‌ اور بجلی پر بھی فوقیت رکھتا تھا

بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت ‌ ‌ ‌ تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت

دوڑنے میں پہاڑ اور جنگل پر ژالہ باری کرتا تھا ‌ ‌ ‌ تو شاید یہ کہے گا کہ ابر نیساں گذرا ہے

یکی سیل رفتار ہامون نورد ‌ ‌ ‌ کہ باد از پیش باز ماندی چو گرد

سیلاب کی طرح صحراؤں کو طے کرنے والا ‌ ‌ ‌ کہ ہوا گرد کی طرح اس کے پیچھے رہ جاتی تھی

بگفتند مردان صاحب علوم ‌ ‌ ‌ سخنہای حاتم بہ سلطان روم

صاحب علم لوگوں نے ‌ ‌ ‌ حاتم کی باتیں بادشاہ روم سے بیان کیں

کہ ہمتای او در کرم مرد نیست ‌ ‌ ‌ چو اسپش بجولان و ناورد نیست

کہ بخشش میں اس کا ثانی کوئی نہیں ‌ ‌ ‌ اور اس کے گھوڑے کی طرح لڑائی اور دوڑ میں دوسرا نہیں ہے

بیابان نوردی چو کشتی بر آب ‌ ‌ ‌ کہ بالای سیرش نپرد عقاب

صحرا طے کرنے میں اس طرح جس طرح کشتی پانی پر ‌ ‌ ‌ اور اس کی چال پر کوا بھی نہ اڑ سکے

بدستور دانا چنین گفت شاہ ‌ ‌ ‌ کہ دعوی خجالت بود بی گواہ

بادشاہ نے عقلمند وزیر سے کہا ‌ ‌ ‌ کہ بغیر گواہ کے دعویٰ میں شرمندگی ہوتی ہے

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد — بخواهم گر او مکرمت کرد و داد

میں حاتم سے یہ گھوڑا طلب کروں — اگر اس نے مہربانی کی اور دے دیا

بدانم که در وی شکوه مهی است — وگر رد کند بانگ طبل تهی است

تو میں جانوں گا کہ اس میں بلندی کا دبدبہ ہے — اگر رد کیا تو جانوں گا کہ خالی ڈھول کی آواز ہے

رسولی خردمند عالم بطی — روان کرد و ده مرد همراه وی

ایک عقلمند قاصد طے کی جانب — بمعہ دس اور آدمیوں کے روانہ کیا

زمین مرده و ابر گریان برو — صبا کرده بار دگر جان درو

زمین مردہ تھی اور ابر اس پر روتا تھا — اور صبا نے دوسری بار اس میں جان ڈالی تھی

بمنزلگه حاتم آمد فرود — بر آسود چون تشنه بر زنده رود

یعنی ایسے موسم میں وہ قاصد حاتم کے گھر میں آیا — اور اس طرح آرام کیا جس طرح پیاسہ دو نہر پر آرام کرتا ہے

سماطی بیفگند و اسبی بکشت — بدامن شکر دادشان زر بمشت

ایک ستر خوان بچھایا اور ایک گھوڑا ذبح کیا گیا — اور ان کے دامنوں میں شکر ڈالی گئی اور ہاتھ میں روپیہ دیا گیا

شب آنجا ببودند و روز دگر — بگفت آنچه دانست صاحب خبر

رات وہاں رہے اور دوسرے روز — جو کچھ مناسب سمجھا کہا

همی گفت حاتم پریشان چو مست — ز حسرت بدندان همی کند دست

قاصد کہہ رہا تھا اور حاتم مست کی طرح پریشان تھا — اور حسرت سے دانتوں سے ہاتھ کاٹتا تھا

که ای بهره ور موبد نیک نام — چرا پیش از اینم نگفتی پیام

کہ اے صاحب نصیب عقلمند اور نیک نام — کہ تو نے پہلے مجھے کیوں نہ کہا

من آن باد رفتار دلدل شتاب	ز بهر شما دوش کردم کباب
میں نے اس دلدل رفتار گھوڑے کے	کل تیرے لیے کباب بنا لیے تھے
که دانستم از دست باران سیل	نشاید شدن در چراگاه خیل
میں نے سمجھا کہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے	شاید گھوڑوں کے طویلہ میں جانا نہ ہو سکے
بنوعی دگر روی راهم نبود	جز او بر در بارگاهم نبود
اور اس کے سوا میرے لیے کوئی چارہ نہ تھا	کیونکہ اس کے سوا میری بارگاہ میں کوئی گھوڑا نہ تھا
مروت ندیدم در آیین خویش	که مهمان بخسپد دل از فاقه ریش
میں نے اپنے طریقہ میں مروت نہ دیکھی	کہ مہمان فاقہ سے زخمی دل ہو کر سوئے
مرا نام باید در اقلیم فاش	دگر مرکب نامور گو مباش
میرا نام ملک میں ظاہر ہونا چاہیئے	اور اگر نامور گھوڑا نہ ہو تو کہو کہ مت ہو
کسان را درم داد و تشریف و اسپ	طبعی ست اخلاق نیکو نه کسب
ان لوگوں کو روپیہ خلعت اور گھوڑے دیئے	یہ نیک افعال فطرتی ہیں نہ کہ حاصل کیے ہوئے
خبر شد بروم از جوانمرد طی	هزار آفرین کرد بر طبع وی
روم میں حاتم کی جوانمردی کی خبر ہوئی	اور لوگوں نے اس کی طبیعت کی ہزاروں تعریفیں کیں
ز حاتم بدین نکته راضی مشو	ازین نغز تر ماجرای شنو
حاتم کی صرف اس بات سے خوش نہ ہو	بلکہ اس سے بھی عجیب ماجرا ایک اور سن

حکایت در آزمودن بادشاه یمن حاتم را بآزادمردی

بادشاہ یمن کا حاتم کو آزاد مردی میں آزمانا

ندانم که گفت این حکایت بمن | که بودست فرماندهی در یمن

میں نہیں جانتا کہ مجھ سے یہ کس نے بیان کیا | کہ یمن میں ایک بادشاہ ہوا ہے

ز نام‌آوران گوی دولت ربود | که در گنج بخشی نظیرش نبود

جو نام آوروں سے دولت کا گیند لیگیا تھا | اس لیئے کہ روپیہ بخشنے میں اس کا کوئی ہمسر نہ تھا

توان گفت او را سحاب کرم | که دستش چو باران فشاندی درم

اسے سخاوت کا بادل کہا جا سکتا ہے | کیونکہ اس کے ہاتھ بارش کی طرح دولت جھاڑتے تھے

کسی نام حاتم نبردی برش | که سودا نرفتی از او در سرش

کوئی شخص اس کے سامنے حاتم کا نام نہ لیتا تھا | کہ اس کے سر میں اس سے سودا ہوتا تھا

که چند از مقالات آن باد سنج | که نه ملک دارد نه فرمان نه گنج

کہ کب تک اس خام خیال کے قصے رہینگے | نہ جس کے پاس ملک ہے نہ حکومت نہ خزانہ

شنیدم که جشن ملوکانه ساخت | چو چنگ اندران بزم خلقی نواخت

میں نے سنا کہ اس نے ایک شاہانہ جشن کیا | اور چنگ کی طرح اس بزم میں لوگوں کو سرافراز کیا

در ذکر حاتم کسی باز کرد | دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد

کسی ایک نے اس بزم میں حاتم کا ذکر کیا | اور دوسرے نے اس کی تعریف شروع کردی

حسد مرد را بر سر کینه داشت | یکی را بخون خوردنش برگماشت

حسد نے مرد کو کینہ کے خیال میں رکھا | اور ایک آدمی کو حاتم کے مارنے پر مقرر کیا

که تا هست حاتم در ایام من | نخواهد به نیکی شدن نام من

کہ جب تک حاتم میرے زمانہ میں ہے | میرا نام نیکی کے ساتھ مشہور نہ ہوگا

بلا جوی راه بنی طی گرفت	بکشتن جوانمرد را پی گرفت
مصیبت طلب نے بنی طی کا راستہ اختیار کیا	اور حاتم کے مار ڈالنے کے پیچھے روانہ ہوا
جوانی به ره پیش باز آمدش	کز او بوی انسی فراز آمدش
ایک جوان راستہ میں اس کے سامنے آیا	اور اس سے اس کو محبت کی بو آئی
نکوروی و دانا و شیرین زبان	بر خویش برد آن شبش میهمان
خوبصورت عقلمند شیرین زبان	اور اس کو اس رات اپنے پاس مہمان کی طرح لے گیا
کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود	بد اندیش را دل به نیکی ربود
مہربانی کی غمخواری کی اور عذر کیا	اور اس بد اندیش کا دل نیکی کی طرف مائل کیا
نهادش سحر بوسه بر دست و پای	که نزدیک ما چند روزی بپای
اور صبح اس کے ہاتھ پاؤں کو چوما	تاکہ چند دن اس کے پاس ٹھہرے
بگفتا نیارم شد ایدر مقیم	که در پیش دارم مهمی عظیم
اس نے کہا کہ میں قیام نہیں کرسکتا	کہ مجھے ایک عظیم مہم درپیش ہے
بگفت ار نهی با من اندر میان	چو یاران یکدل بکوشم بجان
اس نے کہا کہ اگر تو اس مہم کا بھید دے	تو دوستوں کی طرح میں بھی تیری مدد کروں
بمن دار گفت ای جوانمرد گوش	که دانم جوانمرد را پرده پوش
اس نے کہا اے جوانمرد میری بات غور سے سن	کہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں
درین بوم حاتم شناسی مگر	که فرخنده نام است و نیکو سیر
کیا تو اس مقام میں حاتم کو جانتا ہے	جو مبارک نام اور نیک خصلت ہے

سرش پادشاہ یمن خواستست
ندانم کہ چہ کین در میان خاستست

اس کا سر بادشاہ یمن نے مانگا ہے
میں نہیں جانتا کہ کیا کینہ پیدا ہوا ہے

گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست
ہمین چشم دارم ز لطف ای دوست

اگر وہاں تک تو رہنمائی کرے جہاں وہ ہے
تو اے دوست میں تجھ سے یہی امید رکھتا ہوں

بخندید برنا کہ حاتم منم
سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم

جوان ہنسا اور کہا کہ میں ہی حاتم ہوں
یہ سر ہے تلوار سے اور تن سے جدا کر

نباید کہ چون صبح گردد سفید
گزندت رسد یا شوی ناامید

ایسا نہ ہو کہ صبح روشن ہو جائے
تو تجھکو تکلیف پہنچے یا نا امیدی ہو

چو حاتم بآزادگی سر نہاد
جوان برآخروش از نہاد

جب حاتم نے آزادی سے سر جھکا دیا
تو جوان کے دل سے آہ و نالہ بلند ہوا

بخاک اندر افتاد و بر پای جست
گہش خاک بوسید و گہ پا و دست

زمین پر گر پڑا اور وجد کرنے لگا
کبھی اس کے پاؤں کی خاک اور کبھی اس کے ہاتھ چومتا

بینداخت شمشیر و ترکش نہاد
چو فرمانبران دست کش نہاد

تلوار پھینک دی اور ترکش رکھ دیا
اور غلاموں کی طرح ہاتھ سینے پر رکھنے لگا

کہ گر من گلی بر وجودت زنم
نہ مردم کہ در کیش مردان زنم

کہ اگر میں تیرے جسم پر ایک پھول بھی ماروں
تو مرد نہیں ہوں بلکہ عورت ہوں

دو چشمش ببوسید و در بر گرفت
وز انجا طریق یمن برگرفت

اس کی دونوں آنکھیں چومی اور گود میں اٹھا لیا
اور وہاں سے یمن کی طرف روانہ ہوا

ملک در میان دو ابروی مرد ۔ بدانست حالی که کاری نکرد

بادشاہ نے مرد کے بشرہ سے ۔ جان لیا کہ ابھی اس نے کام نہیں کیا

بگفتش بیا تا چہ داری خبر ۔ چرا سر نبستی بفتراک بر

اس کو کہا کہ آ کیا خبر ہے ۔ کیوں اس کا سر تو نے زین کے تسمہ میں نہیں باندھا

مگر بر تو نام آوری حملہ کرد ۔ نیاوردی از ضعف تاب نبرد

شاید بجھ پر وہ نام آور حملہ آور ہوا ۔ اور تو کمزوری کی وجہ سے اس سے نہ لڑ سکا

جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد ۔ ملک را ثنا گفت و تمکین نہاد

جوانمرد چالاک نے زمین کو بوسہ دیا ۔ بادشاہ کی تعریف کی اور ادب بجا لایا

بدو گفت کای شاہ با داد و ہوش ۔ ازین در سخن ہای حاتم نیوش

اور اس سے کہا کہ اے منصف اور عاقل بادشاہ ۔ حاتم طائی کی اس قسم کی باتیں سن

کہ دریافتم حاتم نامجوی ۔ ہنرمند و خوش منظر و خوبروی

میں نے مشہور حاتم کو دریافت کیا ۔ اور اسے صاحب جمال صاحب ہنر اور خوش شکل پایا

جوانمرد و صاحب خرد دیدمش ۔ بمردانگی فوق خود دیدمش

میں نے اسے جوانمرد اور صاحب عقل دیکھا ۔ اور مردانگی میں اسے اپنے سے بہتر پایا

مرا بار لطفش دوتا کرد پشت ۔ بہ شمشیر احسان و فضلم بکشت

اس کی مہربانی کے بوجھ نے میری پشت خم کر دی ۔ اور اسکے احسان و نیکی کی شمشیر نے مجھے قتل کر دیا

بگفت آنچہ دید از کرمہای وی ۔ شہنشہ ثنا گفت بر آل طی

اور جو کچھ اس کی مہربانیوں کی نسبت دیکھا کہا ۔ شہنشاہ نے آل طی کی تعریف کی

فرستادہ را داد مہر و درم
کہ مہرست بر نام حاتم کرم

قاصد کو بادشاہ نے اشرفیاں اور درم دیئے
اور کہا کہ سخاوت حاتم کے نام پر ختم ہے

مر او را رسد گر گواہی دہند
کہ معنی و آوازہ اش ہمرہند

جو تعریف اس کی کریں بجا ہے
کیونکہ اس کی شہرت اور اس کا باطن ایک ہے

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ السلام

حاتم طائی کی لڑکی کی حکایت حضور صلعم کے زمانے میں

شنیدم کہ طی در زمان رسول
نکردند منشور ایمان قبول

میں نے سنا کہ آلِ طے رسول اللہ صلعم کے زمانے میں
ایمان کی دعوت کو قبول نہ کیا

فرستاد لشکر بشیر و نذیر
گرفتند ازیشان گروہی اسیر

اس خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے پیغمبر نے لشکر بھیجا
اور ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا

بفرمود کشتن بشمشیر کین
کہ ناپاک بودند و ناپاک دین

تلوار سے ان کے قتل کرنے کا حکم فرمایا
کیونکہ وہ ناپاک دین والے بہت گستاخ تھے

زنی گفت من دختر حاتمم
بخواہید ازین نامور حاکمم

ایک عورت نے کہا کہ میں حاتم کی لڑکی ہوں
میری رہائی کے لئے حاکم سے عرض کریں

کرم کن بجای من ای محترم
کہ مولای من بود اہل کرم

کہ اے عزت والے مجھ پر رحم کر
کیونکہ میرا باپ بھی اہل کرم میں سے تھا

بفرمان پیغمبر پاک رای
کشادند زنجیرش از دست و پای

پاک عقل والے پیغمبر کے فرمان سے
اس کے ہاتھ پاؤں زنجیر سے کھول دیئے

در آن قوم باقی نهادند تیغ	که رانند سیلاب خون بی دریغ
اور باقی قوم میں تلوار رکھی	تاکہ بلا افسوس خون کا سیلاب بہایا جا سکے
بزاری بشمشیر زن گفت زن	مرا نیز با جمله گردن بزن
اس عورت نے جلاد کو نہایت عاجزی سے کہا	کہ میری گردن بھی سب کے ساتھ مار
مروت نبینم رهائی ز بند	بتنها و یارانم اندر کمند
میرا قید سے رہائی پانا خلاف مروت سمجھتی ہوں	ایسی حالت میں کہ میرے ساتھی قید میں ہوں
همی گفت و گریان بر اخوان طی	بسمع رسول آمد آواز وی
یہی کہتی تھی اور طے کے بھائیوں پر روتی تھی	اس کی آواز رسول صلعم نے سن لی
ببخشید آن قوم و دیگر عطا	که هرگز نکرد اصل و گوهر خطا
اس قوم کو بخشدیا اور انعام دیا	کہ اصل اور گوہر سے کبھی خطا نہیں ہوتی

حکایت در آزادمردی حاتم و ذکر بادشاه اسلام

حاتم کی آزاد مردی اور بادشاہ اسلام

ز بنگاه حاتم یکی پیرمرد	طلب ده درم سنگ فانیذ کرد
ایک بڈھے آدمی نے حاتم کے مکان سے	دس درہم شکر طلب کی
ز راوی چنین یاد دارم خبر	که پیش فرستاد تنگ شکر
مجھے راوی سے ایسا ہی یاد ہے	کہ حاتم نے اس کے پاس شکر کی بوری بھیجدی
زن از خیمه گفت اینچه تدبیر بود	همان ده درم حاجت پیر بود
عورت نے خیمہ سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی	بوڈھے کو تو دس درہم شکر کی حاجت تھی

شنید این سخن نامبردار طی　　بخندید و گفت ای دلارام حی

قبیلہ طے کے نامور نے یہ بات سنی　　ہنسا اور کہا کہ اے قبیلہ کی منظور نظر

گر او در خور حاجت خویش خواست　　جوانمردی آل حاتم کجاست

اگرچہ اس نے اپنی حاجت کے مطابق طلب کی　　تو آل حاتم کی جوانمردی کہاں ہے

چو حاتم بآزادمردی دگر　　ز دوران گیتی نیامد مگر

حاتم کی طرح آزاد مرد کوئی اور　　گردش زمانہ نے پیدا نہ کیا مگر

ابوبکر سعد آنکہ دست نوال　　نہد ہمتش بر دہان سوال

ابو سعد جس کی بخشش کا ہاتھ　　اس کی ہمت سوالی کے منہ پر رکھتی ہے

رعیت پناہا دلت شاد باد　　بسعیت مسلمانی آباد باد

اے رعیت پناہ تیرا دل ہمیشہ خوش رہے　　اور تیری کوششوں سے مسلمانی آباد رہے

سرافراز این خاک فرخندہ بوم　　ز عدلت بر اقلیم یونان و روم

اس مبارک ملک کی خاک سربلند کرتی ہے　　تیرے عدل کی وجہ سے روم و یونان کے ملک پر

چو حاتم کہ گر نیستی فردی　　نبردی کس اندر جہان نام طی

اگر حاتم کی طرح اس کا دبدبہ نہ ہوتا　　تو جہان میں طے کا نام کوئی نہ لیتا

ثنا ماند از آن نامور در کتاب　　ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب

اس نامور کی تو صرف تعریف ہی کتاب میں رہ گئی ہے　　لیکن تیری تعریف بھی رہے گی اور ثواب بھی

کہ حاتم بدان نام آوازہ خواست　　ترا سعی و جہد از برائی خداست

کیونکہ حاتم نے سخاوت سے اپنی مشہوری چاہی　　لیکن تیری محنت و کوشش صرف خدا کے لیے ہے

تکلف بر مرد درویش نیست — وصیت همین یک سخن بیش نیست

مرد درویش کے نزدیک تکلیف کچھ چیز نہیں — اور وصیت صرف ایک سخن سے زیادہ نہیں

که چندان که جهد است بود خیر کن — ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

کہ جس قدر تجھ سے ہو سکے لوگوں سے نیکی کر — تاکہ تیری نیکی اور سعدی کی بات باقی رہے

حکایت در حلم پادشاهان

بادشاہوں کی بردباری

یکی را خری در گل افتاده بود — ز سوداش خون در دل افتاده بود

ایک کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا — اور اس غصہ سے اس کا دل خون ہو رہا تھا

بیابان و باران و سرما و سیل — فرو هشته ظلمت بر آفاق ذیل

بیابان تھا بارش تھی سردی کا موسم اور سیلاب تھا — اور اندھیرے نے جہان پر اپنا دامن ڈالا ہوا تھا

همه شب درین غصه تا بامداد — سقط گفت و نفرین و دشنام داد

تمام رات صبح تک اسی غصہ میں — برا کہتا رہا لعنت بھیجتا رہا اور گالی دیتا رہا

نه دشمن برست از زبانش نه دوست — نه سلطان که آن بوم و بر زان او

نہ دشمن اس کی زبان سے سلامت رہا نہ دوست — اور نہ بادشاہ جس کی ملکیت وہ جنگل اور زمین تھی

قضا شاه کشور یکی نامجوی — به نخچیرگه بد به چوگان و گوی

اتفاقاً ملک کا بادشاہ جو نامور شخص تھا — شکارگاہ میں چوگان بازی میں مشغول تھا

شنید آن سخنهای دور از صواب — نه صبر شنیدن نه روی جواب

اس نے یہ ناشائستہ باتیں سنیں — جو نہ سننے کے قابل تھیں اور نہ جواب کے قابل

نگه کرد سالارِ اقلیم دید — که بر پشته ماجرای شنید

ملک کے حاکم نے نظر اٹھائی اور دیکھا — کہ یہ باتیں ایک ٹیلہ پر سے سن رہا تھا

ملک شرمگین در حشم بنگریست — که سودائی این بر من از بهر چیست

بادشاہ نے شرم سے لشکر کی طرف دیکھا — کہ یہ مجھ پر کیوں غصہ ہو رہا ہے

یکی گفت شاہا بہ تیغش بزن — کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

ایک نے کہا بادشاہ اسے تلوار سے قتل کر — کہ اس نے برا کہنے سے نہ کسی کی لڑکی کو اور نہ عورت کو چھوڑا

نگہ کرد سلطانِ عالی محل — خودش در بلا دید و خر در وحل

بلند مرتبہ بادشاہ نے نظر کی — تو اس کو غصہ میں اور اس کے گدھے کو کیچڑ میں دیکھا

ببخشید بر حالِ مسکین مرد — فرو خورد خشمِ سخن ہای سرد

اس مسکین آدمی کے حال پر رحم کیا — اور اس کی نامناسب باتوں کا درگذر کیا

زرش داد و اسپ و قبا پوستین — چہ نیکو بود مہر در وقتِ کین

اور اس کو روپیہ گھوڑا اور قبائے آستین دی — غصہ کے وقت میں رحم کرنا کیا اچھا ہوتا ہے

یکی گفتش ای پیرِ بی عقل و ہوش — عجب رستی از قتل گفتا خموش

ایک نے اس سے کہا کہ اے بیہوش بے عقل بوڑھے — تعجب ہے کہ تو قتل سے بچ گیا اس نے کہا چپ رہ

اگر من بنالیدم از دردِ خویش — وی انعام فرمود در خوردِ خویش

اگر میں اپنے درد کی وجہ سے رو دیا تھا — تو اس نے اپنی شان کے مطابق نعمتیں دیں

بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی اَحسِن اِلیٰ مَن اَسا

بدی کا بدلہ بدی دینا آسان ہوتا ہے — اگر تو مرد ہے تو برائی کے عوض بھلائی کر

حکایت توانگر سفلہ و درویش صاحبدل

کمینہ امیر — اور — صاحب دل درویش

شنیدم کہ مغروری از کبر مست	در خانہ بر روی سائل ببست
میں نے سنا کہ ایک مغرور تکبر سے مدہوش تھے	ایک سائل کو گھر سے خالی نکال دیا
بکنجی فرو ماند و بنشست مرد	جگر گرم و آه از تف سینہ سرد
وہ سائل ایک گوشہ میں بیکس ہو کر بیٹھ رہا	اس کا جگر گرم تھا اور اس کے سینہ سے سرد آہ نکلتی تھی
شنیدش یکی مرد پوشیدہ چشم	بگفتا چہ در تابت آورد خشم
اس کی آہوں کو ایک نابینا شخص نے سنا	اور کہا کہ کس بات نے تجھے یہ رنج و غصہ دیا
فرو گفت و بگریست بر خاک کوی	جفائی کز آن شخص آمد بروی
وہ اس کی گلی کی خاک پر بیٹھ کر رو دیا	اور جو شخص اس کے سامنے آیا اس سے اس کا ظلم بیان کیا
بگفت ای فلان ترک آزار کن	یک امشب بنزد من افطار کن
اس شخص نے اس کو کہا کہ اس رنج کو چھوڑ دے	اور ایک رات کا کھانا میرے ہاں سے کھا
بخلق و فریبش گریبان کشید	بمنزل در آوردش و خوان کشید
محبت اور فریب سے اس کا دامن کھینچا	اس کو گھر میں لایا اور دستر خوان بچھایا
برآسود درویش روشن نہاد	بگفت ایزدت روشنائی دهاد
درویش روشن دل آسودہ ہوا	اور اس نے کہا کہ اللہ تعالے تجھے بینائی عطا کرے
شب از نرگسش قطرہ چندی چکید	سحر دیده بر کرد و دنیا بدید
رات کو اس نابینا کی آنکھ سے چند قطرے ٹپکے	صبح اس کی آنکھ کھل گئی اور اس نے دنیا کو دیکھا

حکایت بشهر اندر افتاد جوش　　که بی دیده دیده بر کرد دوش

یہ قصہ شہر میں مشہور ہوا اور ایک شور ہوا　　کہ کل ایک اندھے نے آنکھ کھول دی

شنید این سخن خواجهٔ سنگدل　　که برگشت درویش از او تنگدل

اس خبر کو اس سنگدل مغرور نے سنا　　کہ وہ درویش اس سے آزردہ دل پھرا تھا

بگفتا حکایت کن ای نیکبخت　　که چون سهل شد بر تو این کار سخت

کہا کہ اے نیک بخت بیان کر　　کہ یہ مشکل کام کس طرح تجھ پہ آسان ہوا

که بر کردت این شمع گیتی فروز　　بگفت ای ستمگار آشفته روز

اور کس نے یہ تیرا جہان روشن کرنیوالا چراغ روشن کیا　　اس نے کہا کہ اے ظالم بدبخت زمانہ

تو کوته نظر بودی و سست رای　　که مشغول گشتی بجغد از همای

تو کوتہ نظر اور کم عقل آدمی تھا　　جو ہما کو چھوڑ کر الو سے مشغول ہوا

بروی من این در کسی کرد باز　　که کردی تو بر روی او در فراز

مجھ پہ یہ دروازہ اس نے کھولا　　کہ جس کے منہ پہ تو نے دروازہ بند کر دیا تھا

اگر بوسه بر خاک مردان زنی　　بمردی که پیش آیدت روشنی

اگر تو مردوں کی خاک کو بوسہ دے　　جوانمردی کی قسم کہ روشنی تیرے سامنے آئے

کسانیکه پوشیده چشم دل اند　　همانا کزین توتیا غافل اند

جن کی دل کی آنکھ بند ہے　　وہ اس سرمے سے بالکل غافل ہیں

چو برگشته دولت ملامت شنید　　سر انگشت حسرت بدندان گزید

جب اس بدبخت نے یہ ملامت سنی　　تو حسرت سے انگشت بدندان ہوا اور کہا

کہ شہباز من صید دام تو شد	مرا بود دولت بنام تو شد
کہ میرا سپید باز تیرے جال میں پھنس گیا	دولت تو میری تھی تیرے نام ہو گئی
کسی چون بدست آورد چرّہ باز	فرو بردہ چون موش دندان آز
وہ شخص کس طرح باز کو پکڑ سکتا ہے	جو چوہے کی طرح حرص سے دانت بند کرے

گفتار در دلداری خلق تا برسند باہل دلی

خلق کی دلجوئی کے بیان میں	تاکہ	کسی اہل دل کے پاس پہنچیں

الا گر طلبگار اہل دلی	ز خدمت مکن یکزمان غافلی
اگر تو کسی صاحب دل کا طلبگار ہے	تو خدمت سے ایک لمحہ غافل نہ رہ
خورش دہ بدراج و کبک و حمام	کہ یک روزت افتد ہمائی بدام
کبوتر تیتر ہنس کو خوراک پہنچاتے	تاکہ ایک روز ہما تیرے جال میں پھنسے
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی	امید است ناگہ کہ صیدی کنی
اگر تو ہر گوشہ میں عاجزی کا تیر مارے	تو امید ہے کہ دفعتہً کوئی شکار کرے
دُری ہم برآید ز چندین صدف	ز صد چوبہ آید یکی بر ہدف
ایک سچا موتی کتنے سیپیوں سے نکلتا ہے	جس طرح کہ سو تیروں سے ایک تیر نشانہ پر لگتا ہے

حکایت درین معنی

قصہ	اسی	حقیقت میں

یکی را پسر گم شد از راحلہ	شبانگہ بگردید در قافلہ
ایک شخص کا لڑکا منزل سے گم ہو گیا	وہ شخص رات کے وقت قافلہ میں پھرا

ز هر خیمه پرسید و هر سو شتافت　　به تاریکی آن روشنائی بتافت

ہر خیمہ سے دریافت کیا اور ہر طرف دوڑا　　اندھیرے میں روشنی چمکی

چو آمد بر مردم کاروان　　شنیدم که می گفت با ساروان

جب قافلہ کے آدمیوں کے پاس پہنچا　　میں نے سنا کہ ساربان سے کہتا تھا

ندانی که چون راه بردم بدوست　　هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست

تو نہیں جانتا کہ میں دوست کی تلاش کس طرح کر رہا ہوں　　جو شخص میرے سامنے آتا تھا میں سمجھتا کہ وہی ہے

مشایخ بجان طالب هر کس اند　　که باشد که وقتی بمردی رسند

بزرگ لوگ ہر شخص کو دل سے چاہتے ہیں　　شاید کسی وقت کسی مرد تک پہنچ جاوے

برند از برای دلی بارها　　خورند از برای گلی خارها

ایک صاحب دل کے لیے ہزاروں مصیبتیں اٹھاتے ہیں　　ایک پھول کے لیے کئی کانٹے کھاتے ہیں

حکایت هم درین معنی

اسی حقیقت کے متعلق حکایت

ز تاج ملک زاده در منلاخ　　شبی لعلی افتاده در سنگلاخ

ایک بادشاہزادہ کے تاج سے اونٹ خانہ میں　　ایک رات ایک لعل پتھروں میں گر گیا

پدر گفتش اندر شب تیره رنگ　　چه دانی که گوهر کدام است سنگ

اس کے باپ نے کہا کہ تاریک رات میں　　تو کیا جانتا ہے کہ موتی کونسا اور پتھر کونسا ہے

همه سنگها گوش دار ای پسر　　که لعل از میانش نباشد بدر

اے لڑکے تمام پتھروں کا خیال رکھ　　کیونکہ لعل ان پتھروں سے باہر نہ ہوگا

در اوباش پاکان شوریده رنگ
همان جای تاریک لعل است و سنگ

اوباش لوگوں میں صاحب دل مست حال
ایسے ہی ہیں جیسے تاریک جگہ میں پتھر اور لعل

بعزت بکش بار هر جاهلی
که افتی بسر وقت صاحبدلی

ہر جاہل کا بوجھ عزت سے برداشت کر
ایک نہ ایک دن کسی صاحبدل سے ملاقات کریگا

کسی را که با دوستی سر خوش است
نه بینی که چون بار دشمن کش است

جو شخص کہ کسی دوست سے محبت رکھتا ہے
تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح وہ دشمن کا بوجھ اٹھاتا ہے

بدرد چو گل جامه از دست خار
که خون در دل افتاده خندد چو نار

وہ اپنا جامہ پھول کی طرح کانٹے کے ہاتھ سے پھاڑتا ہے
جو دل کے خون ہونے سے انار کی طرح ہنستا ہے

غم جمله خور در هوای یکی
مراعات صد کن برای یکی

ایک ہی خواہش کے لیئے سب کا غم کھا
اور ایک کے لیئے سو کی رعایت کر

گرت خاکپایان شوریده سر
حقیر و فقیر اند اندر نظر

جو پریشان حال اور خاک پا
تیری نظر میں حقیر و فقیر ہیں

تو هرگز مبین شان بچشم پسند
که ایشان پسندیدهٔ حق بسند

تو ہرگز انہیں پسندیدہ نگاہ سے نہ دیکھ
کیونکہ ان کے لیئے یہی کافی ہے کہ وہ خدا کے پسندیدہ ہیں

کسی را که نزدیک ظنت بد اوست
چه دانی که صاحب ولایت خود اوست

اور جو شخص تیرے خیال میں برا ہے
تجھے کیا معلوم کہ وہ صاحب ولایت ہے

در معرفت بر کسانیست باز
که درهاست بر روی ایشان فراز

خدا کی معرفت کا دروازہ ان لوگوں پر کھلا ہے
جن کے منہ پر لوگوں کے دروازے بند ہیں

بسا تلخ عیشان تلخی چشان | کہ آیند در حلہ دامن کشان

بہت سے لوگ جو رنج اور سختی اٹھاتے ہیں | قیامت کے دن لباس فاخرہ پہنے ہوئے آئینگے

ببوسی گرت عقل و تدبیر ہست | ملک را نوادر نوا خانہ دست

اگر تجھ میں عقل اور دور اندیشی ہے | تو شہزادے کا ہاتھ جیلخانے میں چوم

کہ روزی فرج یابد از شہر بند | بلندیت بخشد چو گردد بلند

کہ جس دن وہ قید سے رہائی پائے | تجھ کو بلند مرتبہ دے جبکہ خود صاحب مرتبہ ہو

مسوزان درخت گل اندر خریف | کہ در نو بہارت نماید ظریف

خزاں میں پھولوں کا درخت نہ جلا | تاکہ نو بہار کے دنوں میں تجھ کو اچھا معلوم ہو

حکایت پدر بخیل و فرزند لاابالی

بخیل باپ اور بے پرواہ لڑکے کا قصہ

یکی زہرہ خرج کردن نداشت | زرش بود و یارای خوردن نداشت

ایک شخص خرچ کرنیکا حوصلہ نہ رکھتا تھا | اس کے پاس روپیہ بہت تھا لیکن خرچ کرنیکی توفیق نہ تھی

نخوردی کہ خاطر بیاسایدش | نہ دادی کہ فردا بکار آیدش

وہ دل کی آسودگی کے لیے خرچ نہ کرتا تھا | اور نہ کسی کو دیتا تھا تاکہ قیامت کو کام آئے

شب و روز در بند زر بود و سیم | زر و سیم در بند مرد لئیم

رات دن سونے چاندی کی فکر میں رہتا تھا | اور سونا چاندی اس کنجوس کی قید میں تھا

بدانست روزی پسر در کمین | کہ ممسک کجا کرد زر در زمین

ایک دن اس کے لڑکے نے پوشیدگی سے دریافت کیا | کہ اس کے بخیل باپ نے روپیہ کس جگہ دفن کیا ہے

ز خاکش برآورد و بر باد داد
شنیدم که سنگی در آنجا نهاد

زمین سے اس کو نکال لیا اور خرچ کر دیا
اور میں نے سنا کہ اس جگہ پتھر رکھدیا

جوانمرد را زر بقائی نکرد
بیک دستش آمد بدیگر بخورد

جوانمرد کے پاس زر نے قیام نہ کیا
ایک ہاتھ آیا اور دوسرے ہاتھ میں کھایا

کزین کم زنی بود ناپاک رو
کلاهش ببازار و میزر گرو

کیونکہ وہ فضول خرچ اور بد وضع تھا
اس کا پاجامہ اور کلاہ بازار میں گرو تھا

نهاده پدر چنگ در نای خویش
پسر چنگی و نائی آورده پیش

باپ نے اپنا پنجہ اپنے حلق پر رکھے ہوئے
بانسری اور چنگ بجانے والے لڑکے کو اپنے سامنے بلایا

پدر زار گریان همه شب نخفت
پسر بامدادان بخندید و گفت

باپ رونے دھونے کی وجہ سے تمام رات نہ سویا
لڑکا صبح کو ہنسا اور کہا

زر از بهر خوردن بود ای پدر
ز بهر نهادن چه سنگ چه زر

باپ روپیہ صرف کرنے کے لئے ہوتا ہے
اور رکھنے کے لئے تو پتھر اور روپیہ برابر ہے

زر از سنگ خارا برون آورند
که بخشند و پوشند و آسان خورند

روپیہ سخت پتھروں سے نکالتے ہیں
تاکہ لوگوں کو دیں پہنیں اور آرام سے کھائیں

زر اندر کف مرد دنیا پرست
هنوز ای برادر بسنگ اندرست

بخیل آدمی کے ہاتھ میں روپیہ
ابھی تک اے بھائی پتھر کے اندر ہے

چو در زندگانی بدی با عیال
گرت مرگ خواهند از ایشان منال

اگر تو اپنی اولاد سے زندگی میں برا ہے
اگر وہ تیری موت چاہیں تو غم نہ کر

چو چشمان روبه آنگه خورند از تو سیر
چشماروں کی طرح لوگ اس وقت فراغت سے کھائیں گے

که از بام پنجه گز افتی بزیر
کہ تو پچاس گز کے بلند کوٹھے سے نیچے گرے

بخیل توانگر بدینار و سیم
مالدار کنجوس چاندی و اشرفی کے حق میں

طلسمیست بالای گنجی مقیم
ایک طلسم ہے جو خزانہ پر قایم ہے

از آن سالها می بماند زرش
اور اس کا روپیہ مدت سے رہتا ہے

که لرزد طلسمی چنین بر سرش
کیونکہ یہ طلسم کنجوسی اس کے سر پر لپٹا رہتا ہے

بسنگ اجل ناگهش بشکنند
موت کے پتھر سے اس کو اچانک توڑ دیں

بآسودگی گنج قسمت کنند
تاکہ آسودگی کے ساتھ روپیہ تقسیم کریں

پس از بردن و گرد کردن چو مور
چیونٹی کی طرح لیجانے اور جمع کرنے کے بعد

بخور پیش از آن کت خورد کرم گور
اس سے پیشتر کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھالیں

سخنهای سعدی مثالست و پند
سعدی کی باتیں نصیحت اور مثال ہیں

بکار آیدت گر شوی کاربند
اگر تو ان پر عمل کرے تو تیرے کام آئیں گی

دریغست ازین روی بر تافتن
ان سے منہ پھیرنا افسوس ہے

کزین روی دولت توان یافتن
اس لیئے کہ ان سے دولت پانا ممکن ہے

حکایت احسان اندک و ثمره آن فی نهایت

تھوڑے احسان اور اس کے بے انتہا پھل کے بیان میں

جوانی بدانگی کرم کرده بود
ایک جوان نے ایک دانگ خیرات کیا تھا

تمنای پیری برآورده بود
اور ایک بوڑھے کی تمنا پوری کی تھی

بجرمی گرفت آسمان ناگہش
فرستاد سلطان بکشتن گہش

آسمان نے ناگہاں اس کو ایک جرم میں گرفتار کر لیا
اور بادشاہ نے اس کو قتل گاہ میں بھیج دیا

تماشاکنان بر در و کوی و بام
تگاپوی ترکان و جوش عوام

دیکھنے والے گلی کوچہ اور مکانوں پر
سپاہیوں کا دوڑنا اور خلقت کا جوش

چو دید اندر آشوب درویش پیر
جوان را بدست خلائق اسیر

جب اس بوڑھے نے اس کو اس مصیبت میں دیکھا
کہ جوان لوگوں کے ہاتھوں میں اسیر ہے

دلش بر جوانمرد مسکین بخست
کہ باری دل آورده بودش بدست

اس کے دل نے اس جوانمرد غریب پر رحم کھایا
کیونکہ ایک دفعہ وہ اس کا دل ہاتھ میں لے چکا تھا

برآورد زاری کہ سلطان بمرد
جہان ماند و خوی پسندیده برد

رونا شروع کر دیا کہ بادشاہ مر گیا
دنیا رہ گئی اور وہ اچھے عمل ساتھ لے گیا

بہم بر ہمی سود دستِ دریغ
شنیدند ترکان آہختہ تیغ

افسوس کے ہاتھ ملتا تھا
تلوار کھینچے ہوئے سپاہیوں نے سنا

بفریاد از ایشان برآمد خروش
تپانچہ زنان بر سر و روی و دوش

ان کی فریاد سے ایک شور اٹھا
وہ اپنے سروں اور منہ پر طمانچے مارتے تھے

پیاده بسر تا درِ بارگاه
دویدند و بر تخت دیدند شاه

دربار عام تک پیدل تیز رفتاری سے
دوڑے اور تخت پر بادشاہ کو دیکھا

جوان از میان رفت و بردند پیر
بگردن بر تختِ سلطان اسیر

جوان درمیان سے بھاگ گیا اور بوڑھے
کو گردن سے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے

به هوش پسر دید و هیبت نمود / که مرگ منت خواستن بر چه بود

اس پر رعب دکھلایا اور ڈرا کر پوچھا / کہ میری موت تو کس لئے چاہتا تھا

چو نیکست خوئی من و راستی / بمردم آخر چرا خواستی

جب میری خصلت نیک اور سچی ہے / تو تو نے لوگوں کا برا کس لئے چاہا

برآورد پیر دلاور زبان / که ای حلقه در گوش حکمت جهان

بوڑھے دلاور نے کہا / اے کہ تیرے حکم کا فرمانبردار جہان ہے

بقول دروغی که سلطان بمرد / نمردی و بیچاره جان ببرد

ایک جھوٹی بات کی وجہ سے کہ بادشاہ مرگیا / تو نہ مرا لیکن ایک غریب کی جان سلامت رہی

ملک زین حکایت چنان بر شکفت / که چیزش ببخشید و چیزی نگفت

بادشاہ اس بات سے ایسا خوش ہوا / اس کو کچھ دیا اور کچھ نہ کہا

وزین جانب افتان و خیزان جوان / همی رفت بیچاره هر سو دوان

اور اس طرف وہ جوان گرتا پڑتا / بیچارہ ہر طرف دوڑتا ہوا جاتا تھا

یکی گفتش از چار سوی قصاص / چه کردی که آمد بجانت خلاص

ایک شخص نے پوچھا کہ عدالت سے / تو نے کیا کیا کہ تیری جان سلامت بچی

بگوشش فرو گفت کای هوشمند / بجانی و دانگی رهیدم ز بند

اس کے کان میں کہا کہ اے عقلمند / کہ ایک دانگ اور جان کی وجہ سے قید سے رہائی پائی

یکی تخم در خاک از آن می نهد / که روز فرو ماندگی بر دهد

ایک شخص خاک میں بیج اس لئے بوتا ہے / کہ اس کی عاجزی کے دن وہ پھل دیوے

جوی باز دارد بلای درشت
عصائی ندیدی که عوجی بکشت

ایک جَو خدا کی راہ میں دیا ہوا سخت بلا کو روکتا ہے
تو نے دیکھا نہیں کہ عصا نے عوج کو مار ڈالا

حدیثی درست آخر از مصطفٰی است
که بخشائش و خیر دفع بلاست

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث درست ہے
کہ نیکی اور سخاوت بلاؤں کو رفع کرتی ہے

عدو را نبینی درین بقعه پای
که بوبکر سعد است کشور کشای

دشمن کا قیام اس ملک میں نہ دیکھیگا
کیونکہ بوبکر سعد یہاں کا بادشاہ ہے۔

بگیر ای جهانی بروی تو شاد
جهانی تو شادی بروی تو باد

اے بادشاہ جہاں تجھ پر خوش ہو
اور ایک جہاں کی خوشی تیرے نصیب ہو

کس از کس بدور تو باری نبرد
گلی در چمن جور خاری نبرد

کسی شخص نے تیرے عہد میں رنج نہ اٹھایا
ایک پھول نے بھی چمن میں خار کا ظلم نہ اٹھایا

توئی سایهٔ لطف حق بر زمین
پیمبر صفت رحمة العالمین

تو زمین پر خدا کی عنایت کا سایا ہے
تو پیغمبر صفت ہے اور جہان کے لئے رحمت ہے

ترا قدر گر کس نداند چه غم
شب قدر را می ندانند هم

تیری قدر اگر لوگ نہ جانیں تو کیا غم ہے
کیونکہ شب قدر کو بھی تو لوگ نہیں جانتے

حکایت در معنی ثمرہ نیکوکاری

نیک کاموں کے ثمرہ کی حقیقت کے بیان میں

کسی دید صحرای محشر بخواب
مس تفته روی زمین ز آفتاب

کسی شخص نے میدان حشر کو خواب میں دیکھا
کہ زمین آفتاب کی گرمی سے تانبے کی طرح گرم تھی

همی بر فلک شد ز مردم خروش	دماغ از تبش می برآمد بجوش
آسمان پر لوگوں سے ایک شور بپا تھا	اور دماغ گرمی کی وجہ سے کھولتا تھا
یکی شخص ازین جمله در سایهٔ	بگردن بر از خلد پیرایهٔ
ایک شخص ان سب میں سے سایہ میں تھا	اور اس کی گردن میں بہشت کا ایک زیور تھا
بپرسید کای مجلس آرای مرد	که بود اندرین مجلست پایمرد
اس سے دریافت کیا کہ اے مجلس کو زینت دینے والے مرد	اس محفل میں تیرا وسیلہ کون ہوا ہے
رزی داشتم بر در خانه گفت	بسایه درش نیکمردی بخفت
اس نے کہا کہ میرے گھر کے دروازے پر انگور کا درخت تھا	اس کے سایہ میں ایک مرد سوتا تھا
درین وقت نومیدی آن مرد راست	گناهم ز دادار داور بخواست
اس ناامیدی کے وقت اس سچے مرد نے	میرے گناہ عادل حاکم سے بخشوائے (خدا سے)
که یارب برین بنده بخشایشی	کزو دیده ام وقتی آسایشی
کہ اے رب اس بندہ پر رحم کر	کیونکہ اس سے ایک وقت میں نے آرام پایا ہے
چه گفتم چو حل کردم این راز را	بشارت خداوند شیراز را
اس راز حل کرنے کے بعد میں نے کیا کہا	شیراز کے بادشاہ کو خوشخبری ہو
که آفاق در سایهٔ همتش	مقیم اند بر سفرهٔ نعمتش
کہ جہان اس کی ہمت کے سایہ میں	اس کی نعمتوں کے دسترخوان پر مقیم ہے
درختیست مرد کرم باردار	وزو بگذری هیزم کوهسار
سخی ایک پھلدار درخت کی طرح ہے	اس کے علاوہ دوسرا پہاڑ کی لکڑی ہے

حطب را اگر تیشه بر پی زنند | درخت برومند را کی زنند

جلانے والی لکڑی پر اگر تیشہ لگائیں | درخت پھل دار کو کب کاٹتے ہیں

بسی پای داری درخت هنر | که هم میوه داری و هم سایه ور

اے ہنر کے درخت بہت دیر تک قائم رہو | کہ تو میوہ بھی رکھتا ہے اور سایہ بھی

گفتار در هیبت ملوک و سیاست ملک

بادشاہوں کے رعب اور انتظام کے بیان میں

بگفتم در باب احسان بسی | ولیکن نه شرط است با هر کسی

میں نے احسان کے بارہ میں بہت کچھ بیان کیا | لیکن ہر ایک کے لیے شرط نہیں ہے

بخور مردم آزار را خون و مال | که از مرغ بد کنده به پر و بال

لوگوں کے ستانے والے کا خون اور مال کھا | کیونکہ برے پرندہ کے پر و بال اکھاڑنے ہی بہتر ہیں

کسی که با خواجه تست جنگ | بدستش چرا میدهی چوب و سنگ

اس شخص کی تیرے مالک کے ساتھ لڑائی ہے | اس کے ہاتھ میں پتھر اور لکڑی کیوں دیتا ہے

برانداز بیخی که خار آورد | درختی بپرور که بار آورد

وہ جڑ نکال دے جو کانٹا پیدا کرے | اور جو درخت پھل پیدا کرے اس کی پرورش کر

کسی را بده پایه مهتران | که بر کهتران سر ندارد گران

اس شخص کو سرداری کا مرتبہ دے | جو کمزور لوگوں پر ظلم نہ کرے

مبخشای بر هر کجا ظالمی است | که رحمت برو جور بر عالمی است

اگر کہیں کوئی ظالم ہے تو اس پر بخشش نہ کر | کیونکہ اس پر رحم کرنا ایک جہان پر ظلم کرنا ہے

جهان سوز را کشته بهتر چراغ
یکی به در آتش که خلقی به داغ

جہاں کو جلانے والے ظالم کا چراغ بجھا ہوا بہتر ہے
ایک شخص کو آگ میں جلنا بہتر ہے بہ نسبت ایک خلق داغ ہونے کے

هر آنگه که بر دزد رحمت کنی
به بازوی خود کاروان می‌زنی

جس وقت تو چور پر رحمت کرے
اپنے بازو سے تمام قافلہ کو مارتا ہے

جفا پیشگان را بده سر به باد
ستم بر ستم پیشه عدل است و داد

ظالموں کا سر کاٹ ڈال
کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل و انصاف کرنا ہے

گفتار در معنی احسان با کسی که سزاوار نباشد

اس شخص پر احسان کرنے کے بیان میں جو احسان کا مستحق نہ ہو

شنیدم که مردی غم خانه خورد
که زنبور بر سقف او لانه کرد

میں نے سنا کہ ایک شخص نے اپنے گھر کا غم کھایا
کیونکہ بھڑوں نے اس کی چھت پر چھتہ لگایا تھا

زنش گفت ازینان چه خواهی مکن
که مسکین پریشان شوند از وطن

اس کی عورت نے کہا تو ان کو مت اکھیڑ
کیونکہ یہ مسکین وطن سے پریشان ہونگے

بشد مرد نادان پی کار خویش
گرفتند یک روز زن را به نیش

وہ بیوقوف شخص جب کام پر گیا
تو ایک روز انہوں نے عورت کو ڈنک مارا

بیامد ز دکان سوی خانه مرد
بر آن بی خرد زن بسی طیره کرد

مرد دکان سے گھر میں آیا
اور اس بیوقوف کو بہت غصہ ہوا

زن بی‌خبر بر در و بام و کوی
همی کرد فریاد و می‌گفت شوی

بیوقوف عورت دروازے اور گلی کوچہ میں
فریاد کرتی تھی اور اس کا شوہر کہتا تھا

مکن بدخوئی بر مردم ای زن ترش　　تو گفتی کہ زنبور مسکین مکش

اے عورت لوگوں پر غصہ ست ہو　　تو نے کہا تھا کہ بھڑوں کو نہ مار

کسی با بدان نیکوئی چون کند　　بدان را تحمل بد افزون کند

کوئی شخص بروں کے ساتھ نیکی کیوں کرے　　برے لوگوں سے محبت کرنا لوگوں سے بدی کرنا ہے

چو اندر سری بینی آزار خلق　　بشمشیر تیزش بیازار حلق

اگر تو کسی کے سر میں لوگوں کے ستانیکا خیال دیکھے　　تو شمشیر تیز سے اس کے حلق کو کاٹ ڈال

سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند　　بفرمائی تا استخوانش دہند

کتا آخر کون ہے جس کے سامنے خون رکھیں　　تو حکم کر تا کہ اسے ہڈی دیں

چہ نیکو زدست این مثل پیرِ دہ　　ستورِ لگدزن گرانبار بہ

کیا اچھی مثال گاؤں کے بوڑھے نے کہی ہے　　لات مارنے والا چوپایہ لدا ہوا بہتر ہے

اگر نیک مردی نماید عسس　　نیارد بشب خفتن از دزد کس

اگر کوتوال شہر مہربانی کرے　　تو چوروں کے ڈر سے کوئی شخص رات کو نہ سو سکے

نی نیزہ در حلقۂ کارزار　　بقیمت تر از نیشکر صد ہزار

کانے کا نیزہ لڑائی کے میدان میں　　سو ہزار گنے کی قیمت سے بہتر ہے

نہ ہر کس سزاوار باشد بمال　　یکی مال خواہد یکی گوشمال

ہر شخص مال دینے کے لئے بہتر نہیں ہے　　ایک تو مال چاہتا ہے دوسرا گوشمالی چاہتا ہے

چو گربہ نوازی کبوتر برد　　چو فربہ کنی گرگ یوسفؑ درد

اگر تو بلی کو پرورش کریگا تو وہ کبوتر لیجائیگی　　اگر تو بھیڑیئے کو پالیگا تو وہ یوسفؑ کو پھاڑیگا

بنائی که محکم ندارد اساس ‌‌ ‌ بلندش مکن ور کنی زو هراس

وہ مکان جس کی بنیاد محکم نہ ہو ‌ ‌ اس کو بلند نہ کر اگر کرے تو خوف زدہ رہ

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں

چه خوش گفت بهرام صحرانشین ‌ ‌ چو یکران توسن زدش بر زمین

بہرام صحرانشین نے کیا اچھا کہا ‌ ‌ جب سرکش گھوڑے نے اسے زمین پر پٹکا

دگر اسبی از گله باید گرفت ‌ ‌ که گر سر کشد باز شاید گرفت

کوئی اور گھوڑا گلہ میں سے لینا چاہیئے ‌ ‌ جو شرارت کرے تو اس کو روک سکیں

سر چشمه شاید گرفتن به بیل ‌ ‌ چو پر شد نشاید گذشتن به پیل

چشمہ کا منہ سلائی سے بند کرنا چاہیئے ‌ ‌ جب بھر جائے تو پھر ہاتھی سے بھی نہ گذر سکیگا

به بند ای پسر دجله گر آب کاست ‌ ‌ که سودی ندارد چو سیلاب خاست

جب دجلہ کا پانی کم ہو جائے اس وقت اے لڑکے اسکو بند کر ‌ ‌ جب سیلاب آجائے تو پھر کوئی فایدہ نہیں

چو گرگ خبیث آمد اندر کمند ‌ ‌ بکش ورنه دل برکن از گوسفند

جب خبیث بھیڑیا کمند میں پھنس جائے ‌ ‌ تو مار ڈال ورنہ بکریوں سے ناامید ہو جا

ز ابلیس هرگز نیاید سجود ‌ ‌ نه از بدگهر نیکوئی در وجود

شیطان سے سجدہ نہیں ہوتا ‌ ‌ اور نہ بدطینت سے نیکی وجود میں آتی ہے

بد اندیش را جای و فرصت مده ‌ ‌ عدو در چه و دیو در شیشه به

دشمن کو وقت اور موقعہ نہ دے ‌ ‌ دشمن کنویں میں اور دیو شیشہ میں قید ہو تو بہتر ہے

مگو شاہ بد این مار کشتن بچوب
برمت کہو کہ سانپ کو لکڑی سے مار

چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب
جب اس کا سر پتھر کے نیچے آئے تو کچل ڈال

قلم زن کہ بد کرد با زیر دست
لکھنے والا جس نے کمزور کے ساتھ برائی کی

قلم بہتر او را بہ شمشیر دست
اس کے ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالنا بہتر ہے

مدبر کہ قانون بد می نہد
مدبر کو جو برے قانون جاری کرتا ہے

ترا می برد تا بہ آتش دہد
تجھے اس لئے لے جاتا ہے کہ دوزخ میں ڈالے

مگو ملک را این مدبر بس ست
بادشاہ سے مت کہہ کہ یہ مدبر کافی ہے

مدبر مخوانش کہ مدبر کس ست
اس کو مدبر مت کہو بلکہ وہ بدبخت ہے

سعید آورد قول سعدی بجای
نیک آدمی سعدی کی باتوں پر عمل کرتا ہے

کہ توفیر ملک ست و تدبیر رای
کیونکہ اس کی بات تدبیر اور عقل کو زیادہ کرتی ہے

باب سوم (۳) در عشق

تیسرا باب عشق کے بیان میں

خوشا وقت شوریدگان غمش
اس کے غم کے پریشانوں کا وقت اچھا ہے

اگر ریش بینند و گر مرہمش
اگر وہ زخم دیکھیں یا اس سے مرہم دیکھیں

گدایان از پادشاہی نفور
فقیر جو بادشاہی سے نفرت کرتے ہیں

بامیدش اندر گدائی صبور
اس کی امید میں فقیری ہی میں صابر ہیں

دما دم شراب الم در کشند
دمبدم غم کی شراب پیتے رہیں

وگر تلخ بینند دم در کشند
اگر تلخ شراب دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں

بلائی خمارست در عیش مُل
سلح دار خارست با شاخ گُل

خمار کی تکلیف شراب کے عیش میں ہے
شاخ گل کے ساتھ ہتھیار رکھنے والا کانٹا ہے

نہ تلخ ست صبری کہ بر یادِ اوست
کہ تلخی شکر باشد از دستِ دوست

اس کی یاد میں جو صبر ہے وہ تلخ نہیں ہے
کیونکہ تلخی دوست کے ہاتھ سے شکر بنجاتی ہے

اسیرش نخواہد رہائی ز بند
شکارش نجوید خلاص از کمند

اس کا قیدی رہائی نہیں چاہتا
اس کا شکار کمند سے خلاصی نہیں چاہتا

سلاطین عزلت گدایان حی
منازل شناسان گم کردہ پی

گوشہ نشینی کے سلطان خدا کے فقیر ہیں
منزل شناس، قدم کا نشان بھولے ہوئے ہیں

ملامت کشانند مستان یار
سبکتر برد اشتر مست بار

یار کے عاشق ملامت اختیار کرتے ہیں
جیسے مست اونٹ بوجھ جلد اٹھا لیجاتا ہے

بسر وقتشان خلق کی رہ برند
کہ چون آب حیوان بظلمت درند

ان کے وقت کے لوگ کب راہ پاتے ہیں
کیونکہ آب حیوان کی طرح اندھیرے میں ہیں

چو بیت المقدس درون پر تاب
رہا کردہ دیوار بیرون خراب

بیت المقدس کی طرح ان کا قلب روشن ہے
اور باہر کی دیوار خراب چھوڑی ہوئی ہے

چو پروانہ آتش بخود در زنند
نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند

پروانے کی طرح اپنے آپ کو آگ لگاتے ہیں
ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر تنتے نہیں ہیں

دلارام در بر دلارام جوی
لب از تشنگی خشک بر طرف جوی

معشوق ان کو دل میں ہے اور معشوق کو ڈھونڈتے ہیں
ہونٹ پیاس سے خشک ہیں نہر کے کنارے پر

نگویم که بر آب قادر نیند — که بر ساحل نیل مستسقی اند

میں نہیں کہتا کہ پانی پر قادر نہیں ہیں — بلکہ دریائے نیل کے کنارے پر استسقا کے مریض ہیں

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

عشق حقیقی کا ثبوت عشق مجازی کی دلیل سے

ترا عشق همچون خودی ز آب و گل — رباید همی صبر و آرام دل

تجھ جیسے آب و گل کے بنے ہوئے انسان کا عشق — تیرے صبر اور تیرے دل کے آرام کو چھین لیتا ہے

به بیداریش فتنه بر خد و خال — بخواب اندرش پای بند خیال

بیداری میں اس کے رخسار اور تل پر فریفتہ — اور سونے میں اس کے خیال کا پابند ہے

بصدقش چنان سر نهی بر قدم — که بینی جهان با وجودش عدم

اور خلوص سے اس طرح اس کے پاؤں پر سر رکھتا ہے — کہ باوجود ہونے کے جہان کو نیست جانتا ہے

چو در چشم شاهد نیاید زرت — زر و خاک یکسان نماید برت

اگر تیرا روپیہ معشوق کی آنکھ کو نہ بھاوے — تو روپیہ اور مٹی تجھ کو برابر معلوم ہوتے ہیں

دگر با کست در نیاید نفس — که با او نماند دگر جای کس

اور کسی دوسرے کے ساتھ تیرا دل نہیں لگتا — بلکہ اس کے ساتھ کسی دوسری جگہ نہیں رہتا

تو گوئی بچشم اندرش منزلست — وگر چشم بر هم نهی در دلست

تو کہتا ہے کہ اس کی قیامگاہ تیری آنکھ ہے — اور اگر تو آنکھ بند کرے تو وہ تیرے دل میں ہوتا ہے

نه اندیشه از کس که رسوا شوی — نه قوت که یکدم شکیبا شوی

نہ تجھے کسی کا خوف کہ تو رسوا ہوتا ہے — اور نہ یہ طاقت کہ ایک لحظہ صبر کرے

گرت جان بخواہد بکف بر نہی ۔۔۔ ورت تیغ بر سر نہد سر نہی

اگر وہ جان مانگتا ہے تو ہتھیلی پر رکھ دیتا ہے ۔۔۔ اگر تلوار اٹھاتا ہے تو سر جھکا دیتا ہے

چو عشقی کہ بنیاد او بر ہواست ۔۔۔ چنین فتنہ انگیز و فرمان رواست

ایسا عشق جس کی بنیاد ہوس پر ہے ۔۔۔ اس طرح کا فتنہ انگیز اور حکم کرنیوالا ہے

عجب داری از سالکان طریق ۔۔۔ کہ باشند در بحر معنی غریق

تو خدا کی راہ پر چلنے والوں پر تعجب ہوتا ہے ۔۔۔ جو حقیقت کے دریا میں ڈوبے ہوتے ہیں

بسودای جانان ز جان مشتغل ۔۔۔ بذکر حبیب از جہان مشتغل

معشوق کی فکر میں جان سے بے پرواہ ۔۔۔ اور دوست کی یاد میں جہان سے غافل

بیاد حق از خلق بگریختہ ۔۔۔ چنان مست ساقی کہ می ریختہ

یاد خدا میں جہان سے بھاگے ہوئے ۔۔۔ ایسے ساقی کی طرح مست جو شراب گرا رہا ہو

نشاید بدارو دوا کردشان ۔۔۔ کہ کس مطلع نیست بر دردشان

ان کا علاج دوا سے نہ کرنا چاہیے ۔۔۔ کیونکہ کوئی بھی ان کے درد سے واقف نہیں

الست از ازل ہمچنانشان بگوش ۔۔۔ بفریاد قالوا بلیٰ در خروش

الست بربکم کی صدا اسی طرح ان کے کانوں میں ہے ۔۔۔ اور قالوا بلیٰ کی فریاد سے وہ اسی طرح جوش میں ہیں

گروہی عمل دار عزلت نشین ۔۔۔ قدمہای خاکی دم آتشین

گوشہ نشینی میں بیٹھنے والے حاکم ۔۔۔ خاکی قدم اور آہ گرم والے

بیک نعرہ کوہی ز جا بر کنند ۔۔۔ بیک نالہ ملکی ز جا بر کنند

ایک نعرہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہلا دیں ۔۔۔ ایک نالہ سے ملک کو تہ و بالا کر دیں

چو باد اند پنہان و چالاک پوی ۔ چو مشک اند خاموش و تسبیح گوی

ہوا کی طرح آنکھوں سے پنہاں اور تیز چلنے والے ۔ مشک کی طرح خاموش اور ذکر الٰہی کرنے والے

سحرہا بگریند چندان کہ آب ۔ فرو شوید از دیدہ شان کحل خواب

صبح کو اتنا روتے ہیں کہ پانی ۔ ان کی آنکھ سے سرمہ دھو دیتا ہے

فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند ۔ سحرگہ خروشان کہ واماندہ اند

گھوڑے کو مار ڈالے ہوئے کہ تمام رات کو چلا ہے ۔ صبح کو فریاد کرنے والے کہ تھک گئے ہیں

شب و روز در بحر سودا و سوز ۔ ندانند ز آشفتگی شب ز روز

رات دن سودا اور سوز کے دریا میں ۔ پریشانی کی وجہ سے رات کو دن نہیں جانتے

چنان فتنہ بر حسن صورت نگار ۔ کہ با حسن صورت ندارند کار

خدا کی خوبی پر ایسے فریفتہ ۔ کہ ظاہری صورت سے کام نہیں رکھتے ہیں

ندادند صاحبدلان دل بہ پوست ۔ وگر ابلہی داد بی مغز و گوشت

صاحبدلوں نے (چمڑے) انسان کے ساتھ دل نہ لگایا ۔ اور اگر کسی بیوقوف نے دیا تو وہ بے مغز اور بیل ہے

می صرف وحدت کسی نوش کرد ۔ کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد

وحدت کی خالص شراب میں نے نوش کی ۔ اس نے دنیا اور عقبےٰ کو فراموش کر دیا

حکایت گدازادہ با بادشاہزادہ

ایک فقیر کے لڑکے اور بادشاہ کے لڑکے کا قصہ

شنیدم کہ وقتی گدازادۂ ۔ نظر داشت با بادشاہزادۂ

میں نے سنا کہ ایک وقت ایک فقیر کا لڑکا ۔ ایک بادشاہزادہ پر عاشق تھا

همی رفت و می‌پخت سودای خام
خیالش فرو برده دندان بکام

جاتا تھا اور خام خیالی پکاتا تھا
اور اس کا خیال اسے ہر وقت رہتا تھا

زمیدانش خالی نبودی چو میل
همه وقت پهلوی اسپش چو پیل

اور قوس کے نشان کی اس کے میدان سے خالی نہ رہتا تھا
اور ہر وقت اس کے گھوڑے کے پہلو میں ہاتھی کی طرح رہتا تھا

دلش خون شد و راز در دل بماند
ولی پایش از گریه در گل بماند

اس کا دل خون ہو گیا اور راز دل میں رہا
اور اس کے پاؤں رونے سے کیچڑ میں بھر گئے

رقیبان خبر یافتندش ز درد
دگر باره گفتندش این جا مگرد

نگہبانوں نے اس کے درد سے اطلاع پائی
اور اسے کہا کہ پھر اس جگہ نہ پھرنا

دمی رفت و یاد آمدش روی دوست
دگر خیمه زد بر سر کوی دوست

ایک لمحہ کے لئے چلا گیا اور پھر اس کو دوست کا چہرہ یاد آیا
پھر دوست کی گلی کے سر پر خیمہ ڈال دیا

غلامی شکستش سر و دست و پای
که باری نگفتیمت ایدر مپای

غلام نے اس کے ہاتھ پاؤں اور سر کو توڑا
اور کہا کہ تجھے جو کہا ہے کہ یہاں نہ ٹھہر

دگر رفت و صبر و قرارش نبود
شکیبائی از روی یارش نبود

پھر چلا گیا لیکن اس کو صبر قرار نہ تھا
اور یار کا چہرہ دیکھنے کے بغیر اس کو صبر نہ تھا

مگس وارش از پیش شکر بجور
براندندی و بازگشتی بفور

مکھی کی طرح اس کو ظلم سے شکر کے آگے سے
ہٹاتے تھے لیکن وہ پھر فی الفور آ جاتا تھا

کسی گفتش ای شوخ دیوانه رنگ
عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ

کسی نے اس کو کہا اسے بے حیا دیوانے
تو عجیب آدمی ہے جو لکڑی اور پتھر کی مار پر صبر کرتا ہے

بگفت این جفا بر من از دست اوست
نه شرطست نالیدن از دست دوست

اس نے جواب دیا کہ یہ ظلم مجھ پر دوست کی طرف سے ہے
دوست کے ہاتھ سے فریاد کرنا شرط نہیں ہے

من اینک دم دوستی میزنم
گر او دوست دارد وگر دشمنم

میں ابھی تک دوستی کا دم بھرتا ہوں
خواہ وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن

ز من صبر بی او توقع مدار
که با او هم امکان ندارد قرار

بغیر اس کے مجھ سے صبر کی توقع نہ رکھ
بلکہ اس کے ساتھ بھی قرار کا امکان نہیں

نه نیروی صبرم نه جای ستیز
نه امکان بودن نه پای گریز

نہ مجھے صبر کی طاقت اور نہ لڑنے کی جگہ
نہ بھاگنے کی طاقت نہ رہنا ممکن ہے

مگو زین در بارگه سر بتاب
وگر سر چو میخم کشد در طناب

مت کہو کہ میں اس بارگاہ سے سر پھیروں
اگرچہ وہ میرا سر میخ کی طرح طناب میں کھینچے

نه پروانه جان داده در پای دوست
به از زنده در کنج تاریک اوست

کیا پروانے نے دوست کے قدموں پر جان نہیں دی
وہ زندہ سے بہتر ہے جو تاریک گوشہ میں ہے

بگفت ار خوری زخم چوگان او
بگفتا به پایش در افتم چو گو

اس کو کہا کہ اگر تو اس کی چوگان کا زخم کھائے
اس نے کہا میں گیند کی طرح اس کے پاؤں میں گر پڑوں

بگفتا سرت گر ببرد به تیغ
بگفت این قدر نبود از وی دریغ

کہا اگر وہ تیرا سر تلوار سے کاٹ ڈالے
اس نے جواب دیا کہ اس پر بھی اس سے افسوس نہ ہو

یکی را که معشوق باشد یکی
نیازارد از وی به اندکی

ایک شخص جس کا ایک ہی معشوق ہو
وہ تھوڑی چیز کے لئے آزردہ نہیں ہوتا

مرا خود ز سر نیست چندان خبر — که تاج است بر تارکم یا تبر

مجھے اپنے سر کی اتنی خبر نہیں ہے — کہ میرے سر پر تاج ہے یا کلہاڑی

مکن با من ناشکیبا عتیب — که در عشق صورت نه بندد شکیب

مجھ بے صبر پر غصہ مت ہو — کیونکہ عشق میں صبر کی صورت نہیں بنتی

چو یعقوبم ار دیده گردد سپید — نبرّم ز دیدار یوسفؑ امید

اگر یعقوبؑ کی طرح میری آنکھ سفید ہو جائے — تب بھی یوسفؑ کے دیدار سے امید قطع نہ کروں

رکابش ببوسید روزی جوان — برآشفت و برتافت از وی عنان

ایک دن اس جوان نے اس کی رکاب چوم لی — وہ اس پر خفا ہوا اور باگ پھیر لی

بخندید و گفتا عنان بر مپیچ — که سلطان عنان بر نه پیچد ز هیچ

ہنسا اور کہا کہ باگ مت پھیر — کیونکہ بادشاہ ادنےٰ آدمی سے بھی باگ نہیں پھیرتا

مرا با وجود تو هستی نماند — بیاد توام خودپرستی نماند

تیری ہستی سے میرے وجود کی ہستی نہ رہی — اور تیری یاد میں میری خود بینی نہیں رہی

گرم جرم بینی مکن عیب من — توئی سر بر آورده از جیب من

اگر مجھ سے خطا دیکھے تو عیب مت کر — کیونکہ تو نے ہی میرے گریبان سے سر نکالا ہوا ہے

بدان زهره دستت زدم در رکاب — که خود را نیاوردم اندر حساب

تیری رکاب میں میں نے اس حوصلہ سے ہاتھ مارا — کہ اپنے آپ کو میں حساب میں نہ لایا

کشیدم قلم در سر نام خویش — نهادم قدم بر سر کام خویش

میں نے اپنے نام پر قلم کھینچ دیا ہے — اور اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھ دیا ہے

مرا خود کشد تیر آن چشم مست — چه حاجت که آری بشمشیر دست

مجھے اس مست آنکھ کا تیر مارے ڈالتا ہے — اس کی ضرورت نہیں کہ تو تلوار ہاتھ میں اٹھائے

تو آتش بنی زن و درگذر — که نه خشک در بیشه ماند نه تر

تو عشق کی آگ نے میں لگا اور چلا جا — تاکہ جنگل میں نہ خشک چیز رہے نہ تر

حکایت در معنی فنای اہل محبت

اہل محبت کے | فنا | ہونے کے بیان میں

شنیدم که در لحن خنیاگری — برقص اندر آمد پری پیکری

سنا میں نے کہ ایک گویئے کی آواز پر — ایک پری پیکر ناچنے لگ گیا

ز دلهای شوریده پیرامنش — گرفت آتش شمع در دامنش

اس کے گرد شوریدہ دلوں سے — شمع کی آگ اس کے دامن سے لگ گئی

پراگنده خاطر شد و خشمناک — یکی گفتش از دوستداران چه باک

وہ غصہ ہوا اور پریشان خاطر ہوا — ایک نے دوستوں میں سے اسے کہا کہ کیا ڈر ہے

ترا آتش ای دوست دامن بسوخت — مرا از خود بیکبار از من بسوخت

اے دوست تیرا تو دامن ہی آگ نے جلایا ہے — اور میرے تن کو یکبارگی اس نے جلا دیا

اگر یاری از خویشتن دم مزن — که شرکست با یار و با خویشتن

اگر تو یار ہے تو اپنی ہستی کا دم نہ مار — کیونکہ آئین محبت میں اپنی ہستی کو قائم رکھنا اور دوست کیا

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

اہل الفت کی مشغولیت | کی | حقیقت میں

چنین دارم از پیر داننده یاد — که شوریده سر بصحرا نهاد

ایک پیر دانا سے مجھے اس طرح یاد ہے — کہ ایک عاشق صحرا کو روانہ ہوا

پدر در فراقش نخورد و نخفت — پسر را ملامت بکردند و گفت

باپ نے اس کے فراق میں نہ کھایا نہ سویا — بیٹے کو اس نے ملامت کی اور بیٹے نے کہا

ازانگہ کہ یارم کس خویش خواند — دگر باکسم آشنائی نماند

جس وقت سے یار نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے — میرا تعلق کسی دوسرے سے نہیں رہا

بحقش کہ تا حق جمالم نمود — دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود

اس کے حق کی قسم جب سے اس نے اپنا جمال مجھے دکھایا — اور جو کچھ بھی میں نے دیکھا ہے مجھے خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ روز از خلائق بتافت — کہ گم کردہ خویش را باز یافت

وہ گم نہیں ہوا جس نے خلقت سے منہ پھیر لیا — بلکہ اپنی گمشدگی کو پھر پا لیا

پراگندگانند زیر فلک — کہ ہم دد توان خواندشان ہم ملک

پریشان لوگ جو آسمان کے نیچے ہیں — ان کو درندہ بھی کہا سکتے ہیں اور فرشتہ بھی

زیاد ملک چون ملک نارمند — شب و روز چون دد ز مردم رمند

خدا کی یاد میں فرشتوں کی طرح آرام نہیں کرتے — اور درندوں کی طرح رات دن آدمیوں سے بھاگتے ہیں

قوی بازوانند کوتاہ دست — خردمند شیدا و ہشیار مست

مضبوط بازوؤں والے اور کوتہ دست ہیں — عقلمند عاشق اور ہوشیار مست ہیں

گہ آسودہ در گوشہ خرقہ دوز — گہ آشفتہ در مجلسی خرقہ سوز

کبھی آسودہ تنہائی میں گدڑی سینے والے — کبھی مجلس میں دیوانے گدڑی جلانے والے

نسوائی خودشان نہ پروائی کس ‌‌ ‌ ‌ نہ در کنج توحیدشان جائی کس

ان کو اپنے خیال میں کسی کی پرواہ نہیں ‌ ‌ ‌ ‌ اور ان کے گوشۂ توحید میں کسی کی جگہ نہیں

پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش ‌ ‌ ‌ ‌ ز قول نصیحت گر آگندہ گوش

پریشان عقل اور پراگندہ ہوش والے ‌ ‌ ‌ ‌ اور نصیحت کی باتوں سے کان بھرے ہوئے

بدریا نخواہد شدن بط غریق ‌ ‌ ‌ ‌ سمندر چہ داند عذاب الحریق

بط دریا میں ڈوبنے والی نہ ہوگی ‌ ‌ ‌ ‌ اور سمندر جلنے کی تکلیف کو کیا جانے

تہیدست مردان پر حوصلہ ‌ ‌ ‌ ‌ بیابان نوردان بی قافلہ

مفلس اور حوصلہ والے مرد ‌ ‌ ‌ ‌ اور بیابان میں بغیر قافلہ کے پھرنے والے

ندارند چشم از خلائق پسند ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند

لوگوں سے پسندیدگی کی توقع نہیں رکھتے ‌ ‌ ‌ ‌ کیونکہ ان کے لیے اللہ کی پسندیدگی کافی ہے

عزیزان پوشیدہ از چشم خلق ‌ ‌ ‌ ‌ نہ زنارداران پوشیدہ دلق

عزیز لوگوں کی آنکھوں سے چھپے ہوئے ‌ ‌ ‌ ‌ نہ زنار پوش گدڑی پہنے ہوئے

پر از میوہ و سایہ ور چون رزاند ‌ ‌ ‌ ‌ نہ چون ما سیہ کار و ازرق رزاند

میوہ سے پر اور انگور کی طرح سایہ دار ‌ ‌ ‌ ‌ ہم جیسے گنہگار نیلے کپڑے رکھنے والے

بخود سر فرو بردہ ہمچون صدف ‌ ‌ ‌ ‌ نمانند دریا برآوردہ کف

صدف کی طرح اپنے طرف سر جھکائے ہوئے ‌ ‌ ‌ ‌ نہ کہ دریا کی طرح جوش میں

نہ مردم ہمین استخوانند و پوست ‌ ‌ ‌ ‌ نہ ہر صورتی جان معنی دروست

نہ سب آدمی ہڈی اور چمڑہ ہیں ‌ ‌ ‌ ‌ اور نہ ہر صورت کے اندر حقیقت کی جھلک ہے

نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست — نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست

نہ بادشاہ ہر غلام کا خریدار ہے — ہر گدڑی کے نیچے ایک زندہ دل ہے

اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدی — چو خرمہرہ بازار ازو پُر شدی

اگر اولے کا ہر قطرہ موتی بن جاتا — تو کوڑیوں کی طرح ان سے بازار بھر جاتا

چو غازی بخود بر نہ بندد پائی — کہ محکم رود پائی چوبین جائی

بازی گر کی طرح لکڑی کا پاؤں ہیں باندھتے ہیں — لکڑی کا پاؤں بھلا کب جگہ سے مضبوط چل سکتا ہے

حریفان خلوت سرای الست — بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست

الست کی خلوت کے ہم مجلس — ایک گھونٹ سے قیامت تک بے مدہوش

بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ — کہ پرہیز و عشق آبگینہ است و سنگ

تلوار کے خوف سے مقصد کے ہاتھ نہیں اٹھاتے — کیونکہ پرہیز اور عشق شیشہ اور پتھر ہے

حکایت در معنی غلبۂ وجد و سلطنت عشق

غلبۂ وجد اور سلطنت عشق کی حقیقت

یکی شاہدی در سمرقند داشت — کہ گفتی بجای سمرقند داشت

ایک شخص کا معشوق سمرقند میں تھا — تو کہے کہ بجائے بات کے قند رکھتا تھا

جمالی گرو بردہ از آفتاب — ز شوخیش بنیاد تقوی خراب

خوبصورتی میں آفتاب سے سبقت لیگیا تھا — اور اس کی شوخی سے تقوی کی بنیاد خراب تھی

تعالی اللہ از حسن تا غایتی — کہ پنداری از رحمتست آیتی

بزرگی ہے جلال کے لئے وہ معشوق اس قدر خوبصورت تھا — تو سمجھے کہ اللہ تعالی کی رحمت کی ایک نشانی ہے

همی رفتی و دیدها در پیش	دل دوستان کرد جان برخیش
وہ جاتا تھا اور لوگوں کی نظریں اس کی طرف رہتی	اور دوستوں کے دل اس کے سینہ پر خون بہاتے
نظر کردی این دوست در وی نهفت	نگه کرد باری به تندی و گفت
اور یہ دوست اس کو دزدیدہ نظروں سے دیکھتا	ایک دفعہ (معشوق) نے غصہ سے دیکھا اور کہا
که ای خیره سر چند پویی پیم	ندانی که من مرغ دامت نیم
اے سرپھرے کب تک میرے پیچھے دوڑے گا	تو نہیں جانتا کہ میں تیرے جال میں پھنسنے والا پرندہ نہیں
گرت بار دیگر ببینم بتیغ	چو دشمن ببرم سرت بی دریغ
اگر میں دوسری دفعہ تجھ کو دیکھوں گا تو تلوار سے	بغیر افسوس کے دشمن کی طرح تیرا سر اڑا دونگا
کسی گفتش اکنون سر خویش گیر	ازین سهلتر مطلبی پیش گیر
ایک شخص نے اس کو کہا کہ اب اپنی راہ پر چل	اور اس سے آسان تر کوئی مقصد تلاش کر
نپندارم این کام حاصل کنی	مبادا که جان در سر دل کنی
میں یہ گمان نہیں کرتا کہ تو یہ مقصد حاصل کریگا	ایسا نہ ہو کہ کہیں دل کے خیال میں جان دیدے
چو مفتون صادق ملامت شنید	بدرد از درون ناله بر کشید
جب عاشق صادق نے یہ ملامت سنی	درد کے ساتھ دل سے ایک نالہ کیا
که بگذار تا زخم تیغ هلاک	بغلطاندم لاشه در خون و خاک
تو مجھے معشوق کی تلوار کا زخم لگانے دے	تا کہ میری لاش خاک اور خون میں غلطاں ہو
مگر پیش دشمن بگویند و دوست	که این کشته دست و شمشیر اوست
شاید لوگ دوست اور دشمن سے کہیں	کہ یہ اس کی تلوار اور ہاتھ کا مارا ہوا ہے

نمی بینم از خاک کویش گریز — به بیداد گو آبرویم بریز

میں اس کی گلی کی خاک سے بھاگتا نہیں — ظالم سے کہو کہ میری آبرو گرا دے

مرا توبه فرمایی ای خودپرست — ترا توبه زین گفتن اولی ترست

اے خود پسند تو مجھے توبہ کے لئے کہتا ہے — تیرے لئے ایسا کہنے سے توبہ کرنی بہتر ہے

ببخشای بر من که هر چه او کند — وگر قصد خونست نیکو کند

مجھ پر بخشش کر کہ جو کچھ بھی وہ کرے — اگر وہ میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو بہتر ہے

بسوزاندم هر شبی آتشش — سحر زنده گردم به بوی خوشش

اس کی محبت کی آگ مجھے ہر رات جلاتی ہے — اور صبح کو اس کی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہوں

اگر میرم امروز در کوی دوست — قیامت زنم خیمه پهلوی دوست

اگر میں آج دوست کی گلی میں مرجاؤں — تو قیامت کے دن دوست کے پہلو میں خیمہ لگاؤں

مده تا توانی درین جنگ پشت — که زنده ست سعدی که عشقش بکشت

جہاں تک ہو سکے ایسی جنگ میں پیٹھ نہ دکھا — کیونکہ سعدی زندہ ہے جسے اس کے عشق نے مارا

حکایت فدا شدن اهل محبت و هلاک را غنیمت دانستن

اہل محبت کا فدا ہونا — اور موت کو غنیمت سمجھنا

یکی تشنه میرفت و جان می سپرد — خنک نیکبختی که در آب مرد

ایک شخص پیاسا جاتا تھا اور جان دے رہا تھا — وہ اچھا نیک بخت تھا جو پانی میں ڈوب مرا

بدو گفت نابالغی کای عجب — چو مردی چه سیراب و چه خشک لب

ایک کم سن لڑکے نے کہا کہ تعجب ہے — جب تو مر رہا ہے تو کیا سیراب ہے اور کیا پیاسا

بگفتا نہ آخر دہان تر کنم ‏ کہ تا جان شیرینش در سر کنم

اس نے کہا آخر منہ تو تر کروں ‏ تاکہ جان شیریں کو اس کے خیال میں دوں

فتد تشنہ در آبدانِ عمیق ‏ کہ داند کہ سیراب میرد غریق

پیاسا گہرے تالاب میں گرتا ہے ‏ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈوبا ہوا آسانی سے مرتا ہے

اگر عاشقی دامنِ او بگیر ‏ وگر گویدت جان بدہ گو بگیر

اگر تو عاشق ہے تو اس کا دامن پکڑ ‏ اگر وہ تجھ سے کہے کہ جان دے تو کہہ لے لے

بہشت تن آسانی آنگہ خوری ‏ کہ بر دوزخ نیستی بگذری

بدن کا بہشت تو اس وقت حاصل کرے ‏ جب نیستی کے دوزخ پر گذر جائے

دلِ تخم کاران بود بارکش ‏ چو خرمن برآید بخسپند خوش

تخم بونے والوں کا دل بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے ‏ جب خرمن ہو جاتا ہے تو آرام سے سوتے ہیں

دریں مجلس آنکس بکامی رسید ‏ کہ در دورِ آخر بجامی رسید

اس محفل میں وہ شخص کامیاب ہوتا ہے ‏ جو آخری دور میں ایک جام پاتا ہے

حکایت در صبر و ثبات روندگان

سالکوں کے استقلال اور صبر کے بیان میں

چنین نقل دارم ز مردانِ راہ ‏ فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ

مردانِ راہ سے مجھے ایسی حکایت یاد ہے ‏ فقیر دولتمند اور محتاج بادشاہ

کہ پیری بدریوزہ شد بامداد ‏ درِ مسجدی دید و آواز داد

صبح کے وقت ایک بوڑھا گداگری کو گیا ‏ ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور آواز دی

یکی گفتش اینخانهٔ خلق نیست ‌ ‌ ‌ که چیزی دهندت بشوخی مایست

ایک نے اس سے کہا کہ یہ خلق کا گھر نہیں ہے ‌ ‌ ‌ جو تجھے کوئی چیز دیں بے حیائی سے نہ ٹھیر

بپرسید این خانهٔ کیست پس ‌ ‌ ‌ که بخشایشی نیست بر حال کس

اس نے پوچھا پھر یہ کس کا گھر ہے ‌ ‌ ‌ کہ اس کی مہربانی کسی کے حال پر نہیں

بگفتا خموش اینچہ لفظِ خطاست ‌ ‌ ‌ خداوندِ خانہ خداوندِ ماست

اس نے کہا چپ یہ کیا خطا کا لفظ ہے ‌ ‌ ‌ اس گھر کا مالک ہمارا مالک ہے

نگہ کرد قندیل و محراب دید ‌ ‌ ‌ بسوز از جگر نعرہ بر کشید

اس نے نگاہ کی اور محراب و قندیل کو دیکھا ‌ ‌ ‌ اور سوز کے ساتھ ایک جگر سے نعرہ کیا

کہ حیف است ازینجا فراتر شدن ‌ ‌ ‌ دریغ ست محروم ازین در شدن

کہ اس سے آگے جانے پر افسوس ہے ‌ ‌ ‌ اور افسوس ہے اس دروازہ سے محروم رہنے پر

نرفتم بنومیدی از ہیچ کوی ‌ ‌ ‌ چرا از درِ حق روم زرد روی

میں کسی گلی سے بھی ناامید ہو کر نہ گیا ‌ ‌ ‌ تو کس طرح میں خدا کے دروازہ سے مایوس پھروں

ہم اینجا کنم دستِ خواہش دراز ‌ ‌ ‌ کہ دانم نگردم تہی دست باز

میں اس جگہ ہاتھ سوال دراز کرتا ہوں ‌ ‌ ‌ جہاں میں جانتا ہوں کہ خالی نہ پھروں گا

شنیدم کہ سالی مجاور نشست ‌ ‌ ‌ چو فریاد خواہان بر آورد دست

میں نے سنا ایک سال تک مجاور بیٹھا ‌ ‌ ‌ اور فریادیوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھایا

شبی پای عمرش فرو شد بگل ‌ ‌ ‌ طپیدن گرفت از ضعیفش دل

ایک رات وہ قریب المرگ ہو گیا ‌ ‌ ‌ اور دل کی کمزوری سے تڑپنے لگا

سحر برد شخصی چراغش بسر — رقیق دید از و چون چراغ سحر

صبح کو ایک شخص اس کے سرہانے چراغ لے گیا — اور چراغ سحری کی طرح اس کا سانس دیکھا

همی گفت غلغل کنان از فرح — و من دق باب الکریم انفتح

خوشی سے شور کرتا ہوا یہ کہتا تھا — جس نے کریم کے دروازہ کو کھٹکھٹایا کھل گیا

طلبگار باید صبور و حمول — که نشنیده ام کیمیا گر ملول

طالب صابر اور برداشت کرنیوالا چاہیئے — کہ میں نے کیمیا گر کو ملول نہیں سنا

چه زرها بخاک سیاه در کنند — که باشد که روزی مسی زر کنند

کس قدر سونا خاک میں ملاتا ہے — تا کہ کسی دن تانبے کو سونا بنائے

زر از بهر چیزی خریدن نکوست — بخواهی خریدن از ناز دوست

روپیہ کسی چیز کی خریداری کے لئے اچھا ہے — دوست کے ناز کے عوض میں نہ خریدنا چاہیئے

گر از دلبری دل بتنگ آیدت — دگر غمگساری بچنگ آیدت

اگر ایک معشوق سے تیرا دل تنگ ہو جائے — تو کوئی دوسرا غمگسار تیرے ہاتھ لگے

مبر تلخ عیشی ز روی ترش — بآبی دگر آتشش باز کش

کسی ترش رو سے تلخ عیشی نہ اٹھا — اس کی آگ کسی دوسرے پانی سے بجھا

ولی گر بخوبی ندارد نظیر — باندک دل آزار ترکش مگیر

اور اگر وہ خوبصورتی میں نظیر نہیں رکھتا — تو معمولی بات کی آزردگی پر اس کو نہ چھوڑ

توان از کسی دل بپرداختن — که دانی که بی او توان ساختن

اس سے دل خالی کیا جا سکتا ہے — جسے تو سمجھے کہ بغیر اس کے موافقت ممکن ہے

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفائی بر نگردد

عاشق صادق کا جفائے معشوق سے منہ پھیرنے کے بیان میں

شبی تا سحر صالحی زنده داشت
سحر دستهائی دعا برفراشت

ایک رات ایک نیک آدمی صبح تک جاگتا رہا
اور صبح کے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

یکی هاتف انداخت در گوش پیر
که بی حاصلی رو سر خویش گیر

ایک ہاتف نے اس بوڑھے کے کان میں کہا
کہ تو بیہودہ ہے اور اپنا راستہ لے

برین در دعای تو مقبول نیست
بخواری برو یا بزاری بایست

اس دروازے پر تیری دعا قبول نہیں
ذلت کے ساتھ جا یا عاجزی سے ٹھہرا رہ

شبی دیگر از ذکر و طاعت نخفت
مریدی ز حالش خبر داشت گفت

دوسری رات عبادت اور ذکر کی وجہ سے نہ سویا
ایک مرید نے اس کے حال سے خبر پا کر کہا

چو دیدی کزان روی بسته است در
به بیحاصلی سعی چندین مبر

جب تو نے دیکھا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے
تو بے فائدہ اس طرف کوشش نہ کر

بدیباچه بر اشک یاقوت فام
بحسرت ببارید و گفت ای غلام

یاقوتی رنگ کے آنسو چہرے پر
افسوس کے ساتھ برسائے اور کہا اے لڑکے

مپندار گر وی عنان برشکست
که من باز دارم ز فتراک دست

تو خیال مت کر اگر اس نے عنان پھیر لی
تو میں شکار بند سے ہاتھ اٹھا لوں

چو نومیدی آنگه بگردیدمی
از این ره که راه دگر دیدمی

نا امید ہو کر میں اس وقت پھرتا
اگر اس راہ کے علاوہ اور کوئی راہ دیکھتا

چو خواهنده محروم گشت از دری — چه غم گر شناسد در دیگری

جب مانگنے والا ایک دروازہ سے خالی پھرا — تو کیا غم کہ دوسرے دروازہ کو پہچانے

شنیدم که راهم درین کوی نیست — ولی هیچ راهی دگر روی نیست

میں نے سنا کہ اس گلی میں میرے لئے راہ نہیں — لیکن دوسری طرف بھی میرے لئے کوئی راستہ نہیں

درین بود سر بر زمین فدای — که گفتند در گوش جانش ندای

اسی خیال میں سر نیاز زمین پر رکھے تھا — کہ اس کی جان کے کان میں آواز دی

قبولست گرچه هنر نیستش — که جز ما پناهی دگر نیستش

پسند ہے اگرچہ وہ ہنرمند نہیں — کیونکہ سوائے ہمارے اس کی کوئی جائے پناہ نہیں

حکایت

قصہ

یکی در نشاپور دانی چه گفت — چو فرزندش از فرض خفتن بخفت

تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا — جب اس کا لڑکا عشا کی نماز سے سو گیا

توقع مدار ای پسر گر کسی — که بی سعی هرگز بجایی رسی

اے لڑکے اگر تو عقلمند ہے تو امید نہ رکھ — کہ بغیر کوشش کے مقصود حاصل کرے

سمیلان چو بر نگیرد قدم — وجودیست بی منفعت چون عدم

جو سمیلان نہیں بڑھتی ہے — عدم کی طرح ایک وجود بے فائدہ ہے

طمع دار سود و بترس از زیان — که بی بهره باشند فارغ زیان

نفع کا طمع رکھ اور نقصان سے ڈر — کیونکہ بے فکر لوگ بے نصیب رہتے ہیں

حکایت در صبر بر جفای آنکه از صبر نتوان کرد

حکایت اس شخص کے ظلم پر صبر کے بیان میں کہ اس سے صبر نہیں کیا جا سکتا

شکایت کند نوعروسی جوان ۔ بہ پیری ز داماد نامہربان

ایک نوجوان دلہن شکایت کرتی ہے ۔ باپ کے پاس بے مروت داماد کے بارے میں

کہ مپسند چندین کہ با این پسر ۔ بہ تلخی رود روزگارم بسر

یہ پسند نہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ ۔ تلخی کے ساتھ میں زمانہ بسر کروں

کسانی کہ با من درین منزل اند ۔ نبینم کہ چون من پریشان دل اند

جو عورتیں میرے ہمراہ اس منزل میں ہیں ۔ میں نہیں دیکھتی کہ میری طرح پریشان دل ہیں

زن و مرد باہم چنان دوست اند ۔ کہ گوئی دو مغز و یکی پوست اند

عورت و مرد باہم اس طرح خوش ہیں ۔ تو کہے کہ ایک پوست دو مغز ہیں

ندیدم درین مدت از شوی من ۔ کہ باری بخندد در روی من

میں نے اپنے شوہر اس مدت میں نہیں دیکھا ۔ کہ ایک مرتبہ بھی میرے سامنے ہنسا ہو

شنید این سخن پیر فرخندہ فال ۔ سخندان بود مرد دیرینہ سال

اس مبارک بوڑھے نے یہ بات سنی ۔ بوڑھا آدمی سخن فہم ہوتا ہے

جوابی چہ پیرانہ اش گفت خوش ۔ کہ گر خوبرویست بارش بکش

کیا بوڑھوں جیسا اس کو اچھا جواب دیا ۔ کہ اگر وہ خوبصورت ہے تو اس کے ناز اٹھا

دریغ ست روی از کسی تافتن ۔ کہ دیگر نشاید چنو یافتن

اس شخص سے منہ پھیرنا افسوس ہے ۔ کہ اس جیسا اور دوسرا نہ پا سکے

چرا سرکشی زانکه گر سر کشد — بحرف وجودت قلم در کشد

اگر وہ سرکشی کرتا ہے تو تو کیوں سرکشی کرتی ہے — کہ وہ تیری زندگی خراب کرے

رضا ده بفرمان حق بنده وار — که چون او نه بینی خداوندگار

خدا کے حکم غلام کی طرح راضی رہو — کیونکہ اس جیسا اور مالک نہ دیکھے گی

حکایت

یکم روز بر بنده دل بسوخت — که میگفت و فرماندهش میفروخت

ایک دن میرا دل ایک غلام کی حالت پر جلا — اس کا مالک اس کو بیچتا تھا اور کہتا تھا

ترا بنده از من به افتد بسی — مرا چون تو دیگر نیفتد کسی

مجھ جیسے غلام تجھ کو بہت ملیں گے — مگر مجھے تجھ جیسا مالک نہ ملیگا

حکایت در معنی اختیار درمان از قبل دوست

دوست کی طرف سے دوا پر دبہو — اختیار کرنے کی حقیقت میں

طبیبی پری چهره در مرو بود — که در باغ دل قامتش سرو بود

شہر مرو میں ایک خوبصورت حکیم تھا — لوگوں کے دل کے باغ میں اس کا قد سرو تھا

نه از درد دلهای ریشش خبر — نه از چشم بیمار خویشش خبر

نہ اس کو زخمی دلوں کے درد کی خبر — نہ اپنی بیمار آنکھ کی اس کو خبر تھی

حکایت کند دردمندی غریب — که خوش بود چندی سرم طبیب

ایک دردمند مسافر بیان کرتا ہے — کہ چند دن تک میرا خیال اس حکیم کے بارے میں اچھا تھا

نمیخواستم تندرستی خویش — کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش

میں اپنی تندرستی نہیں چاہتا تھا — کیونکہ پھر وہ حکیم میرے سامنے نہ آئیگا

بسا عقل زور آور چیردست — کہ سودائے عشقش کند زیر دست

بہت زور آور اور غالب عقل کو — عشق کا سودا زبردست کردیتا ہے

چو سودا خرد را بمالید گوش — نیارد دگر سر برآورد ز ہوش

جب سودائے عقل کی گوشمالی کی — تو پھر ہوش سے سر نہیں اٹھا سکتی

حکایت در معنی استیلای عشق بر عقل

عقل پر عشق کے غالب ہونے کی حقیقت

یکی پنجۂ آہنین راست کرد — کہ با شیر زور آوری خواست کرد

ایک شخص نے اپنے مضبوط ہاتھ کو درست کیا — اور شیر کے ساتھ زور آزمائی چاہی

چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید — دگر زور در پنجۂ خود ندید

جب شیر نے اس کو اپنے پنجہ سے کھینچا — تو پھر اس نے اپنے پنجہ میں طاقت نہ دیکھی

یکی گفتش آخر چہ خسپی چو زن — بسر پنجۂ آہنینش بزن

ایک نے کہا آخر کیوں عورت کی طرح سوتا ہے — اپنے آہنی پنجہ سے اس کو مار

شنیدم کہ مسکین دران زیر گفت — نشاید بدین پنجہ با شیر گفت

میں نے سنا کہ وہ عاجز اس درندہ کے قبضہ میں کہتا — تھا اس پنجہ سے شیر کے ساتھ مقابلہ نہ کرنا چاہیئے

چو بر عقل دانا شود عشق چیر — ہمان پنجۂ آہنین است و شیر

جب دانا کی عقل پر عشق غالب ہوتا ہے — تو وہی پنجہ آہنی اور شیر ہے

تو در پنجۂ شیر مرد اوژنی	چہ سود ت کند پنجۂ آہنی
تو شیر مرد کے پنجہ میں ہے	تجھ کو لوہے کا پنجہ کیا فائدہ کرے
چو عشق آمد از عقل دیگر مگوی	کہ در دست چوگان اسیر است گوی
جب عشق آیا تو پھر عقل سے بات نہ کر	کیونکہ چوگان کے ہاتھ میں گیند قید میں ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

معشوق کی عزت عاشق کی نظروں میں

میان دو عمزادہ وصلت فتاد	دو خورشید سیمای مہتر نژاد
دو چچازادوں کے درمیان رہنے کا اتفاق ہوا	دونوں کا چہرہ آفتاب کی طرح اور شریف فطرت تھے
یکی را بغایت خوش افتادہ بود	دگر نافروسرکش افتادہ بود
ایک نہایت خوش مزاج تھا	دوسرا نفرت کرنے والا اور سرکش تھا
یکی لطف و خلق پری وار داشت	یکی روی در روی دیوار داشت
ایک کا خلق ولطف پری کی طرح تھا	اور دوسرا اپنا منہ دیوار کی طرف رکھتا تھا
یکی خویشتن را بیاراستی	دگر مرگ خویش از خدا خواستی
ایک اپنے آپ کو سجاتا تھا	اور دوسرا خدا سے اپنی موت چاہتا تھا
پسر را نشاندند پیران دہ	کہ مہرت بر وی نیست مہرش بدہ
لڑکے کو گاؤں کے بوڑھے نے بٹھایا اور کہا	اگر تیری اس سے محبت نہیں تو اس کا مہر دے
بخندید و گفتا بصد گوسفند	تغابن نباشد رہائی ز بند
ہنسا اور کہا کہ سو بکریوں کے عوض	قید سے رہائی پانے کا افسوس نہیں

بناخن پری چہرہ میکند پوست | کہ ہرگز بدین کی شکیبم ز دوست
پری چہرہ ناخنوں سے کھال نوچتی تھی | کہ اس مہر کے ساتھ دوست سے کس طرح صبر کرونگی

کند ترک مہر و وفا و وصول | مرا زان چہ گر رد کند یا قبول
محبت وفا اور ملاقات کو ترک کرے | مجھے اس سے کیا رد کرے یا قبول کرے

بیا تا چنین زندگانی کنم | جفا بینم و مہربانی کنم
آ میں اس طرح زندگی بسر کروں | جفا دیکھوں اور مہربانی کروں

نہ صد گوسفندم کہ سی صد ہزار | نباید نباید بدان روی یار
نہ سو بکریاں بلکہ تیس لاکھ | دوست کے چہرہ دیکھنے کے عوض میں نہ چاہئیں

ترا ہر چہ مشغول دارد ز دوست | گر انصاف پرسی دلارام اوست
جو کچھ تجھ کو دوست سے مشغول رکھے | اگر انصافاً پوچھے تو تیرا معشوق وہی ہے

یکی پیش شوریدہ حالی نبشت | کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
ایک شخص نے ایک شوریدہ سر عاشق کو لکھا | کہ دوزخ کی تمنا کرتا ہے یا بہشت کی

بگفتا مپرس از من این ماجرا | پسندیدم آنچہ او پسندد مرا
اس نے کہا مجھ سے یہ ماجرا نہ پوچھ | میں نے وہی پسند کیا جو وہ میرے لیے پسند کرتا ہے

حکایت مجنون و صدق محبت او با لیلیٰ

مجنوں اور اس کی سچی محبت لیلیٰ کے ساتھ کا حال

بہ مجنون کسی گفت کای نیک پی | چہ بودت کہ دیگر نیائی بحی
ایک نے مجنوں سے کہا کہ اے نیک قدم | تجھے کیا ہوا کہ تو پھر قبیلہ ہی میں نہیں آتا

مگر در سرت شور لیلیٰ نماند ۔۔۔ خیالت دگر گشت و میلی نماند

شاید تیرے سر میں لیلیٰ کا سودا نہیں رہا ۔۔۔ تیرا خیال بدل گیا اور تجھے کچھ میلان نہیں رہا

چو بشنید بیچاره بگریست زار ۔۔۔ که ای خواجه دستم ز دامن بدار

جب اس نے سنا تو بیچارہ بہت رویا ۔۔۔ کہ اے خواجہ میرے دامن سے ہاتھ اٹھا

مرا خود دل دردمندست خیز ۔۔۔ تو نیزم نمک بر جراحت مریز

میرا دل خود دردمند ہے - اٹھ ۔۔۔ اور تو بھی میرے زخم پر نمک نہ چھڑک

نه دوری دلیل صبوری بود ۔۔۔ که بسیار دوری ضروری بود

دور رہنا صابر ہونے کی دلیل نہیں ہے ۔۔۔ بلکہ اکثر اوقات دور رہنا ضروری ہوتا ہے

بگفت ای وفادار فرخنده خوی ۔۔۔ پیامی که داری به لیلیٰ بگوی

اس نے کہا اے باوفا مبارک عادت ۔۔۔ اگر تیرا پیام لیلیٰ کی طرف ہے تو کہو

بگفتا مبر نام من پیش دوست ۔۔۔ که حیف ست ذکر من آنجا که اوست

مجنوں نے کہا میرا نام دوست کے سامنے نہ لے ۔۔۔ افسوس میرا ذکر اس جگہ ہو جہاں وہ ہو

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او بسیر ایاز

سلطان محمود کی سچی محبت اور ایاز کی خصلت

یکی خرده بر شاه غزنین گرفت ۔۔۔ که حسنی ندارد ایاز ای شگفت

ایک شخص نے سلطان محمود پر نکتہ چینی کی ۔۔۔ تعجب ہے کہ ایاز خوبصورتی نہیں رکھتا

گلی را که نه رنگ باشد نه بوی ۔۔۔ غریب ست سودای بلبل بروی

جب پھول میں رنگ اور بو نہ ہو ۔۔۔ بلبل کا اس پر عاشق ہونا تعجب ہے

به محمود گفت این حکایت کسی — بپیچید از اندیشه بر خود بسی

محمود سے کسی نے یہ ذکر کیا — اور اس نے اس فکر سے بہت پیچ وتاب کھایا

که عشق من ای خواجه بر خوی اوست — نه بر قد و بالای نیکوی اوست

کہا کہ میرا عشق اس کی خصلت پر ہے — اس کے خوبصورت بلند قد پر نہیں ہے

شنیدم که در تنگنائے شتر — بیفتاد و بشکست صندوق در

میں نے سنا کہ اونٹ ایک تنگ گلی میں — گر پڑا اور موتی کا صندوق ٹوٹ گیا

به یغما ملک آستین بر فشاند — وز انجا به تعجیل مرکب براند

بادشاہ نے لوٹ کے لئے حکم دیدیا — اور وہاں سے جلدی گھوڑا چلایا

سواران پی در و مرجان شدند — ز سلطان بیغما پریشان شدند

سوار موتی اور مرجان چننے میں مشغول ہوئے — اور لوٹ کی وجہ سے بادشاہ سے علیحدہ ہوگئے

نماند از وشاقان گردن فراز — کسی در قفای ملک جز ایاز

بلند مرتبہ ملازم بھی نہ رہے — سوائے ایاز کے بادشاہ کے پیچھے

نگه کرد کای دلبر پیچ پیچ — ز یغما چه آورده گفت هیچ

دیکھ کر کہا کہ اے معشوق دل پھنسانیوالے — لوٹ سے کیا لایا ایاز نے کہا کچھ نہیں

من اندر قفای تو می تاختم — ز خدمت به نعمت نپرداختم

میں تیرے پیچھے دوڑتا تھا — خدمت کی وجہ سے نعمت کی طرف مشغول نہ ہوا

گرت قربتی هست در بارگاه — بخلعت مشو غافل از بادشاه

اگر دربار میں تیری کچھ عزت ہے — تو خلعت کی وجہ سے بادشاہ سے غافل نہ ہو

خلاف طریقت بود کاولیا | تمنا کنند از خدا جز خدا

یہ طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا | خدا سے سوائے خدا کے تمنا کرے

گر از دوست چشمت بر احسان اوست | تو در بند خویشی نہ در بند دوست

اگر دوست سے تجھ کو احسان کی امید ہے | تو تو اپنی فکر میں ہے نہ کہ دوست کی فکر میں

ترا تا دہن باشد از حرص باز | نیاید بگوش دل از غیب راز

تیرا منہ جب تک حرص سے کھلا رہے گا | تو غیب سے تیرے کان میں کوئی بھید نہ آئیگا

حقیقت سرائیست آراستہ | ہوا و ہوس گرد برخاستہ

حقیقت ایک سجا ہوا گھر ہے | ہوا و ہوس اس کی اٹھی ہوئی گرد ہے

نہ بینی کہ جائے کہ برخاست گرد | نہ بیند نظر ور چہ بیناست مرد

تو نہیں جانتا کہ جس جگہ گرد اٹھتی ہے | تو نظر کچھ نہیں دیکھتی اگرچہ آدمی بینا ہے

حکایت در معنی قدم درست مردان

درست مردوں کے | قدم | کی حقیقت

قضا را من و پیری از فاریاب | رسیدیم در خاک مغرب بآب

اتفاق سے میں اور ایک بوڑھا فاریاب کا رہنے والا | مغرب کی زمین میں دریا کے کنارے پہنچے

مرا یک درم بود برداشتند | بکشتی درویش بگذاشتند

میرے پاس ایک درم تھا مجھکو اٹھا لیا | کشتی والے نے اور بوڑھے فقیر کو چھوڑ دیا

سیاہان براندند کشتی چو دود | کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود

ملاحوں نے کشتی دھوئیں کی طرح چلائی | کیونکہ وہ ملاح خدا سے بے خوف تھا

مرا گریہ آمد ز تیمار جفت ۔ بر آن گریہ قہقہ بخندید و گفت

مجھ کو ساتھی کی غمخواری سے رونا آیا ۔ میرے رونے پر وہ ساتھی ہنسا اور کہا

مخور غم برای من ای پر خرد ۔ مرا آنکس آرد کہ کشتی برد

اے عقلمند میرے لیئے غم نہ کھا ۔ مجھ کو وہ لائیگا جو کشتی چلاتا ہے (خدا)

بگسترد سجادہ بر روی آب ۔ خیال است پندارم یا بخواب

پانی پر اس نے سجادہ بچھایا ۔ میں نے خیال تصور کیا یا خواب

ز مدہوشیم دیدہ آن شب نخفت ۔ نگہ بامدادان بمن کرد و گفت

مدہوشی سے میری آنکھ اس رات نہ لگی ۔ صبح کو اس نے میری طرف دیکھا اور کہا

عجب ماندی ای یار فرخندہ رای ۔ ترا کشتی آورد و ما را خدای

اے مبارک رائے دوست تجھے تعجب ہے ۔ کہ تجھکو کشتی لائی اور مجھکو خدا لایا

مرا اہل صورت بدین نگروند ۔ کہ ابدال در آب و آتش روند

اہل دنیا میری طرف اس لیئے رجوع نہیں کرتے ۔ کہ ابدال پانی اور آگ میں چلتے ہیں

نہ طفلی کز آتش ندارد خبر ۔ نگہداردش مادر مہرور

کیا لڑکا جو آگ سے خبردار نہیں ۔ اس کی محبت والی ماں اس کی حفاظت نہیں کرتی

پس آنانکہ در وجد مستغرق اند ۔ چنین دان کہ منظور عین الحق اند

پس وہ لوگ جو وجد میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ اس طرح جان کہ خدا کی نظروں میں پسندیدہ ہیں

نگہدارد از تاب آتش خلیل ۔ چو تابوت موسی ز غرقاب نیل

ابراہیم علیہ السلام کو وہ آگ کی گرمی سے محفوظ رکھتا ۔ جس طرح اس نے تابوت موسیٰ کو دریائے نیل میں غرق ہونے سے بچایا

چو کودک بدست شناور برست	نترسد وگر دجله پهناورست
جب لڑکا تیراک کے ہاتھ میں ہے	تو ڈرتا نہیں کہ دریائے دجلہ فراخ ہے
تو بر روی دریا قدم چون زنی	چو مردان که بر خشک تر دامنی
تو دریا میں کس طرح قدم رکھے	مردوں کی طرح جب زمین پر بد اعمال ہے

گفتار اندر معنی فنای موجودات با کبریای باری عز اسمه تعالیٰ

موجودات کے فنا ہونے کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی بزرگی سے (بزرگ ہے نام اس کا)

ره عقل جز پیچ بر پیچ نیست	بر عارفان جز خدا هیچ نیست
عقل کی راہ سوائے پیچ در پیچ کے نہیں ہے	عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا اور کچھ نہیں ہے
توان گفتن این با حقایق شناس	ولی خرده گیرند اهل قیاس
حقیقت شناس لوگوں سے یہ باتیں کہی جا سکتی ہیں	اہل قیاس جو ہیں وہ نکتہ چینی کرتے ہیں
که پس آسمان و زمین چیستند	بنی آدم و دام و دد کیستند
پس یہ زمین و آسمان کیا ہیں	انسان چار پائے اور درندے کون ہیں
پسندیده پرسیدی ای هوشمند	بگویم گر آید جوابت پسند
اے عقلمند تو نے اچھی بات پوچھی	میں کہوں اگر تجھے جواب پسند آئے
که هامون و دریا و کوه و فلک	پری و آدمیزاد و دیو و ملک
کہ جنگل دریا پہاڑ اور آسمان	پری اور آدم زاد دیو اور فرشتے
همه هر چه هستند از آن کمترند	که با هستیش نام هستی برند
یہ سب جو کچھ بھی ہیں اس سے کمتر ہیں	کیونکہ اس کی ہستی کے ساتھ ان کی ہستی کا نام لیتے ہیں

عظیم ست پیش تو دریا بموج | بلندست گردون گردان باوج
تیرے سامنے دریا لہروں کی وجہ سے بڑا ہے | اور گردش کرنے والا آسمان ہے بلندی کی وجہ سے

ولی اہل صورت کجا پی برند | کہ ارباب معنی بملکی درند
لیکن اہل صورت کیسے سراغ پا ئیں | کیونکہ صاحب حقیقت اس ملک میں ہیں

کہ گر آفتابست یک ذرہ نیست | وگر ہفت دریاست یک قطرہ نیست
یہ جو آفتاب ہے ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں | اور جو سات دریا ہیں ایک قطرہ بھی نہیں

چو سلطان عزت علم بر کشد | جہان سر بجیب عدم در کشد
اگر عزت کا بادشاہ (خدا) جھنڈا اٹھائے | تو جہان معدوم ہو جائے

حکایت دہقان در لشکر سلطان

ایک کسان کا قصہ بادشاہ کے لشکر میں

رئیس دہی با پسر در رہی | گذشتند بر قلب شاہنشہی
ایک گاؤں کا رئیس ایک لڑکے کے ساتھ جا رہا تھا | دونوں کا گذر شہنشاہ کے لشکر پر ہوا

پسر چاوشان دید و تیغ و تبر | قباہای اطلس کمرہای زر
لڑکے نے نقیب اور تیغ و تبر دیکھے | قبائیں اطلس کی اور سنہری کمربند دیکھے

یلان کماندار نخچیر زن | غلامان ترکش کش و تیر زن
پہلوان تیرانداز شکاری | غلام ترکش اٹھانے والے اور تیر چلانے والے

یکی در برش پرنیانی قباہ | یکی بر سرش خسروانی کلاہ
ایک جس کے بدن پر ریشمی قبا | ایک جس کے سر پر شاہی کلاہ

پسر کان ہمہ شوکت و پایہ دید ‌ ‌ ‌ پدر را بغایت فرومایہ دید

لڑکے نے کہ وہ شان و شوکت دیکھی ‌ ‌ ‌ اپنے باپ کو نہایت عاجز دیکھا

کہ حالش بگردید و رنگش بریخت ‌ ‌ ‌ ز ہیبت بہ بیغولہ درگریخت

کہ اس کا حال دگرگوں ہوا اور رنگ اڑ گیا ‌ ‌ ‌ اور ڈر سے ایک گوشہ میں بھاگ گیا

پسر گفتش آخر بزرگ دہی ‌ ‌ ‌ بسرداری از سر بزرگان مہی

لڑکے نے اس سے کہا آخر تو گاؤں کا سردار ہے ‌ ‌ ‌ سرداری میں تو سرداروں کا سردار ہے

چہ بودت کہ ببریدی از جان امید ‌ ‌ ‌ بلرزیدی از بادشاہی چو بید

تجھے کیا ہوا کہ تو نے جان سے امید قطع کردی ‌ ‌ ‌ اور بید کی طرح بادشاہ سے کانپنے لگا

بلی گفت سالار و فرمان دہم ‌ ‌ ‌ ولی عزتم ہست تا در دہم

کہا ہاں میں سالار و حاکم ہوں ‌ ‌ ‌ مگر میری اس وقت تک ہے جب میں گاؤں میں ہوں

بزرگان ازان دہشت آلودہ اند ‌ ‌ ‌ کہ در بارگاہی ملک بودہ اند

بزرگ اس خوف سے بھرے ہوئے ہیں ‌ ‌ ‌ جو بادشاہ کے دربار میں رہے ہیں

تو ای بیخبر ہمچنان در دہی ‌ ‌ ‌ کہ بر خویشتن منصبی می نہی

اے بے خبر تو اس طرح تو گاؤں میں ہے ‌ ‌ ‌ کہ اپنے لیئے ایک مرتبہ رکھتا ہے

نگفتند حرفی زبان آوران ‌ ‌ ‌ کہ سعدی نگوید مثالی بران

شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی ‌ ‌ ‌ کہ اسپر سعدی نے مثال نہ کہی ہو

حکایت کرم شب تاب

ایک جگنو کی حکایت

مگر دیده باشی که در باغ و راغ	بتابد بشب کرمکی چون چراغ
شاید تو نے باغ اور سبزہ زار میں دیکھا ہو	ایک کیڑے کو چراغ کی طرح چمکتا ہوا
یکی گفتش ای مرغک شب فروز	چه بودت که بیرون نیائی بروز
ایک نے اسے کہا کہ اے رات کے چمکنے والے کیڑے	تجھے کیا ہوتا ہے کہ تو دن کو باہر نہیں آتا
ببین کآتشین کرمک خاکزاد	جواب از سر روشنائی چه داد
دیکھ اس خاک نژاد آتشین کیڑے نے	روشندلی کے رو سے کیا اچھا جواب دیا
که من روز و شب جز بصحرا نیم	ولی پیش خورشید پیدا نیم
کہ میں رات دن سوائے صحرا کے اور کہیں نہیں	مگر سورج کے سامنے روشن نہیں

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر الله له

ایک عقلمند کی حکایت اتابک سعد بن زنگی کے ساتھ

ثنا گفت بر سعد زنگی کسی	که بر تربتش باد رحمت بسی
کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی	اس کی قبر پر اللہ کی بہت رحمت ہو
درم داد و تشریف و بنواختش	بمقدار خود منزلت ساختش
درم دیا خلعت دیا اور اس کو سرفراز کیا	اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کی عزت کی
چو الله و بس دید بر نقش زر	بشورید و برکند خلعت ز بر
جب اس نے سکہ پر (اللہ بس) دیکھا	پریشان ہوا اور خلعت بدن سے اتار ڈالا
ز سوزش چنان شعله در جان گرفت	که برجست و راه بیابان گرفت
اس کے سوز سے اس کی جان کو آگ لگ گئی	اٹھا اور بیابان کو روانہ ہوا

یکی گفتش از همنشینان دشت — چه دیدی که حالت دگرگونه گشت

ایک نے جنگل کے ہمنشینوں میں سے اس کو کہا — تو نے کیا دیکھا کہ تیری حالت دگرگوں ہوئی

تو اول زمین بوسه دادی سه جای — نبایستی آخر زدن پشت پای

تو نے پہلے زمین کو تین جگہ سے چوما (یعنی شاہی ادب بجالایا) — آخر کو اس کو ٹھکرانا نہیں چاہیئے تھا

بخندید کاول ز بیم و امید — همی لرزه بر تن فتادم چو بید

ہنسا اور کہا کہ پہلے خوف اور امید سے — میرے بدن کو بید کی طرح لرزہ ہوا

بآخر ز تمکین الله و بس — نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس

آخر میں (اللہ و بس) کے دبدبے سے — نہ کوئی چیز میری آنکھوں میں سمائی نہ کوئی آدمی

حکایت مرد حق شناس

ایک اللہ کے پہچاننے والے کی حکایت

بشهری در از شام غوغا فتاد — گرفتند پیری مبارک نهاد

شام کے ایک شہر میں شور ہوا — کہ ایک بوڑھے مبارک آدمی کو پکڑ لیا گیا

هنوز آن حدیثم بگوش اندر است — چو قیدش نهادند بر پای و دست

ابھی تک وہ بات میرے کان میں ہے — جب بیڑی اس کے ہاتھ پاؤں میں ڈالی گئی

بگفتا نه سلطان اشارت کند — کرا زهره باشد که غارت کند

کہا کہ جبتک سلطان (یعنی خدا) اشارہ نہ کرے — کس کی طاقت ہے کہ لوٹ مار کرے

بباید چنین دشمنی دوست داشت — که میدانمش دوست بر من گماشت

اپنے دشمن کو دوست رکھنا چاہیئے — کہ میں جانتا ہوں کہ دوست نے مجھ پر مقرر کیا

اگر عز و جاہ است گر ذل و قید / من از حق شناسم نہ از عمرو زید

اگر عزت مرتبہ ہے یا ذلت و قید ہے / میں حق کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ عمرو زید سے

ز علت مدار ای خردمند بیم / چو داروی تلخت فرستد حکیم

بیماری سے اے عقل والے خوف نہ کر / جب تجھ کو تلخ دوا حکیم بھیجے

بخور ہر چہ آید ز دست حبیب / نہ بیمار داناتر ست از طبیب

کھا جو کچھ دوست کے ہاتھ سے آئے / طبیب سے بیمار زیادہ عقلمند نہیں ہے

حکایت صاحب نظر پارسا

ایک پارسا عارف کی حکایت

یکی را چو من دل بدست کسی / گرو بود و می برد خواری بسی

ایک کا دل میری طرح کسی کے ہاتھ میں / گرو تھا اور وہ بہت مصیبت اٹھاتا تھا

پس از ہوشمندی و فرزانگی / بدف بر زدندش ز دیوانگی

دانائی اور عقلمندی کے بعد / اس کی دیوانگی کو لوگوں نے مشہور کیا

قفا خوردی از دست یاران خویش / چو مسمار پیشانی آوردہ پیش

اپنے دوستوں کے ہاتھ سے گردنی کھاتا / جب میخ کی طرح اپنی پیشانی سامنے کرتا

خیالش چنان بر سر آشوب کرد / کہ بام دماغش لگد کوب کرد

جنون نے اس کے سر پر اتنا ہجوم کیا / کہ اس کے دماغ کے کو لاتوں سے کوٹا

ز دشمن جفا بردی از بہر دوست / کہ تریاق اکبر بود زہر دوست

دوست کی خاطر دشمنوں کی جفا بھی برداشت کر / کیونکہ دوست کا زہر تریاق اکبر ہوتا ہے

نبودش ز تشنیع یاران خبر ‏ ‏ ‏ که غرقه ندارد ز باران خبر

اس کو یاروں کی طعن کی خبر نہ تھی ‏ ‏ ‏ اس لیے کہ غرق ہوئے ہوئے کو بارش کی خبر نہیں ہوتی

کرا پای خاطر برآید بسنگ ‏ ‏ ‏ نیندیشد از شیشۂ نام و ننگ

جس شخص کے دل کا پاؤں پتھر پر آتا ہے ‏ ‏ ‏ وہ شرم و حیا کے شیشے سے خوف نہیں کرتا

شبی دیو خود را پریچهر ساخت ‏ ‏ ‏ در آغوش آن مرد بروی بتاخت

ایک رات شیطان نے اپنے کو پری چہرہ بنایا ‏ ‏ ‏ اس مرد کی گود میں آیا اور اس پر حملہ کیا

سحرگه مجال نمازش نبود ‏ ‏ ‏ ز یاران کس آگه ز رازش نبود

صبح اس کو نماز ادا کرنے کی مجال نہ تھی ‏ ‏ ‏ اس کے یاروں سے کوئی بھی اس راز سے واقف نہ تھا

بآبی فرو رفت نزدیک بام ‏ ‏ ‏ برو بسته سرما دری از رخام

کوٹھے کے نزدیک پانی کی طرف گیا ‏ ‏ ‏ سردی نے اس کا دروازہ برف سے بند کیا ہوا تھا

نصیحت‌گری لومش آغاز کرد ‏ ‏ ‏ که خود را بکشتی درین آب سرد

ایک نصیحت کرنے والے نے اسے ملامت شروع کی ‏ ‏ ‏ کہ تو نے اپنے آپ کو اس سرد پانی میں مار ڈالا

ز برنای منصف برآمد خروش ‏ ‏ ‏ که زنهار ازین حرف منکر خروش

انصاف پسند جوان نے شور کیا ‏ ‏ ‏ کہ ضرور ایسی بری باتوں سے خاموش رہ

مرا پنج روز این پسر دل فریفت ‏ ‏ ‏ ز مهرش چنانم که نتوان شکیفت

پانچ روز میرا دل اس لڑکے نے فریفتہ کیا ‏ ‏ ‏ اس کی محبت میں میرے لیے صبر کرنا ممکن نہیں

نپرسید باری بخلق خوشم ‏ ‏ ‏ نگر تا چه بارش بجان میکشم

اس نے ایک دفعہ بھی خوش خلقی سے نہ پوچھا ‏ ‏ ‏ دیکھ میں کس قدر اس کا بوجھ اپنی جان پر کھینچتا ہوں

پس آن را که شخصم ز خاک آفرید
بقدرت درو جان پاک آفرید

پس وہ جس نے میرا بدن خاک سے بنایا
اور قدرت سے اس میں جان ڈالی

عجب داری ار بار امرش برم
که دایم باحسان و فضلش درم

مجھے تعجب ہے کہ میں اس کے حکم کا بوجھ اٹھاتا ہوں
کہ ہمیشہ اس کے احسان و فضل میں ہوں

گفتار در سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن

اہل باطن کے سماع اور اس کے حق و باطل کے متعلق

اگر مرد عشقی کم خویش گیر
وگرنه ره عافیت پیش گیر

اگر تو مرد عاشق ہے تو اپنے آپ کو نیست سمجھ
اگر نہیں تو عافیت کا راستہ لے

مترس از محبت که خاکت کند
که باقی شوی گر ہلاکت کند

محبت سے نہ ڈر کہ تم کو خاک میں ملاتی ہے
اگر وہ تجھ کو ہلاک کرے تو تو باقی رہے گا

نروید نبات از حبوب درست
مگر خاک بر وی بگردد نخست

درست دانہ سے سبزہ نہیں اگتا
مگر جب تک اس پر پہلے مٹی نہ بکھرے

ترا با حق آن آشنائی دہد
که از دست خویشت رہائی دہد

وہ تجھ کو خدا سے آشنا کرتا ہے
جو تجھ کو تیرے ہاتھ سے رہائی دلاتا ہے

که تا با خودی در خودت راه نیست
وزین نکته جز بیخود آگاه نیست

جب تک تو خودی میں ہے تجھ کو اپنے میں راہ نہیں
اور اس نکتہ سے سوائے بے خود کے کوئی آگاہ نہیں

نه مطرب که آواز پای ستور
سماع ست اگر عشق داری و شور

مطرب نہیں بلکہ چارپایہ کے پاؤں کی آواز ہے
اگر تجھے عشق و شور ہے تو راگ ہے

مگس پیش شوریده دل پر نزد	که او چون مگس دست بر سر زند
شوریدہ دل کے سامنے مکھی پر نہیں مارتی	کیونکہ وہ مکھی کی طرح ہاتھ سر پر مارتا ہے
نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر	بآواز مرغی بنالد فقیر
عاشق نہ بلند آواز جانتا ہے نہ باریک	ایک پرندہ کی آواز سے فقیر نالہ کرتا ہے
سراینده خود می نگردد خموش	ولیکن نه هر وقت باز است گوش
گانے والا آپ خاموش نہیں رہتا	لیکن ہر وقت کان کھلا ہوا نہیں ہے
چو شوریدگان می پرستی کنند	بر آواز دولاب مستی کنند
جب عاشق محبت کی شراب پیتے ہیں	تو گراری کی آواز پرستی کرتے ہیں
برقص اندر آیند دولاب وار	چو دولاب بر خود بگریند زار
گراری کی طرح ناچتے ہیں	اور گراری کی طرح اپنے آپ پر روتے ہیں
بہ تسلیم سر در گریبان برند	چو طاقت نماند گریبان درند
تسلیم کے ساتھ سر گریبان میں لے جاتے ہیں	جب طاقت نہیں رہتی تو گریبان پھاڑتے ہیں
بگویم سماع ای برادر کہ چیست	مگر مستمع را بدانم کہ کیست
میں بتاؤں کہ اے بھائی سماع کیا ہے	مگر میں نہیں جانتا کہ سننے والا کون ہے
گر از برج معنی بود طیر او	فرشتہ فرو ماند از سیر او
اگر حقیقت کے برج سے اس کی پرواز ہو	تو فرشتہ اس کے سیر سے عاجز رہتا ہے
وگر مرد لہوست و بازی و لاغ	قوی تر شود لہوش اندر دماغ
اگر بیہودہ کھیل کود کا آدمی ہے	تو بیہودگی اور اس کے دماغ میں مضبوطی ہوتی ہے

چه مرد سماع است شهوت پرست
شہوت پرست راگ سننے کے قابل نہیں ہے

به آواز خوش خفته خیزد نه مست
اچھی آواز سے سویا ہوا مست ہو کر نہیں اٹھتا

پریشان شود گل به باد سحر
باد سحر سے گل (پھول) کھلتا ہے

نه هیزم که نشکافدش جز تبر
نہ کہ لکڑی جو سوائے کلہاڑی کے نہیں پھٹتی

جهان پر سماع است و مستی و شور
جہاں راگ مستی اور شور سے بھرا ہوا ہے

ولیکن چه بیند در آئینه کور
لیکن آئینہ میں اندھا کیا دیکھتا ہے

مکن عیب درویش حیران و مست
حیران و مست فقیر کی برائی نہ کر

که غرق است از آن می‌زند پا و دست
کیونکہ وہ غرق ہے اس لئے وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے

نبینی شتر بر حدای عرب
اونٹ کو نہیں دیکھتا کہ عرب کے حدی خوان کی آواز پر

که چونش به رقص اندر آرد طرب
خوشی اس کو کس طرح وجد میں لاتی ہے

شتر را چو شور طرب در سر است
اونٹ کے سر میں جب خوشی کا شور ہے

اگر آدمی را نباشد خر است
اگر آدمی کو نہ ہو تو گدھا ہے

حکایت

قصہ

شکر لب جوانی نی آموختی
ایک شیریں زبان جوان بانسری سیکھتا تھا

که دلها در آتش چو نی سوختی
اور دلوں کو نرکل کی طرح آگ میں جلاتا تھا

پدر بارها بانگ بر وی زدی
باپ کئی دفعہ اس کو آواز مارتا تھا اور

به تندی و آتش در آن نی زدی
وہ تندی اور غصہ سے آگ اس بانسری میں لگاتا (یعنی نہ بجاتا)

شبی ادائی پسر گوش کرد	سماعش پریشان و مدهوش کرد
ایک رات اس نے لڑکے کی سرودش پر کان لگائے	راگ نے اس کو مدہوش اور پریشان کیا ہوا تھا
همی گفت و بر چهره افگنده خوی	که آتش به من در زد این بار نی
چہرہ سے پسینہ ٹپکتا تھا اور کہتا تھا	کہ اس دفعہ بانسری نے مجھکو آگ لگا دی
ندانی که شوریده حالان مست	چرا بر فشانند در رقص دست
تو نہیں جانتا کہ عاشق مست حال	وجد میں ہاتھ کیوں جھاڑتے ہیں
گشاید دری بر دل از واردات	فشانند سر دست بر کاینات
واردات سے ایک دروازہ ان پر کھلتا ہے	اور وہ کائنات پر ہاتھ جھاڑتے ہیں یعنی ترک کرتے ہیں
حلالش بود رقص بر یاد دوست	که هر آستینش جانی در اوست
دوست کی یاد میں رقص کرنا اس پر حلال ہے	کیونکہ اس کی ہر آستین میں ایک جان ہے
گرفتم که خود چابکی در شنا	برهنه توانی زدن دست و پای
میں فرض کرتا ہوں تو خود تیرنے میں چالاک ہے	مگر ننگے ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے
بکن خرقهٔ نام و ناموس و زرق	که عاجز بود مرد با جامه غرق
مکر اور نام و ناموس کی گدڑی اتار ڈال	کیونکہ کپڑوں کے ساتھ ڈوبنے والا آدمی عاجز ہوتا ہے
تعلق حجابست و بی حاصلی	چو پیوندها بگسلی واصلی
تعلق حجاب ہے اور بے حاصلی ہے	جب رشتوں کو توڑتا ہے تو واصل ہوتا ہے

حکایت

قصہ

کسی گفت پروانہ را کای حقیر	برو دوستی در خور خویش گیر
کسی نے پروانہ کو کہا کہ اے حقیر	جا اور اپنے لائق دوست تلاش کر
رہی رو کہ بینی طریق رجا	تو و مہر شمع از کجا تا کجا
ایسا راستہ چل کہ امید کی راہ دیکھے	تجھ میں اور شمع کی محبت میں بہت فرق ہے
سمندر نۂ گرد آتش مگرد	کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
تو سمندر نہیں ہے آتش کے گرد نہ گھوم	لڑائی کے وقت جوانمردی چاہیئے
ز خورشید پنہان شود موش کور	کہ جہل است با آہنی پنجہ زور
اندھی چھچھوندر آفتاب سے پنہاں رہتی ہے	کیونکہ مضبوط پنجہ آدمی سے زور آزمائی جہالت ہے
کسی را چو دانی کہ خصم تو اوست	نہ از عقل باشد گرفتن بدوست
ایک شخص کو تو جانتا ہے کہ تیرا دشمن ہے	تو اس کو دوست بنانا عقلمندی نہیں ہے
ترا کس نگوید نکو می کنی	کہ جان در سر کار او می کنی
تجھے کوئی نہیں کہتا کہ تو اچھا کرتا ہے	کہ جان اس کی دوستی میں برباد کرتا ہے
گدائی کہ از پادشہ خواست دخت	قفا خورد و سودای بیہودہ پخت
جس فقیر نے بادشاہ سے اس کی لڑکی طلب کی	گردنی کھائی اور بیہودہ خیال پکایا
کجا در حساب آرد او چون تو دوست	کہ روی ملوک و سلاطین در اوست
تیرے جیسے دوست کو شمع کب حساب میں لاتی ہے	کیونکہ بادشاہوں اور امیروں کی نظریں اسکی طرف ہیں
مپندار کو در چنان مجلسی	مدارا کند با چو تو مفلسی
یہ خیال نہ کر کہ ویسی مجلس میں	تیرے جیسے مفلس کی مدارات کی جاسکے

وگر با همه خلق نرمی کند	تو بیچاره بر تو گرمی کند
اگر تمام مخلوق کے ساتھ وہ نرمی کرے	تو تو عاجز ہے تجھ پر غصہ کرے گی
نگہ کن کہ پروانہ سوزناک	چہ گفت ای عجب گر بسوزم چہ باک
نظر کر کہ اس سوز کے بھرے ہوئے پروانہ نے	کیا کہا متعجب اگر میں جلوں تو کیا ڈر ہے
مرا چون خلیل آتشی در دل است	کہ پنداری این شعلہ بر من گل است
میرے دل میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک آگ ہے	میں سمجھتا رہا ہوں کہ یہ شعلہ میرے لیے پھول ہے
نہ دل دامن دلستان می کشد	کہ مہرش گریبان جان می کشد
دل معشوق کا دامن نہیں کھینچتا ہے	بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے
نہ خود را بر آتش بخود میزنم	کہ زنجیر شوق است در گردنم
میں اپنے آپ کو خود آگ پر نہیں مارتا	بلکہ عشق کی زنجیر میری گردن میں ہے
مرا ہمچنان دور بودم کہ سوخت	نہ این دم کہ آتش بمن در فروخت
مجھے اسی طرح جب میں دور تھا جلایا	اس وقت مجھ کو آگ نہیں لگی
نہ آن میکند یار در شاہدی	کہ با او توان گفتن از زاہدی
معشوق شاہدی میں ناز ادا نہیں کرتا ہے	کہ اس سے پارسائی کے متعلق کہا جا سکے
کہ عیبم کند بر تولای دوست	کہ من راضیم کشتہ در پای دوست
کون میری برائی دوست کی محبت کرتا ہے	جبکہ میں دوست کے پاؤں پر مرا ہوا راضی ہوں
مرا بر تلف حرص دانی چراست	چو او ہست اگر من نباشم رواست
تو جانتا ہے مجھے اپنے فنا ہونے پر کیوں طمع ہے	جب کہ وہ موجود تو میں نہ ہوں تو جائز ہے

بسوزم که یار پسندیده اوست — که در وی سرایت کند سوز دوست

میں جلتا ہوں کہ پسندیدہ یار وہی ہے — جس میں دوست کا جلنا اثر کرے

مرا پند گوئی که در خورد خویش — حریفی بدست آر همدرد خویش

مجھے تو کب تک کہیگا کہ اپنے لایق — کوئی ہمدرد دوست حاصل کر

بدان ماند اندرز شوریده حال — که گوئی بکژدم گزیده منال

عاشق کو نصیحت کرنا اس کے مشابہ ہے — کہ تو بچھو کے کاٹے ہوئے کو کہو کہ مت رو

کسی را نصیحت مگو ای شگفت — که دانی که در وی نخواهد گرفت

کسی ایسے شخص کو نصیحت نہ کر — جس کو تو جانے کہ اس میں اثر نہ کریگی

ز کف رفته بیچاره‌ای را لگام — نگویند کاهسته ران ای غلام

لگام ہاتھ سے چھوٹے ہوئے بیچارہ کو — نہیں کہتے کہ اے غلام آہستہ چلا

چه نغز آمد این نکته در سندباد — که عشق آتش است ای پسر پند باد

کتاب سندباد یہ کیا پسندیدہ نکتہ ہے — کہ عشق آگ ہے اور نصیحت ہوا ہے

بباد آتش تیز برتر شود — پلنگ از زدن کینه‌ورتر شود

آگ ہوا سے زیادہ تیز ہوجاتی ہے — شیر مارنے سے زیادہ تر دشمن ہوجاتا ہے

چو نیکت بدیدم بدی میکنی — که رویم فرا چون خودی میکنی

جب میں نے تجھے اچھی طرح دیکھا تو تو برا کرتا ہے — کہ اپنا چہرہ اپنے جیسے کے سامنے کرتا ہے

ز خود بهتری جوی و فرصت شمار — که با چون خودی گم کنی روزگار

اپنے سے بہتر تلاش کر اور [illegible] جان — کیونکہ اپنے جیسے کے ساتھ تو زمانہ ضائع کرتا ہے

پی چون خودی خودپرستان روند
بکوی خطرناک مستان روند

اپنے جیسے کے پیچھے خود پرست جاتے ہیں
خطرناک گلی میں مست جاتے ہیں

من اوّل که این کار سر داشتم
دل از سر بیکبار برداشتم

میں نے اول جب یہ کام شروع کیا
تو دل کو سر سے مایوس کر دیا

سر انداز در عاشقی صادق است
که بد زهره بر خویشتن عاشق است

عشق میں سر دینے والا سچا ہے
کیونکہ بزدل اپنے پر عاشق ہوتا ہے

اجل ناگهی در کمینم کشد
همان به که آن نازنینم کشد

اچانک اجل مجھ کو گھات سے مار ڈالے
اس سے بہتر ہے کہ وہ نازنین اپنے ہاتھ سے مار ڈالے

چو بی شک نبشته ست بر سر هلاک
بدست دلارام خوشتر هلاک

جب بلاشبہ سر پر مرنا لکھا ہے
تو معشوق کے ہاتھ سے مرنا اچھا ہے

نه روزی به بیچارگی جان دهی
پس آن به که در پای جانان دهی

کیا تو ایک روز عاجزی سے جان نہ دیگا؟
پس یہ بہتر ہے کہ دوست کے پاؤں کے نیچے دے

مخاطبه شمع و پروانه

شمع اور پروانہ کی گفتگو

شبی یاد دارم که چشمم نخفت
شنیدم که پروانه با شمع گفت

ایک رات مجھے یاد ہے کہ میری آنکھ نہ لگی
میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع کو کہا

که من عاشقم گر بسوزم رواست
ترا گریه و سوز باری چراست

میں عاشق ہوں جلوں تو روا ہے
تو کیوں جلتی اور روتی ہے

بگفت ای ہوادار مسکین من — برفت انگبین یار شیرین من

اُس نے جواب دیا کہ اے مسکین کے عاشق — میرا یار شیریں جو شہد تھا مجھ سے جدا ہُوا

چو شیرینی از من بدر می رود — چو فرہادم آتش بسر می رود

جب شیریں مجھ سے باہر نکل جاتی ہے — تو فرہاد کی طرح آگ میرے سر پر آجاتی ہے

ہمی گفت و ہر لحظہ سیلاب درد — فرو می دویدش برخسار زرد

شمع یہ کہتی تھی اور ہر لحظہ درد کا سیلاب — اس کے زرد رخساروں کے نیچے بہت تھا

کہ ای مدعی عشق کار تو نیست — کہ نہ صبر داری نہ یارای ایست

اے مدعی عشق تیرا کام نہیں ہے — نہ تجھے صبر ہے اور نہ ٹھہرنے کی طاقت ہے

تو بگریزی از یک شعلۂ خام — من استادہ ام تا بسوزم تمام

اے خام تو ایک شعلہ کے سامنے سے بھاگتا ہے — میں کھڑی ہوں تاکہ سب جل جاؤں

ترا آتش عشق اگر پر بسوخت — مرا بین کہ از پای تا سر بسوخت

آتش عشق نے اگرچہ تیرا پر جلا دیا — تو مجھے دیکھ کہ سر سے پاؤں تک جلا دیا

نرفتہ ز شب ہمچنان بہرۂ — کہ ناگہ بکشتش پری چہرۂ

رات سے زیادہ حصہ نہ گذرا تھا — کہ ناگاہ اس کو ایک پری چہرہ نے بجھا دیا

ہمی گفت و میرفت دودش بسر — ہمین بود پایان عشق ای پسر

یہ کہتی تھی اور اس کے سر سے دھواں اٹھتا تھا — کہ اے لڑکے یہ عشق کی انتہا تھی۔

اگر عاشقی خواہی آموختن — بکشتن فرج یابی از سوختن

اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے — تو مرجانے میں جلنے سے خوشی پائیگا

مکن گریه بر گور مقتول دوست ‌‌ برو خرمی کن که مقبول اوست

دوست کے مقتول کی قبر پہ گریہ نہ کر ‌‌ بلکہ اسپر خوشی کر کہ اس کا مقبول ہے

اگر عاشقی سر مشوی از مرض ‌‌ چو سعدی فرو شوی دست از غرض

اگر تو عاشق ہے تو مرض سے صحت نہ چاہ ‌‌ بلکہ سعدی کی طرح مطلب سے ہاتھ دھو

فدائی ندارد ز مقصود چنگ ‌‌ وگر بر سرش تیر بارند و سنگ

عاشق مقصود سے ہاتھ نہیں اٹھاتا ‌‌ اگرچہ اس کے سر پہ تیر اور پتھر برسیں

بدریا مرو گفتمت زینهار ‌‌ وگر میروی تن بطوفان سپار

میں نے تجھکو کہا کہ تو دریا میں مت جا ‌‌ اگر جاتا ہے تو بدن کو طوفان کے حوالہ کردے

(۴) باب چهارم در تواضع

چوتھا باب تواضع یعنے عاجزی کے بیان میں

ز خاک آفریدت خداوند پاک ‌‌ پس ای بنده افتادگی کن چو خاک

خداوند پاک نے تجھکو خاک سے پیدا کیا ‌‌ پس اے بندے خاک کی طرح عاجز رہ

حریص و جهانسوز و سرکش مباش ‌‌ ز خاک آفریدت آتش مباش

حریص اور جہان کا جلا ڈالنے والا اور سرکش نہ ہو ‌‌ تجھ کو خاک سے پیدا کیا ہے آگ نہ بن

چو گردن کشید آتش هولناک ‌‌ به بیچارگی تن بینداخت خاک

جب ہولناک آتش نے گردن اٹھائی ‌‌ تو عاجزی سے خاک نے اس پر اپنا بدن ڈالا

چو آن سرفرازی نمود این کمی ‌‌ از این دیو کردند از آن آدمی

جب اس نے (آگ نے) غرور کیا اور اس (خاک نے) عاجزی کی ‌‌ تو اللہ تعالیٰ نے آگ سے دیو اور خاک سے آدمی پیدا کئے

حکایت در ین معنی

حکایت اسی حقیقت میں

یکی قطرہ باران ز ابری چکید — خجل شد چو پہنای دریا بدید

ایک بارش کا قطرہ بادل سے ٹپکا — تو دریا کی چوڑائی دیکھکر شرمندہ ہوا

کہ جائی کہ دریاست من کیستم — گر او ہست حقا کہ من نیستم

کہ جس جگہ دریا ہے میں کیا ہوں — جب دریا ہے تو خدا کی قسم میں کچھ بھی نہیں ہوں

چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجان پرورید

جب اس نے اپنے آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا — تو سیپ نے اس کو اپنی جان سے پرورش کیا

سپہرش بجائی رسانید کار — کہ شد نامور لولوی شاہوار

آسمان نے اس کا کام اس درجہ تک پہنچا دیا — تو وہ ایک مشہور موتی بادشاہ کے لائق ہوگیا

بلندی ازاں یافت کو پست شد — در نیستی کوفت تا ہست شد

بلندی اس وجہ سے پائی کہ پست ہوا — نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ہست ہوا

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

مردان خدا نے اپنے آپ کو حقارت سے دیکھنا

جوانی خردمند پاکیزہ بوم — ز دریا برآمد بدربند روم

ایک عقلمند جوان پاک فطرت — دریا کے راستہ سے روم کے بندر میں آیا

درو فضل دیدند و فقر و تمیز — نہادند رختش بجائی عزیز

اس میں بزرگی فقیری اور تمیز دیکھی گئی — اس کا اسباب عزت کی جگہ پر رکھا گیا

سرِ صالحان گفت روزی بمرد ۔۔۔ کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد

نیک لوگوں کے سردار نے ایک دن مرد سے کہا ۔۔۔ کہ مسجد کا کوڑا اور خاک جھاڑ

ہمان کین سخن مرد رہرو شنید ۔۔۔ برون رفت و بازش کس آنجا ندید

جب اس راہ خدا پر چلنے والے مرد نے سنا ۔۔۔ باہر چلا گیا اور پھر اس کو کسی نے نہ دیکھا

بر آن حمل کردند یاران و پیر ۔۔۔ کہ پروائی خدمت ندارد فقیر

یاروں اور بوڑھوں نے یہ خیال کیا ۔۔۔ کہ فقیر خدمت کی پرواہ نہیں رکھتا

دگر روز خادم گرفتش براہ ۔۔۔ کہ ناخوب کردی برای تباہ

دوسرے روز خادم نے اس کو راستہ میں پکڑا ۔۔۔ کہ تو نے بے عقلی سے بُرا کیا

ندانستی ای کودکِ خود پسند ۔۔۔ کہ مردان ز خدمت بجائی رسند

اے خود پسند لڑکے تو نہیں جانتا ۔۔۔ کہ مرد خدمت سے مرتبہ کو پہنچتے ہیں

گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز ۔۔۔ کہ ای یارِ جان پرورِ دل فروز

وہ صدق اور سوز کی وجہ سے رونے لگا ۔۔۔ کہ اے یارِ جان کے پرورش کرنیوالے اور دل روشن کرنیوالے

نہ گرد اندران بقعہ دیدم نہ خاک ۔۔۔ من آلودہ بودم در آنجائی پاک

میں نے اس جگہ نہ گرد دیکھی اور نہ خاک ۔۔۔ صرف میں اس پاک جگہ میں آلودہ تھا

گرفتم قدم لاجرم باز پس ۔۔۔ کہ پاکیزہ مسجد از خاک و خس

ناچار میں نے قدم پیچھے کو اٹھایا ۔۔۔ کیونکہ مسجد خاک اور کوڑے سے صاف بہتر ہے

طریقت جزین نیست درویش را ۔۔۔ کہ افگندہ دارد تنِ خویش را

درویش کے لیے سوا اس کے کوئی راہ نہیں ۔۔۔ کہ اپنے بدن کو عاجز سمجھے

بلندیت باید تواضع گزین ۔ کہ این بام را نیست سلم جزین

اگر تو بلندی چاہتا ہے تو عاجزی کر ۔ کیونکہ اس نام کو سوا اس سیڑھی کے اور راستہ نہیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ در تواضع

عارفوں کے بادشاہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا حال عاجزی میں

شنیدم کہ وقتی سحرگاہ عید ۔ ز گرمابہ آمد برون بایزید

سنا میں ایک دن عید کی صبح کو ۔ حضرت بایزیدؒ حمام سے باہر آئے

یکی طشت خاکسترش بیخبر ۔ فرو ریختند از سرائی بسر

ایک راکھ کا طشت بے خبری سے ۔ ایک گھر کے لوگوں نے ان کے سر پر گرا دیا

ہمی گفت ژولیدہ دستار و موی ۔ کف دست شکرانہ مالان بروی

بال اور پگڑی منتشر تھے اور کہتے تھے ۔ اور شکرانہ کی ہتھیلی منہ پر ملتے تھے

کہ ای نفس من درخور آتشم ۔ بخاکستری روی درہم کشم

کہ اے نفس میں آگ کے قابل ہوں ۔ راکھ سے کس طرح رنجیدہ ہو جاؤں

بزرگان نکردند در خود نگاہ ۔ خدا بینی از خویشتن بین مخواہ

بزرگوں نے خود بینی نہیں کی ۔ خود بین لوگوں سے خدا بینی نہ چاہ

بزرگی بناموس و گفتار نیست ۔ بلندی بدعوی و پندار نیست

بزرگی عزت اور باتوں سے نہیں ہوتی ۔ اور بلندی دعوی اور غرور سے نہیں ہوتی

قیامت کسی بینی اندر بہشت ۔ کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت

قیامت کو اس شخص کو بہشت میں دیکھیگا ۔ جس نے حقیقت کو طلب کیا اور دعوی کو چھوڑ دیا

تواضع سر رفعت افرازدت ۔ تکبر بخاک اندر اندازدت

عجز تیرے مرتبہ کا سر بلند کرتا ہے ۔ اور غرور تجھکو خاک میں ملاتا ہے

بگردن فتد سرکش تندخوی ۔ بلندیت باید بلندی مجوی

سرکش تند خو گردن کے بل گرتا ہے ۔ اگر تو بلندی چاہتا ہے تو بلندی نہ ڈھونڈھ

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

غرور اور اس کے انجام کے بیان میں ۔ عاجزی اور اس کی برکت کے بیان میں

ز مغرور دنیا رہ دین مجوی ۔ خدابینی از خویشتن بین مجوی

دنیا کے غرور کرنے والے دین کا راستہ نہ ڈھونڈھ ۔ اپنے آپ کو دیکھنے والے سے خدا کا دیکھنا نہ ڈھونڈھ

گرت جاہ باید مکن چون خسان ۔ بچشم حقارت نگہ در کسان

اگر تو مرتبہ چاہتا ہے تو کمینوں کی طرح ۔ حقارت سے لوگوں کو نہ دیکھ

گمان کی برد مردم ہوشمند ۔ کہ در سرگرانیست قدر بلند

عقلمند آدمی کب یہ خیال کرتا ہے ۔ کہ غرور کرنے سے بلند مرتبہ ملتا ہے

ازین نامورتر محلی مجوی ۔ کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوی

اس سے زیادہ قدر و منزلت نہ ڈھونڈھ ۔ کہ لوگ تجھکو اچھی خصلت والا کہیں

نہ گر چون توئی بر تو کبر آورد ۔ بزرگش نبینی بچشم خرد

کیا تیرے جیسا کوئی نہیں جو تجھ پر غرور کرے ۔ مگر تو اس کو چھوٹی آنکھ سے بڑا نہیں دیکھتا

تو نیز ار تکبر کنی ہمچنان ۔ نمائی کہ پیشت تکبر کنان

تو اگر تکبر کرے تو ایسا ہی ہے ۔ جس طرح تیرے آگے غرور کرنے والے معلوم ہوئے

چو استادهٔ بر مقامی بلند
بر افتاده گر هوشمندی مخند

اگر تو بلند مقام پر کھڑا ہے
عقلمند ہے تو عاجز آدمی پر نہ ہنس

بسا ایستاده درآمد ز پای
که افتادگانش گرفتند جای

بہت سے کھڑے ہوئے لوگ گر پڑے
اور گرے ہوئے لوگوں نے ان کی جگہ لے لی

گرفتم که خود هستی از عیب پاک
تعنت مکن بر من عیبناک

میں فرض کرتا ہوں کہ تو عیب سے پاک ہے
تو مجھ پرعیب پر سرکشی نہ کر

یکی حلقهٔ کعبه دارد بدست
یکی در خراباتی افتاده مست

ایک کے ہاتھ میں کعبہ کی کنڈی ہے
اور ایک شراب خانہ میں مست پڑا ہے

گر آن را بخواند که نگذاردش
ورین را براند که باز آردش

اگر خدا اس کو بلائے تو کون روکے
اور اگر اس کو رد کردے تو کون پھیر لائے

نه مستظهرست این باعمال خویش
نه آن را در توبه بستست پیش

نہ یہ اپنے اعمال سے قوت پائے ہوئے تھے
نہ اس کے آگے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابد ناپارسا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عابد ناپارسا کی حکایت

شنیدستم از راویان کلام
که در عهد عیسیٰ علیه السلام

روایت کرنے والوں سے میں نے یہ سنا
کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

یکی زندگانی تلف کرده بود
بجهل و ضلالت سر آورده بود

ایک شخص نے زندگی تلخ (ضائع) کی ہوئی تھی
کیونکہ جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھا

دلیری سیہ نامۂ سخت دل
ایک سخت دل گنہگار

ز ناپاکی ابلیس ازوی خجل
شیطان بھی اس کی پلیدی سے شرمندہ تھا

بسر بردہ ایام بی حاصلی
زمانہ بے حاصلی میں گزرا ہوا

نیاسودہ تا بودہ ازوی دلی
اور جب سے وہ پیدا ہوا ایک دل بھی اس سے آسودہ نہ ہوا

سرش خالی از عقل و پر احتشام
اس کا سر عقل سے خالی اور تکبر سے بھرا ہوا

شکم فربہ از لقمہ‌ہائی حرام
اور اس کا پیٹ حرام کے لقموں سے پھولا ہوا

بناراستی دامن آلودۂ
جھوٹ سے دامن آلودہ کئے ہوئے

بناداشتی دودہ اندودۂ
اور برے کاموں سے خاندان کو تباہ کئے ہوئے

نہ پائی چو بیندگان راست رو
نہ اس کا پاؤں سیدھے راستہ پر چلنے والوں کی طرح

نگوشی چو مردم نصیحت شنو
نہ اس کا کان نصیحت سننے والے مرد کی طرح

چو سال بد از وی خلایق نفور
برے سال کی طرح لوگ اس سے نفرت کرتے

نمایان بہم چون مہ نو ز دور
اور نئے چاند کی طرح ایک دوسرے کو دکھاتے

ہوا و ہوس خرمنش سوختہ
حرص و خواہش نے اس کا خرمن جلایا ہوا تھا

جوی نیکنامی نیندوختہ
اور نیک نامی کا ایک جو بھی اس نے جمع نہ کیا تھا

سیاہ نامہ چندان تنعم براند
بد اعمال نے اتنی اپنی نفس پروری کی ہوئی تھی

کہ در نامہ جای نبشتن نماند
کہ اس کے اعمال نامہ لکھنے کی جگہ نہ تھی

گنہگار و خودرای و شہوت پرست
گنہگار خود پسند اور شہوت پرست

بغفلت شب و روز مخمور و مست
غفلت میں رات دن مست اور مدہوش

شنیدم که عیسیٰ درآمد ز دشت
سنا میں نے کہ عیسےٰ علیہ السلام جنگل میں آئے

به مقصورهٔ عابدی برگذشت
اور ایک عابد کے حجرہ پر سے گذرے

ز بیرآمد از غرفه خلوت‌نشین
وہ خلوت نشین بالا خانہ سے نیچے آیا

به پایش درافتاده سر بر زمین
اس کے پاؤں پر گر پڑا اور سر زمین پر رکھا

گنهکاری برگشته اختر ز دور
بد نصیب گنہگار دور سے

چو پروانه حیران در ایشان ز نور
ان کے نور سے پروانہ کی طرح حیران

تأمل به حسرت کنان شرمسار
افسوس کے ساتھ غور کرتا ہوا شرمندہ

چو درویش در دست سرمایه‌دار
فقیر کی طرح دولت مند کے ہاتھ میں

خجل زیر لب عذرخواهان به سوز
پوشیدہ طور پر شرمندہ اور سوز سے عذر چاہنے والا

ز شبهای در غفلت آورده روز
غفلت کی بسر کی ہوئی راتوں سے دن کئے ہوئے

سرشک غم از دیده باران چو میغ
اشک غم آنکھوں سے بادل کی طرح برساتا ہوا

که عمرم به غفلت گذشت ای دریغ
کہ میری عمر غفلت سے گذری افسوس

برانداختم نقد عمر عزیز
میں نے اپنی عمر عزیز کی نقدی کو ضائع کر دیا

به دست از نکوئی نیاورده چیز
اور نیکی سے کوئی چیز ہاتھ میں نہ لایا

چو من زنده هرگز مبادا کسی
میری طرح زندہ کوئی شخص نہ ہو

که مرگش به از زندگانی بسی
کہ اس کی موت زندگانی سے بہت بہتر ہے

برست آنکه در عهد طفلی بمرد
وہ چھوٹ گیا جو بچپن میں مر گیا

که پیرانه سر شرمساری نبرد
کیونکہ بوڑھوں کی طرح شرمندگی نہ لے گیا

گناہم ببخش ای جہان آفرین
اے جہان کے پیدا کرنے والے میرے گناہ بخش

اگر با من آید فبئس القرین
کہ اگر یہ میرے ساتھ آئے تو برا ساتھی ہے

دریں گوشہ نالان گنہگار پیر
بوڑھا گنہگار اس گوشہ میں رونے والا

کہ فریاد حالم رس ای دستگیر
میرے حال کی فریاد کو پہنچ اے دستگیر

نگون ماندہ از شرمساری سرش
شرمندگی سے اس کا سر جھکا ہوا

روان آب حسرت بشیب برش
اور حسرت کے آنسوں سفید بالوں پر جاری

وزان نیمہ عابد سری پر غرور
اور اس طرف سے غرور سے بھرے ہوئے سر والا عابد

ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور
دور سے گنہگار پر ابرو چڑھائے ہوئے

کہ این مدبر اندر پئی ما چراست
کہ یہ بدنصیب ہمارے پیچھے کیوں ہے

نگون بخت نادان چہ ہمجنس ماست
الٹے نصیب والا بیوقوف کیا ہماری جنس سے ہے

بگردن بآتش در افتادہ
گردن کے بل آگ میں گرا ہوا

بباد ہوا عمر بردادہ
ہوا و ہوس میں عمر برباد کئے ہوئے

چہ خیر آمد از نفس تر دامنش
اس کے گنہگار نفس سے کیا نیکی آتی ہے

کہ صحبت بود با مسیح و منش
کہ اس کو مجھ سے اور مسیح سے صحبت حاصل ہو

چہ بودی کہ زحمت ببردی ز پیش
کیا اچھا ہوتا کہ آگے سے زحمت لے جاتا

بدوزخ برفتی پس کار خویش
اور اپنے عمل کے عوض میں دوزخ میں جاتا

ہمی رنجم از طلعت ناخوشش
اس کی بری صورت سے مجھے رنج ہوتا ہے

مبادا کہ در من فتد آتشش
ایسا نہ ہو کہ اس کی آگ مجھ پر پڑے

به محشر که حاضر شوند انجمن
خدایا تو با او مکن حشر من
قیامت کے دن جب اہل مجلس حاضر ہوں
تو اے خدا میرا حشر اس کے ساتھ نہ کرنا

درین بود که وحی از جلیل الصفات
در آمد به عیسیٰ علیه الصلوات
وہ اسی خیال میں تھا کہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

که گر عالم است آن وگر وی جهول
مرا دعوت هر دو آمد قبول
کہ اگر وہ عالم ہے یا جاہل ہے
مجھے دونوں کی دعا قبول ہے

تبه کرده ایام برگشته روز
بنالید بر من بزاری و سوز
برگشتہ دن زمانہ برباد کئے ہوئے
زاری اور افسوس سے میری درگاہ میں رویا

به بیچارگی هر که آید برم
نیندازمش ز آستان کرم
جو عجز کے ساتھ میری درگاہ میں آیا
میں اسے اپنے آستانہ کرم سے نہیں گراتا

عفو کردم از وی عملهای زشت
در آرم بفضل خودش در بهشت
میں نے اس کے برے اعمال معاف کئے
اور اپنے فضل سے اس کو بہشت میں لاتا ہوں

وگر عار دارد عبادت پرست
که در خلد با وی بود هم نشست
اور اگر عبادت کرنے والا شرم کرتا ہے
کہ اس کے ساتھ بہشت میں بیٹھے

بگو ننگ از و در قیامت مدار
که آن را به جنت برند این بنار
کہو کہ قیامت میں اس سے شرم نہ کرے
کہ اس کو جنت میں لیجائیں گے اور اس کو دوزخ میں

که آن را جگر خون شد از سوز و درد
گر این تکیه بر طاعت خویش کرد
کیونکہ اس کا کلیجہ درد اور سوز سے خون ہو گیا
اگر اس نے اپنی عبادت پہ تکبر و بھروسہ کیا۔

ندانست در بارگاهِ غنی	که بیچارگی به ز کبر و منی
یہ نہ سمجھا کہ غنی کی درگاہ میں	خودی اور غرور سے عاجزی بہتر ہے
کرا جامه پاک است و سیرت پلید	درِ دوزخش را نباید کلید
جس کے کپڑے پاکیزہ رہیں اور عادت بری	اس کے دوزخ کے دروازہ کے لئے کنجی نہیں ہے
برین آستان عجز و مسکینیت	به از طاعت و خویشتن بینیت
اس آستان پر تیری عاجزی اور غریبی	اطاعت اور خود بینی سے بہتر ہے
ز خود را ز نیکان شمردی بدی	نمی گنجد اندر خدائی خودی
اگر اپنے آپ کو تو نے نیک شمار کیا تو برا کیا	خدائی میں خودی نہیں سماتی
اگر مردی از مردی خود مگوی	نه هر شهسواری بدر برد گوی
اگر مرد ہے تو اپنی جوانمردی کی تعریف نہ کر	کیونکہ ہر شہسوار گیند باہر نہیں لے جاتا
پیاز آمد آن بی هنر جمله پوست	که پنداشت چون پسته مغزی در وست
وہ بے ہنر پیاز کی طرح چھلکا نکلا	جو یہ سمجھا کہ پستہ کی طرح اس میں مغز ہے
ازین نوع طاعت نیاید بکار	برو عذرِ تقصیرِ طاعت بیار
اس طرح کی عبادت کام نہیں آتی	جا اپنی عبادت کے گناہ کا عذر کر
نخورد از عبادت بر آن بی خرد	که با حق نکو بود و با خلق بد
وہ بے وقوف اپنی عبادت کا پھل نہیں کھاتا	جو خدا کے ساتھ نیک ہو اور لوگوں کے ساتھ برا
سخن ماند از عاقلان یادگار	ز سعدی همین یک سخن یاد دار
عقلمندوں کی باتیں یادگار رہ جاتی ہیں	سعدی کی طرف سے یہی ایک بات یاد رکھ

گنہگار اندیشہ ناک از خدای — بہ از پارسائی عبادت نمائی

خدا سے ڈرنے والا گنہگار — ظاہری عبادت کرنے والے پارسا سے بہتر ہے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

عقلمند فقیر اور مغرور قاضی کی حکایت

فقیہی کہن جامۂ تنگدست — در ایوان قاضی بہ صف بر نشست

ایک عالم پرانے کپڑوں والا فقیر — قاضی کے محل میں قطار میں بیٹھا

نگہ کرد قاضی درو تیز تیز — معرف گرفت آستینش کہ خیز

قاضی نے اس کو غصہ کی نگاہ سے دیکھا — چوبدار نے اس کا دامن پکڑ کر کہا اٹھ

ندانی کہ برتر مقام تو نیست — فروتر نشین یا برو یا بایست

تو نہیں جانتا کہ تیرا درجہ بلند نہیں ہے — نیچے بیٹھ جا یا چلا جا یا کھڑا رہ

بجائی بزرگان دلیری مکن — چو سرپنجہ ات نیست شیری مکن

بزرگوں کی جگہ پر دلیری نہ کر — جب تم میں قوت نہیں تو شیری نہ کر

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر — کرامت بجاہست منزل بقدر

ہر شخص صدارت کے قابل نہیں ہے — بزرگی مرتبہ سے ہے اور مرتبہ اندازہ سے

دگر رہ چہ حاجت بپند کس است — ہمین شرمساری عقوبت بس است

دوسری دفعہ کسی کو نصیحت کرنے کی کیا ضرورت ہے — یہی شرمساری کافی عذاب ہے

بعزت ہر آن کو فروتر نشست — بخواری نیفتد ز بالا بہ پست

عزت کے ساتھ جو شخص نیچے بیٹھا — وہ خواری کے ساتھ بلندی سے نیچے نہیں گرتا

چو آتش بر آورد درویش دود
آگ کی طرح درویش نے آہ کا دھواں نکالا

فروتر نشست از مقامی کہ بود
اور جس مقام میں تھا اس سے بہت نیچے بیٹھا

فقیہان طریق جدل ساختند
عالموں نے بحث کو شروع کیا

لم و لا نسلم در انداختند
کس واسطے اور ہم نہیں مانتے کہنے لگے

گشادند بر ہم در فتنہ باز
اس میں فتنہ فساد کے دروازے کھول دیئے

بلا و نعم کردہ گردن دراز
ہاں اور نہیں کے ساتھ گردن اونچی کی

تو گفتی خروسان شاطر بجنگ
تو کہے کہ چالاک مرغ لڑائی میں

فتادند در ہم بمنقار و چنگ
آپس میں چونچوں اور پنجوں سے لڑنے لگے

یکی بیخود از خشمناکی چو مست
ایک غصہ میں مست کی طرح آپے سے باہر

یکی بر زمین میزند ہر دو دست
ایک غصہ سے زمین پر دونوں ہاتھ مارتا ہے

فتادند در عقدۂ پیچ پیچ
ایک پیچیدہ عقدہ میں گر گئے

کہ در حل آن رہ نبردند ہیچ
اور کوئی بھی اس کے حل کرنے کی راہ کی طرف نہ گیا

کہن جامۂ در صف آخرترین
پرانے کپڑوں والا آخری صف میں

بغرش در آمد چو شیر عرین
غرانے والے شیر کی طرح چلانے لگا

کہ برہان قوی باید و معنوی
دلیل مضبوط اور حقیقی ہونا چاہیئے

نہ رگہای گردن بحجت قوی
نہ کہ بحث کرنے میں گردن کی رگیں موٹی

مرا نیز چوگان حرفست و گوی
میرے پاس بھی حرفوں کی چوگان اور گیند ہے

بگفتند اگر نیک دانی بگوی
لوگوں نے کہا اگر تو بہتر جانتا ہے تو کہہ

بکلکِ فصاحت بیانیکہ داشت ❋ بدلہا چو نقشِ نگین برنگاشت

خوش بیانی کی قلم سے جو بیان اس کے پاس تھا ❋ دلوں پر نگینہ کی طرح لکھ دیا

سر از کوئی صورت بمعنی کشید ❋ قلم بر سرِ حرفِ دعوی کشید

خیال کو طاکی گلی سے حقیقت کی لے گیا ❋ اور حرف دعوی پر قلم کھینچ دیا

بگفتندش از ہر کنار آفرین ❋ کہ بر عقل و طبعت ہزار آفرین

لوگوں نے ہر طرف سے اس کو آفرین کہی ❋ کہ تیری عقل و طبیعت پر ہزار شاباش

سمندِ سخن تا بجائی براند ❋ کہ قاضی چو خر در خلابی بماند

سخن کے گھوڑے کو ہر طرف چلایا ❋ کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا

برون آمد از طاق و دستار خویش ❋ باکرام و لطفش فرستاد پیش

قاضی نے اپنا جامہ اور پگڑی اتار ڈالی ❋ بخشش اور مہربانی سے اس پیش کی

کہ ہیہات قدر تو نشناختم ❋ بشکرِ قدومت نپرداختم

افسوس میں نے تیری قدر نہ پہچانی ❋ اور تیرے آنے کا شکریہ ادا نہ کیا

دریغ آیدم با چنین پایہ ❋ کہ بینم ترا در چنین پایہ

مجھے افسوس آیا کہ باوجود اس علم کے ❋ تجھے اس حالت میں دیکھوں

معرّف بدلداری آمد برش ❋ کہ دستارِ قاضی نہد بر سرش

چوبدار خوشامد سے اس کے پاس آیا ❋ تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پر رکھے

بدست و زبان منع کردش کہ دور ❋ منہ بر سرم پای بندِ غرور

ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہ ❋ میرے سر پر غرور کی بیڑی نہ رکھ

که فردا شوم بر کهن مهتران　　به دستار پنجه گزم سر گران

تاکہ کل پرانے سرداروں پر　　اپنی پچاس گز دستار کی وجہ سے غرور نہ کروں

چو مولام خوانند و صدر کبیر　　نمایند مردم به چشمم حقیر

جب مجھ کو اپنا مولا اور صدر اعظم کہیں　　تو آدمی میری آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے

تفاوت کند هرگز آب زلال　　گرش کوزه زرین بود یا سفال

کیا میٹھے پانی میں کبھی فرق پیدا ہوتا ہے　　اگرچہ اس کا برتن سونے کا ہو یا مٹی کا

خرد باید اندر سر مرد و مغز　　نباید مرا چون تو دستار نغز

آدمی کے سر میں عقل اور مغز چاہیئے　　مجھے تیری طرح عمدہ پگڑی کی ضرورت نہیں

کس از سر بزرگی نباشد به چیز　　کدو سر بزرگ است و بی مغز نیز

کوئی شخص بڑا سر ہونے کی وجہ سے کسی چیز کے لائق نہیں ہوتا　　کدو بڑا سر ہے اور بے مغز بھی ہے

میفراز گردن به دستار و ریش　　که دستار پنبه است و سبلت حشیش

داڑھی اور پگڑی کی وجہ سے سر بلند نہ کر　　کیونکہ پگڑی روئی ہے اور مونچھ سوکھی گھاس ہے

به صورت کسانی که مردم وش اند　　چو صورت همان به که دم درکشند

وہ لوگ جو ظاہر میں آدمی کی طرح ہیں　　تصویر کی طرح بہتر ہیں کہ خاموش رہیں

به قدر هنر جست باید محل　　بلندی و نحسی مکن چون زحل

ہنر کے مطابق مرتبہ تلاش کرنا چاہیئے　　زحل (ستارہ) کی طرح بلندی اور نحوست نہ کر

نی بوریا را بلندی نکوست　　که خاصیت نیشکر خود در اوست

چٹائی کے نرکل کی طرح بلندی زیبا ہے　　کیونکہ نیشکر کی خاصیت خود اس کے اندر موجود ہے

بدین عقل و ہمت نخواہم کست	وگر میرود صد غلام از پست
اس عقل اور ہمت کی وجہ سے میں تجھکو آدمی نہ کہوں	اگرچہ تیرے پیچھے سو غلام جاتے ہیں
چہ خوش گفت خرمہرہ در گلی	چو برداشتش پرطمع جاہلی
ایک کوڑی نے ایک کیچڑ میں کیا پسندیدہ بات کہی	جب اس کو ایک طامع جاہل نے اٹھایا
مرا کس نخواہد خریدن بہیچ	بدیوانگی در حریرم مپیچ
مجھے کوئی شخص بھی کسی چیز کے عوض نہ خریدیگا	دیوانگی میں مجھ کو ریشم میں نہ لپیٹ
نہ منعم بمال از کسی بہتر است	خر ار جلِ اطلس بپوشد خر است
امیر مال کی وجہ سے کسی سے بہتر نہیں ہے	گدھا اگر اطلس کی جھول پہنے آخر گدھا ہے
بدین شیوہ مردِ سخن گوی چست	بآبِ سخن کینہ از دل بشست
اس طرح مرد سخن گو چالاک نے	سخن کے پانی سے کینہ دل سے دھویا
دلِ آزردہ را سخت باشد سخن	چو خصمت بیفتاد سستی مکن
دل آزردہ شخص کی باتیں سخت ہوتی ہیں	جب تیرا دشمن گرگیا تو دیر نہ کر
چو دستت رسد مغز دشمن برآر	کہ فرصت فرو شوید از دل غبار
جب تیرا ہاتھ پہنچے تو دشمن کا مغز نکال لے	کیونکہ وقت دل سے غبار دھو دیتا ہے
چنان ماند قاضی بجورش اسیر	کہ گفت اِنَّ ہٰذَا الیَومُ عَسِیر
چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا	کہ ایک جوان اس صورت و شکل کا کسی نے دیکھا ہے
بدندان گزید از تعجب یدین	بماندش در و دیدہ چون فرقدین
تعجب سے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے	اور اس کی آنکھیں فرقدین ستارہ کی طرح کھلی رہیا

وز آنجا جوان روی همت بتافت — برون رفت و بازش نشان کس نیافت

اور اس جگہ سے جوان نے ارادہ کا منہ پھیرا — باہر چلا گیا اور پھر اس کا نشان کسی نے نہ پایا

غریو از بزرگان مجلس بخاست — که گوئی چنین شوخ چشم کجاست

مجلس کے بزرگوں نے ایک شور کیا — لڑکے کہ یہ شوخ چشم کہاں سے ہے

نقیب از پیش رفت و هر سو دوید — که مردی بدین نعت و صورت که دید

چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا — کہ ایک جوان اس صفت و شکل کا کسی نے دیکھا ہے

یکی گفت ازین نوع شیرین نفس — درین شهر سعدی شناسیم و بس

ایک نے کہا اس قسم کا شیریں زبان — اس شہر میں صرف سعدی کو جانتے ہیں اور بس

بر آن صد هزار آفرین کین بگفت — حق تلخ بین تا چه شیرین بگفت

اس پر لاکھ شاباش جس نے یہ کہا — کڑوے سچ کو دیکھ کہ کس قدر میٹھا بیان کیا

حکایت در توبه کردن پادشاهزاده گنجه

مقام گنجہ کے پادشاہزادہ کے توبہ کرنیکے بیان میں

یکی پادشاهزاده در گنجه بود — که نااهل و ناپاک و سرپنجه بود

ایک بادشاہزادہ مقام گنجہ کے رہنے والا تھا — اور وہ نااہل ناپاک اور ظالم تھا

به مسجد درآمد سرایان و مست — می اندر سر و ساتگینی بدست

مسجد میں گاتا ہوا اور مستی سے آیا — شراب پیے ہوئے اور ایک پیالہ ہاتھ میں

به مقصوره در پارسایی مقیم — زبانی دلاویز و قلبی سلیم

ایک حجرہ میں ایک پارسا رہتا تھا — اس کی زبان دل آویز اور قلب سلیم تھا

تنی چند از او گفت بر مجتمع — چو عالم نباشی کم از مستمع

چند آدمی اس کی گفتگو پر جمع تھے — اگر تو عالم نہ ہو تو سننے والے سے کم نہ ہو

چو بعضی بپیچید گرد آن جنون — شدند آن عزیزان خراب اندرون

جب اس شریر نے بیہودگی اختیار کی — تو ان عزیزوں کے دل خراب ہو گئے

چو منکر بود پادشه را قدم — که یارد زد از امر معروف دم

جب بادشاہ کا طریقہ برا ہو — تو امر معروف سے کون دم مار سکے

تحکم کند سیر بر بوی گل — فرو ماند آواز چنگ از دہل

لہسن پھول کی خوشبو پر غالب ہوتا ہے — ڈھول کے سامنے چنگ کی آواز عاجز ہوتی ہے

گرت نہی منکر برآید ز دست — نشاید چو بیدست و پایان نشست

اگر تیرا ہاتھ برے کاموں سے منع کر سکے — تو بے ہاتھ پاؤں والوں کی طرح نہ بیٹھنا چاہیے

وگر دست قوت نداری بگوی — که پاکیزه گردد باندرز خوی

اگر قوت کا ہاتھ نہیں تو کہو — کیونکہ نصیحت سے عادت اچھی ہو جاتی ہے

چو دست و زبان را نماند مجال — بہمت نمایند مردی رجال

جب ہاتھ اور زبان میں طاقت نہیں رہتی — لوگ ہمت سے جوانمردی کرتے ہیں

یکی پیش دانای خلوت نشین — بنالید و بگریست سر بر زمین

ایک شخص ایک عقلمند خلوت نشین کے سامنے — سر زمین پر رکھ کر رویا اور چلایا

که یکباری آخر برین رند مست — دعا کن که ما بی زبانیم و دست

کہ ایک مرتبہ آخر اس مست رند پر — دعا کر کہ ہم بے دست و پا ہیں

دم سوزناک از دل باخبر
زندہ دل کی ایک سوز بھری آہ

قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر
تیز تیغ و تبر سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے

برآورد مرد جہاندیدہ دست
مرد جہاندیدہ نے ہاتھ اٹھائے

چہ گفت ای خداوند بالا و پست
کیا کہا اے بلندی و پستی کے مالک

خوش است این پسر وقتش از روزگار
یہ لڑکا اچھا ہے زمانے سے اس کا وقت

خدایا ہمہ وقت او خوش بدار
اے خدا ہمیشہ خوش رکھ

کسی گفتش ای قدوۂ راستی
کسی نے کہا کہ اے سچائی کے رہبر

بدین بد چرا نیکوئی خواستی
اس بدے کے بیٹے تو نے کیوں نیکی طلب کی

چو بد عہد را نیک خواہی ز دہر
کیا بد عہد کے لیے تو نیک نصیب چاہتا ہے

چہ بد خواستن بر سر خلق شہر
کیا شہر کے لوگوں کے لئے تو برائی چاہتا ہے

چنین گفت بینندۂ تیز ہوش
اس تیز ہوش دیکھنے والے نے کہا

چو سر سخن در نیابی مجوش
جب تو بات کا بھید نہ جانے تو جوش نہ کر

بطامات مجلس بیاراستم
میں نے فکر سے مجلس سجائی ہے

ز داد آفرین توبہ اش خواستم
انصاف پیدا کرنے والے سے میں نے اسکی توبہ چاہی ہے

کہ ہر گہ کہ باز آید از خوی زشت
اس لئے کہ جب وہ بری عادت سے باز آجائے

بعیشی رسد جاودان در بہشت
تو ہمیشہ کے عیش کے لئے وہ بہشت میں پہنچ جائے

چنین پنج روزست عیشش مدام
اور یہ شراب کا عیش صرف پانچ دن کا ہے

بترک اندرش عیش ہائی مدام
اور اس کے ترک کرنے میں ہمیشہ کا عیش ہے

حدیثی کہ مرد سخن ساز گفت	یکی زان میان ملک باز گفت
جو بات کہ اس سخن فہم آدمی نے کہی	ان میں سے ایک نے بادشاہ سے کہدی
ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ	بہارید بر چہرہ سیل دریغ
وجد سے بادل کی طرح اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے	اور افسوس کا سیلاب چہرے پر برسایا
بہ نیران شوق اندرونم بسوخت	حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت
عشق کی آگ سے اس کا اندر جل گیا	اور حیا نے آنکھ اس کے پاؤں کی پشت پر لگادی
بر نیک محضر فرستاد کس	در توبہ کوبان کہ فریاد رس
اس نیک آدمی کے پاس آدمی بھیجا	توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہ فریاد کو پہنچ
قدم رنجہ فرمائی تا سر نہم	سر جہل و ناراستی بر نہم
قدم رنجہ فرما تا کہ میں اپنا سر رکھوں	اور جہالت اور کجی کا بوجھ اپنے سر سے اتاروں
دو رویہ بایستادند بر در سپاہ	سخن پرور آمد در ایوان شاہ
دروازہ کے دونوں طرف فوج کھڑی ہو گئی	اور وہ سخن پرور عابد بادشاہ کے محل میں آیا
شکر دید و عناب و شمع و شراب	دہ از نعمت آباد و مردم خراب
شراب و شمع شکر و عناب دیکھے	گاؤں نعمتوں سے آباد اور آدمی خراب دیکھے
یکی غایب از خود یکی نیم مست	یکی شعر گویان صراحی بدست
ایک نیم مست اور ایک مدہوش	ایک ہاتھ میں شراب کی صراحی اور شعر پڑھتا ہوا
ز سوئی برآوردہ مطرب خروش	ز دیگر سو آواز ساقی کہ نوش
اور ایک طرف مطرب شور مچائے ہوئے	اور ایک طرف ساقی کی آوازیں کہ پیو

حریفان خراب از می لعل رنگ ‏ سر چنگی از خواب در بر چو چنگ

حریف شراب لعل رنگ سے مست ‏ اور چنگ بجانیوالے کا سر نیند سے چنگ کی طرح گود میں

نبود از ندیمان گردن فراز ‏ بجز نرگس آنجا کسی دیده باز

مغرور مصاحبوں میں سے کوئی بھی نہ تھا ‏ سوائے نرگس کے آنکھیں کھولے ہوئے

دف و چنگ با یکدگر ساز گار ‏ بر آورده زیر از میان ناله زار

چنگ اور دف ایک دوسرے سے ملے ہوئے ‏ اور ایک باریک دردناک آواز درمیان نکالے ہوئے

بفرمود و درهم شکستند خرد ‏ مبدل شد آن عیش صافی بدرد

بادشاہ نے حکم دیا اور باجے توڑ دیئے گئے ‏ اور وہ مصفا عیش درد سے مبدل ہوگیا

شکستند چنگ و گسستند رود ‏ بدر کرد گوینده از سر سرود

چنگ توڑ دیئے گئے اور رود بھی توڑ دیئے گئے ‏ اور گانے والے راگ کو سر سے باہر نکال دیا

بمیخانه در سنگ بر دن زدند ‏ کدو را نشاندند و گردن زدند

شرابخانہ میں مٹکوں پر پتھر مارے گئے ‏ صراحی کو بٹھایا اور سر توڑ دیا گیا

روان خمر و چنگ اوفتاده نگون ‏ تو گفتی شد است از بط کشته خون

شراب بہتی ہوئی اور چنگ سرنگوں پڑا ہوا ‏ تو کہے کہ بط کشتہ کا خون ہے

خم آبستن خمر نه ماهه بود ‏ دران فتنه دختر بینداخت زود

مٹکے کو شراب کا نو ماہ کا حمل تھا ‏ اس فتنہ میں لڑکی اپنی شراب جلدی سے گرادی تھی

شکم تا بنافش دریدند مشک ‏ قدح را بر و چشم خونین پر اشک

مشک کو پیٹ سے ناف تک پھاڑ دیا گیا ‏ پیالہ کی خون آلود آنکھیں اس کے لئے پر آب تھیں

بفرمود تا سنگ صحن سرای ‌ ‌ بکندند و کردند نو باز جای
عابد کے حکم سے گھر کے صحن تک کا پتھر ‌ ‌ اکھاڑ دیا گیا اور اس کی جگہ نیا لگا یا گیا

که گلگونهٔ خمر یاقوت فام ‌ ‌ بشستن نمی شد ز روی رخام
کیونکہ شراب یاقوت رنگ کی سرخی ‌ ‌ دھونے سے سنگ مرمر کے پتھر سے نہیں جاتی تھی

عجب نیست بالوعه گر شد خراب ‌ ‌ که خورد اندران روز چندان شراب
تعجب نہیں اگر نابداں خراب ہو جائے ‌ ‌ کیونکہ اس دن اتنی شراب پی گئی تھی

دگر هر که بربط گرفتی بکف ‌ ‌ قفا خوردی از دست مردم چو دف
پھر جو شخص ہاتھ میں بربط پکڑتا ‌ ‌ دف کی طرح آدمیوں کے ہاتھ سے گردنی کھاتا

وگر فاسقی چنگ بردی بدوش ‌ ‌ بمالیدی اورا چو طنبور گوش
اگر کوئی فاسق کندھے پر چنگ اٹھاتا ‌ ‌ تو طنبور کی طرح اس کی گوشمالی کی جاتی

جوانی سر از کبر و پندار مست ‌ ‌ چو پیران بکنج عبادت نشست
وہ جوان جو غرور اور تکبر سے مست تھا ‌ ‌ بوڑھوں کی طرح خلوت گاہ عبادت میں جا بیٹھا

پدر بارها گفته بودش بهول ‌ ‌ که پاکیزه رو باش و شایسته قول
باپ نے کئی دفعہ اس کو جھڑکی دیکر کہا تھا ‌ ‌ کہ نیک چال چلن اور عمدہ گفتار والا بن

جفای پدر برد و زندان و بند ‌ ‌ چنان سودمندش نیامد که پند
باپ کا ظلم اور قید و بند کی سختی جھیلی ‌ ‌ مگر اس کو ایسا فایدہ نہ ہوا جیسا کہ نصیحت عابد سے

گرش سخت گفتی سخن گوی سهل ‌ ‌ که بیرون کن از سر جوانی و جهل
اگر کوئی اس کو سختی و نرمی سے کہتا ‌ ‌ کہ اپنے سر سے جوانی و جہالت کو دور کر

خیال غرورش بران داشتی — کہ درویش را زندہ نگذاشتی

تو اس کا خیال غرور اسے ارادہ کرتا — کہ وہ درویش ناصح کو زندہ نہ چھوڑتا

سپر نفگند شیر غران ز جنگ — نیندیشد از تیغ بران پلنگ

شیر غراں جنگ سے نہیں بھاگتا — لیکن ہاتھ کاٹنے والی تلوار سے ڈرتا ہے

بہ نرمی ز دشمن توان کرد دوست — چو با دوست سختی کنی دشمن اوست

نرمی سے دشمن کو دوست بنایا جا سکتا ہے — اگر دوست سے سختی کریں تو وہ دشمن ہے

چو سندان کسی سخت روئی نکرد — کہ خائیسک تادیب بر سر نخورد

کسی نے سندان کی طرح سخت روئی نہ کی — کہ تادیب کا ہتھوڑا سر پر کھایا

بگفتن درشتی مکن با امیر — چو بینی کہ سختی کند سست گیر

امیر کے ساتھ سخت کلامی نہ کر — جب دیکھے کہ وہ سختی کرتا ہے تو عاجزی کر

باخلاق با ہر کہ بینی بساز — اگر زیردست است و گر سرفراز

اخلاق سے ہر کسی کو اپنا موافق بنا — چاہے کمزور ہے یا زبردست ہے

کہ این گردن از نازکی بر کشد — بگفتار خوش و آن سر اندر کشد

کیونکہ یہ ناز سے گردن اٹھاتا ہے — اور خوشش کرنے والی باتوں سے سر جھکا لیتا ہے

بشیرین زبانی توان برد گوی — کہ پیوستہ تلخی برد تند خوی

شیریں زبانی سے گیند لیجایا جاسکتا ہے — کیونکہ تند خو آدمی ہمیشہ تکلیف اٹھاتا ہے

تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر — ترش روی را گو بہ تلخی بمیر

تو شیریں بیانی سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھ — اور ترش رو سے کہو کہ تلخی سے مر جائے

حکایت طوافِ عسل

ایک شہد فروش کا قصہ

شکر خندۂ انگبین می فروخت	کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت
ایک خوبصورت شہد بیچتا تھا	اور دل اس کی شیرینی سے جلتے تھے
نباتی میان بستہ چون نیشکر	بر و مشتری از مگس بیشتر
گنے کی طرح مٹھاس کمر سے باندھے ہوئے	اور اس کے خریدار مکھیوں سے زیادہ تھے
گر او زہر برداشتی فی المثل	بخوردندی از دست او چون عسل
اگر مثلاً وہ زہر بھی دیتا	تو لوگ اس کے ہاتھ سے شہد کی طرح کھاتے
گرانی نظر کرد در کار او	حسد برد بر روز بازار او
ایک بد خصلت نے اس کے کام کو دیکھا	اور اس کی گرم بازاری پر رشک کیا
دگر روز شد گرد گیتی روان	عسل بر سر و سرکہ بر ابروان
دوسرے روز لوگوں کے گرد دوڑتا ہوا گیا	شہد سر پر اٹھائے اور سرکہ ابروں پر ملا ہوا
بسی گشت فریاد خوان پیش و پس	کہ ننشست بر انگبینش مگس
بہت شور مچاتا ہوا آگے پیچھے گیا	اور اس کے شہد پر ایک مکھی بھی نہ بیٹھی
شبانگہ چو نقدش نیامد بدست	بدل تنگ رویی بکنجی نشست
رات کو جب نقدی اس کے ہاتھ میں نہ آئی	تو اداس چہرہ لئے ہوئے ایک گوشہ میں بیٹھا
چو عاصی ترش کردہ روی از وعید	چو ابروی زندانیان روز عید
گنہگار کی طرح برے وعدوں سے منہ کھٹا کئے ہوئے	اور عید کے دن جیسی قیدیوں کی بھوئیں ہوتی ہیں

زنی گفت بازی کنان شوی را — عسل تلخ باشد ترش روی را

ایک عورت نے مذاق سے شوہر کو کہا — کہ ترش رو کو شہد کڑوا معلوم دیتا ہے

حرامست بر وی نان آنکس چشید — که چون سفره ابرو بهم در کشید

تجھ پر اس شخص کی روٹی چکھنا حرام ہے — جس نے اپنے ابرو دستر خواں کی طرح پیچیدہ ہوئے ہوں

مکن خواجه بر خویشتن کار سخت — که بدخوی باشد نگونسار بخت

اے صاحب اپنے لیے سخت کام نہ کر — کیونکہ بدخو آدمی بہت شرمندہ ہوتا ہے

گرفتم که سیم و زرت چیز نیست — چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

میں فرض کرتا ہوں کہ تیرے پاس سونا چاندی نہیں — پر کیا سعدی کی طرح تیری زبان بھی اچھی نہیں ہے

حکایت در معنی تواضع نیکمردان

نیک آدمیوں کی عاجزی کی حقیقت

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست — گریبان گرفتش یکی رند مست

سنا میں نے کہ ایک عقلمند حق پرست کا — ایک رند مست نے گریبان پکڑ لیا

ازان تیره دل مرد صافی درون — قفا خورد و سر بر نکرد از سکون

اس سیاہ باطن آدمی سے اس صاف باطن نے — گردنی کھائی اور صبر سے سر اونچا نہ کیا

یکی گفتش آخر نه مردی تو نیز — تحمل دریغ است ازین بی تمیز

ایک نے اس سے کہا کیا تو آخر مرد نہیں ہے — اس بے تمیز سے تحمل کرنا افسوس ہے

شنید این سخن مرد پاکیزه خوی — بدو گفت ازین نوع با من مگوی

مرد پاکیزہ خصلت نے جب یہ بات سنی — تو اس سے کہا کہ اس قسم کی بات مجھ سے نہ کہو

در دست نادان گریبان مرد — که با شیر جنگی سگالد نبرد

اگر کوئی نادان مست ایسے آدمی کا گریبان پھاڑے — کہ جو لڑنے والے شیر کے ساتھ لڑ سکتا ہے

ز هشیار عاقل نترسد که دست — زند در گریبان نادان مست

عقلمند ہوشیار کو زیبا نہیں ہے کہ ہاتھ — نادان مست کے گریبان میں ڈالے

هنرور چنین زندگانی کند — جفا بیند و مهربانی کند

عاقل اس طرح زندگی بسر کرتا ہے کہ — ظلم دیکھتا ہے اور مہربانی کرتا ہے

حکایت در معنی عزت نفس مردان

مردوں کے نفس کی عزت کی حقیقت

سگی پای صحرانشینی گزید — بخشمی که زهرش ز دندان چکید

ایک کتا نے ایک صحرانشین کا پاؤں کاٹا — اس غصہ سے کہ اس کا زہر اس کے دانتوں سے ٹپکا

شب از درد بیچاره خوابش نبرد — بخیل اندرش دختری بود خرد

رات کو وہ بیچارہ درد سے نہ سویا — اس کے اہل وعیال میں ایک چھوٹی لڑکی تھی

پدر را جفا کرد و تندی نمود — که آخر ترا نیز دندان نبود

باپ کو برا بھلا کہا اور سختی دکھلائی — کہ آخر کیا تیرے دانت نہ تھے

پس از گریه مرد پراگنده روز — بخندید کای بابک دلفروز

پریشان آدمی نے رونے کے بعد — ہنس کر کہا کہ اے دل خوش کرنیوالی لڑکی

مرا گرچه هم سلطنت بود و بیش — دریغ آمدم کام و دندان خویش

اگرچہ مجھ کو بھی ہرچند زیادہ غصہ تھا — مجھکو اپنے تالو اور دانتوں کا افسوس ہوا

محال ست گر تیغ بر سر خورم
کہ دندان بپائی سگ اندر برم
نا ممکن ہے اگر سر پر تلوار بھی کھاؤں
کہ اپنے دانتوں سے کتوں کے پاؤں کاٹوں

توان کرد با ناکسان بدرگی
ولیکن نیاید ز مردم سگی
نالائقوں سے برائی کی جا سکتی ہے
لیکن آدمی کو کتا بننا نہیں آتا

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرمان

ایک نیک مالک اور نافرمان غلام کی حکایت

بزرگی ہنرمند آفاق بود
غلامش نکوہیدہ اخلاق بود
ایک بزرگ زمانہ کا ہنرمند تھا
اور اس کا غلام بدخصلت تھا

ازین خفرقی موی بالیدۂ
بدی سرکہ در روی مالیدۂ
بدصورتی سے بال بڑھائے ہوئے
چہرے پر سرکہ ملے ہوئے جیسے ترشرو تھا

چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر
گرو بردہ از زشت رویان شہر
بڑے سانپ کی طرح اس کے دانت زہر سے بھرے ہوئے
اور شہر کے تمام بدصورتوں پر سبقت رکھتا تھا

مدامش بروی آب چشم سبل
دمیدی بوی پیاز از بغل
ہر آشوب آنکھ کا پانی ہمیشہ اس کے چہرہ پر بہتا
اور اس کے بدن سے پیاز کی بو آتی تھی

گرہ وقت پختن بر ابرو زدی
چو پختند با خواجہ زانو زدی
کھانا پکانے کے وقت منہ بناتا تھا
اور پک چکنے کے مالک کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا تھا

دمادم بنان خوردنش ہمنفس
وگر مردی آبی ندادی بکس
اور ہر لقمہ کھانے کے وقت اس کے ساتھ تھا
اور کاہل ایسا کہ مرنا قبول کرتا لیکن کسی کو پانی نہ دیتا

بگفت اندرو کار کردی نہ چوب	شب و روز ازو خانہ در کند و کوب
نہ کہنے سے کام کرتا اور نہ مارنے سے	رات دن اس کی وجہ سے گھر میں لڑائی رہتی تھی
گہی خار و خس در رہ انداختی	گہی ماکیان در چہ انداختی
کبھی راستہ میں کانٹا کوڑا ڈال دیتا	کبھی مرغیاں کنوئیں میں پھینک دیتا
ز سیماش وحشت فراز آمدی	نرفتی بکاری کہ باز آمدی
اس کی پیشانی سے وحشت ظاہر ہوتی تھی	اگر کسی کام کے لئے جاتا تو پھر نہ آتا
کسی گفت ازین بندۂ بدخصال	چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال
کسی نے اس بدخصلت غلام کو کہا	تو کیا چاہتا ہے ادب یا ہنر یا خوبصورتی
نیرزد وجودی بدین ناخوشی	کہ جورش پسندی و بارش کشی
ایسی ناخوشی ایسے وجود کیساتھ زیبا نہیں	کہ اس کا ظلم پسند کرے اور بوجھ اٹھائے
منت بندۂ خوب نیکو سیر	بدست آرم این را بہ نخاس بر
میں تجھ کو ایک نیک خصلت غلام	خرید دیتا ہوں اس کو فروخت کے لئے بازار لیجا
وگر یک پشیز آورد سر مپیچ	گرانست اگر راست خواہی بہیچ
اگر ایک پیسہ پر بھی بکے تو سر نہ پھیر	اگر سچ پوچھے تو یہ مفت بھی گراں ہے
شنید این سخن مرد نیکو نہاد	بخندید کای یار فرخ نژاد
نیک خصلت انسان نے یہ بات سنی	ہنسا کہ اے دوست مبارک فطرت والے
بدست این پسر طبع و خویش ولیک	مرا زو طبیعت شود خوب و نیک
اس لڑکے کی طبیعت اور عادت بری ہے لیکن	میری طبیعت اس سے نیک خصلت بن رہی ہے

چو زد کرده باشم تحمل بسی	توانم جفا بردن از هر کسی
اگر میں اس کی باتوں کو برداشت کرتا رہونگا	تو ہر شخص کے ظلم اٹھانے کے قابل ہونگا
مروت ندانم که بفروشمش	به دیگر کسی عیب برگویمش
میں مروت نہیں سمجھتا کہ اس کو فروخت کروں	اور اس کے عیوب کسی دوسرے سے کہوں
چو من در بلایش تحمل کنم	بسی به بود گر تحول کنم
اگر میں اس کی سختی میں تحمل کروں	تو اس سے بہتر ہے کہ اس کو کسی دوسرے کے حوالہ کروں
چو خود را پسندی کسی را پسند	تو در زحمتی دیگری را مپسند
جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کر	تو دوسرے کو عذاب میں مبتلا نہ کر
تحمل چو زهرت نماید نخست	ولی شهد گردد چو در طبع رست
تحمل پہلے پہل زہر معلوم ہوتا ہے	لیکن جب طبع میں سماتا ہے تو شہد ہو جاتا ہے

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

حضرت معروف کرخی (رحمۃ اللہ علیہ) اور ایک بیمار مسافر کا قصہ

کسی راه معروف کرخی بجست	که بنهاد معروفی از سر نخست
کسی شخص نے حضرت معروف کرخی کی راہ تلاش کی	یہاں تک کہ پہلے سر سے خودی نکالدی
شنیدم که مهمانش آمد یکی	ز بیماریش تا به مرگ اندکی
سنا ہے کہ ایک ان کے ہاں ایک مہمان آیا	اور وہ بیماری کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا
سرش موی و رویش صفا ریخته	به مویی جان در تن آویخته
درویش کے بالوں نے اس کے سر اور چہرہ کی صفائی کو چھوڑ دیا	اور اس کی جان ایک بال میں لٹکی ہوئی تھی

شب آنجا بیفگند و بالش نهاد ۔ روان دست در بانگ نالش نهاد

رات کو اس جگہ رکھا اور تکیہ دیا ۔ اور اس کے ہاتھ فریاد و نالہ کر رہے تھے

نه خوابش گرفتی به شب یکنفس ۔ نه از دست فریاد او خواب کس

رات کو ذرا سا دم بھی اس کو نیند نہ آئی ۔ اور نہ اس کی فریاد سے کوئی دوسرا سویا

نهادی پریشان و طبعی درشت ۔ نمی مرد و خلقی بحجت بکشت

ایک پریشان فطرت اور سخت طبیعت تھی ۔ جو خود تو مرتی نہ تھی لیکن لوگوں کو تکرار سے مار ڈالا تھا

ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز ۔ گرفتند از و خلق راه گریز

اس کی فریاد رونے سونے اٹھنے کی وجہ سے ۔ لوگوں نے اس سے بھاگنے کا راستہ اختیار کیا

ز دیار مردم دران بقعه کس ۔ همان ناتوان ماند و معروف و بس

رہنے والے آدمیوں میں سے اس مکان میں ۔ وہ بیمار اور صرف حضرت کرخی رہ گئے

شنیدم که شبها ز خدمت نخفت ۔ چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت

سنا میں نے کہ اس کی خدمت کی وجہ سے راتوں کو نہ سو ۔ مردوں کی طرح کمر باندھی جو کچھ اس نے کہا کیا

شبی بر سرش لشکر آورد خواب ۔ که چند آورد مرد ناخفته تاب

ایک رات نیند نے ان پر غلبہ کیا ۔ مرد کب تک نہ سونے کی تاب لا سکتا ہے

بیکدم که چشمانش خفتن گرفت ۔ مسافر پراگنده گفتن گرفت

جونہی کہ ان کی آنکھیں سونے لگیں ۔ مسافر بیمار نے پریشان باتیں شروع کر دیا

که لعنت برین نسل ناپاک باد ۔ که نامند و ناموس و زرق اند و باد

اس نسل ناپاک پر لعنت ہو ۔ کہ جو نام اور عزت والے غرور اور مکر کرنے والے ہیں

بلند اعتقادان پاکیزہ پوش فریبندہ پارسائی فروش

اچھے لباس والے اور بلند اعتقاد — فریب دینے والے اور نیکی بیچنے والے

چہ دانذلت انبانی زخواب مست کہ بیچارہ دیدہ برہم نہ بست

بہت کھانیوالے اور خواب سے بدمست کیا جانیں — کہ کسی بیچارہ نے آنکھ بند نہیں کی

سخن ہائی منکر بمعروف گفت کہ یکدم چرا غافل از وی بخفت

حضرت معروف کرخی کو برا بھلا کہا — کہ کیوں بے غفلت کر کے دم بھر سوئے

فرو خورد شیخ این حدیث از کرم شنیدند پوشیدگان حرم

شیخ نے یہ بات مہربانی سے برداشت کی — اور محل کی پردہ نشین عورتوں نے سنی

یکی گفت معروف را در نہفت ندیدی کہ درویش نالان چہ گفت

ایک نے حضرت معروف کو علیحدگی میں کہا — تو نے نہیں سنا کہ درویش رونے والے نے کیا کہا

برو زین سپس گو سر خویش گیر تعنت بر جائی دیگر بمیر

اس کے پاس جا اور کہو کہ اپنی راہ لے — رنج سے جائے اور دوسری جگہ پر مرے

نکوئی و رحمت بجائی خود است ولی با بدان نیکمردی بد است

نیکی و مہربانی اپنی جگہ پر ہے — لیکن بروں کے ساتھ نیکی کرنی بری ہے

سر سفلہ را گرد بالش منہ سر مردم آزار بر سنگ بہ

کمینہ کے سر کے نیچے تکیہ نہ رکھ — لوگوں کو ستانیوالے کا سر پتھر پر بہتر ہے

مکن با بدان نیکی ای نیکبخت کہ در شورہ ناداں نشاند درخت

اے نیک بخت بروں کے ساتھ نیکی نہ کر — کیونکہ شور زمین میں بیوقوف درخت لگاتا ہے

نگویم مراعات مردم مکن
میں نہیں کہتی کہ لوگوں سے مہربانی نہ کر

کرم پیش نامردمان گم مکن
لیکن نالائقوں کے ساتھ نیکی ضائع نہ کر

به اخلاق نرمی مکن با درشت
خوش خلقی سے سخت آدمی کیسا نرمی نہ کر

که سگ را نمالند چون گربه پشت
کیونکہ کتے کی پیٹھ بلی کی طرح نہیں ملتے

گر انصاف خواهی سگ حق شناس
اگر انصاف کی بات پوچھتا ہے تو حق شناس کتا

به سیرت به از مردم ناسپاس
سیرت میں ناشکرے آدمی سے بہتر ہوتا ہے

به برف آب رحمت مکن بر خسیس
کمینہ آدمی پر ٹھنڈے پانی سے مہربانی نہ کر

چو کردی مکافات بر یخ نویس
جو تو نے کی تو اس اجر برف پر لکھ یعنی ضائع سمجھ

ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس
میں نے ایسا ٹیڑھا آدمی کبھی نہیں دیکھا

مکن هیچ رحمت برین هیچ کس
اس نالائق پر کبھی کوئی مہربانی نہ کر

بخندید و گفت ای دلارام گفت
حضرت معروف کرخی ہنسے اور کہا اے دلا آرام

پریشان مشو زین پریشان که گفت
اس بات پر پریشان نہ ہو کہ اس نے بری باتیں کہیں

گر از ناخوشی کرد بر من خروش
اگر اس نے مجھ پر رنج کی وجہ سے شور کیا

مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش
تو میرے کانوں کو اس کی بری باتیں بھلی معلوم ہوئیں

جفای چنین کس بباید شنود
ایسے آدمی کا ظلم سننا چاہیے

که نتواند از بیقراری غنود
جو بیقراری کی وجہ سے اونگھ نہیں سکتا

چو خود را قوی حال بینی و خوش
جب تو اپنے آپ کو مضبوط اور خوش دیکھے

به شکرانه بار ضعیفان بکش
تو شکرانہ کے ساتھ کمزوروں کا بوجھ برداشت کر

اگر خود همین صورتی چون طلسم — بمیری و اسمت بماند چو جسم

اگر خود تو اسی صورت طلسم کی طرح ہے — تو مرجائے اور تیرا نام جسم کی طرح رہے

دگر پروراندی درخت کرم — بری نیکنامی خوری لاجرم

اگر تو مہربانی کے درخت کا پرورش کرنیوالا ہے — تو نیک نامی کا پھل ضرور کھائیگا

نه بینی که در کرخ تربت بسیست — بجز گور معروف معروف نیست

تو نہیں دیکھتا کہ کرخ شہر میں بہت سی قبریں ہیں — لیکن سوائے معروف کرخی کی قبر کے کوئی مشہور قبر نہیں

بدولت کسانی سرافراختند — که تاج تکبر بینداختند

دولت سے ان لوگوں نے سربلند کیا — جنھوں نے تکبر کے تاج کو سر سے پھینک دیا

تکبر کند مرد حشمت پرست — نداند که حشمت بحلم اندرست

عزت پرست آدمی تکبر کرتا ہے — نہیں جانتا کہ عزت بردباری میں ہے

حکایت در معنی سفاهت نااهلان و تحمل نیکمردان

نااہل لوگوں کے کمینہ پن اور نیک لوگوں کے تحمل کے بیان میں

طمع برد شوخی بصاحبدلی — نبود آن زمان در میان حاصلی

ایک شریر ایک صاحبدل کے پاس طمع لیگیا یعنے کچھ مانگا — اس وقت اس کے پاس کچھ موجود نہ تھا

کمربند و دستش تهی بود و پاک — که زر برفشاندی برویش چو خاک

اس کا کمربند اور ہاتھ خالی و صاف تھا — کہ مٹی کی طرح اس کے منہ پر روپیہ جھاڑتا

برون تاخت خواهنده خیره روی — نکوهیدن آغاز کردش بکوی

بےحیا مانگنے والا باہر چلا گیا — اور گلی میں اس کو گالیاں دینی شروع کر

که زنهار ازین گژدمان خموش | پلنگان درنده صوف پوش

کہ ان خاموش بچھوؤں سے اللہ پناہ دے | یہ گدڑی پوش پھاڑنے والے شیر ہیں

که چون گربه زانو بدل برنهند | وگر صید افتد چو سگ در جهند

بلی کی طرح گھاٹ میں بیٹھے ہیں | اگر کوئی شکار گرے تو کتے کی طرح کودتے ہیں

سوی مسجد آورده دکان شید | که در خانه کمتر توان یافت صید

مسجد کی طرف مکر کی دکان لائے ہوئے | کیونکہ گھر میں شکار کم پا سکتے ہیں

ره کاروان شیرمردان زنند | ولی جامه مردان اینان کنند

شیر مرد ہیں جو قافلے کی راہ لوٹتے ہیں | لیکن یہ آدمیوں کے کپڑے پھاڑتے ہیں

سپید و سیاه پاره بردوخته | بسالوس پنهان زر اندوخته

سفید اور سیاہ ٹکڑے سیئے ہوئے ہیں | مکر اور پوشیدگی سے روپیہ جمع کئے ہوئے ہیں

زهی جو فروشان گندم نمای | جهان گرد شبکوک خرمن گدای

کیا خوب گندم دکھانے والے اور جو فروخت کرنے والے | جہان کے گھومنے والے رات کے مانگنے کم ہمت فقیر ہیں

مبین در عبادت که پیراند وسست | که در رقص و حالت جوانند و چست

نہ دیکھ کہ عبادت کرنے میں بوڑھے اور سست ہیں | کیونکہ وجد اور ناچ کی حالت میں جوان اور چست ہیں

عصای کلیم اند بسیار خوار | پس آنگه نمایند خود را نزار

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح بہت کھانے والے ہیں | پھر اس وقت اپنے آپ کو دبلا بتلاتے ہیں

نه پرهیزگار و نه دانشوراند | همین بس که دنیا بدین میخرند

نہ پرہیزگار ہیں اور نہ عقلمند ہیں | یہی کافی ہے کہ دنیا کو دین کے عوض خریدتے ہیں

عبادی بلالانہ در تن کنند ۔ بہ خلّ حبش جامۂ زن کنند

حضرت بلال رضؓ کی طرح عبا پہنتے ہیں ۔ اور حبش کے خراج سے عورت کے کپڑے بناتے ہیں

نہ سنت ببینی در ایشان اثر ۔ مگر خواب پیشین و نان سحر

سنت کا ایک اثر تو ان میں نہ دیکھیگا ۔ مگر دوپہر کے وقت سونا اور صبح کے وقت کھانا

شکم تا سر آگندہ از لقمہ تنگ ۔ چو زنبیل دریوزہ ہفتاد رنگ

تنگ لقموں سے پیٹ منہ تک بھرا ہوا ۔ بھیک مانگنے کی جھولی کی طرح ستر رنگ

نخواہم درین نوع ازین بیش گفت ۔ کہ شنعت بود سیرت خویش گفت

اس بارہ میں میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا ۔ کیونکہ اپنی تعریف کرنا برائی ہوتی ہے

فرو گفت ازین شیوہ نادیدہ گوی ۔ نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوی

اس مشد ریر نے اس قسم کی بہت باتیں کہیں ۔ عیب تلاش کرنے والی آنکھ ہنر نہیں دیکھتی

یکی کرد بی آبروئی بسی ۔ چہ غم دارد از آبروئی کسی

ایک شخص جس نے اپنی بہت بے عزتی کی ہوئی ہو ۔ وہ کسی کی آبرو کا کیا غم رکھتا ہے

مریدی بشیخ این سخن نقل کرد ۔ اگر راست پرسی نہ از عقل کرد

ایک مرید نے پیر سے یہ بات کہی ۔ اگر تو سچ پوچھے تو اس نے اچھا نہ کیا

بدی در قفا عیب من کرد و خفت ۔ بتر زو قرینی کہ آورد و گفت

ایک بد نے میری غیر حاضری میں برائی کی اور چلا گیا ۔ اس سے بدتر وہ ہے جو اپنے ساتھ لایا اور کہا

یکی تیری افگند و در رہ فتاد ۔ وجودم نیازرد و رنجم نداد

ایک شخص نے تیر پھینکا اور وہ راستہ میں گر پڑا ۔ اس نے میرے بدن کو نہ ستایا اور نہ دکھ دیا

تو برداشتی آمدی سوی من
تونے وہ اٹھایا اور میری طرف آیا

همین در سپوزی به پهلوی من
اور اس کو میرے پہلو میں چبھو دیا

بخندید صاحبدل نیک خوی
صاحب دل نیک خصلت والا ہنسا

که سهل است ازین بیشتر گو بگوی
کہ اس سے زیادہ کہنا بھی آسان ہے کہہ کہ کہہ

هنوز آنچه گفت از بدم اندکیست
اب تک جو اس نے میری برائی کی ہے کم ہے

از آنها که من دانم از صد یکیست
اور وہ جو میں جانتا ہوں ان میں سے ایک ہے

ز روی گمان بر من اینها که بست
اس نے شبہ کے طور پر جو کچھ میری نسبت کہا

من از خود یقین می شناسم که هست
میں یقین سے جانتا ہوں کہ ہے

وی امسال پیوست با ما وصال
وہ تو اس سال مجھ سے ملا

کجا داندم عیب هفتاد سال
میرے ستر سال کے عیب کہاں جانے

به از من کس اندر جهان عیب من
میرے عیب جہان میں مجھ سے بہتر

نداند بجز عالم الغیب من
سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا

ندیدم چنین نیک پندار کس ..... که
میں نے اس طرح کا نیک یقین آدمی کوئی نہیں دیکھا کہ

پنداشت عیب من اینست و بس
جس نے میرے عیبوں کو صرف اتنا ہی سمجھا ہو

بمحشر گواه گناهم گر اوست
اگر قیامت کے دن وہ میرے گناہوں کا گواہ ہے

ز دوزخ نترسم که حالم نکوست
تو میں دوزخ سے نہیں ڈرتا کیونکہ میرا حال اچھا ہے

گرم عیب گوید بداندیش من
اگر میرا دشمن میرا عیب بیان کرتا ہے

بیا گو ببر نسخه از پیش من
تو اس کو کہو کہ اور مجھ سے میرے گناہوں کی کتاب لے جا

کسان مرد راہِ خدا بودہ اند	کہ برجاس تیرِ بلا بودہ اند
وہ لوگ خدا کے مرد ہوئے ہیں	جو تیرِ بلا کا نشانہ بنے ہوئے ہیں
زبان بانش تا پوستینت درند	کہ صاحبدلان بارِ شوخان برند
چپ رہ تاکہ لوگ تیرے عیب بیان کریں	کیونکہ صاحب دل شریروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں
گر از خاک مردم سبوئی کنند	بسنگش ملامت کنان بشکنند
اگر آدمی کی خاک سے گھڑا بنائیں	تو اس کو ملامت کرنے والے پتھر سے توڑ دیں

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاہان

درویشوں کی گستاخی اور بادشاہوں کی بردباری کے بیان میں ذکر

ملک صالح از پادشاہانِ شام	برون آمدی صبحدم با غلام
بادشاہانِ شام میں سے ملک صالح نام بادشاہ	صبح کے وقت غلام کیساتھ باہر آیا
بگشتی در اطراف بازار و کوی	برسم عرب نیمہ بربستہ روی
بازار اور ہر گلیوں کی طرف پھرا	رسم عرب کے مطابق آدھا منہ بند کئے ہوئے
کہ صاحب نظر بود و درویش دوست	ہر آنکہ این دو دارد ملک صالح اوست
کیونکہ وہ صاحب نظر اور فقیر دوست تھا	جو شخص ان دو خصلتوں کا مالک ہو صالح بادشاہ وہی ہے
دو درویش در مسجدی خفتہ یافت	پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت
ایک مسجد میں دو درویشوں کو سویا ہوا پایا	پریشان حال اور پراگندہ دل دیکھا
شب سردشان دیدہ نابردہ خواب	چو حربا تأمل کنان آفتاب
رات کے جاڑے کی وجہ سے ان کو نیند نہ آئی تھی	اور وہ گرگٹ کی طرح آفتاب کو دیکھ رہے تھے

یکی زان دو میگفت با دیگری | کہ ہم روز محشر بود داوری

ایک نے ان دونوں میں دوسرے کو کہا | کہ قیامت کے دن بھی کوئی حاکم ہوگا

گر این پادشاہان گردن فراز | کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز

اگر یہ گردن بلند کرنے والے (مغرور) بادشاہ | جو کہ کھیل عیش مقصد اور ناز میں ہیں

در آیند با عاجزان در بہشت | من از گور سر برنگیرم ز خشت

غریبوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگئے | تو میں قبر کی اینٹ سے سر نہ اٹھاؤنگا

بہشت برین ملک و ماوای ماست | کہ بند غم امروز بر پای ماست

بہشت بریں ہمارا ملک اور ہمارے رہنے کی جگہ ہے | کیونکہ غموں کی زنجیر آج ہمارے پاؤں میں ہے

ہمہ عمر ازینان چہ دیدی خوشی | کہ در آخرت نیز زحمت کشی

تمام عمر تو نے ان سے کیا خوشی دیکھی | کہ قیامت کے دن بھی ان کی زحمت اٹھائے

اگر صالح آنجا بدیوار باغ | در آید بکفشش بدرم دماغ

اگر صالح نام بادشاہ باغ کی دیوار میں | آئے تو جوتی سے اس کی کھوپری پھوڑ دوں

چو مرد این سخن گفت و صالح شنید | دگر بودن آنجا مصالح ندید

جب مرد نے یہ بات کہی اور صالح نے سنی | تو پھر اس جگہ رہنا مصلحت نہ سمجھا

دمی رفت تا چشمۂ آفتاب | ز چشم خلایق فروشست خواب

اس وقت صالح گیا یہانتک کہ آفتاب کے چشمہ نے | لوگوں کی آنکھوں سے نیند کو دھو دیا

روان ہر دو کس را فرستاد و خواند | بہیبت نشست و بحرمت نشاند

دو آدمیوں کو بھیجکر ان کو بلایا | رعب کیساتھ بیٹھا اور عزت کیساتھ بٹھایا

برایشان ببارید باران جود　　فرو شستشان گرد ذل از وجود

اور ان پر سخاوت کی بارش کی　　اور ذلت کی خاک ان کے بدن سے دھو ڈالی

پس از رنج سرما و باران سیل　　نشستند با نامداران خیل

سردی بارش اور سیلاب کی تکلیف اٹھانے کے بعد　　نامور لوگوں کے ساتھ بیٹھے

گدایان بیجامہ شب کردہ روز　　معطر کنان جامہ بر عود سوز

فقیر بلا کپڑا رات کو دن کئے ہوئے　　عود اور سوز سے کپڑوں کو خوشبودار کئے ہوئے

یکی گفت از اینان ملک را نہان　　کہ ای حلقہ در گوش حکمت جہان

ایک نے ان میں سے پوشیدہ طور پر بادشاہ کو کہا　　کہ اے تیرے حکم کا فرمانبردار جہان

پسندیدگان در بزرگی رسند　　ز ما بندگانت چہ آمد پسند

پسندیدہ لوگ مرتبہ کو پہنچتے ہیں　　ہم غلاموں سے تجھے کیا پسند آیا ہے

شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت　　بخندید در روی درویش و گفت

بادشاہ خوشی سے پھول کی طرح شگفتہ ہوا　　فقیر کے سامنے ہنسا اور کہا

من آنکس نیم کز غرور حشم　　ز بیچارگان روی در ہم کشم

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ لشکر کے غرور سے　　غریبوں سے منہ پھیرے رکھوں

تو ہم با من از سر بنہ خوی زشت　　کہ ناسازگاری کنی در بہشت

تو بھی میرے ساتھ برا سلوک کر　　تاکہ بہشت میں مجھ سے ناموافق رہے

من امروز کردم در صلح باز　　تو فردا مکن در برویم فراز

میں نے آج صلح کا دروازہ کھولدیا ہے　　تو کل قیامت کو میرے لئے دروازہ بند نہ کر

چنین راه اگر مقبلی پیش گیر — شرف بایدت دست درویش گیر

اگر تو مقبول ہے تو ایسی راہ اختیار کر — اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو فقیر کا ہاتھ پکڑ

بر از شاخ طوبی کسی بر نداشت — که امروز تخم ارادت نکاشت

شاخ طوبیٰ سے اس شخص نے پھل نہ اٹھایا — کہ آج کے دن جس نے اعتقاد کا بیج نہ بویا

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان برد گوی

اگر تو اعتقاد نہیں رکھتا تو سعادت نہ ڈھونڈ — خدمت کی چوگان سے گیند لیجایا جا سکتا ہے

ترا کی بود چون چراغ التهاب — که از خود پری همچو قندیل از آب

تجھے چراغ کی طرح کس طرح روشنی حاصل ہو — جب تو خود غرور سے بھرا ہے جیسے قندیل پانی سے

وجودی دهد روشنائی بجمع — که سوزیش در سینه باشد چو شمع

وہی وجود مجلس کو روشنی دیتا ہے — جو سینہ میں شمع کی طرح سوز رکھتا ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

مغرور لوگوں کی بدنصیبی کے بیان میں

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سری مست داشت

ایک شخص نجوم میں کچھ مہارت رکھتا تھا — لیکن تکبر کی طرح سرمست رکھتا تھا

سوی کوشیار آمد از راه دور — دلی پر ارادت سری پر غرور

کوشیار نجومی کے پاس بہت دور سے آیا — دل اعتقاد سے بھرا ہوا لیکن سر غرور سے پُر

خردمند ازو دیده در دوختی — یکی حرف خدمت نیاموختی

عقلمند نے اس سے چشم پوشی کی — اور خدمت کے متعلق ایک حرف نہ سکھلایا

چو بی بهره عزم سفر کرد باز | بدو گفت دانای گردن فراز

جب بے نصیب نے پھر سفر کا ارادہ کیا | اس سے بلند گردن والے دانا نے کہا

تو خود را گمان برده پر خرد | انائی که پر شد دگر چون برد

تو اپنے آپ پر عقلمندی کا گمان کرتا ہے | جو برتن پہلے بھرا ہو پھر کس طرح بھرا جائے

ز دعوی تهی آئی تا پر شوی | تو از خود پری زان تهی می روی

اگر دعویٰ سے خالی آتا تو بھر جاتا | تو خودی سے بھرا ہے اس لئے خالی جاتا ہے

ز هستی در آفاق سعدی صفت | تهی گرد و باز آی پر معرفت

جہان میں سعدی کی طرح خودی سے | خالی ہو تاکہ معرفت سے بھرا جائے

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آن

تسلیم کو حقیقت اور اس کی حق شناسی

بخشم از ملک بنده سر بتافت | بفرمود جستن کسش در نیافت

ایک غلام نے غصہ کی وجہ سے بادشاہ سے سر پھیرا | بادشاہ نے اسکو ڈھونڈنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے نہ پایا

چو باز آمد از راه خشم و ستیز | بشمشیر زن گفت خونش بریز

جب واپس آیا تو بادشاہ نے غصہ اور لڑائی کی راہ سے | جلاد کو اس کا خون بہانے کا حکم دیا

بخون تشنه جلاد نامهربان | برون کرده چون تشنه دشنه زبان

خون کے پیاسے جلاد نامہربان نے | پیاسے کی طرح خنجر باہر نکالی

شنیدم که گفت از دل تنگ ریش | خدایا بحل کردمش خون خویش

میں نے سنا کہ اس زخمی دل غلام نے کہا | اے خدا میں نے اپنا خون اس کو معاف کیا

که پیوسته در نعمت و ناز و تام	در اقبال او بوده ام دوستکام
کیونکہ ہمیشہ ناز و نعمت اور تمام میں	اس کے اقبال میں خوش و خرم رہا ہوں
مبادا که فردا بخون منش	بگیرند و خرم شود دشمنش
ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن میں خون کے عوض میں	اس کو پکڑیں اور اس کے دشمن خوش ہوں
ملک را چو گفت وی آمد بگوش	دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بادشاہ کے کان میں جب اس کی یہ بات پہنچی	پھر اس کے غصہ کی دیگ میں جوش نہ آیا
بسی بر سرش داد و بر دیده بوس	خداوند رایت شد و طبل و کوس
اس کے سر اور آنکھوں پر کو بہت بوسے دیئے	اور وہ غلام صاحب نشان و طبل اور نقارہ کا ہوا
برفق از چنان سهمگین جایگاه	رسانید دهرش بدان پایگاه
نرمی کی وجہ سے ایسی خوفناک جگہ سے	زمانے نے اس کو اس مرتبہ تک پہنچا دیا
غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم	چو آبست بر آتش مرد گرم
غرض اس بات سے یہ ہے کہ نرم کلامی	غصہ کے بھرے ہوئے مرد کی آگ پر پانی کی طرح ہے
نه بینی که در معرض تیغ و تیر	بپوشند خفتان صد تو حریر
تو نہیں دیکھتا کہ تیغ و تیر کے میدان میں	ایک سو تہ کے حریر کا جلتہ پہنتے ہیں
تواضع کن ای دوست با خصم تند	که نرمی کند تیغ برنده کند
اے دوست تیز دشمن کے ساتھ عاجزی کر	کیونکہ نرمی کاٹنے والی تلوار کو کند کر دیتی ہے

حکایت در عجز و نیازمندی صالحان

نیک لوگوں کی عاجزی اور خاکساری کے بیان میں

ز ویرانۂ عارفِ ژندہ پوش

ایک گدڑی پوش فقیر کے ویرانہ سے

یکی رانباح سگ آمد بگوش

ایک آدمی کو کتے کی آواز آئی

بدل گفت کوی سگ اینجا چراست

دل میں کہا کہ کتا یہاں کیوں ہے

درآمد کہ درویش صالح کجاست

اندر آیا تاکہ دیکھے کہ نیک فقیر کہاں ہے

نشان سگ از پیش از پس ندید

آگے پیچھے کتے کا نشان تک نہ دیکھا

بجز عارف آنجا دگر کس ندید

اور سوائے عارف کے اور کسی کو نہ پایا

خجل باز گردیدن آغاز کرد

شرمندگی سے واپس جانے لگا

کہ شرم آمدش بحث آن راز کرد

کیونکہ اس کو اس راز کی بحث سے شرم آئی

شنید از درون عابد آواز پای

فقیر نے اندر سے اس کے پاؤں کی آواز سنی

ہلا گفت بر در چہ پائی درای

کہا خبردار دروازہ پر کیوں کھڑا ہے اندر آ

نپنداری ای دیدۂ روشنم

اے میرے روشن آنکھ تو نہیں جانتا

کز ایدر سگ آواز کرد این منم

جو یہاں کتے نے آواز کی وہ میں ہی ہوں

چو دیدم کہ بیچارگی می خرد

جب میں نے دیکھا کہ خدا عاجزی خریدتا ہے

نہادم ز سر کبر و رای و خرد

تو میں نے سر سے عقل اور غرور کو نکال دیا

چو سگ بر درش بانگ کردم بسی

اس کے دروازہ پر کتا کی طرح بہت آواز کی

کہ مسکین تر از سگ ندیدم کسی

کیونکہ میں نے کتا سے زیادہ مسکین کوئی نہیں دیکھا

چو خواہی کہ در قدر والا رسی

اگر تو چاہتا ہے کہ بلند مرتبہ پر پہنچے

ز شیب تواضع بہ بالا رسی

تو عاجزی کی پستی سے بلندی پر پہنچیگا

درین حضرت آنان گرفتند صدر — کہ خود را فروتر نہادند قدر
اس دربار میں انہوں نے عزت کی جگہ لی — جنہوں نے اپنے مرتبہ کو بہت نیچے رکھا

چو سیل اندر آمد بہول و نہیب — فتاد از بلندی بسر در نشیب
جب سیلاب زور شور میں آیا — تو بلندی سے سر کے بل زمین پر گر پڑا

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد — نگر کافتابش بعیوق برد
جب شبنم مسکین اور عاجز ہو کر گر پڑی — دیکھ آفتاب اس کو بلندی پر لے گیا

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

حاتم اصم اور عاجزی میں اس کی سیرت کا بیان

گروہی بر آنند از اہل سخن — کہ حاتم اصم بود باور مکن
مورخین کا ایک گروہ اس پر متفق ہے — کہ حاتم بہرے تھے اس کو باور نہ کر

بر آمد طنین مگس بامداد — کہ در چنبر عنکبوتی فتاد
صبح کے وقت مکھی کی آواز آئی — کہ وہ مکڑی کے جالے میں گر پڑی

ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود — مگس قند پنداشتش قید بود
اس کی کمزوری اور خاموشی مکر تھی — مکھی نے اس کو قند سمجھا اور قید ہو گئی

نگہ کرد شیخ از سر اعتبار — کہ ای پائی بند طمع پائی دار
شیخ نے عبرت کی نظر سے دیکھا — اے طمع کے قیدی ٹھیر جا

نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند — کہ در گوشہا دام بازست و بند
ہر جگہ شکر شہد اور قند نہیں ہوتی — بلکہ کونوں میں جال اور قید موجود ہے

یکی گفت ازان حلقۂ اہل رای	عجب دارم ای مردی راہ خدای
عقلمندوں کے حلقہ میں سے ایک نے کہا	اے راہ خدا کے مرد مجھے تعجب ہے
کسی را تو چون فہم کردی خروش	کہ ما را بہ دشواری آمد بگوش
کسی کا شور تو نے کس طرح سن لیا	کہ جو ہمارے کانوں میں مشکل سے آیا
تو آگاہ کردی بہ بانگ مگس	نشاید اصم خواندنت زین سپس
تو جو مکھی پر کی آواز سے خبردار ہو گیا ہے	اس کے بعد تم کو عالم بہرا نہیں کہنا چاہیئے
تبسم کنان گفتش ای تیز ہوش	اصم بہ کہ گفتار باطل نیوش
مسکراتے ہوئے کہا کہ اے تیز ہوش	بہرا ہونا بہتر ہے بہ نسبت اس کے جو بیہودہ باتوں کو سنے
کسانیکہ با من بخلوت درند	مرا عیب پوش و ہنر گسترند
وہ لوگ جو میرے ساتھ خلوت میں ہیں	میرے عیب پوشیدہ رکھنے والے اور ہنر ظاہر کرنے والے
چو پوشیدہ دارند اخلاق دون	کند ہستیم زیر بخت زبون
جب میرے برے اخلاق کو چھپاتے ہیں	تو مجھ کو خودی غرور و تکبر خراب کرتا ہے
فرا می نمایم کہ می نشنوم	مگر کز تکلف مبرا شوم
میں ظاہر کرتا ہوں کہ میں نہیں سنتا	شاید تکلیف سے بری ہو جاؤں
چو کالیوہ دانندم اہل نشست	بگویند نیک و بدم ہر چہ ہست
جب بیوقوف لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے والا جانیں	تو میری نیکی اور بدی جو کچھ بھی ہو کہدیں
اگر بد شنیدن نیاید خوشم	ز کردار بد دامن اندر کشم
اگر مجھ کو برا سننا اچھا معلوم نہیں دیتا	تو مجھے چاہیئے کہ برے کاموں سے بچوں

بجهل ستایش فراچه مشو	چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
تعریف کی رسی کے ساتھ کنویں میں نہ گر	حاتم کی طرح بہرا بن اور غیبت سن
سعادت بجست و سلامت نیافت	که گردن ز گفتار سعدی بتافت
اس نے سلامتی نہ ڈھونڈھی اور سلامتی نہ پائی	جس نے سعدیؒ کی باتوں سے گردن پھیری
ازین به نصیحت گری بایدت	ندانم پس از وی چه پیش آیدت
اس سے اچھا تجھ کو نصیحت کرنیوالا چاہیے	میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد تجھے کیا پیش آئے

حکایت زاهد و دزد

ایک پرہیزگار اور چور کی حکایت

عزیزی در اقصای تبریز بود	که همواره بیدار و شب خیز بود
ایک عزیز تبریز کی طرف رہتا تھا	ہمیشہ جاگنے والا اور رات کو اٹھنے والا تھا
شبی دید جایی که دزدی کمند	بپیچید و بر طرف بامی فگند
ایک رات اس نے دیکھا کہ ایک چور نے کمند	لپیٹی اور ایک مکان پر پھینک دی
کسان را خبر کرد و آشوب خاست	ز هر جانبی مرد با چوب خاست
لوگوں کو اس نے خبر دی اور شور مچایا	لوگ ہر طرف لاٹھیاں لیکر اٹھے
چو نامردم آواز مردم شنید	میان خطر جای بودن ندید
جب نامرد نے آدمیوں کی آواز سنی	تو خطرہ میں ٹھیرنے کی جگہ نہ پائی
نهیبی از آن گیر و دار آمدش	گریزی بوقت اختیار آمدش
اس دارو گیر سے اس کو خوف آیا	اور اس وقت اس نے بھاگنا اختیار کیا

ز رحمت دل پارسا موم شد
که شب دزد بیچاره محروم شد

رحم سے نیک آدمی کا دل موم ہو گیا
کہ رات کو چور بیچارہ محروم واپس گیا

بتاریکی از وی فراز آمدش
براه دگر پیش باز آمدش

اندھیرے میں اس کے سامنے آیا
دوسرے راستہ سے پھر اس کے آگے آیا

که یارا مرو کآشنای توام
بمردانگی خاک پائی توام

کہ اے دوست نہ جا میں تیرا آشنا ہوں
مردانگی میں میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں

ندیدم بسنجگی چون تو کس
که جنگ آوری بر دو نوع ست بس

میں نے تیری طرح کسی کو بہادر نہیں دیکھا
کیونکہ جنگ صرف دو قسم پر ہے

یکی پیش خصم آمدن مردوار
دوم جان بدر بردن از کارزار

ایک تو دشمن کے سامنے مردوں کی طرح آنا
دوم میدان سے اپنی جان کو سلامت لیجانا

بدین هر دو خصلت غلام توام
چه نام تو مولائی نام توام

ان دو خصلتوں کی وجہ سے میں تیرا غلام ہوں
تیرا کیا نام کیونکہ میں تیرے نام کا غلام ہوں

گرت رائی باشد بحکم کرم
بجائی که میدانمت ره برم

اگر مہربانی سے تیری رائے ہو
تو جو جگہ میں جانتا ہوں وہاں تجھ کو لیجاؤں

سرائیست کوتاه و در بسته سخت
نپندارم آنجا خداوند رخت

ایک چھوٹا سا گھر ہے لیکن دروازہ مضبوط بند ہے
وہاں کے اسباب کے مالک کو میں نہیں جانتا ہوں

کلوخی دو بالای هم بر نهیم
یکی پای بر دوش دیگر نهیم

ایک دو ڈھیلے نیچے اوپر رکھ لیں
اور ایک دوسرے کے کندھوں پر پاؤں رکھیں

بچندانکه در دستت افتد یسار	ازان به که گردی تهیدست باز
جس قدر تیرے ہاتھ لگے موافقت کر	اس سے بہتر ہے کہ تو خالی ہاتھ جائے
بدلداری و چاپلوسی و فن	کشیدش سوی خانهٔ خویشتن
دلداری خوشامد اور فریب سے	اس کو اپنے گھر کی طرف لایا
جوانمرد شب رو فرو داشت دوش	بکتفش برآمد خداوند هوش
رات کے چلنے والے جوانمرد نے کندھا جھکایا	اور وہ فقیر اس کے کندھوں پر چڑھا
بغلطاق و دستار و رختی که داشت	ز بالا بدامان او در گذاشت
ٹوپی پگڑی اور جو اسباب کہ رکھتا تھا	اوپر سے اس چور کے دامن میں رکھ دیا
وز آنجا برآورد غوغا که دزد	ثواب ای جوانان و یاری و مزد
پھر اس جگہ شور کیا کہ چور	اے جوانو میری مدد سے ثواب حاصل کرو
بدر جست از آشوب دزد دغل	دوان جامهٔ پارسا در بغل
کھوٹا چور شور کی وجہ سے باہر کودا	دوڑتا ہوا فقیر کے کپڑے بغل میں لئے ہوئے
دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد	که سرگشته را برآمد مراد
وہ مرد نیک اعتقاد آسودہ دل ہوا	کہ ایک پریشان کی مراد پوری ہوئی
خبیثی که بر کس ترحم نکرد	ببخشود بر وی دل نیکمرد
ایک خبیث جس نے کسی پر مہربانی نہیں کی	ایک نیک دل کے مرد نے اس پر بخشش کی
عجب نیست در سیرت بخردان	که نیکی کنند از کرم بر بدان
عقلمندوں کی خصلت سے تعجب نہیں ہے	کہ بخشش کی وجہ سے بروں پر نیکی کریں

در اقبال نیکان بدان می تپند — وگرچہ بدان اہل نیکی نیند

نیکوں کے اقبال میں برے لوگ جلتے ہیں — اگرچہ برے نیکی کے قابل نہیں ہیں

حکایت در معنی جفائی دشمن از بہر دوست

دوست کے لیۓ دشمن کی جفاؤں کی حقیقت کے بیان میں

یکی را چو سعدی دلی سادہ بود — کہ با سادہ روئی بر افتادہ بود

ایک شخص کا دل سعدی کی طرح سادہ تھا — کہ ایک سادہ رو یعنے معشوق کے ساتھ لگا ہوا تھا

جفا بردی از دشمن سخت گوی — ز چوگان سختی بجستی چو گوی

سخت کلام دشمن کی جفائیں برداشت کرتا تھا — اور سختی کی چوگان میں گیند کی طرح اچھلتا تھا

ز کس چین بر ابرو نینداختی — ز یاری بہ تندی نپرداختی

اور کسی شخص سے ابروں پر بل نہ ڈالتا — اور مہربانی سے غصہ کی طرف نہ آتا

یکی گفتش آخر ترا ننگ نیست — خبر زین ہمہ سیلی و سنگ نیست

ایک نے اسے کہا کہ آخر تجھے شرم نہیں آتی — اور اس تمام پتھر اور گردش سے خبر نہیں

تن خویشتن سغبہ دونان کنند — ز دشمن تحمل زبونان کنند

کمینہ لوگ اپنے بدن کو ذلیل کرتے ہیں — اور دشمن سے تحمل کمزور کرتے ہیں

نشاید ز جاہل خطا درگذاشت — کہ گویند یارا و مردی نداشت

جاہل کی خطا سے درگذر نہ کرنا چاہیۓ — کیونکہ لوگ کہیں گے کہ طاقت اور جوانمردی نہ رکھتا تھا

چہ خوش گفت شیدائی شوریدہ سر — جوابی کہ شاید نبشتن بہ زر

ایک عاشق شوریدہ سر نے کیا اچھا کہا ہے — وہ ایسا جواب ہے جو سونے سے لکھنا چاہیۓ

دلم خانۂ مہر یار است و بس | ازان می نگنجد درو کین کس

میرا دل یار کی محبت کا گھر ہے | اس سبب سے اس میں کسی کینہ نہیں سماتا

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوی | کہ بگذشت بر عارف جنگجوی

بہلول مبارک خصلت نے کیا اچھا کہا ہے | جب کہ وہ ایک جنگجو عابد کے پاس گئے

گر این مدعی دوست بشناختی | بہ پیکار دشمن نپرداختی

اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا | تو دشمن کے ساتھ لڑائی میں مشغول نہ ہوتا

گر از ہستی حق خبر داشتی | ہمہ خلق را نیست پنداشتی

اگر حق تعالیٰ کی ہستی سے خبر رکھتا | تو تمام مخلوق کو فانی سمجھتا

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

لقمان حکیم اور ایک بغداد کے شخص کی حکایت

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود | نہ تن پرور و نازک اندام بود

سنا میں نے کہ لقمان سیاہ رنگ کے تھے | تن پرور اور نازک اندام نہ تھے

یکی بندۂ خویش پنداشتش | بہ بغداد در کار گل داشتش

ایک شخص نے ان کو اپنا بندہ غلام سمجھا | اور بغداد میں مزدوری مٹی کے کام میں لگا دیا

بسالی سرائی بپرداختش | کس از بیم خواجہ نشناختش

ایک سال تک انہوں نے مکان بنایا | کسی نے بھی اس شخص کے غلام اور ان میں تمیز نہ کی

چو پیشش آمدش بندہ رفتہ باز ۔ ز لقمانش آمد نہیبی فراز

جب اس کا غلام گیا ہوا پھر واپس آیا ۔ تو اس کو لقمان سے ڈر لگنے لگا

بپایش در افتاد و پوزش نمود ۔ بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود

ان کے پاؤں پر گر پڑا اور عذر خواہی کی ۔ لقمان ہنسنے کہ عذر خواہی سے کیا فائدہ

بسالی ز جورت جگر خون کنم ۔ بیکساعت از دل بدر چون کنم

ایک سال تیرے ظلم سے جگر خون کروں ۔ تو ایک ساعت میں اس کو دل سے کیسے نکالدوں

ولی ہم ببخشایم ای نیکمرد ۔ کہ سود تو ما را زیانی نہ کرد

لیکن میں پھر بھی معاف کر دیتا ہوں ۔ کیونکہ تیرے نفع نے میرا نقصان نہیں کیا

تو آباد کردی شبستان خویش ۔ مرا حکمت و معرفت گشت بیش

تونے اپنا محل آباد کر لیا ۔ اور مجھے حکمت و معرفت میں ترقی ہوی

غلامیست در خیلم ای نیکبخت ۔ کہ فرمایمش وقتہای کار سخت

اے نیک بخت میرے گھر میں ایک غلام ہے ۔ اکثر اوقات اس کو مشکل کام کے لیے کہتا ہوں

دگر رہ نیازارمش سخت دل ۔ چو یاد آیدم سختی کار گل

دوسری دفعہ میں اس کا دل سخت نہ ستاؤنگا ۔ جب مجھکو مٹی کے کام کی سختی یاد آئیگی

ہر آنکس کہ جور بزرگان نبرد ۔ نسوزد دلش بر ضعیفان خرد

جس شخص نے بزرگوں کی سختی برداشت نہ کی ۔ اس کا دل کمزور چھوٹوں پر نہ جلیگا

چنین گفت بہرام شہ با وزیر ۔ کہ دشخوار بار زیر دستان مگیر

بہرام بادشاہ نے وزیر سے یہ کہا ۔ کہ کمزور لوگوں پر سختی نہ کر

گر از حاکمان سختت آید سخن
تو بر زیر دستان درشتی مکن

اگر حاکم لوگ تجھ پر سختی کریں
تو تو اپنے ماتحت لوگوں پر سختی نہ کر

حکایت جنید بغدادی وسیرت او در تواضع

حضرت جنید بغدادی کی فضیلت عاجزی میں حکایت

شنیدم کہ در دشت صنعا جنید
سگی دید بر کندہ دندان صید

سنا میں نے کہ صنعا کے جنگل میں جنید نے
ایک کتے شکار کرنے والے کے دانت اکھڑے دیکھے

ز نیروی سر پنجۂ شیر گیر
فرو ماندہ عاجز چو روباہ پیر

شیر پکڑنے والے پنجہ کی طاقت سے
اب وہ ایک کمزور بوڑھی لومڑی کی طرح ہو گیا

پس از غرم و آہو گرفتن بپی
لگد خوردہ از گوسپندان حی

پہاڑی بکرے اور ہرن پکڑنے کے بعد
اب وہ محلہ کی بکریوں سے لاتیں کھاتا تھا

چو مسکین و بی طاقتش دید و ریش
بدو داد یک نیمہ از زاد خویش

جب اس کو مسکین بے طاقت اور زخمی دیکھا
تو اپنے توشہ میں سے اس کو آدھا دیدیا

شنیدم کہ می گفت و خون می گریست
کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست

سنا میں نے حضرت جنید کہتے تھے اور روتے تھے
کون جانتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون بہتر ہے

بظاہر من امروز ازین بہترم
دگر تا چہ راند قضا بر سرم

بظاہر تو آج میں اس سے بہتر ہوں
پھر دیکھئے قضا میرے سر پر کیا جاری کرے

گرم پای ایمان نلغزد ز جای
بسر بر نہم تاج عفوی خدای

اگر میرے ایمان کے پاؤں جگہ سے نہ ہٹے
تو میں پھر خدا کی بخشش کا تاج سر پر رکھوں

وگر کسوت معرفت در برم ۔۔۔ نماند بہ بسیار ازین کمترم

اور اگر معرفت کا جامہ میرے بدن پر ۔۔۔ نہ رہا تو میں اس سے بہت کمتر ہوں

کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد ۔۔۔ مر او را بدوزخ نخواہند برد

کیونکہ کتا جب باوجود اس تمام بدنامی کے مرا ۔۔۔ تو اس کو دوزخ کی راہ پر نہ لیجائیں گے

رہ اینست سعدی کہ مردان راہ ۔۔۔ بعزت نکردند در خود نگاہ

اے سعدی راستہ یہ ہے کہ خدا کے راہ پر چلنے والوں نے ۔۔۔ اپنے آپ کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا

ازین بر ملایک شرف داشتند ۔۔۔ کہ خود را بہ از سگ نپنداشتند

اور اسی وجہ سے وہ فرشتوں سے افضل تھے ۔۔۔ کہ اپنے آپ کو وہ کتے سے بہتر نہ جانتے تھے

حکایت پارسا و بربط زن

ایک نیک آدمی اور ایک بربط بجانے والے کی حکایت

یکی بربطی در بغل داشت مست ۔۔۔ بشب بر سر پارسائی شکست

ایک مست آدمی بغل میں بربط لیے ہوئے تھا ۔۔۔ رات کے وقت ایک پارسا کے سر پر توڑ دی

چو روز آمد آن نیکمرد سلیم ۔۔۔ بر سنگدل برد یکمشت سیم

جب دن ہوا تو وہ نیک فطرت مرد ۔۔۔ ایک مٹھی روپوں کی اس سنگدل کے پاس لے گیا

کہ دوشینہ معذور بودی و مست ۔۔۔ ترا و مرا بربط و سر شکست

کہ کل رات جب تو معذور و مست تھا ۔۔۔ تیری بربط اور میرا سر ٹوٹ گیا

مرا بہ شد آن زخم و برخاست بیم ۔۔۔ ترا بہ نخواہد شد الا بسیم

میرا زخم اچھا ہو گیا اور درد جاتا رہا ۔۔۔ لیکن تیرا بربط سوائے روپیہ کے اچھا نہ ہوگا

ازین دوستان خدا بر سر اند	که از خلق بسیار بر سر خور اند
اسی سبب سے خدا کے دوست غالب ہیں	کہ لوگوں سے بہت درد و دکھ برداشت کرتے ہیں

حکایت در معنی صبر مردان بر جفای نااہلان

نااہل لوگوں کی جفاؤں پر خدا کے مردوں کے صبر کی حکایت

شنیدم که در خاک وخش از مہان	یکی بود در کنج خلوت نہان
سنا ہیں کہ شہر وخش کی زمین کے بزرگوں میں سے	ایک بزرگ کنج خلوت میں پوشیدہ تھے
مجرد بمعنی نہ عارف بدلق	کہ بیرون نہد دست حاجت بخلق
حقیقت میں آزاد نہ گدڑی پہنے ہوئے فقیر	کہ دست حاجت لوگوں کے سامنے پھیلائے
سعادت گشادہ دری سوی او	در از دیگران بستہ بر روی او
نیک بختی نے اس پر دروازہ کھول دیا تھا	اور دوسروں کے دروازے اس پر بند تھے
زبان آوری بیخرد سعی کرد	ز شوخی بہ بد گفتن نیکمرد
ایک بیوقوف شاعر نے کوشش کی	بیہودگی سے اس نیک مرد کو برا کہنے میں
کہ زنہار ازین مکر و دستان و ریو	بجای سلیمان نشستن چو دیو
کہ اس مکر و حیلہ و فریب سے پناہ	کہ سلیمان کی جگہ میں دیو کی طرح بیٹھنا
دمادم بشویند چون گربہ روی	طمع کردہ در صید موشان کوی
اور گھڑی گھڑی بلی کی طرح منہ دھوتے ہیں	گلی کے چوہوں کے شکار کا لالچ کرتے ہیں
ریاضت کش از بہر نام و غرور	کہ طبل تہی را رود بانگ دور
نام اور غرور کے لیے ریاضت کرنے والے	کیونکہ خالی ڈھول کی آواز بہت دور جاتی ہے

همی گفت و خلقی بر او انجمن — بر ایشان تفرّج کنان مرد و زن

شاعر یہ کہتا تھا اور لوگ جمع تھے — اور مرد و عورت اس پر خوشی کرتے تھے

شنیدم کہ بگریست دانای وخش — کہ یارب مر این مرد را توبہ بخش

سنا میں نے کہ وخش کا رہنے والا دانا رویا — کہ اے رب اس شخص کو خاص توبہ کی توفیق بخش

وگر راست گفت ای خداوند پاک — مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک

اگر اے خدائے پاک اس نے سچ کہا ہے — تو مجھے توبہ کی توفیق دے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں

پسند آمدم از عیب جوی خودم — کہ معلوم من کردہ خوی بدم

مجھے اپنے عیب ڈھونڈھنے والے کی یہ بات پسند آئی — کہ اس نے میری بری عادت مجھ پر ظاہر کر دی

گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج — وگر نیستی گو برو باد سنج

اگر تو وہی ہے جو تجھ کو دشمن کہتا ہے تو رنج نہ کر — اور اگر تو نہیں ہے تو اس کو کہو کہ ہوا کو تول

وگر ابلہی مشک را گندہ گفت — تو مجموع شو کو پراگندہ گفت

اور اگر ایک بیوقوف نے مشک کو گندہ کہہ دیا — تو تو اطمینان رکھ کہ اس نے پراگندہ بات کہی

وگر میرود در پیاز این سخن — چنین ست گو گندہ مغزی بکن

اگر یہ بات پیاز کے متعلق کی جائے — تو وہ ایسا ہی ہے کہو کہ بحث نہ کر

نہ آئین عقل است و رای خرد — کہ دانا فریب مشعبد خورد

رائے سمجھداری اور عقل کا طریقہ یہ نہیں ہے — کہ عقلمند آدمی بازی گر کا دھوکا کھائے

پس کار خویش آنکہ عاقل نشست — زبان بداندیش بر خود بہ بست

جس شخص نے اپنا کام عقلمندی سے کیا — تو اس نے بداندیش کی زبان اپنے لیے بند کر دی

تو نیکو روش باش تا بدسگال	نیابد بنقص تو گفتن مجال
تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن	تیرے نقصان کی بات کہنے کی مجال نہ رکھے
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن	تو بر زیردستان درشتی مکن
جب دشمن کی باتوں سے تجھے سختی پہنچے	تو تو کمزور لوگوں پر سختی مت کر
جز آنکس ندانم نکوگوی من	که روشن کند بر من آهوی من
میں اس شخص کے سوا اپنا خیرخواہ کسی کو نہیں سمجھتا	کہ جو مجھ پر میرے عیب ظاہر کرے

حکایت امیرالمومنین حضرت علی رض و سیرت آنها در تواضع

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی خصلت عاجزی کے بیان میں

کسی مشکلی برد پیش علی حضرت رض	مگر مشکلش را کند منجلی
کوئی شخص ایک مشکل حضرت علی رض کے پاس لے گیا	تاکہ وہ اس کی مشکل کو حل کریں
امیر عدوبند کشورگشای	جوابش بگفت از سر علم و رای
امیر دشمن کے قید کرنیوالے اور ملک کے فتح کرنیوالے نے	علم و عقل کی راہ سے اس کو جواب دیا
شنیدم که شخصی در آن انجمن	بگفتا چنین نیست یا بوالحسن
سنا میں نے ایک شخص نے اس مجلس سے	کہا کہ اے حسن کے باپ یہ اس طرح نہیں ہے
نرنجید ازو حیدر نامجوی	بگفت ار تو دانی ازین به بگوی
نامور حیدر اس سے رنجیدہ نہ ہوئے	کہا اگر تو اس سے بہتر جانتا ہے تو کہو
بگفت آنچه دانست و پاکیزه گفت	بگل چشمهٔ خور نشاید نهفت
جو کچھ وہ جانتا تھا کہا اور اچھا کہا	مٹی سے آفتاب کا چشمہ نہیں چھپایا جا سکتا

مصرع اول	مصرع دوم
پسندید از شاہِ مردان جواب	کہ من بر خطا بودم او بر صواب
شاہ مرداں نے اس کا جواب پسند کیا	کہ میں غلطی پر تھا اور وہ راستی پر ہے
بہ از من سخن گفت و دانا یکیست	کہ بالاتر از علم او علم نیست
مجھ سے اچھی بات کہی اور دانا صرف ایک خدا ہی ہے	کہ اس کے علم سے بڑھ کر کوئی علم نہیں ہے
گر امروز بودی خداوندِ جاہ	نکردی خود از کبر در وی نگاہ
اگر آج کے دن کوئی صاحب مرتبہ ہوتا	تو غرور سے اس کی طرف نگاہ نہ کرتا
بدر کردی از بارگاہ حاجبش	فرو کوفتندی بناواجبش
دربار سے اس کو دربان نکال دیتا	اور ناحق اس کو مارتے کوٹتے
کہ من بعد بی آبروئی مکن	ادب نیست پیشِ بزرگان سخن
کہ اس کے بعد بے عزتی نہ کرے	بزرگوں کے سامنے بات کرنا ادب نہیں ہے
یکی را کہ پندار در سر بود	مپندار ہرگز کہ حق بشنود
جس شخص کے سر میں غرور ہو	یہ خیال نہ کر کہ وہ حق بات سنیگا
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ	شقائق بباران نروید ز سنگ
علم سے اس کو رنج اور نصیحت سے شرم آتی ہے	بارش سے پتھر میں لالہ نہیں اگتا
نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار	بروید گل و بشگفد نوبہار
تو نہیں دیکھتا کہ نیچے مٹی میں ذلیل ہو کر پڑا ہے	پھر پھول ہو کر اگتا ہے اور نوبہار ہو کر کھلتا ہے
مریز ای حکیم آستین ہای دُر	کجا بینی از خویشتن خواجہ پُر
اے حکیم آستین سے موتی نہ گرا	جس جگہ تو صاحب کو غرور سے بھرا ہوا دیکھے

بچشم کسان در نیاید کسی ۔۔۔ که از خود بزرگی نماید بسی

وہ شخص لوگوں کی آنکھوں کو اچھا نہیں لگتا ۔۔۔ جو اپنی بزرگی کو بہت ظاہر کرے

مگو تا بگویند شکرت هزار ۔۔۔ چو خود گفتی از کس توقع مدار

مت کہو جب تک تیرے مشکور نہ ہوں ۔۔۔ جو تو اپنے آپ کہیگا تو شکر کی توقع نہ رکھ

حکایت امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حکایت

گدائی شنیدم که در تنگ جای ۔۔۔ نهادش عمر پای بر پشت پای

سنا میں نے کہ ایک فقیر تنگ جگہ میں تھا ۔۔۔ حضرت عمر رض نے اس کی پشت پر پاؤں رکھ دیا

ندانست درویش بیچاره کوست ۔۔۔ که رنجیده دشمن نداند ز دوست

فقیر بیچارہ نے نہ جانا کہ وہ کون ہے ۔۔۔ کیونکہ رنجیدہ آدمی دوست دشمن کی تمیز نہیں رکھتا

برآشفت بر وی که کوری مگر ۔۔۔ بدو گفت سالار عادل عمر رض

فقیر حضرت پر غصہ ہوا کہ شاید تو اندھا ہے ۔۔۔ امیر سالار عادل حضرت عمر رض نے کہا

نه کورم ولیکن خطا رفت کار ۔۔۔ ندانستم از من گنه در گذار

میں اندھا تو نہیں لیکن مجھ سے غلطی ہوئی ۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا تو میرا گناہ معاف کر

چه منصف بزرگان دین بوده اند ۔۔۔ که با زیردستان چنین بوده اند

بزرگان دین منصف مزاج تھے ۔۔۔ کہ درویشوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے تھے

فروتن بود هوشمند گزین ۔۔۔ نهد شاخ پر میوه سر بر زمین

پسندیدہ عقلمند عاجز ہوتا ہے ۔۔۔ میوہ سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر جھکاتی ہے

بنازند فردا تواضع کنان — نگون از خجالت سر گردنان

کل قیامت کو عاجزی کرنے والے ناز کرینگے — اور مغروروں کا سر شرمندگی سے جھکیگا

اگر می بترسی ز روز شمار — از آن کز تو ترسد خطا درگذار

اگر تو قیامت کے دن سے ڈرتا ہے — تو اس شخص کی خطا درگذر کر جو تجھ سے ڈرتا ہے

مکن خیرہ بر زیردستان ستم — کہ دستیست بالای دست تو ہم

اے غالب کمزور لوگوں پر ظلم نہ کر — کیونکہ ایک ہاتھ تیرے ہاتھ پر بھی ہے

حکایت

قطعہ

یکی خوب کردار خوش خوی بود — کہ بدسیرتان را نکوگوی بود

ایک شخص نیک عمل نیک مزاج تھا — یہاں تک کہ برے لوگوں کو بھی نیک ہی کہتا تھا

بخوابش کسی دید چون درگذشت — کہ باری حکایت کن از سرگذشت

جب وہ مرا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا — کہ اپنی سرگذشت سے ایک حکایت کر

دہانی بخندہ چو گل باز کرد — چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد

گل کی طرح ہنسی سے اس نے منہ کھولا — اور بلبل کی طرح اچھی آواز سے بولا

بگفتند با من بسختی بسی — کہ من سخت نگرفتمی بر کسی

فرشتوں نے مجھ سے سختی سے نہ پوچھا — کیونکہ میں نے کسی پر سختی نہیں کی ہوئی تھی

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ و شکستگی او

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی عاجزی کے بیان میں

چنین یاد دارم کہ سقای نیل ‌‌ ‌ ‌ نکرد آب بر مصر سالی سبیل

مجھے ایسا یاد ہے کہ ایک دفعہ آسمان نے ‌ ‌ ایک سال مصر میں بارش نہ برسائی

گروہی سوی کوہساران شدند ‌ ‌ بزاری طلبگار باران شدند

ایک گروہ پہاڑوں کی طرف گیا ‌ ‌ اور عاجزی سے بارش کی دعا کی

گرستند و از گریہ جوئی روان ‌ ‌ بیاید مگر گریۂ آسمان

روئے پیٹے اور ان کے رونے سے نہر جاری ہوئی ‌ ‌ تا شاید آسمان کو بھی رونا آئے (یعنے بارش برسائے)

بذی النون خبر برد از ایشان کسی ‌ ‌ کہ بر خلق رنج ست و سختی بسی

ان میں سے ایک شخص حضرت ذوالنون کی طرف گیا ‌ ‌ کہ لوگوں پر بہت سختی اور مصیبت ہے

فروماندگان را دعائی بکن ‌ ‌ کہ مقبول را رد نباشد سخن

حضرت عاجزوں کے لئے دعا کیجئے ‌ ‌ کیونکہ مقبول کی دعا رد نہیں ہوتا

شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت ‌ ‌ بسی بر نیامد کہ باران بریخت

سنا میں نے کہ حضرت ذوالنون مدین کو بھاگ گئے ‌ ‌ بہت دن نہ گذرے کہ بارش ہوگئی

خبر شد بمدین پس از روز بیست ‌ ‌ کہ ابر سیاہ دل بر ایشان گریست

مدین میں بیس روز کے بعد خبر ہوئی ‌ ‌ کہ سیاہ دل بادل انپر رویا (یعنے بارش ہوگئی)

سبک عزم باز آمدن کرد پیر ‌ ‌ کہ پر شد ز سیل بہاران غدیر

حضرت نے جلد واپس آنے کا ارادہ کیا ‌ ‌ کہ بہت بارش سے تالاب بھر گئے

بپرسید ازو عارفی در نہفت ‌ ‌ چہ حکمت درین رفتنت بود گفت

ایک عارف نے حضرت سے پوشیدگی میں پوچھا ‌ ‌ آپ کے جانے میں کیا حکمت تھی

شنیدم که بر مرغ و مور و ددان — شود تنگ روزی بفعل بدان

میں نے سنا ہے پرندوں چیونٹی اور درندوں پر — بداعمال لوگوں کی وجہ سے روزی تنگ ہو جاتی ہے

درین کشور اندیشه کردم بسی — پریشان تر از خود ندیدم کسی

اس ملک میں میں نے بہت غور کیا — اپنے سے زیادہ گنہگار کسی کو نہ پایا

برفتم مبادا که از شر من — به بندد در خیر بر انجمن

تو اس وقت لوگوں میں عزیز ہو گا — کہ خاص اپنے آپ کو کچھ چیز نہ سمجھے گا

توانگه شوی پیش مردم عزیز — که مر خویشتن را نگیری بچیز

جس بزرگ نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھا — وہ دنیا اور آخرت میں بزرگ ہو گیا

بزرگی که خود را بخردی شمرد — بدنیا و عقبی بزرگی ببرد

اس دنیا سے وہ بندہ پاک گیا — جو کسی کمتر آدمی کی پاؤں کی خاک ہوا

ازین خاکدان بندهٔ پاک شد — که در پای کمتر کسی خاک شد

اس جہان سے وہ بندہ پاک گیا — کہ ایک کمتر آدمی کے پاؤں کی خاک ہوا

الا ای که بر خاک ما بگذری — بخاک عزیزان که یاد آوری

اے شخص جو کہ میری قبر پر گزرے — تجھے عزیزوں کی قسم مجھے یاد کر

که گر خاک شد سعدی او را چه غم — که در زندگی خاک بودست هم

اس واسطے اگر سعدی خاک ہو گیا تو کیا غم — کیونکہ زندگی میں بھی وہ خاک رہا ہے

به بیچارگی تن فرا خاک داد — وگر گرد عالم برآمد چو باد

عاجزی سے خاک کو بدن دے دیا — اگرچہ جہان میں ہوا کی طرح آیا

بسی بر نیاید که خاکش خورد
دگر باره بادش بعالم برد

بہت دن نہ گذریں کہ خاک اس کو کھا لے
اور دوسری مرتبہ ہوا اس کو جہان میں لیجائے

نگر تا گلستان معنی شگفت
بر و هیچ بلبل چنین خوش نگفت

دیکھ جب سے معنے کا باغ شگفتہ ہوا
اس پر کسی بلبل (یعنے شاعر نے) ایسا اچھا نہ کہا

عجب گر بمیرد چنین بلبلی
که بر استخوانش نروید گلی

تعجب ہے اگر ایسا بلبل مرجائے
اور اس کی ہڈیوں سے پھول پیدا نہ ہو

باب پنجم در رضا (۵)

پانچواں باب رضا کے بیان میں

شبی زیت فکرت همی سوختم
چراغ بلاغت برافروختم

ایک رات فکر کا روغن میں جلاتا تھا
اور خوش بیانی کا چراغ روشن کرتا تھا

پراگنده گوئی حدیثم شنید
جز احسنت گفتن طریقی ندید

ایک بدگو نے میری باتیں سنیں
سوائے احسنت کہنے کے کوئی چارہ نہ دیکھا

هم از خبث نوعی در آن درج کرد
که ناچار فریاد خیزد ز درد

لیکن اس میں ایک طرح کی برائی بھی ملا دی
کیونکہ درد سے بے ساختہ آواز اٹھتی ہے

که فکرش بلیغ ست و رایش بلند
درین شیوهٔ زهد و طامات و پند

کہ اس کا خیال بلند ہے اور اس کی رائے اونچی ہے
اور وعظ و نصیحت کے اس میں طریقے ہیں

نه در خشت و کوپال و گرز گران
که این شیوه ختم ست بر دیگران

لیکن چھوٹے نیزہ اور چھوٹے گرز اور بڑے گرز میں نہیں
بلکہ ان کا بیان کرنا دوسروں پر ختم ہے

نداند که ما را سر جنگ نیست
نہیں جانتا ہے کہ ہم کو لڑائی کا خیال نہیں

وگرنه مجال سخن تنگ نیست
ورنہ بات کرنے کی طاقت کم نہیں ہے

توانم که تیغ زبان برکشم
میں زبان کی تلوار کو کھینچ سکتا ہوں

جهان سخن را قلم درکشم
اور جہان سخن کو نابود کر سکتا ہوں

بیا تا درین شیوه چالش کنیم
آ تاکہ اس طریق میں مقابلہ کریں

سر خصم را سنگ بالش کنیم
اور دشمن کے سر کو پتھر کا تکیہ بنائیں

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

حکم خدا کے ساتھ صبر و رضا اور تسلیم کے بیان میں

سعادت بہ بخشایش داور است
نیک بختی اللہ تعالیٰ کی بخشش سے ہے

نه در چنگ و بازوی زور آور است
طاقتور کے بازو اور پنجہ میں نہیں ہے

چو دولت نبخشد سپهر بلند
جب آسمان بلند دولت نہ بخشے

نیاید بمردانگی در کمند
تو جوانمردی سے کمند میں نہیں آتی

نه سختی رسید از ضعیفی بمور
چیونٹی کو کمزوری سے سختی نہ پہنچی

نه شیران بسرپنجه خوردند و زور
اور نہ شیر ول نے قوت اور زور سے کھایا

چو نتوان بر افلاک دست آختن
جب آسمان پر نہ پہنچ سکیں

ضروریست با گردشش ساختن
تو اس کی گردش کے ساتھ موافقت ضروری ہے

گرت زندگانی نبشتست دیر
اگر تیری زندگانی دیر تک لکھی ہے

نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر
تو نہ تجھ کو سانپ کاٹ سکتا ہے نہ تلوار تیز

وگر در حیاتت نماندست بہر / چنانت کشد نوشدارو کہ زہر

اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہیں ہے / تو تجھ کو نوشدارو اسی طرح مارے جس طرح زہر

نہ رستم چو پایان روزی بخورد / شغاد از نہادش بر آورد گرد

کیا نہیں سنا جب رستم نے آخری روزی کھائی / تو شغاد نے اس کی ذات سے گرد نکالی

حکایت شاطر سپاہانی

سپاہان کے ایک جوانمرد کی حکایت

مرا در سپاہان یکی یار بود / کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود

شہر سپاہان میں میرا ایک دوست تھا / لڑائی لڑنے والا اور شوخ عیار تھا

مدامش بخون دست و خنجر خضاب / بر آتش دل خصم ازو چون کباب

ہمیشہ اس کے ہاتھ اور خنجر کو خون کا خضاب تھا / اور اس کے دشمن کا دل آگ پر کباب کی طرح رہتا تھا

ندیدمش روزی کہ ترکش نبست / ز پولاد پیکانش آتش نجست

میں نے کسی دن نہیں دیکھا کہ اس نے ترکش نہ باندھا ہو / اور اس کے تیر کے فولاد سے آگ نہ نکلی ہو

دلاور بسرپنجہ گاو زور / ز ہولش بشیران در افتادہ شور

گاؤ زور کے سرپنجہ سے دلاور / اور اس کی ہیبت سے شیروں میں شور پڑا ہوا تھا

بدعوی چنان ناوک انداختی / کہ عذرا بہر یک یک انداختی

دعوے کے ساتھ اس طرح تیر مارتا / کہ عذرا کو ایک ایک سے ساقط کر دیتا

چنان خار در گل ندیدم کہ رفت / کہ پیکان او در سپرہای جفت

ایسا خار میں نے پھول میں گیا نہ دیکھا / جیسے اس کے پیکان ڈھالوں میں

نزد تارک جنگجوئی بخشت ۔ کہ خود و سرش را نہ درہم سرشت

نہیں کسی لڑنے والے کے سر پر نیزہ مارا ۔ کہ اس کے خود اور سر کو باہم نہ ملا یا ہو

چو گنجشک روز ملخ در نبرد ۔ بکشتن چہ گنجشک پیشش چہ مرد

ٹڈی پکڑنے کے دن چڑیا کی طرح لڑائی میں ۔ اس کے سامنے مار ڈالنے میں کیا چڑیا اور کیا آدمی

گرش بر فریدون بدی تاختن ۔ امانش ندادی بہ تیغ آختن

اگر اس کو فریدوں پر حملہ کرنا ہوتا ۔ تو اس کو تلوار نکالنے کی بھی مہلت نہ دیتا

پلنگانش از زور سرپنجہ زیر ۔ فرو بردہ چنگال در مغز شیر

اس کے سرپنجہ کے زور سے شیر عاجز تھے ۔ شیر کے مغز میں پنجہ لے جاتا

گرفتی کمربند زور آزمای ۔ وگر کوہ بودی بکندی ز جای

جنگ آزما لوگوں کی کمر کو پکڑتا ۔ اور اگر پہاڑ ہوتا تو اس کو جگہ سے اکھاڑتا

زرہ پوش را چون تبرزین زدی ۔ گذر کردی از مرد و بر زین زدی

زرہ پوش آدمی کو اس طرح تبر مارتا ۔ کہ آدمی سے گذر کر زین پر جا لگتا

نہ در مردی او را نہ در مردمی ۔ دوم در جہان کس شنید آدمی

جوانمردی میں اور نہ مروت میں اس کا ۔ ثانی کسی نے جہان میں نہ سنا

مرا یکدم از دست نگذاشتی ۔ کہ با راست طبعان سری داشتی

مجھ کو اپنے پاس سے ایک لمحہ علیحدہ نہ کرتا ۔ کیونکہ راست طبع آدمیوں سے محبت رکھتا تھا

سفر ناگہانم از آن زمین در ربود ۔ کہ بیشم در آن بقعہ روزی نبود

ناگہاں ایک سفر نے مجھ کو اس زمین سے جدا کیا ۔ کیونکہ اس جگہ کا عیش میرے نصیب میں نہ تھا

قضا نقل کرد از عراقم بشام
خوش آمد در آن خاک پاکم مقام

خدا نے مجھکو عراق سے شام میں بھیجا
اور مجھے اس جگہ ٹھہرنا اچھا معلوم ہوا

دگر پر شد از شام پیمانه ام
کشید آرزومندی خانه ام

پھر شام سے میرا دل بھر گیا
میرے گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا

قضا را چنان اتفاق اوفتاد
که بازم گذر در عراق افتاد

اتفاقاً ایسا اتفاق پڑا
کہ پھر میرا گذر عراق سے پڑا

شبی سر فرو شد باندیشه ام
بدل برگذشت آن هنرپیشه ام

ایک رات میرا سر خیال میں گیا
اور میرے دل میں اس ہنرمند کی یاد پیدا ہوئی

نمک ریش دیرینه ام تازه کرد
که بودم نمک خورده از دست مرد

نمک نے میرے دل کے پرانے زخموں کو زندہ کردیا
کیونکہ میں نے اس مرد کے ہاتھ کا نمک کھایا تھا

بدیدار وی در سپاهان شدم
بمهرش طلبگار و خواهان شدم

اس کے دیکھنے کے لئے شہر سپاہان کو گیا
اس کی محبت سے اس کا طلبگار اور چاہنے والا ہوا

جوان دیدم از گردش دهر پیر
خدنگش کمان ارغوانش زریر

جوان کو گردش زمانہ سے بوڑھا پایا
اس کا قد کمان کی طرح جھکا ہوا اور سرخ رنگ زرد دیکھا

چو کوه سپیدش سر از برف موی
روان آبش از برف پیری بروی

سفید بالوں کی برف سے اس کا سر پہاڑ کی طرح سفید دیکھا
اور بڑھاپے کی برف کا پانی اس کے چہرہ پر بہتا تھا

فلک دست قوت برو یافته
سر دست مردیش برتافته

آسمان نے قوت کا ہاتھ اس پر رکھا
اور اس کی جوانمردی کا پنجہ پھیرا

بدر کردہ گیتی غرور از سرش	سر ناتوانی بزانو برش
جہاں نے اس کے سر سے غرور باہر کر دیا تھا	اور ناتوانی کا سر اس کے زانو پر تھا
بدو گفتم ای سرور شیرگیر	چہ فرسودہ کردت چو روباہ پیر
اس سے میں نے کہا کہ اے شیر کے پکڑنیوالے سردار	کس چیز نے تجھ کو بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز کر دیا
بخندید کز روز جنگ تتر	بدر کردم آن جنگجوئی ز سر
ہنسا اور کہا کہ تاتار کی جنگ کے بعد سے	میں اس جنگجوئی کو سر سے باہر کر دیا
زمین دیدم از نیزہ چون نیستان	گرفتہ علمہا چو آتش دران
میں نے زمین کو نیزوں سے جنگل کی طرح دیکھا	اور آگ کی طرح اس میں جھنڈا لئے ہوئے
بر انگیختم گرد ہیجا چو دود	چو دولت نباشد تہور چہ سود
اور لڑائی کی گرد کو میں نے دھوئیں کی طرح اڑایا	جب اقبال ہی نہ ہو تو جوانمردی سے کیا فائدہ
من آنم کہ چون حملہ آوردمی	برمح از انگشتری بردمی
میں وہ ہوں کہ جب حملہ کرتا تھا	تو نیزے سے ہتھیلی میں سے انگوٹھی لے جاتا تھا
ولی چون نکرد اخترم یاوری	گرفتند گردم چو انگشتری
لیکن جب میرے ستارہ نے میری مدد نہ کی	تو انگوٹھی کی طرح مجھکو گھیر لیا
غنیمت شمردم طریق گریز	کہ نادان کند با قضا پنجہ تیز
میں نے بھاگنے کے راستہ کو غنیمت جانا	کیونکہ بیوقوف ہے کہ خدا سے پنجہ تیز کرتا ہے
چہ یاری کند مغفر و جوشنم	چو یاری نکرد اختر روشنم
میرا خود اور زرہ میری کیا مدد کرے	جب کہ میرے روشن ستارہ نے میری مدد نہ کی

کلید ظفر چون نباشد بدست　　ببازو در فتح نتوان شکست

جب ہاتھ میں فتح کی کنجی نہ ہو　　تو بازو سے فتح کے دروازہ کو نہیں توڑا جا سکتا

گروہ پلنگ افگن پیل زور　　در آہن سر مرد و سم ستور

ایک گروہ شیر گرانے والا اور ہاتھی کی طاقت والا　　لوہے میں غرق آدمی کا سر اور گھوڑے کے سم ظاہر تھے

ہمان دم کہ دیدیم گرد سپاہ　　زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ

اس وقت جبکہ سپاہ کی گرد دیکھی　　ہم نے زرہ اور خود کی ٹوپیوں کو پہن لیا

چو ابر اسپ تازی برانگیختیم　　چو باران بلالک فرو ریختیم

بادل کی طرح ہم نے عربی گھوڑے کو اٹھایا　　اور بارش کی طرح تلوار کا جوہر گرایا

دو لشکر بہم بر زدند از کمین　　تو گفتی زدند آسمان بر زمین

دونوں لشکروں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا　　تو کہے کہ آسمان کو زمین پر مارا

ز باریدن تیر ہمچون تگرگ　　بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ

اولوں کی طرح تیروں کے برسنے سے　　ہر گوشہ سے موت کا طوفان اٹھا

بصید ہژبران پرخاش ساز　　کمند اژدہائی دہن کردہ باز

شیروں سے لڑنے والوں کے شکار کے لیے　　اژدہا کی طرح کمندوں نے منہ کھول دیئے

زمین آسمان شد ز گرد کبود　　چو انجم درو برق شمشیر و خود

نیلی رنگ کی گرد سے زمین آسمان بن گئی　　ستاروں کی طرح اس میں تلواریں اور خود چمکے

سواران دشمن چو دریافتیم　　پیادہ سپر در سپر بافتیم

جب دشمن کے سواروں کو ہم نے پایا　　تو پیادہ ہو کر ڈھال سے ڈھال ہم نے ملائی

چه زور آورد پنجهٔ جهد مرد	چو بازوی توفیق یاری نکرد
مرد کی کوشش کا پنجہ کیا زور کرے	جب کہ بازوے توفیق نے اس کی مدد نہ کی
نه شمشیر کندآوران کند بود	که کین آوری اختری تند بود
لڑنے والوں کی تلوار بھی کند نہ تھی	بلکہ یہ دشمنی سخت ستارے کی طرف سے تھی
کس از لشکر ما ز هیجا برون	نیامد جز آغشته خفتان به خون
کوئی بھی ہمارے لشکر میں سے لڑائی سے باہر	نہ آیا بغیر چلتہ خون میں آلودہ کئے ہوئے کے
کمان را نشد ناوک اندر حریر	که گفتیم بدوزند سندان به تیر
حریر میں ان لوگوں کا تیر نہ گیا	کہ میں نے کہا تھا کہ تیر سے اہرن کو سئیں گے
چو صد دانه مجموع در خوشهٔ	فتادیم هر دانه گوشهٔ
سو دانہ کی طرح اکٹھے ایک خوشہ میں	علیحدہ علیحدہ دانہ کی طرح ایک طرف کو جا گرے
بنامردی از هم بدادیم دست	چو ماهی که با جوشن افتد بشست
نامردی کیساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہوگئے	مچھلی کی طرح بغیر جوشن کے شکار ہوگئے
چو طالع ز ما روی برپیچ بود	سپر پیش تیر قضا هیچ بود
جبکہ مقدر کا چہرہ ہم سے پھرا ہوا تھا	تو ڈھال تیر قضا کے سامنے کچھ نہ تھی

حکایت

قصہ

یکی آهنی پنجه در اردبیل	همی بگذرانید بیلک ز بیل
ایک شخص لوہے کے پنجہ والا شہر اردبیل میں	دو شاخہ تیر کو بیلک زمین کھودنے کا آلہ میں گذار دیتا تھا

نمد پوشی آمد بجنگش فراز — جوانی جهان سوز پیکار ساز

ایک کمبل لڑائی کے لئے اس کے سامنے آیا — جہان کے جلا دینے والا جوان جنگ کرنے والا

به پرخاش جستن چو بهرام گور — کمندی بکتفش بر از خام گور

لڑائی تلاش کرنے میں بہرام گور کی طرح — ایک گورخر کی کھال اس کے کندھے پر

به پنجاه تیر خدنگش بزد — که یک چوبه بیرون نرفت از نمد

خدنگ کے پچاس تیر اس کو مارے — لیکن ایک تیر بھی اس کے کمبل سے باہر نہ گیا

دلاور درآمد چو دستان گرد — بخم کمندش درآورد و برد

بہادر دستان گرد پہلوان کی طرح آیا — کمند کے پیچ اس کو پھانس لیا اور لے گیا

به لشکرگهش برد و در خیمه بست — چو دزدان خونی بگردن به دست

لشکرگاہ میں خیمہ کے دروازہ پر اس کے ہاتھ — خونی چوروں کی طرح گردن سے باندھ دیئے

شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحرگه پرستاری از خیمه گفت

رات بھر شرم اور غیرت سے نہ سویا — صبح کے وقت ایک لونڈی نے خیمہ سے کہا

تو کاهن بناوک بدوزی به تیر — نمد پوش را چون فتادی اسیر

تو کہ لوہے اور تیر کو تیر سے سیتا ہے — کمبل پوش سے کس طرح گرفتار ہو گیا

شنیدم که می‌گفت و خون می‌گریست — ندانی که روز اجل کس نزیست

سنا میں نے کہ خون روتا تھا اور کہتا تھا — تو نہیں جانتا کہ اجل کے دن کوئی نہیں جیا

من آنم که در شیوهٔ طعن و ضرب — برستم در آموزم آداب حرب

میں وہ ہوں کہ نیزہ اور تلوار چلانے میں — رستم کو لڑائی کے آداب سکھاؤں

چو بازوی بختم قوی حال بود ‌‌ ‌ ستبری پیلم نمد می‌نمود

جب میرے نصیب کا بازو زبردست تھا ‌ ‌ تو ہاتھی کی موٹائی مجھ کو نمدہ معلوم ہوتی تھی

کنونم که در پنجه اقبال نیست ‌ ‌ نمد پیش تیرم کم از پیل نیست

اب جب کہ میرے پنجہ میں اقبال نہیں ہے ‌ ‌ تو نمدہ میرے تیر کے سامنے ہاتھی سے کم نہیں ہے

بروز اجل نیزه جوشن درد ‌ ‌ ز پیراهن بی اجل نگذرد

اجل کے دن نیزہ جوشن پھاڑ دیتا ہے ‌ ‌ اور جس پر کی موت نہ ہو اس کے کپڑے سے بھی نہیں گزرتا

کرا تیغ قهر اجل در قفاست ‌ ‌ برهنه است اگر جوشنش چند لاست

جس شخص کے پیچھے موت کے غصہ کی تلوار ہے ‌ ‌ وہ برہنہ ہے اگرچہ اس کا جوشن کئی تہ کا ہو

ورش بخت یاور بود دهر پشت ‌ ‌ برهنه نشاید بساطور کشت

اور اگر اس کا نصیب یاور ہو اور زمانہ مددگار ہو ‌ ‌ وہ ننگا بھی ہو تو تلوار سے نہیں مارا جا سکتا

نه دانا بسعی از اجل جان برد ‌ ‌ نه نادان بناساز خوردن بمرد

نہ کوئی عقلمند کوشش سے موت سے بچ سکا ‌ ‌ اور نہ کوئی بیوقوف ناموافق چیز کھانے سے مرگیا

حکایت طبیب و کرد

ایک حکیم اور گنوار کی حکایت

شبی کردی از درد پهلو نخفت ‌ ‌ طبیبی در آن ناحیت بود گفت

ایک رات ایک گنوار درد پہلو کی وجہ سے نہ سویا ‌ ‌ اس طرف ایک حکیم تھا اس نے کہا

ازین دست کو برگ رز می‌خورد ‌ ‌ عجب دارم ار شب بپایان برد

اس وجہ سے کہ وہ انگور کے پتے کھاتا ہے ‌ ‌ مجھے تعجب ہے کہ رات بسر کر دے (یعنی زندہ رہے)

کہ در سینہ پیکان تیر تتار | بہ از ثقل ماکول ناسازگار

اس لیے تیر تاتار کا پیکان سینہ میں | بہتر ہے غذائے غیر موافق سے

گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ | ہمہ عمر نادان بر آید بہیچ

اگر ایک لقمہ سے آنتوں میں اینٹھن پڑ جائیں | تو بیوقوف کی تمام عمر بے چینی سے گذرے

قضا را طبیب اندر آن شب بمرد | چہل سال ازین رفت زندہ است کرد

اتفاقاً حکیم اس رات مر گیا | اور کرد اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا

حکایت

قصہ

یکی روستائی سقط شد خرش | علم کرد بر تاک بستان سرش

ایک کسان کا گدھا مر گیا | اس نے باغ کی ٹٹی پر اس کا سر لٹکا دیا

جہاندیدہ پیری برو بر گذشت | چنین گفت خندان بناطور دشت

ایک جہاندیدہ بوڑھے کا اس پر گذر ہوا | اور اس جنگل کے نگہبان کو ہنستے ہوئے کہا

مپندار جان پدر کین حمار | کند دفع چشم بد از کشتزار

باپ کی جان یہ نہ سمجھ کہ یہ گدھا | بری نظر کو کھیت سے دور کریگا

کہ این دفع چوب از سر و گوش خویش | ہمی کرد تا ناتوان مرد و ریش

کیونکہ یہ گدھا اپنے سر اور کان سے لکڑی کو دفع | اپنی زندگی میں دفع نہیں کرتا تھا یہانتک کہ ناتوان زخمی مر گیا

کہ داند طبیب از کسی رنج برد | کہ بیچارہ خواہد خود از رنج مرد

حکیم کسی کی تکلیف کو رفع کرنا کیا جانے | بلکہ بیچارہ خود رنج سے مر گیا

حکایت

قصہ

شنیدم که دیناری از مفلسی	بیفتاد و مسکین بجستش بسی
میں نے سنا ایک مفلس سے ایک دینار	گر پڑا اور اس مسکین نے بہت تلاش کیا
بآخر سر ناامیدی بتافت	یکی دیگرش ناطلب کرده یافت
آخر اس نے ناامیدی کا سر پھیرا	اور ایک شخص نے بلا تلاش کئے اس کو پالیا
به بدبختی و نیکبختی قلم	بگردید و ما همچنان در شکم
بدبختی اور نیک بختی کے ساتھ قلم	پھر گیا اور ہم اسی طرح ماں کے پیٹ میں تھے
نه روزی بسرپنجگی می خورند	که سرپنجگان تنگ روزی ترند
روزی ہم زور کی وجہ سے نہیں کھاتے ہیں	بلکہ زور آور زیادہ تنگ روزی ہیں

حکایت

قصہ

فروکوفت پیری پسر را بچوب	بگفت ای پدر بیگناهم مکوب
ایک بوڑھے نے اپنے لڑکے کو لکڑی سے مارا	لڑکے نے کہا اے باپ مجھ کو بے گناہ نہ مار
توان بر تو از جور مردم گریست	ولی چون تو جورم کنی چاره چیست
لوگوں کے ظلم سے میں تیرے سامنے رو سکتا ہوں	اگر تو ظلم کرے تو پھر کیا تدبیر ہے
بداور خروشد خداوند هوش	نه از دست داور برآرد خروش
صاحب عقل آدمی خدا کے پاس فریاد کرتا ہے	خدا کے ہاتھ سے شور نہیں کرتا

حکایت

قصه

بلند اختری نام او بختیار ... قوی دستگه بود و سرمایه دار

ایک بلند ستارے والا جس کا نام بختیار تھا ... بڑا صاحب مال اور صاحب مقدور تھا

همو را در آن بقعه زر بود و مال ... دگر تنگدستان پراگنده حال

اس کے پاس اس جگہ مال اور روپیہ تھا ... اور دوسرے لوگ تنگدست اور پریشان حال تھے

زنی جنگ پیوست با شوی خویش ... شبانگه چو رفتش تهیدست پیش

ایک عورت اپنے خاوند سے لڑ پڑی ... رات کے وقت جبکہ وہ خالی ہاتھ اس کے پاس گیا

که کس چون تو بدبخت درویش نیست ... چو زنبور سرخت جز این نیش نیست

کوئی شخص بھی تیری طرح غریب بدبخت نہیں ... سرخ بھڑ کی طرح سوائے ڈنگ کے تیرے پاس کچھ نہیں

بیاموز مردی ز همسایگان ... که آخر نیم قحبهٔ رایگان

جوانمردی ہمسایوں سے سیکھ ... کہ آخر میں کوئی بد عصمت عورت نہیں ہوں

کسان را زر و سیم و ملک است و رخت ... چرا همچو ایشان نه ای نیکبخت

لوگوں کے پاس سونا چاندی اور مال ہے ... تو ان کی طرح خوش نصیب کیوں نہیں

برآورد صافی دل صاف پوش ... چو طبل از تهی گاه خالی خروش

گدڑی پہننے والے صاف دل نے ... ڈھول کی طرح خالی یعنی مصفا دل سے یوں کہا

که من دست قدرت ندارم به هیچ ... به سرپنجه دست قضا بر مپیچ

کہ میں کسی چیز پر قدرت کا ہاتھ نہیں رکھتا ... زور سے ساتھ قضا کا ہاتھ نہ مروڑ

نه کردند در دست من اختیار	که من خویشتن را کنم بختیار
میرے ہاتھ میں اختیار نہیں دیا گیا	کہ میں اپنے آپ کو بختیار بنا لوں

حکایت

قصہ

یکی مرد درویش در خاک کیش	نکو گفت با همسر زشت خویش
ایک مرد درویش نے کیش کی زمین میں	اپنی بری بی بی کو نصیحت کی
چو دست قضا زشت رویت نوشت	میندای گلگونه بر روی زشت
جب قضا کے ہاتھ نے تجھ کو بدصورت لکھا	تو تو اپنے برے چہرہ پر گلگونہ نہ مل
که حاصل کند نیکبختی بزور	بسرمه که بینا کند چشم کور
کون نیک بختی زور سے حاصل کر سکتا ہے	اندھے کی آنکھیں سرمہ سے کون روشن کرتا ہے
نیاید نکوکاری از بدرگان	محال است دوزندگی از سگان
بد ذاتوں سے نیکی عمل میں نہیں آتی	کتوں سے سلائی کا کام ہونا محال ہے
همه فیلسوفان یونان و روم	ندانند کرد انگبین از زقوم
یونان اور روم کے تمام عقلمند	زقوم سے شہد بنانا نہیں جانتے ہیں
ز وحشی نیاید که مردم شود	بسعی اندر او تربیت گم شود
جانور کو آدمی نہیں بنایا جا سکتا	کوشش سے اس میں تعلیم ضائع ہو جاتی ہے
توان پاک کردن ز زنگ آینه	ولیکن نیاید ز سنگ آینه
آئینہ سے زنگ دور کیا جا سکتا ہے	لیکن پتھر کو آئینہ نہیں بنایا جا سکتا

بکوشش نروید گل از شاخ بید ‏ ‏ نہ زنگی بگرمابہ گردد سفید

کوشش کرنے سے شاخ بید سے پھول نہیں اگتا ‏ ‏ اور نہ زنگی حمام کرنے سے سفید ہو جاتا ہے

چو ردمی نگردد خدنگ قضا ‏ ‏ سپر نیست مر بندہ را جز رضا

جب قضا کا تیر رد نہیں ہوتا ہے ‏ ‏ تو بندہ کے پاس سوا رضا کے اور کوئی تیر نہیں

حکایت کرگس و زغن

گدھ اور چیل کی حکایت

چنین گفت پیش زغن کرگسی ‏ ‏ کہ نبود ز من دور بین تر کسی

ایک گدھ نے ایک چیل سے کہا ‏ ‏ کہ مجھ سے زیادہ دوربین کوئی نہیں ہو سکتا

زغن گفت ازین در نشاید گذشت ‏ ‏ بیا تا چہ بینی بر اطراف دشت

چیل نے کہا اس بات سے درگذر نہیں کرنا چاہیئے ‏ ‏ آ۔ تو جنگل کے کناروں پر کیا دیکھتا ہے

شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ ‏ ‏ بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ

سنا میں نے کہ ایک دن کی راہ کے موافق ‏ ‏ اس نے بلندی سے پستی کو دیکھا

چنین گفت دیدم گرت باورست ‏ ‏ کہ یک دانہ گندم بہامون درست

گدھ نے کہا میں نے دیکھا ہے اگر تو یقین کرے ‏ ‏ کہ گیہوں کا ایک دانہ جنگل میں ہے

زغن را نماند از تعجب شکیب ‏ ‏ زبالا نہادند سر در نشیب

چیل کو تعجب کی وجہ سے صبر نہ رہا ‏ ‏ اوپر سے دونوں نے سر نیچے کو جھکایا

چو کرگس بدانہ آمد فراز ‏ ‏ برو بر تنید پیچ قیدی دراز

جب گدھ دانہ کے نزدیک آیا ‏ ‏ تو اس پر ایک بہت بڑا جال لپٹ گیا

ندانست از آن دانہ خوردنش	کہ دہر افگند دام در گردنش
اس نے نہ سمجھا کہ اس دانہ کھانے سے	زمانہ جال اس کی گردن میں ڈال دیگا
نہ آبستن در بود ہر صدف	نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف
ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں ہوتی	اور نہ تیرانداز ہر بار تیر نشانہ پر مارتا ہے
زغن گفت از آن دانہ دیدن چہ سود	چو بینائی دام خصمت نبود
چیل نے کہا کہ اس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ	جب تجھے دشمن کا جال دیکھنے کی قوت نہ تھی
شنیدم کہ میگفت و گردن بہ بند	نباشد حذر با قدر سودمند
سنا میں نے وہ کہتا تھا اور قید تھا	تقدیر سے پرہیز کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا
اجل چون بخونش بر آورد دست	قضا چشم باریک بینش ببست
موت نے جب اس کے خون کے لیے ہاتھ اٹھایا	تو قضا نے اس کی باریک بین آنکھوں کو بند کر دیا
در آبی کہ پیدا ندارد کنار	غرور شناور نیاید بکار
جس پانی کا کوئی کنارہ ظاہر نہ ہو	تیرنے والے کا غرور وہاں کام نہیں آتا

حکایت

چہ خوش گفت شاگرد منسوج باف	چو عنقا بر آورد و پیل و زراف
زربفت کا کپڑا بننے والے کے شاگرد نے کیا اچھا کہا	جبکہ اس نے کپڑے پر عنقا شترگاؤ اور ہاتھی بنائے
مرا صورتی بر نیاید ز دست	کہ نقشش معلم ز بالا نبست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی تصویر نہیں بنتی	کہ جس کا خاکہ معلم یعنی (خدا) نے نہ باندھا ہو

گر صورت حال بد یا نکوست — نگاریدهٔ دست تقدیر اوست

اگر تیری موجودہ صورت اچھی یا بری ہے — اس کے پیچھے (قدرت) کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے

درین نوع از شرک پوشیده هست — که زیدم بیازرد و عمروم بخست

اس قسم میں ایک شرک پوشیدہ ہے — کہ زید نے مجھ کو آزردہ کیا اور عمر نے ستایا

گرت دیده بخشد خداوند امر — نبینی دگر صورت زید و عمر

اگر حکم کرنے والا خدا تجھے آنکھ عطا کرے — تو تو پھر زید اور عمر کی صورت کو نہ دیکھے

نپندارم ار بنده دم درکشد — خدایش بروزی قلم درکشد

میں نہیں سمجھتا کہ اگر بندہ چپ رہے — تو خداوند تعالیٰ اس کی روزی پر قلم پھیر دے

جهان آفرینت گشایش دهاد — اگر وی ببندد نشاید گشاد

جہان کے پیدا کرنیوالا تجھ کو کشادہ روزی دے — اور اگر وہ بند کر دے تو پھر کھولنا ممکن نہیں

حکایت

شترکره با مادر خویش گفت — پس از رفتن آخر زمانی بخفت

ایک اونٹ کا بچہ اپنی ماں سے کہنے لگا — چلنے کے بعد کچھ دیر سورہ

بگفت ار بدست منستی مهار — ندیدی کسم بارکش در قطار

اس نے کہا اگر میرے ہاتھ میں مہار ہوتی — تو کوئی بھی مجھے بوجھ اٹھائے قطار میں نہ دیکھتا

قضا کشتی آنجا که خواهد برد — وگر ناخدا جامه بر خود درد

قضا جس جگہ چاہتی ہے کشتی لے جاتی ہے — ملاح اگرچہ ہر چند اپنے کپڑے پھاڑے

مکن سعدیا دیده بر دست کس	که بخشنده پروردگار است و بس
سعدی کسی کے ہاتھ کی طرف نہ دیکھ	کیونکہ عطا کرنیوالا صرف پروردگار ہے اور بس
اگر حق پرستی ز درها بست	که گر وی براند نخواند کست
اگر تو خدا کی پرستش کرنیوالا ہے تو وہ دروازہ ہی کافی ہے	اگر وہ تجھے نکال دے تو تجھے کوئی نہ چاہیے
گر از نیک بختت کند سر برآر	وگرنه سر ناامیدی بخار
اگر وہ تجھ کو خوشی نصیب کرے تو سر اٹھا	ورنہ ناامیدی کا سر کھجلا

گفتار در اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن

در خلوص اور اس کی برکت، ریا ظاہرداری اور اس کی معصیت کے بیان میں

عبادت باخلاص نیت نکوست	وگرنه چه آید ز بی مغز پوست
عبادت کرنی خلوص نیت کے ساتھ بہتر ہے	ورنہ بے مغز پوست سے کیا حاصل ہوتا ہے
چه زنار مغ بر میانت چه دلق	که در پوشی از بهر پندار خلق
کیا آتش پرست کی زنار تیری کمر پر اور کیا گدڑی	اگر تو لوگوں کے دکھلانے کے لیے پہنتا ہے
مکن گفتمت مردی خویش فاش	چو مردی نمودی مخنث مباش
میں نے تجھ سے کہا کہ تو اپنی مردمی ظاہر نہ کر	اگر تو نے مردمی ظاہر کی تو ہیجڑا نہ بن
باندازه بود باید نمود	خجالت نبرد آنکه ننمود و بود
جس قدر اصلیت ہو اسی قدر ظاہر کرنا چاہیے	کیونکہ وہ شخص جو اصلیت ظاہر کرتا ہے شرمندہ نہیں ہوتا
که چون عاریت برکنند از سرش	نماند کهن جامه در برش
کیونکہ جب مانگا ہوا لباس اس کے سر سے اتار لیں	تو ایک پرانا کپڑا بھی اس کے بدن پر نہ رہیگا

اگر کوتهی پای چوبین مبند ۔ کہ در چشم طفلان نمائی بلند

اگر تو چھوٹا ہے تو لکڑی کے پاؤں نہ باندھ ۔ کہ بچوں کی نظروں میں اونچا معلوم ہو

وگر نقره اندوده باشد نحاس ۔ توان خرج کردن بر ناشناس

اگر تانبا پر چاندی کا ملمع کیا ہوا ہو ۔ تو وہ ناواقف آدمی کے پاس خرچ کیا جاسکتا ہے

منه جان من آب زر بر پشیز ۔ کہ صراف دانا نگیرد بچیز

اے میری جان سونے کا پانی پیسہ پر نہ پھیر ۔ کیونکہ عقلمند صراف اس کو کسی چیز کے عوض نہیں لیتا

زر اندودگان را بآتش برند ۔ پدید آید آنگہ کہ مس یا زرند

کیونکہ ملمع کی ہوئی چیز کو آگ میں ڈالتے ہیں ۔ تاکہ اس وقت ظاہر ہو جائے سونا ہے یا تانبا

حکایت

قصہ

ندانی کہ بابای کوہی چہ گفت ۔ بمردی کہ ناموس را شب نخفت

تو نہیں جانتا کہ پہاڑی بابا یعنی قلندروں کے سردار نے کیا کہا ۔ ایک شخص جو اپنی عزت کیلئے رات بھر نہ سویا یعنی لوگ اسکو عابد [illegible]

برو جان بابا در اخلاص پیچ ۔ کہ نتوانی از خلق رستن بہیچ

اے جان بابا جا اور اخلاص کے لئے کوشش کر ۔ کیونکہ تو مخلوق سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا

کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند ۔ ہنوز از تو نقش برون دیدہ اند

وہ لوگ جو تیرے فعل کو پسند کرتے ہیں ۔ ابھی تو انہوں نے تیرا ظاہری طریقہ ہی دیکھا ہے

چہ قدر آورد بندۂ حوردیس ۔ کہ زیر قبا دارد اندام پیس

اس حور کے چہرہ والے بندہ کی کیا قدر ہے ۔ کہ جس کی قبا کے نیچے بدن پر مرض برص ہے [illegible]

نشاید بدستان شدن در بہشت — کہ بازت رود چادر از روی زشت

بناوٹ ریاکاری کے ذریعے سے بہشت میں جانا ناممکن ہے — کیونکہ تیرے برے چہرے سے تمہارت کو چادر کھل جائیگی

حکایت طفل روزه دار

ایک روزہ رکھنے والے لڑکے کا قصہ

شنیدم کہ نابالغی روزه داشت — بصد محنت آورد روزی بچاشت

سنا میں نے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا — سو مشکل سے اس نے ایک پہر دن بسر کیا

بہ کتابش آن روز سابق نبرد — بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد

معلم اس دن اسے مکتب نہ لے گیا — اس کو چھوٹے لڑکے کی عبادت بڑی معلوم ہوئی

پدر دیده بوسید مادر سرش — فشاندند بادام و زر بر سرش

ماں اور باپ نے اس کا منہ سر چوما — اور بادام اور روپیہ اس کے سر پر سے نثار کیا

چو بروی گذر کرد یک نیمہ روز — فتادندروز آتش معده سوز

جب اس پر نصف دن گذر گیا — تو بھوک کی آگ سے اس کے معدہ میں جلن پیدا ہوئی

بدل گفت اگر لقمہ چندی خورم — چہ داند پدر غیب یا مادرم

دل میں کہا اگر چند لقمے کھا لوں — تو میرے ماں باپ کو غیب کا کیا حال معلوم ہے

چو روی پسر در پدر بود و قوم — نہان خورد و پیدا بسر برد صوم

جب لڑکے کا خیال باپ اور قوم کی طرف تھا — چھپا کر کھا لیا اور ظاہری طور پر روزہ تمام کیا

کہ داند چو در بند حق نیستی — اگر بی وضو در نماز ایستی

کون جانتا ہے کہ تو خدا کی یاد میں نہیں ہے — اگرچہ تو بے وضو نماز میں کھڑا ہے

پس این پیر ازان طفل نادان‌ترست | که از بهر مردم بطاعت درست

پس یہ بوڑھا اس لڑکے سے زیادہ نادان ہے | جو آدمیوں کو دکھانے کے لئے عبادت کرتا ہے

کلید در دوزخ ست آن نماز | که در چشم مردم گذاری دراز

وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے | جو تو آدمیوں کی آنکھوں کے سامنے زیادہ لمبی کرے

اگر جز بحق میرود جاده‌ات | در آتش فشانند سجاده‌ات

اگر تیرا راستہ خدا کے سوا کوئی اور ہے | تو تیری جانماز آگ میں جھاڑینگے یعنی دوزخ میں ڈالینگے

نکو سیرتِ بی تکلف درون | به از پارسائی خراب اندرون

نیک سیرت آدمی بے تکلف دل والا | خراب دل رکھنے ریاکار سے بہتر ہے

بنزدیک من شب روِ راه‌زن | به از فاسقِ پارسا پیرهن

میرے نزدیک رات کے چلنے والا ڈاکو | نیکی کے لباس والے فاسق سے بہتر ہے

یکی بر درِ خلق رنج آزمای | چه مزدش دهد در قیامت خدای

ایک شخص مخلوق کے دروازہ پر رنج اٹھاتا ہے | خدا تعالےٰ اس کو قیامت میں کیا مزدوری دیگا

ز عمرو ای پسر چشمِ اجرت مدار | چو در خانهٔ زید باشی بکار

اے لڑکے عمرو سے اجرت کی توقع نہ رکھ | جب تو نے زید کے گھر کام کیا ہو

نگویم تواند رسیدن بدوست | درین ره جز آنکس که درویش اوست

میں نہیں جانتا کہ دوست کے پاس پہنچ سکتا ہے | اس راہ میں سوائے اس کے جو اس کا فقیر ہو

رهِ راست رو تا بمنزل رسی | تو بر ره نه زین قبل واپسی

سیدھے راستہ پر چل تاکہ منزل پر تو پہنچے | تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے پیچھے ہے

چو گاوی که عصار چشمش ببست | دوان تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست

اس بیل کی طرح کہ تیلی نے اس کی آنکھیں بند کر دیں | رات بھر دوڑے اور پھر رات کو اسی جگہ

کسی گر بتابد ز محراب روی | بکفرش گواہی دہد اہل کوی

وہ شخص جو محراب سے منہ پھیر لیتا ہے | اس کے کفر کی اہل محلہ گواہی دیتے ہیں

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز | گرت در خدا نیست روی نیاز

تو بھی نماز میں پیٹھ قبلہ کی طرف کیے ہوئے ہے | اگر تیرا روئے نیاز خدا کی طرف نہیں ہے

درختی کہ بیخش بود برقرار | بپرور کہ روزی دہد میوہ بار

وہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو | اس کو پرورش کر تاکہ وہ ایک دن پھل دیگا

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست | ازین بر کسی چون تو محروم نیست

اگر تیرے اخلاص کی جڑ زمین میں نہیں ہے | تو اس پھل سے تیری طرح کوئی بھی محروم نہیں ہے

ہر آنکہ افگند تخم بر روی سنگ | جوی وقت دخلش نیاید بچنگ

جو شخص بیج پتھر کے منہ میں ڈالتا ہے | تو غلہ کاٹنے کے وقت ایک جو بھی اس کے ہاتھ نہیں آتا

منہ آبروی ریا را محل | کہ این آب در زیر دارد وحل

ریا سے حاصل کی ہوئی عزت کو مرتبہ نہ سمجھ | کیونکہ یہ پانی اپنے نیچے کیچڑ رکھتا ہے

چو در خفیہ بد باشم و خاکسار | چہ سود آب ناموس بر روی کار

جب پوشیدگی میں میں برا اور ذلیل ہوں | تو ظاہری طریق پر عزت کا کیا فائدہ

بروی و ریا خرقہ سہل است دوخت | گرش با خدا در توانی فروخت

ریا کے چہرہ پر گدڑی سینا آسان ہے | اگر تو اس کو خدا کے پاس فروخت کرے

چه داند مردم که در جامه کیست ‌‌ ‌ نویسنده داند که در نامه چیست

آدمی کیا جانیں کہ جامہ میں کون ہے ‌ ‌ لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے

چه وزن آورد جائی انبان باد ‌ ‌ که میزان عدل است و دیوان داد

اس جگہ ہوا کے جھوٹے کی کیا قیمت ہو ‌ ‌ جہاں عدل کی ترازو اور انصاف کی کچہری ہے

مرائی که چندین ورع می نمود ‌ ‌ بدیدند و هیچش در انبان نبود

ریاکار جو کہ اس قدر پرہیزگاری دکھلاتا ہے ‌ ‌ دیکھا تو اس کی جھولی میں کوئی چیز نہ تھی

کنند ابره پاکیزه تر ز آستر ‌ ‌ که آن در حجابست و این در نظر

ابرہ کو آستر سے اچھا بناتے ہیں ‌ ‌ کیونکہ یہ پردہ میں ہے اور وہ سامنے ہے

بزرگان فراغ از نظر داشتند ‌ ‌ از آن پرنیان آستر داشتند

بزرگ لوگ ظاہری سے فارغ تھے ‌ ‌ اس وجہ سے پرنیا کا آستر رکھتے تھے

در آوازه خواهی در اقلیم فاش ‌ ‌ برون حله کن گو درون حشو باش

اگر تو ظاہر کے ملک میں مشہوری چاہتا ہے ‌ ‌ تو ظاہر الباس پرتکلف بنا اگرچہ بھرتی ہی ہو

به بازی نگفت این سخن بایزید ‌ ‌ که از منکر ایمن ترم کز مرید

حضرت بایزید نے یہ بات ہنسی سے نہیں کہی ‌ ‌ کہ مرید کی نسبت میں منکر سے زیادہ امن میں ہوں

کسانی که سلطان و شاهنشه اند ‌ ‌ سراسر گدایان این درگه اند

وہ لوگ جو سلطان اور بادشاہ ہیں ‌ ‌ سب اسی درگاہ کے محتاج ہیں

طمع در گدا مرد معنی نبست ‌ ‌ نشاید گرفتن در افتاده دست

صاحب باطن فقیری میں لالچ نہیں کرتے ‌ ‌ گرے ہوئے کا ہاتھ مدد کے لیے پکڑنا مناسب نہیں

همان به گر آبستن جوهری — که همچون صدف سر بخود در بری

اگر تو کوئی جوہر رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے — کہ صدف کی طرح سر عاجزی سے نیچے رکھے

چو روی پرستیدنت در خداست — اگر جبرئیلت نه بیند رواست

اگر تیری عبادت کا منہ خدا کی طرف ہے — جو تجھ کو جبرئیل نہ دیکھے روا ہے

ترا پند سعدی بس است ای پسر — اگر گوش گیری چو پند پدر

اے لڑکے تیرے لئے سعدی کی نصیحت کافی ہے — اگر تو باپ کی نصیحت کی طرح اسے سنے

گر امروز گفتار ما نشنوی — مبادا که فردا پشیمان شوی

اگر آج تونے ہمارا کہنا نہ سنا — تو ایسا نہ ہو کہ کل تجھے پشیمانی حاصل ہو

باب ششم در قناعت

چھٹا باب قناعت کے بیان میں

خدا را ندانست و طاعت نکرد — که بر بخت و روزی قناعت نکرد

اس نے خدا کی اطاعت نہ کی اور نہ خدا کو جانا — جس نے اپنے نصیب کی روزی پر صبر نہ کیا

قناعت توانگر کند مرد را — خبر کن حریص جهان گرد را

قناعت مرد کو امیر بنا دیتی ہے — جہاں میں گھومنے والے حریص کو کہہ دے

سکونی بدست آور ای بی ثبات — که بر سنگ گردان نروید نبات

کہ اے بے قرار صبر کر — کیونکہ گھومتے پتھر یعنی چکی پر گھاس نہیں اگتی

مپرور تن ار مرد رای و هشی — که او را چو می پروری میکشی

اگر تو صاحب عقل اور ہوش ہے تو تن پروری نہ کر — کیونکہ جب تو تن کو پالتا ہے تو درحقیقت اس کو مارتا ہے

خردمند مردم ہنر پرورند — کہ تن پروران از ہنر لاغرند

عقلمند لوگ ہنر کو پرورش کرنے والے ہیں — اور تن پرور لوگ ہنر سے خالی ہیں

کسی سیرتِ آدمی گوش کرد — کہ اوّل سگِ نفس خاموش کرد

اس شخص نے آدمی کی خصلت کو سنا — کہ جس نے پہلے نفس کے کتے کو خاموش کر دیا

خور و خواب تنہا طریقِ دد ست — بر این بودن آئین نابخرد ست

کھانا سونا صرف درندوں کا طریقہ ہے — اور اس پر رہنا صرف بیوقوفوں کا طریقہ ہے

خنک نیکبختی کہ در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ

خوش نصیب وہ شخص ہے جو تنہائی میں — خدا کی معرفت کا توشہ حاصل کرے

بر آنان کہ شد سرِ حق آشکار — نکردند باطل بر او اختیار

وہ لوگ جن پر خدا کا بھید ظاہر ہوا — انہوں نے نفس پروری کو اختیار نہ کیا

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور

لیکن جو شخص اندھیرے اور نور کو نہیں جانتا — اس کے لئے کیا دیو کا دیکھنا اور کیا حور کا

تو خود را ازان در چہ انداختی — کہ چہ را ز رہ باز نشناختی

تو نے اپنے آپ کو اسی لئے کنوئیں میں گرایا — کہ تو نے کنوئیں کو راستے سے علیحدہ نہ جانا

بر اوجِ فلک چون پرد جرہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگِ آز

باز آسمان کی بلندی پر کس طرح اڑے — کیونکہ تو نے اس کے شاہ پر میں حرص کا پتھر باندھ دیا

گرش دامن از چنگِ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃ المنتہیٰ

اگر حرص کے پنجے سے تو اس کا دامن چھوڑ دیتا — تو وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پرواز کرتا

بکم کردن از عادت خویش خورد
توان خویشتن را ملک خوی کرد

اپنی عادت سے کھانا کم کھانے سے
اپنے آپ کو فرشتہ خصلت بنایا جا سکتا ہے

کجا سیر وحشی رسد در ملک
نشاید پرید از ثری تا فلک

وحشی درندہ اسیر حرص کب عالم ملکوت میں پہنچے
تحت الثریٰ سے آسمان تک اڑنا ممکن نہیں

نخست آدمی سیرتی پیشه کن
پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن

پہلے آدمی کی سیرت حاصل کر
پھر اس کے بعد فرشتہ خصلت ہونیکا خیال کر

تو بر کره توسنی بر کمر
نگر تا نپیچد ز حکم تو سر

تو ایک سرکش بچھڑے کی کمر پر سوار ہے
دیکھ تاکہ وہ تیرے حکم سے سر نہ پھیرے

که گر پالهنگ از کفت در گسیخت
تن خویشتن کشت و خون تو ریخت

اگر اس نے باگ ڈور تیرے ہاتھ سے توڑ ڈالی
تو اپنے بدن کو مار ڈالا اور تیرا خون گرایا

باندازه خور زاد اگر مردمی
چنین پر شکم آدمی یا خمی

اگر تو آدمی ہے تو اندازے کے مطابق کھانا کھا
ایسا پیٹ بھرا ہوا آدمی ہے یا مٹکا ہے

درون جای ذکرست و قوت و نفس
تو پنداری از بهر نانست و بس

اندر (پیٹ) اللہ کے ذکر اور کھانے اور سانس کی جگہ ہے
لیکن تو صرف اسے روٹی کے لئے سمجھا ہے

کجا ذکر گنجد که انبار آز
بسختی نفس میکند پا دراز

حرص کے ڈھیر کی وجہ سے ذکر کی گنجائش کس طرح ہو
جب کہ سانس سختی سے پاؤں دراز کرتی (پیشے) ہے

ندارند تن پروران آگهی
که پر معده باشد ز حکمت تهی

تن پرور لوگ خبر نہیں رکھتے
کیونکہ پر معدہ حکمت سے خالی ہوتا ہے

دو چشم و شکم پر نگردد بهیچ	تهی بهتر این روده پیچ پیچ
دونوں آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتے	یہ پیچ در پیچ آنتیں خالی بہتر ہیں
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید	دگر بانگ دارد که هل من مزید
اگر اس کو دوزخ کی طرح ایندھن سے پر کردیں	پھر بھی یہی کہے کہ اس سے کچھ زیادہ ہے
همی میردت عیسی از لاغری	تو در بند آنی که خر پروری
دیترا عیسیٰ یعنی روح اس دبلے پن سے مرتا ہے	تو اس خیال میں ہے کہ گدھے (یعنی جسم کو) پالے
بدین ای فرومایه دنیا مخر	چو خر بانجیل عیسی مخر
اے کمینے دین کے بدلے دنیا نہ خرید	گدھے کا بوجھ حضرت عیسیٰ کی انجیل کے بدلے نہ خرید
مگر می ندانی که دوراو دام	نیفتاد جز حرص خوردن بدام
دیکھ تو نہیں جانتا کہ درندوں اور چارپایوں کو	سوائے کھانے کی حرص اور کسی چیز نے جال میں نہیں ڈالا
پلنگی که گرشد بر وحوش	بدام افتد از بهر خوردن چو موش
وہ شیر جو جانوروں پر تکبر کرتا ہے	کھانے کی حرص سے چوہے کی طرح جال میں پھنستا ہے
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری	بدامش در افتی و تیرش خوری
چوہے کی طرح جس شخص کی روٹی اور پنیر کھاتا ہے	اس کے جال میں تو پھنسیگا اور اس سے تیر کھائیگا

حکایت

قصہ

مرا حاجئی شانهٔ عاج داد	که رحمت بر اخلاق حجاج باد
ایک حاجی نے مجھ کو دانت کی کنگھی دی	اللہ تعالیٰ کی رحمت حاجیوں کے اخلاق پر ہو

شنیدم که باری سگم خوانده بود — که از من بنوعی دلش مانده بود

سنا میں نے ایک دفعہ اس نے مجھکو کتا کہا تھا — کیونکہ ایک وجہ سے اس کا دل مجھ سے آزردہ تھا

بینداختم شانه کین استخوان — نمی بایدم دیگرم سگ مخوان

میں نے کنگھی پھینک دی کہ یہ ہڈی — مجھکو نہیں چاہیئے دوسری بار مجھکو کتا نہ کہنا

مپندار چون سرکه خود خورم — که جور خداوند حلوه برم

جب میں اپنا سرکہ کھاؤں تو یہ نہ سمجھ — کہ حلوہ والے کی تکلیف برداشت کرونگا

قناعت کن ای نفس بر اندکی — که سلطان و درویش بینی یکی

اے نفس تھوڑے پر قناعت کر — تاکہ بادشاہ اور فقیر کو ایک دیکھے

چرا پیش خسرو بخواهش روی — که یکسو نهادی طمع خسروی

تو بادشاہ کے سامنے کیوں مانگنے جاتا ہے — جب تو نے ایک طرف رکھدیا تو تو خود بادشاہ ہے

وگر خود پرستی شکم طبله کن — در خانه این و آن قبله کن

اگر تو نفس پرور ہے تو پیٹ کو طبلہ بنا — اور اس کے گھر کے دروازہ کو قبلہ بنا

حکایت

قصہ

یکی با طمع پیش خوارزم شاه — شنیدم که شد بامداد پگاه

ایک لالچی شاہ خوارزم کے پاس — میں نے سنا کہ صبح کے وقت گیا

چو دیدش بخدمت دو تا گشت و راست — دگر روی بر خاک مالید و خاست

جب اسکے لڑکے نے دیکھا کہ بادشاہ کی خدمت میں اس نے کمر جھکائی اور سیدھا ہوا پھر منہ کو زمین پر ملا اور کھڑا ہوا

پسر گفتش ای بابک نامجوی	یکی مشکلت می بپرسم بگوی
لڑکے نے کہا کہ اے باپ ناموری ڈھونڈنے والے	ایک مشکل میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہہ
نگفتی که قبله است خاک حجاز	چرا کردی امروز از این سو نماز
تو نے نہ کہا تھا کہ قبلہ مکہ کی طرف ہے	آج تو نے اس طرف نماز کیوں پڑھی
مگر طاعت نفس شهوت پرست	که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است
نفس شہوت پرست کی عبادت نہ کر	کیونکہ ہر گھڑی اس کا قبلہ دوسرا ہے
مبر ای برادر بفرمانش دست	که هر کس که فرمان نبردش برست
اے بھائی (اس کے یعنی نفس کے) حکم کو نہ مان	کیونکہ جس شخص نے اس کا کہا نہ مانا وہ چھوٹ گیا
قناعت سرافرازد ای مرد هوش	سر پر طمع بر نیاید ز دوش
اے صاحب عقل قناعت سر بلند کرتی ہے (یعنی عزت دیتی ہے)	اور طمع والا سر کندھوں سے نہیں اٹھتا (یعنی ذلیل رہتا ہے)
طمع آبروی توقر بریخت	برای دو جو دامن در بریخت
لالچ نے وقار کی آبرو گرا دی (یعنی کھو دی)	دو جو کے واسطے دامن بھر موتی گرا دی
چو سیراب خواهی شدن ز آب جوی	چرا ریزی از بهر برف آبروی
جب تو نہر کے پانی سے سیراب ہونا چاہتا ہے	تو پھر برف کے لیے اپنی آبرو کیوں گراتا ہے
مگر از تنعم شکیبا شوی	وگرنه ضرورت بدرها شوی
تجھے چاہیے کہ نعمت سے صبر کرے	اگر نہیں تو ضرور دروازوں پر جائیگا
برو خواجه کوتاه کن دست آز	چه می بایدت آستین دراز
اے خواجہ جا اور طمع کے ہاتھ کو کوتاہ کر	تجھے ہاتھ دراز کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے

کسی را که درج طمع در نوشت ... نباید بکس عبد و خادم نوشت

جس شخص نے اپنے لالچ کے نامہ کو لپیٹ دیا یعنے طمع کو چھوڑا ... اس کو نہ چاہیے کہ اپنے آپ کو کسی کا بندہ و خادم لکھے

توقع براند ز هر مجلست ... بران از خودش تا نراند کست

امید ہر محفل سے تجھ کو نکلوا دیگی ... اس کو اپنے سے نکال دے تاکہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت

قصہ

یکی را تپ آمد ز صاحبدلان ... کسی گفت شکر بخواه از فلان

ایک صاحبدل آدمی کو بخار آیا ... کسی نے کہا کہ فلاں آدمی سے شکر مانگ

بگفت ای پسر تلخی مردنم ... به از جور روی ترش بردنم

اس نے کہا اے لڑکے مرنے کی تلخی میرے لیے ... بہتر ہے اس سے کہ میں کسی ظالم کا ظلم اٹھاؤں

شکر عاقل از دست آنکس نخورد ... که روی از تکبر بر و سرکه کرد

عقلمند نے اس شخص کے ہاتھ سے شکر نہ کھائی ... جو کہ غرور کی وجہ سے اس پر ترش رو ہوا

مرو در پی هر چه دل خواهدت ... که تمکین تن نور جان کاهدت

ہر چیز کے پیچھے جب کہ تیرا دل چاہے نہ جا ... کیونکہ اس سے تیرے بدن کی طاقت اور جان کا نور کم ہوگا

کند مرد را نفس اماره خوار ... اگر هوشمندی عزیزش مدار

آدمی کو نفس امارہ ذلیل کرتا ہے ... اگر تو عقلمند ہے تو نفس امارہ کو عزیز نہ رکھ

وگر هر چه باشد مرادش خوری ... ز دوران بسی نامرادی بری

اگر تو جو اس کی مراد ہو وہ کھائے ... تو زمانہ سے بہت سی نامرادی تیرے نصیب ہو

تنور شکم دمبدم تافتن — مصیبت بود روز نایافتن

پیٹ کے تندور کو گھڑی گھڑی گرم کرنا — مصیبت ہوتی ہے نہ پانے کے دن

به تنگی بریزاندت روی رنگ — چو وقت فراخی کنی معده تنگ

تنگی کے وقت تیرے چہرے کا رنگ گرائے — اگر تو کشادگی کے وقت معدہ کو پر کرے

کشد مرد پرخواره بار شکم — وگر در نیابد کشد بار غم

پیٹ بھر کر کھانیوالا آدمی پیٹ کا بوجھ اٹھاتا ہے — جب کھانا میسر نہیں ہوتا تو غم کا بوجھ اٹھاتا ہے

شکم بنده بسیار بینی خجل — شکم پیش من تنگ بهتر که دل

پیٹ کے بندہ کو تو بہت شرمندہ و ذلیل دیکھیگا — میرے نزدیک شکم تنگ بہتر ہے بہ نسبت دل تنگ کے

حکایت در مذلت بسیار خوردن

بہت کھانے کی رسوائی کے بیان میں

چه آوردم از بصره دانی عجب — حدیثی که شیرین‌تر است از رطب

تو جانتا ہے کہ میں بصرہ سے کیا عجب چیز لایا — ایک بات کہ جو خرما سے بھی زیادہ شیریں ہے

تنی چند در خرقهٔ راستان — گذشتیم بر طرف خرماستان

ہم چند آدمی نیک لوگوں کی گدڑی میں — کھجوروں کے درختوں کی طرف سے گذرے

یکی در میان معده انبار بود — ز پرخواری خویش بر خوار بود

ایک ہم میں سے بہت کھانیوالا تھا — اور اپنے بہت کھانے کی وجہ سے بہت ذلیل تھا

میان بست مسکین و شد بر درخت — وز آنجا بگردن در افتاد سخت

اس مسکین نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھا — اور وہاں سے گردن کے بل سختی سے گر پڑا

نه هر بار خرما توان خورد و برد ‌‌ ‌‌ لت انبان بد عاقبت خورد و مرد

ہر دفعہ خرما کھایا اور لیجایا نہیں جاسکتا ‌‌ ‌‌ بڑے حریص نے آخر کھایا اور مر گیا

رئیس ده آمد که این را که کشت ‌‌ ‌‌ بگفتم مزن بانگ بر ما درشت

گاؤں کا سردار آیا کہ اس کو کس نے قتل کیا ‌‌ ‌‌ میں نے کہا کہ ہمیں سخت سست نہ کہہ

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ ‌‌ ‌‌ بود تنگدل رودگانی فراخ

پیٹ نے اس کا دامن شاخ کی طرف کھینچا ‌‌ ‌‌ فراخ آنتوں والا یعنی زیادہ کھانیوالا تنگ ہوتا ہے

شکم بند دست است و زنجیر پای ‌‌ ‌‌ شکم بنده نادر پرستد خدای

پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی بیڑی ہے ‌‌ ‌‌ پیٹ کا غلام خدا کو بہت کم پوجتا ہے

سراسر شکم شد ملخ لاجرم ‌‌ ‌‌ بپایش کشد مور کوچک شکم

ٹڈی سراسر پیٹ ہو گئی ‌‌ ‌‌ اور اس کو چیونٹی چھوٹے پیٹ والی پاؤں سے کھینچتی ہے

برو اندرونی بدست آر پاک ‌‌ ‌‌ شکم پر نخواهد شد الا بخاک

جا اور اندر کی پاکیزگی حاصل کر ‌‌ ‌‌ پیٹ نہ بھریگا مگر خاک سے یعنی قبر کی مٹی سے

حکایت

قصہ

شکم صوفیی را زبون کرد و فرج ‌‌ ‌‌ دو دینار بر هر دو آن کرد خرج

ایک صوفی کو پیٹ اور شہوت نے تنگ کیا ‌‌ ‌‌ اس کے پاس دو دینار تھے دونوں خرچ کر دیئے

یکی گفتش از دوستان در نهفت ‌‌ ‌‌ چه کردی بدین هر دو دینار گفت

ایک دوست نے اس کو پوشیدگی میں کہا ‌‌ ‌‌ تو نے ان دو دینار کو کیا کیا اس نے کہا

به دیناری از پشت راندم نشاط | به دیگر شکم را کشیدم سماط
ایک دینار سے میں نے اپنے پیٹ سے خوشی نکالی | اور دوسرے سے میں نے پیٹ کی ضیافت کی

فرومایگی کردم و ابلہی | کہ این ہمچنان پر نشد آن تہی
میں نے کمینہ پن کیا اور بے وقوفی کی | کہ یہ ویسے ہی نہ پیٹ ہی بھرا نہ ہمیانی سے خالی ہوگئی

غذا گر لطیف است گر سرسری | چو دیرت بدست اوفتد خوش خوری
غذا اگر معمولی ہے اور لطیف ہے | اگر دیر سے میسر ہو لیکن تو اچھی طرح کھائے

سر آنگہ ببالین نہد ہوشمند | کہ خوابش بقہر آورد در کمند
عقلمند اس وقت تکیہ پر سر رکھتا ہے | کہ نیند غلبہ سے اس کو کمند میں لاتی ہے

مجال سخن تا نیابی مگوی | چو میدان نبینی نگہدار گوی
جب تک تجھ میں بات کرنے کی مجال نہ ہو نہ کہو | جب تو میدان نہ دیکھے تو گیند کا خیال رکھ

مگوی و منہ تا توانی قدم | از اندازہ بیرون و ز اندازہ کم
مت کہو اور مت رکھ پاؤں جہاں تک تجھ سے ہو سکے | اندازہ سے کم اور اندازہ سے زیادہ

حکایت

قصہ

یکی نیشکر داشت در طبقری | چپ و راست گردیدہ بر مشتری
طبقری شہر میں ایک شخص کے پاس گنے تھے | وہ خریداروں کے دائیں اور بائیں پھرتا تھا

بصاحبدلی گفت در کنج دہ | کہ بستان و چون دست یابی بدہ
ایک صاحبدل کو گاؤں کے گوشے میں کہا | کہ خرید لے اور جب تجھ سے ہو سکے قیمت دے

بگفت آن خردمند نیکو سرشت ۔۔۔ جوابی که بر دل بباید نوشت

اس نیک طبیعت عقلمند نے کہا ۔۔۔ ایسا جواب جو دل پر لکھنا چاہیئے

ترا صبر بر من نباشد مگر ۔۔۔ ولیکن مرا باشد از نیشکر

تجھے قیمت لینے میں مجھ پر صبر نہ ہوگا ۔۔۔ لیکن مجھے گنوں سے صبر ہو سکیگا

حلاوت ندارد شکر در نیش ۔۔۔ چو باشد تقاضای تلخ از پیش

گنے کی شکر حلاوت نہیں رکھتی ۔۔۔ اگر اس کے بعد تلخ تقاضا ہو

حکایت

قصہ

امیر ختن جامهٔ از حریر ۔۔۔ به پیری فرستاد روشن ضمیر

ختن شہر کے امیر نے حریر کا جامہ ۔۔۔ ایک روشندل بوڑھے کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین ۔۔۔ که بر شاه عالم هزار آفرین

پہنا اور ہاتھ اور زمین چومی ۔۔۔ کہ جہان کے بادشاہ کے لئے ہزاروں تعریفیں ہیں

چه خوبست تشریف شاه ختن ۔۔۔ وزو خوبتر خرقهٔ خویشتن

شاہِ ختن کا خلعت کیا عمدہ ہے ۔۔۔ اور اس سے زیادہ اچھی میری گدڑی ہے

گر آزادهٔ بر زمین خسپ و بس ۔۔۔ مکن بهر قالین زمین بوس کس

اگر تو آزاد ہے تو زمین پر سو اور بس ۔۔۔ اور قالین کے لئے کسی کی زمین بوسی نہ کر

حکایت

قصہ

یکی نان خورش جز پیازی نداشت | چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت

ایک شخص روٹی کے ساتھ کھانے کو جز پیاز کے کچھ نہ رکھتا تھا | اور دوسروں کی طرح اس کے پاس ساز و سامان نہ تھا

پراگنده گفتش ای خاکسار | برو طبخی از خوان یغما بیار

ایک پریشان دل والے نے کہا کہ ای خاکسار | جا اور کچھ پکا ہوا کھانا و سالن لنگر سے لا

بخواه و مدار از کس ای خواجه باک | که مقطوع روزی بود شرمناک

مانگ اور اے خواجہ کسی سے نہ ڈر | کیونکہ شرمندگی سے روزی موقوف ہو جاتی ہے

قبا بست و چابک نوردید دست | قبایش دریدند و دستش شکست

جلدی قبا پہن لی اور آستین لپیٹ لی (یعنی چلا) | لوگوں نے اس کی قبا پھاڑ دی اور ہاتھ توڑ دیا

شنیدم که می‌گفت و خون می‌گریست | که ای نفس خود کرده را چاره چیست

سنا میں نے کہتا تھا اور خون روتا تھا | کہ اے نفس اپنے کئے کا کیا علاج ہے

بلا جوی باشد گرفتار آز | من و خانه من بعد نان و پیاز

حرص کا قیدی بلا کو ڈھونڈھنے والا ہوتا ہے | پھر میں اور پیاز اور گھر اور روٹی

جوین نان که از سعی بازو خورم | به از میده بر خوان اهل کرم

جو کی روٹی جو اپنے بازو کے زور سے کھاتا ہوں | اہل کرم کے میدہ کے خوان سے بہتر ہے

چه دلتنگ خفت آن فرومایه دوش | که بر سفرهٔ دیگران داشت گوش

وہ کمینہ کل رات کیسا آزردہ سویا | جو دوسرے لوگوں کے دسترخوان پر کان رکھتا تھا

حکایت

یکی گربه در خانهٔ زال بود
ایک بلی ایک بڑھیا کے گھر میں تھی

که برگشته ایام و بدحال بود
برگشتہ ایام اور بدحال تھی

روان شد به مهمانسرای امیر
امیر کے مہمان خانہ کی طرف روانہ ہوئی

غلامان حاکم زدندش به تیر
حاکم کے غلاموں نے اسے تیروں سے مارا

چکان خونش از استخوان میدوید
اس کی ہڈیوں سے خون ٹپکتا اور دوڑتی تھی

همی گفت و از هول جان میدوید
یہ کہتی تھی اور جان کے ڈر سے دوڑتی تھی

اگر جستم از دست این تیرزن
اگر میں اس تیر زن کے ہاتھوں سے چھوٹ جاؤں گی

من و موش و ویرانهٔ پیرزن
تو میں اور چوہا اور بڑھیا کا جھونپڑا

نیرزد عسل جان من زخم نیش
میری جان ڈنگ کے عوض شہد لینا بہتر نہیں

قناعت نکوتر به دوشاب خویش
اپنے انگور کے شیرہ پر صبر کرنا بہتر ہے

خداوند از آن بنده خرسند نیست
اللہ تعالےٰ اس بندہ پر خوش نہیں

که راضی به قسم خداوند نیست
جو اللہ تعالےٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہے

حکایت مرد کوته نظر و زن عالی همت

ایک پست ہمت آدمی اور بلند حوصلہ عورت کا بیان

یکی طفل دندان برآورده بود
ایک بچے کے دانت نکلے تھے

پدر سر بفکرت فرو برده بود
اور اس کا باپ سر گریبان میں جھکائے تھا

که من نان و برگ از کجا آرمش
کہ میں اس کے لئے روٹی اور توشہ کہاں سے لاؤں گا

مروت نباشد که بگذارمش
اور یہ مروت نہیں کہ اس کو چھوڑ دوں

چو بیچارہ گفت این سخن پیش جفت
نگہ تا زن او را چہ مردانہ گفت

جب بیچارہ نے یہ بات اپنی بیوی سے کہی
دیکھ عورت نے اس کو کیا مردانہ جواب دیا

مخور ہول ابلیس تا جان دہد
ہمان کس کہ دندان دہد نان دہد

شیطان سے نہ ڈر جب تک یہ لڑکا مرے
وہی جو دانت دیتا ہے روٹی بھی دیتا ہے

توانا ست آخر خداوند روز
کہ روزی رساند تو چندین مسوز

آخر خداوند روز و قدرت والا ہے
جو روزی پہنچاتا ہے تو اس قدر شور نہ کر

نگارندۂ کودک اندر شکم
نویسندۂ عمر و روزیست ہم

وہ پیٹ میں لڑکے کا نقش بناتا ہے
اور عمر اور روزی کا بھی لکھنے والا ہے

خداوندگاری کہ عبدی خرید
بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید

جس مالک نے غلام خرید کیا
وہ اختیار رکھتا ہے پس اس کا کیا حال ہے جس نے غلام پیدا کیا

ترا نیست آن تکیہ بر کردگار
کہ مملوک را بر خداوندگار

تجھ کو وہ بھروسہ خداوند تعالےٰ پر نہیں ہے
جو غلام کو مالک پر ہوتا ہے

شنیدی کہ در روزگار قدیم
شدی سنگ در دست ابدال سیم

سنا تو نے کہ پہلے زمانہ میں
ابدالوں کے ہاتھ میں پتھر چاندی ہو جاتا تھا

نپنداری این قول معقول نیست
چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست

یہ خیال نہ کر کہ یہ قول معقول نہیں ہے
جب تو قانع ہوا تو پتھر و چاندی تیرے لیے یکساں ہے

چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
چہ مشتی زرش پیش و چہ مشت خاک

جب کہ لڑکے کا دل حرص سے پاک ہے
تو اس کے سامنے کیا سونے کی مٹھی اور کیا خاک کی

خبر دہ بدرویش سلطان پرست
کہ سلطان ز درویش مسکین ترست

فقیر بادشاہ پرست کو خبر دے
کہ بادشاہ فقیر سے زیادہ غریب ہے

گدا را کند یک درم سیم سیر
فریدون بملک عجم نیم سیر

فقیر کو ایک درم چاندی سیر کر دیتی ہے
اور فریدوں تمام ملک عجم لینے سے بھی نیم سیر ہے

نگہبانی ملک و دولت بلاست
گدا پادشاہست و نامش گداست

ملک اور دولت کی نگہبانی کرنا بلا ہے
فقیر درحقیقت بادشاہ ہے اگرچہ نام کا فقیر ہے

گدائی کہ بر خاطرش بند نیست
بہ از پادشاہی کہ خورسند نیست

جو فقیر غم سے آزاد ہے
اس بادشاہ سے بہتر ہے جو خوش نہیں ہے

بخسپند خوش روستائی و جفت
بذوقی کہ سلطان در ایوان نخفت

کسان اور اس کی بیوی خوش سوتے ہیں
اس مزے سے کہ بادشاہ محل میں نہ سویا

چو سیلاب خواب آمد و مرد برد
چہ بر تخت سلطان چہ بر دشت کرد

جب نیند کا سیلاب آیا اور آدمی کو لے گیا
تو کیا بادشاہ تخت پر اور کیا کرد جنگل میں

اگر پادشاہست و گر پینہ دوز
چو خفتند گردد شب ہر دو روز

اگر بادشاہ ہے یا گدڑی سینے والا ہے
جب سو گئے تو دونوں کی رات دن ہو جاتی ہے

چو بینی توانگر سر از کبر مست
برو شکر یزدان کن ای تنگدست

جب تو امیر کا سر غرور سے مست دیکھے
جا اے مفلس خدا کا شکر کر

نداری بحمد اللہ آن دسترس
کہ برخیزد از دستت آزار کس

خدا کا شکر کر کہ تجھ کو وہ مقدور نہیں
کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو آزار پہنچے

حکایت

قصہ

رباخواری از نردبانی فتاد	شنیدم که هم در نفس جان بداد
ایک سود خوار ایک سیڑھی سے گر پڑا	سنا میں نے کہ دم بھر میں جان دیدی
پسر چند روزی گرستن گرفت	دگر با حریفان نشستن گرفت
اس کا لڑکا چند دن روتا رہا	پھر دوستوں کے ساتھ بیٹھنے لگا
بخواب اندرش دید و پرسید حال	که چون رستی از حشر و نشر و سوال
خواب میں باپ کو دیکھا اور حال پوچھا	کہ تو کیونکر قیامت اور حشر کے سوال سے چھوٹا
بگفت ای پسر قصه بر من مخوان	بدوزخ در افتادم از نردبان
اس نے کہا اے لڑکے میری حالت نہ پوچھ	سیڑھی سے میں سیدھا دوزخ میں گر پڑا

حکایت

قصہ

شنیدم که صاحبدلی نیکمرد	یکی خانه بر قامت خویش کرد
سنا میں نے کہ ایک صاحبدل نیکمرد نے	ایک گھر اپنے قد کے موافق بنایا
کسی گفت میدانمت دسترس	کزین خانه بهتر کنی گفت بس
ایک شخص نے کہا میں تیری ہمت جانتا ہوں	کہ اس سے بہتر گھر بنا دے اس نے کہا بس
چه میخواهی از طارم افراشتن	همینم بس از بهر بگذاشتن
میں کوٹھا بلند کرنے سے کیا حاصل کرونگا	یہی چھوڑ جانے کے لئے مجھ کو کافی ہے

مکن خانه بر راه سیل ای غلام — که کس را نگشت این عمارت تمام

اے لڑکے سیلاب کے راستہ پر مکان نہ بنا — کیونکہ کسی کی یہ عمارت پوری نہیں ہوئی

نه از معرفت باشد و عقل و رای — که بر ره کند کاروانی سرای

یہ عقل اور معرفت اور رائے کے موافق نہیں ہے — کہ قافلہ والا راہ میں گھر بنا دے

حکایت

قصہ

یکی سلطنت ران صاحب شکوه — فرو خواست رفت آفتابش بکوه

ایک بادشاہ صاحب دبدبہ تھا — اس کے آفتاب (اقبال) نے پہاڑ کے پیچھے جانا چاہا

بشخصی در آن بقعه کشور گذاشت — که در دوده قایم مقامی نداشت

ایک شخص کو اسی مقام میں ملک دیدیا — کیونکہ وہ خاندان میں کوئی قایم مقام نہ رکھتا تھا

چو خلوت نشین کوس دولت شنید — دگر ذوق در کنج خلوت ندید

جب خلوت نشین نے دولت کا نقارہ سنا — پھر اس کے لیئے گوشہ تنہائی میں کچھ مزہ نہ رہا

چپ و راست لشکر کشیدن گرفت — دل پر دلان زو رمیدن گرفت

دائیں بائیں لشکر کشی کرنے لگا — اور جواںمردوں کا دل اس سے بھاگنے لگا

چنان سخت بازو شد و تیز چنگ — که با جنگجویان طلب کرد جنگ

اس قدر سخت بازو زبردست پنجہ والا تھا — کہ جنگ کرنیوالوں کے ساتھ جنگ کی خواہش کی

ز خصم پراگنده خلقی بکشت — دگر جمع گشتند هم رای و پشت

پریشان دشمن کے ایک گروہ کو مار ڈالا — اور دوسرے لوگ باہم اور متفق ہوکر آئے

چنان در حصارش کشیدند تنگ ‌ ‌ که عاجز شد از تیرباران و سنگ

قلعہ میں اس کو اس طرح گھیر لیا ‌ ‌ کہ تیر اور پتھروں کی بارش سے عاجز ہو گیا

بر نیکمردی فرستاد کس ‌ ‌ که صعبم فرومانده فریاد رس

ایک نیکمرد کے پاس ایک آدمی کو بھیجا ‌ ‌ کہ میں سخت تکلیف میں ہوں میری مدد کو پہنچ

بهمت مدد کن که شمشیر و تیر ‌ ‌ نه در هر وغایی بود دستگیر

ہمت سے مدد کر کیونکہ تلوار اور تیر ‌ ‌ ہر لڑائی میں مددگار نہیں ہوسکتے

چو بشنید عابد بخندید و گفت ‌ ‌ چرا نیم نانی نخورد و نخفت

جب عابد نے سنا ہنسا اور کہا ‌ ‌ کیوں آدھی روٹی نہ کھائی اور نہ سویا

ندانست قارون نعمت پرست ‌ ‌ که گنج سلامت بکنج اندر است

نعمت پرست قاروں نے نہ جانا ‌ ‌ کہ سلامتی کا خزانہ گوشۂ تنہائی میں ہے

گفتار در صبر بر ناتوانی بامید بهروزی

ترقی کی امید میں کمزوری پر صبر کرنے کے بیان میں

کمالست در نفس مرد کریم ‌ ‌ گرش زر نباشد چه نقصان و بیم

کریم آدمی کی ذات میں کمال ہے ‌ ‌ اگر اس کے پاس روپیہ نہیں تو کیا نقصان اور خوف ہے

مپندار اگر سفله قارون شود ‌ ‌ که طبع لئیمش دگرگون شود

اگر کمینہ قاروں ہو جائے تو یہ نہ سمجھ ‌ ‌ کہ اس کی سلیس طبیعت بدل جائیگی

وگر در نیابد کرم پیشه نان ‌ ‌ نهادش توانگر بود همچنان

اور اگر سخی آدمی کو روٹی نہ ملے ‌ ‌ تو اس کی ذات ویسے ہی امیر رہے گی

سخاوت زمین است و مال است زرع
بده کاصل خالی نماند ز فرع

سخاوت زمین ہے اور مال کھیتی ہے
تو دے کہ جڑ شاخ سے خالی نہیں ہوتی

خدائی کہ از خاک مردم کند
عجب دارم ار مردمی گم کند

وہ خدا جو خاک سے آدمی پیدا کرتا ہے
مجھے تعجب ہے کہ وہ کسی کا اجر ضائع کرے

ز نعمت نہادن بلندی مجوی
کہ ناخوش کند آب استادہ بوی

مال جمع کرنے سے بلندی نہ ڈھونڈھ
کیونکہ کھڑا پانی بدبو پیدا کرتا ہے

بہ بخشندگی کوش کآب روان
بسیلش تفقد کند آسمان

بخشش کرنے میں کوشش کر کیونکہ جاری پانی
سیل ہے آسمان اس پر مہربانی کرتا ہے

گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم
دگر بارہ نادر شود مستقیم

اگر مرتبہ اور دولت سے کمینہ گر پڑے
دوسری دفعہ اس کے لئے امیر ہونا نادر ہوتا ہے

وگر قیمتی گوہری غم مدار
کہ ضائع نگرداندت روزگار

اور اگر تو قیمتی موتی ہے تو غم نہ رکھ
کیونکہ زمانہ تجھ کو ضائع نہ کرے گا

کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ
نبینم کہ در وی کند کس نگاہ

ڈھیلا اگرچہ راستہ میں پڑا ہوا ہو
میں نہیں دیکھتا کہ کوئی اس کی طرف دیکھے

وگر خردہ زر ز دندان گاز
بیفتد بشمعش بجویند باز

اور اگر سونے کا ریزہ قینچی کے دانت سے
گر پڑے تو اس کو شمع سے تلاش کرتے ہیں

برون می کنند آبگینہ ز سنگ
کجا ماند آئینہ در زیر زنگ

پتھر سے آبگینہ باہر نکالتے ہیں
آئینہ کہاں زنگ میں رہ سکتا ہے

پسندیده و نغز باید خصال	که گاه آید و گه رود جاه و مال
خصلتیں پسندیدہ اور اچھی چاہئیں	کیونکہ مال و مرتبہ کبھی آجاتا ہے کبھی چلا جاتا ہے

حکایت در معنی آسانی در پی دشواری

مشکل کے بعد آسانی کی حقیقت کے بیان میں

شنیدم ز پیران شیرین سخن	که بود اندرین شهر پیری کهن
پیران شیریں زبان سے میں نے سنا ہے	کہ اس شہر میں ایک پورانا بوڑھا تھا
بسی دیده شاهان و دوران و امر	سر آورده عمری ز تاریخ عمر
بہت سے بادشاہ زمانہ و حکومت اس نے دیکھی تھی	عمر کی تاریخ سے ایک عمر آخر لایا (طبعی عمر تک پہنچا ہوا تھا)
درخت کهن میوه تازه داشت	که شهر از نکویی پر آوازه داشت
پرانا درخت (یہ بڈھا) میوہ تازہ رکھتا تھا (یعنی لڑکا)	کہ شہر میں اس کی خوبیوں کی دھوم تھی
عجب در زنخدان آن دلفریب	که هرگز نبوده ست بر سرو سیب
اس دلفریب کی ٹھوڑی پر تعجب ہے	کیونکہ کبھی سرو کے سر پر سیب نہیں ہوا ہے
ز شوخی و مردم خراشیدنش	فرج دید در سر تراشیدنش
اس کی شوخی اور آدمیوں کے زخمی کرنے سے	اس کا سر مونڈنے میں باپ نے آسانی دیکھی
بموسی کهن عمر کوته امید	سرش کرد چون دست موسی سپید
استرہ سے بوڑھے کم عمری کی امید والے نے	اس کا سر مونڈ کر حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی طرح سفید کر دیا
ز سرتیزی آن آهن سنگ زاد	بعیبش چو ناخن زبان در نهاد
سر تیزی و تیز زبانی سے اس پتھر سے پیدا ہوئے لوہے نے	اس زخم بدصورت لڑکے کے نقص میں زبان رکھ دی۔

بموئی که کرد از نکوئیش کم — نهادند حالی سرش در شکم

اس بال کے عوض میں جو اس کی خوبصورتی سے کم کیا — فوراً اس کا سر استرے کے پیٹ میں رکھ کر بند کر دیا

چو چنگ از خجالت سر خوبروی — نگونسار و در پیش افتاده موی

چنگ کی طرح اس خوبصورت کا سر — اوندھا تھا اور اس کے آگے بال پڑے تھے

یکی را که خاطر در او رفته بود — چو چشمان بندش آشفته بود

ایک شخص جس کا دل اس کے ہاتھ لگا ہوا تھا — اس کے دل کی پھنسی والی آنکھوں کی طرح پریشان تھا

کسی گفت جور آزمودی و درد — دگر گرد سودائی باطل مگرد

ایک شخص نے کہا تو نے ظلم اور درد کیا یا آزمایا — پھر بیہودہ خیال کے نزدیک نہ جا

ز مهرش بگردان چو پروانه پشت — که مقراض شمع جمالش بکشت

اس کی محبت سے پروانہ کی طرح پیٹھ پھیر لے — کیونکہ قینچی نے اس کی شمع جمال کو کاٹ دیا ہے

برآمد خروش از هوادار چست — که تردامن آن بود عهد سست

چست و چالاک آدمی نے شور کیا — کہ گنہگار دل کا عہد کمزور ہوتا ہے

پسر خوش منش باید و خوبروی — پدر گو بجهلش بینداز موی

لڑکا نیک عادت اور خوبصورت چاہیے — باپ اگرچہ جہالت سے اس کے بال مونڈ دے

مرا جان بمهرش برآمیخته است — نه خاطر بموئی در آویخته است

اس کی محبت میں میری جان ملی ہوئی ہے — نہ کہ میرا دل اس کے بال میں لٹکا ہوا ہے

چو روی نکو داری انده مخور — که موی ار بیفتد بروید دگر

جب تیرا خوبصورت چہرہ ہے تو غم نہ کھا — کیونکہ بال اگر گر جائیں تو دوسری بار پیدا ہونگے

نه پیوسته رز خوشه تر دهد
انگور ہمیشہ خوشہ تر پیدا نہیں کرتا

گهی برگ ریزد گهی بر دهد
کبھی پتے گراتا ہے اور کبھی پھل دیتا ہے

بزرگان چو خور در حجاب اوفتند
بزرگ سورج کی طرح حجاب میں بیٹھتے ہیں

حسودان چو اخگر در آب اوفتند
اور حاسد چنگاری کی طرح پانی میں گرتے ہیں

برون آید از زیر ابر آفتاب
سورج بادل کے نیچے سے نکلتا ہے

بتدریج و اخگر بمیرد در آب
آہستگی سے اور چنگاری پانی میں مرتی ہے

ز ظلمت مترس ای پسندیده دوست
اے پسندیدہ دوست تاریکی سے نہ ڈر

چه دانی که آب حیات اندر اوست
تو کیا جانے کہ آب حیات اس میں ہے

نه گیتی پس از جنبش آرام یافت
کیا جہان نے جنبش کے بعد آرام نہیں پایا

نه سعدی سفر کرد تا کام یافت
کیا سعدی نے سفر نہیں کیا یہاں تک کہ مقصد حاصل کیا

دل از بی مرادی بفکرت مسوز
دل نامرادی سے فکر میں نہ جلا

شب آبستن است ای برادر بروز
اے بھائی رات دن کے ساتھ حاملہ ہے

باب هفتم در تربیت

سالواں باب تربیت کے بیان میں

سخن در صلاح است و تدبیر و خوی
اس باب میں بہتری تدبیر اور عادت کا ذکر ہے

نه در اسب و میدان و چوگان و گوی
نہ گھوڑے اور میدان اور چوگان اور گیند کا

تو با دشمن نفس همخانه‌ای
کیا تو نفس دشمن کے ساتھ ایک گھر میں رہتا ہے

چه در بند پیکار بیگانه‌ای
کیا غیر کا مخالفت کام کرنے کی فکر میں ہے

عنان باز پیچان نفس از حرام — بمردی ز رستم گذشتند و سام

حرام سے نفس کی باگ کو پھیرنے والے — جوانمردی میں رستم اور سام سے سبقت لے گئے

کس از چون تو دشمن ندارد غمی — که با خویشتن بر نیائی همی

کوئی بھی تجھ جیسے دشمن سے خوف نہیں رکھتا — جبکہ تو اپنے ساتھ برابر نہیں آتا

تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگرز گران مغز مردم مکوب

تو اپنے آپ کو لڑکے کی طرح چھڑی سے ادب سکھلا — بھاری گرز کے ساتھ آدمیوں کا مغز نہ کوٹ

وجود تو شهریست پر نیک و بد — تو سلطان و دستور دانا خرد

تو وجود ہی ایک نیکی اور بدی سے بھرا ہوا شہر ہے — تو بادشاہ اور وزیر عقلمند اور دانا ہے

همانا که دونان گردن فراز — درین شهر کبرند و سودای آز

تحقیق کہ کمینے گردنیں بلند کرنیوالے (مغرور) — اس شہر میں تکبر غرور سودا اور طمع ہیں

رضا و ورع نیکنامان و حر — هوا و هوس رهزن و کیسه بر

رضا اور پرہیزگاری نیکنام اور آزاد ہیں — حرص ہوا ڈاکو اور کیسہ کاٹنے والے

چو سلطان عنایت کند با بدان — کجا ماند آسایش بخردان

جب بادشاہ بروں کے ساتھ مہربانی کرے — تو پھر عقلمندوں کا آرام کہاں رہے

ترا شهوت و حرص و کین و حسد — چو خون در رگانند و جان در جسد

تجھے خواہش و حرص اور کینہ و حسد — خون کی طرح رگوں میں اور جان کی طرح جسم میں ہیں

گر این دشمنان تربیت یافتند — سر از حکم و رای تو برتافتند

اگر ان دشمنوں نے پرورش پائی — تو سر تیری رائے اور حکم سے پھیرا

هوا و هوس را نماند ستیز ‌‌ ‌ چو بینند سرپنجهٔ عقل تیز
حرص و خواہش کی لڑائی نہیں رہتی ‌ جب عقل کے پنجہ کو مضبوط دیکھتے ہیں

نه بینی که شب دزد و اوباش و خس ‌ نه گردند جائیکه گردد عسس
تو نہیں دیکھتا رات کے چور کمینے اور بدمعاش ‌ اس جگہ نہیں جاتے جہاں کوتوال پھرتا ہے

رئیسی که دشمن سیاست نکرد ‌ هم از دست دشمن ریاست نکرد
جس سردار نے دشمن کو تنبیہ نہ کی ‌ وہ دشمن کے ہاتھ سے حکومت نہ کر سکا

سخنها هم درین نوع گفتن بسی ‌ که حرفی بس از کار بندد کسی
میں اس بارہ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا ‌ کیونکہ ایک حرف ہی کافی ہے اگر اس پر عمل کرے

گفتار در فضیلت خاموشی و حلاوت خویشتن داری

خاموشی کی فضیلت اور خودداری کی لذت کے بیان میں

اگر پای در دامن آری چو کوه ‌ سرت ز آسمان بگذرد در شکوه
اگر تو اپنے پاؤں کو پہاڑ کی طرح دامن میں لا کر استقلال سے رہے ‌ تو تیرا سر دبدبہ میں آسمان سے بھی بلند ہو جائے

زبان درکش ای مرد بسیار دان ‌ که فردا قلم نیست بر بی زبان
اے مرد بہت علم والے زبان بند کر ‌ کیونکہ کل قیامت کو بے زبان کا حساب نہیں

صدف وار گوهر شناسان راز ‌ دهن جز بلؤلؤ نکردند باز
سیپی کی طرح راز کے موتی کو پہچاننے والوں نے ‌ منہ کو سوائے موتی بہنے کے نہ کھولا

فراوان سخن باشد آگنده گوش ‌ نصیحت نگیرد مگر در خموش
بہت باتیں کرنے والا بہرہ ہوتا ہے ‌ نصیحت اثر نہیں کرتی مگر چپ میں

چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس	حلاوت نیابی ز گفتار کس
جو تو چاہتا ہے کہ دمبدم بات کہے	تو تو کسی کی کلام میں مزا نہ پائیگا
نباید سخن گفت ناساختہ	نشاید بریدن نینداختہ
ناموافق بات نہ کرنی چاہیئے	اور ناتمام بات کو کاٹنا چاہیئے
تامل کنان در خطا و صواب	بہ از ژاژ خایان حاضر جواب
ٹھیک اور بد بات میں غور کرنے والے	بیہودہ حاضر جوابوں سے بہتر ہیں
کمال ست در نفس انسان سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن
انسان کی ذات میں سخن کمال ہے	تو اپنے آپ کو باتوں سے ناقص نہ بنا
کم آواز ہرگز نہ بینی خجل	جوی مشک بہتر کہ یک تودہ گل
کم سخن آدمی شرمندگی نہیں اٹھاتا	ایک جو بھر مشک بہتر ہے ایک ڈھیر مٹی سے
حذر کن ز نادان دہ مردہ گوی	چو دانا یکی گوی و پروردہ گوی
دس آدمیوں کے برابر باتوں کرنیوالے سے عذر کر	دانا کی طرح ایک بات کہو لیکن معقول کہو
صد انداختی تیر و ہر صد خطاست	اگر ہوشمندی یک انداز و راست
تو نے سو تیر چلائے لیکن سو ہی خطا ہیں	اگر تو ہوشمند ہے تو ایک درست تیر چلا
چرا گوید آن چیز در خفیہ مرد	کہ گر فاش گردد شود روی زرد
وہ چیز پوشیدگی میں آدمی کیوں کہے	کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو سرمندہ ہو
مکن پیش دیوار غیبت بسی	بود کز پسش گوش دارد کسی
دیوار کے سامنے زیادہ غیبت نہ کر	ممکن ہے کہ اس کے پیچھے کوئی سننے والا ہو

درون دلت شهر بندست راز / نگر تا نبیند در شهر باز

تیرے دل کے اندر راز کی شہر پناہ ہے / خیال رکھ تاکہ کوئی شہر کا دروازہ کھلا نہ دیکھے

از آن مرد دانا دهان دوخت است / که بیند که شمع از زبان سوخت است

اس لئے مرد عقلمند نے دہن سی لیا ہے / کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان سے جلی ہے

حکایت در حفظ اسرار

بھید کے پوشیدہ رکھنے کے بیان میں

تکش با غلامان یکی راز گفت / که این را نباید بکس باز گفت

تکش بادشاہ نے غلاموں سے ایک راز کہا / کہ اس کو کبھی کسی سے نہ کہنا چاہیئے

بسالی نیامد ز دل بر دهان / بیکروز شد منتشر در جهان

ایک سال تک وہ (راز) دل سے منہ پر نہ آیا / ایک روز جہان میں پھیل گیا

بفرمود جلاد را بی دریغ / که بردار سرهای اینان بتیغ

(بادشاہ نے) بے دریغ جلاد کو حکم دیا / کہ ان کے سر تلوار سے کاٹ دے

یکی زان میان گفت و زنهار خواست / مکش بندگان کین گناه از تو خواست

ایک نے ان میں سے پناہ چاہی اور کہا / غلاموں کو قتل نہ کر یہ گناہ تجھ سے ہوا ہے

تو اول نبستی که سرچشمه بود / چو سیلاب شد پیش بستن چه سود

تو نے اول بند نہ کیا کہ سر چشمہ تھا / جب سیلاب ہو گیا تو پھر باندھنے سے کیا فائدہ

تو پیدا مکن راز دل بر کسی / که او خود نگوید بر هر کسی

تو دل کا بھید کسی پر ظاہر نہ کر / کیونکہ وہ تو ہر شخص کو کہہ دے گا

جواہر بگنجینہ داران سپار — ولی راز را خویشتن پاس دار

جواہرات کو خزانچیوں کے سپرد کر — لیکن راز کو اپنے پاس رکھ

سخن تا نگوئی بر او دست ہست — چو گفتہ شود یابد او بر تو دست

جب تک تو بات نہ کہے تب تک وہ تیرے اختیار میں ہے — جب تو اسے کہدے تو پھر وہ تجھ پر قابض ہے

سخن دیو بندیست در چاہ دل — ببالائے کام زبانش مہل

بات دیو کی طرح دل کے کنوئیں میں قید ہے — تالو اور زبان کے اوپر اس کو مت لا

توان باز دادن رہ نرہ دیو — ولی باز نتوان گرفتن بریو

سرکش دیو کی راہ کھولدینا ممکن ہے — لیکن پھر مکر سے پکڑنا ناممکن ہے

تو دانی کہ چون دیو رفت از قفس — نیاید بلاحول کس باز پس

تو جانتا ہے کہ جب دیو قفس سے بھاگ گیا — تو پھر کسی کی لاحول سے واپس نہیں آتا

یکی طفل بردارد از رخش بند — نیاید بصد رستم اندر کمند

اگر ایک لڑکا رخش کا (رستم کا گھوڑا) بند کھولدے — تو پھر سو رستم سے بھی وہ کمند میں نہیں آتا

مگوی آنکہ گر بر ملا اوفتد — وجودی ازان در بلا اوفتد

مت کہہ اگر وہ بات ظاہر ہو جاوے — تو کوئی شخص یا آدمی اس سے مصیبت میں مبتلا ہو

بدہقان نادان چہ خوش گفت زن — بدانش سخن گوی یا دم مزن

بیوقوف کسان سے اس کی عورت نے کیا خوب کہا — عقل سے بات کر ورنہ دم نہ مار

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

جاہل کی سلامتی چپ رہنے کے پردہ میں

یکی خوب خلق و خلق پوش بود | که در مصر یکچند خاموش بود
ایک شخص شیریں خصلت والا اور خرقہ پوش تھا | مصر میں چند دن تک چپ رہا

خردمند مردم ز نزدیک و دور | بگردش چو پروانہ جویان نور
عقلمند لوگ نزدیک اور دور سے | اس کے گرد پروانے کی طرح نور ڈھونڈنے والے

تفکر شبی با دل خویش کرد | که پوشیدہ زیر زبان ست مرد
ایک رات اس نے اپنے دل میں غور کیا | کہ مرد کا کمال زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے

اگر من چنین سر بخود در برم | چہ دانند مردم کہ دانشورم
اگر میں اسی طرح اپنا سر جھکائے رکھوں | تو لوگ کیا جانیں کہ میں عقلمند ہوں

سخن گفت و دشمن بدانست و دوست | کہ در مصر نادان تر از وی ہموست
اس نے بات کہی اور دوست اور دشمن نے سمجھا | کہ مصر میں اس سے زیادہ بیوقوف وہی ہے

حضورش پریشان شد و کار زشت | سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
اس کی محفل پریشان اور کام خراب ہو گیا | سفر کیا اور مسجد کے طاق پر لکھا

در آئینہ گر خویشتن دیدمی | بہ بیدانشی پردہ ندریدمی
اگر میں آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھتا | تو بیوقوفی سے اپنا عیب ظاہر نہ کرتا

چنین زشت از آن پردہ برداشتم | کہ خود را نکو روی پنداشتم
اس طرح برا پردہ میں نے اس سے اٹھایا | کہ اپنے آپ کو خوبصورت لیتے اچھا جانا

کم آواز را باشد آوازہ تیز | چو گفتی و رونق نماندت گریز
کم بولنے والے کی آوازہ تیز ہوتی ہے | جب تونے کہا تیری رونق نہ رہی اب تو بھاگ

ترا خامشی ای خداوند ہوش | وقارست و نااہل را پردہ پوش

اے صاحب ہوش تیرے لیے خاموشی | عزت ہے اور بے وقوف کی پردہ پوش

اگر عالمی ہیبت خود مبر | وگر عامی پردۂ خود مدر

اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو | اور اگر عامی ہے تو اپنا پردہ نہ پھاڑ

ضمیر دل خویش منمائی زود | کہ ہرگہ خواہی توانی نمود

اپنے دل کا راز جلدی نہ کہو | کیونکہ جب بھی تو چاہے کہہ سکتا ہے

ولیکن چو پیدا شود راز مرد | بکوشش نشاید نہان بازکرد

لیکن جب مرد کا راز ظاہر ہو جائے | تو پھر کوشش سے بھی پوشیدہ کرنا ناممکن ہے

قلم سر سلطان چہ نیکو نہفت | کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت

قلم نے بادشاہ کا راز کیا اچھی طرح چھپایا | کیونکہ جب تک چاقو نے اس کا سر نہ کاٹا نہ کہا

بہایم خموشند و گویا بشر | پراگندہ گوئی از بہایم بتر

چوپائے خاموش اور آدمی بولنے والے ہیں | بیہودہ باتیں کرنیوالا چوپایوں سے بدتر ہے

چو مردم سخن گفت باید بہوش | وگرنہ شدن چون بہایم خموش

آدمی کی طرح بات ہوش سے کرنی چاہیے | ورنہ چوپایوں کی طرح چپ رہنا بہتر ہے

بنطق ست و عقل آدمی زادہ فاش | چو طوطی سخن گوی نادان خموش

آدمی زادہ عقل اور نطق سے مشہور ہے | طوطی کی طرح بات کرو اور بیوقوف نہ بن

حکایت

یکی ناسزا گفت در وقت جنگ — گریبان دریدند وی را بچنگ

ایک شخص نے جنگ کے وقت بیہودہ باتیں کہیں — لوگوں نے اس کا گریبان چنگل سے پھاڑ دیا

قفا خورده عریان و گریان نشست — جهاندیده‌ای گفتش ای خودپرست

گردنی کھائی روتا ہوا ننگا ہو کر بیٹھا — ایک شخص جہاندیدہ نے اسکو کہا اے خود پرست

چو غنچه گرت بسته بودی دهن — دریده ندیدی چو گل پیرهن

اگر غنچہ کی طرح تیرا منہ بند ہوتا — تو تو پھول کی طرح اپنا پیرہن پھٹا ہوا نہ دیکھتا

سراسیمه گوید سخن بر گزاف — چو طنبور بی مغز بسیار لاف

پریشان آدمی بیہودہ باتیں کرتا ہے — جس طرح طنبور بے مغز بہت شور کرتا ہے

نه بینی که آتش زبانست و بس — به آبی توان کشتنش در نفس

تو نہیں دیکھتا کہ زبان آگ ہے اور بس — اس کو دم بھر میں پانی سے بجھانا چاہیے

اگر هست مرد از هنر بهره‌ور — هنر خود بگوید نه صاحب هنر

اگر آدمی ہنر سے بہرہ ور ہے — تو ہنر خود کہتا ہے نہ کہ ہنر ور

اگر مشک خالص نداری مگوی — گرت هست خود فاش گردد ببوی

اگر تیرے پاس مشک خالص نہیں تو تو نہ کہہ — جو ہے تو اپنی بو سے کھل جائیگی

بسوگند گفتن که زر مغربیست — چه حاجت محک خود بگوید که چیست

قسم کھا کر کہنا کہ سونا مغربی ہے یعنی خالص ہے — اس کی کیا حاجت ہے کسوٹی خود بتلا دیگی

بگویند ازین حرف‌گیران هزار — که سعدی نه اهل است و آمیزگار

اسی سبب سے ہزاروں نکتہ چیں کہتے ہیں — کہ سعدی نالائق اور نہ ملنسار ہے

روا باشد ار پوستینم درند	که طاقت ندارم که مغزم برند
اور روا ہوگا اگر میری پوستین پھاڑیں (یعنی عیب جوئی کریں)	کیونکہ مجھ میں طاقت نہیں کہ میرا مغز کھائیں

حکایت

قصہ

عضد را پسر سخت رنجور بود	شکیب از نهادِ پدر دور بود
عضد الدولہ کا لڑکا سخت بیمار تھا	باپ کی طبیعت سے صبر دور تھا
یکی پارسا گفتش از روی پند	که بگذار مرغانِ وحشی ز بند
ایک پارسا نے نصیحت کے طور پر کہا	کہ گرفتار پرندوں کو چھوڑ دے
قفس‌های مرغِ سحرخوان شکست	که در بند ماند چو زندان شکست
صبح کی بولنے والی چڑیوں کے قفس توڑ دیئے	کون قید میں رہتا ہے جب قید خانہ توڑ دیا جائے
نگهداشت بر طاقِ بستان سرای	یکی نامور بلبلِ خوش سرای
محل کے طاق پر رہنے دی	ایک مشہور گانے والی بلبل
پسر صبحدم سوئی بستان شتافت لڑکا صبح کے وقت باغ کو گیا	جز آن مرغ بر طاقِ ایوان نیافت محل کے طاق پر سوائے اس بلبل کے کسی کو نہ پایا
بخندید کای بلبلِ خوش نفس	تو از گفتِ خود ماندهٔ در قفس
ہنسا کہ اے خوش آواز بلبل	تو اپنی باتوں کی وجہ سے قفس میں رہ گئی ہے
ندارد کسی با تو ناگفته کار	ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
بغیر خاموشی کے ساتھ کوئی کام نہیں رکھتا	لیکن جب تو نے کہا تو اس کی دلیل بیان کر

چو سعدی کہ چندی زبان بستہ بود	ز طعن زبان آوران رستہ بود
سعدی کی طرح جس نے چند دن زبان بند رکھی تھی	اور شاعروں کے طعن سے بچا ہوا تھا
کسی گیرد آرام دل در کنار	کہ از صحبت خلق گیرد کنار
وہی شخص دل کا آرام حاصل کرتا ہے	جو لوگوں کی صحبت سے کنارہ اختیار کرتا ہے
مکن عیب خلق ای خردمند فاش	بہ عیب خود از خلق مشغول باش
اے عقلمند لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر	لوگوں کے عیب سے اپنے عیب کی طرف مشغول رہ
چو باطل سرایند مگمار گوش	چو بی ستر بینی بصیرت بپوش
جب جھوٹ بات کہیں تو کان مت لگا	جب بے پردہ دیکھے تو پردہ پوشی کر

حکایت

قصہ

شنیدم کہ در بزم ترکان مست	مریدی دف و چنگ مطرب شکست
سنا میں نے کہ مست ترکوں کی محفل میں	ایک مرید نے مطرب کا دف و چنگ توڑ دیا
چو چنگش کشیدند حالی بموی	غلامان و چون دف زدندش بروی
چنگ کی طرح اس کے بال پکڑ کر کھینچے	غلاموں نے دف کی طرح اس کے منہ کو پیٹا
شب از درد چوگان و سیلی نخفت	دگر روز پیرش بہ تعلیم گفت
رات کو درد اور طمانچوں کی وجہ سے نہ سویا	دوسرے دن پیر نے اس کو تعلیم دی
نخواہی کہ باشی چو دف روی ریش	چو چنگ ای برادر سر انداز پیش
اگر تو نہیں چاہتا کہ دف کی طرح زخمی منہ ہو	تو چنگ کی طرح اے بھائی اپنا منہ جھکا دے

مثل

مثال

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ | پراگنده نعلین و پرّنده سنگ

دو آدمیوں نے گرد، شور اور لڑائی دیکھی | جوتے اچھلتے اور پتھر اڑتے ہوئے دیکھے

یکی فتنه دید از طرف بر شکست | یکی در میان آمد و سر شکست

ایک شخص نے لڑائی دیکھی اور دوسری طرف ہٹ گیا | ایک شخص ان کے درمیان میں اور سر تڑوایا

کسی خوشتر از خویشتن دار نیست | که با خوب و زشت کسش کار نیست

کوئی شخص اپنے آپ کو بچا ہوا سے اچھا نہیں | کہ اس کو کسی کے برے طرح سے کام نہیں

ترا دیده در سر نهادند و گوش | دهن جای گفتار و دل جای هوش

تیری آنکھیں اور کان سر میں لگائے | منہ بولنے کے لئے اور دل ہوش کی جگہ ہے

مگر باز دانی نشیب از فراز | نگویی که این کوته است آن دراز

تاکہ پستی سے بلندی کو جدا جانے | تو یہ نہ کہو کہ یہ چھوٹا ہے اور بڑا ہے

حکایت در معنی خاموشی و آفت بسیار سخنی

چپ رہنے کے آرام کی حقیقت اور بہت باتیں کرنے کی مصیبت کے بیان میں

چنین گفت پیری پسندیده هوش | خوش آید سخنهای پیران بگوش

ایک عقلمند بوڑھے نے یہ کہا ہے | بوڑھے لوگوں کی باتیں کانوں کو بھلی معلوم دیتی ہیں

که در هند رفتم بکنجی فراز | چه دیدم چو یلدا سیاهی دراز

کہ میں ہندوستان میں ایک کنارہ کی طرف گیا | کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حبشی اندھیری رات کی طرح لمبا کھڑا

در آغوش او دختری چون قمر — فرو برده دندان به لبهاش در

اس کی گود میں ایک لڑکی ماہتاب کی طرح تھی — اور اس کے لبوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتا تھا

چنان تنگش آورده اندر کنار — که پنداری اللیل یغشی النهار

اس طرح اس کو اپنی گود میں دبایا ہوا تھا — کہ جانے کہ رات دن کو چھپائے ہوئے ہے

مرا امر معروف دامن گرفت — فضول آتشی گشت و در من گرفت

امر معروف نے میرا دامن پکڑا — فضول آگ بھڑکی اور میرے دامن کو لگی

طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ — که ای ناخدا ترس بی نام و ننگ

میں نے آگے پیچھے سے پتھر اور لکڑی تلاش کی — اور کہا اے خدا سے بے خوف بے نام و بے شرم

به تشنیع و دشنام و آشوب و زجر — سپید از سیاه فرق کردم چو فجر

طعنے گالیاں اور شور اور جھڑکی سے — صبح کی طرح سیاہ کو سفید سے علیحدہ کر دیا

شد آن ابر ناخوش ز بالای باغ — پدید آن بیضه از زیر زاغ

وہ ناخوش بادل باغ کے اوپر سے ہٹا — اور وہ انڈا کوے کے نیچے سے ظاہر ہوا

ز لاحولم آن دیو هیکل بجست — پری پیکر اندر من آویخت دست

میرے لاحول سے وہ شیطان صورت بھاگا — اس پری چہرہ لڑکی نے میرے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے

که ای زرق سجادهٔ دلق پوش — سیه کار دنیا خر دین فروش

کہ اے مکر کے مصلے اور مکر کی گدڑی والے — گناہگار دنیا کے خریدنے اور دین کے فروخت کرنیوالے

مرا عمرها دل ز کف رفته بود — برین شخص و جان بر وی آشفته بود

ایک مدت سے میرا دل ہاتھ سے گیا ہوا تھا — اس شخص پر اور میری جان اس پر شیفتہ تھی

کنون پخته شد لقمهٔ خام من | که گرمش بدر کردی از کام من

اب جبکہ میرا کچا لقمہ پک گیا تھا | تو نے میرے تالوسے گرم ہی اس کو باہر کر دیا

تظلم بر آورد و فریاد خواند | که شفقت برافتاد و رحمت نماند

اس عورت نے نالہ و فریاد شروع کیا | مہربانی جاتی رہی اور رحمت باقی نہ رہی

نماند از جوانان کسی دستگیر | که بستاندم داد ازین مرد پیر

کہ کوئی بھی جوانوں میں مددگار نہیں رہا | کہ اس بوڑھے آدمی سے میرا بدلہ لے

که شرمش نیاید ز پیری همی | زدن دست در ستر نامحرمی

کہ اس کو اس بڑھاپے میں شرم نہیں آتی | ایک نامحرم عورت کے پردہ میں ہاتھ مارنے سے

همی کرد فریاد و دامن بچنگ | مرا مانده سر در گریبان ز ننگ

یہ فریاد کرتی تھی اور میرا دامن اس کے ہاتھ میں تھا | اور شرم سے میرا سر گریبان میں تھا

برون رفتم از جامه در دم چو سیر | که ترسیدم از زجر برنا و پیر

میں ایک لمحہ میں لہسن کی طرح کپڑوں سے باہر ہوگیا | کیونکہ جوانوں اور بوڑھوں کی ملامت سے ڈرتا تھا

برهنه دوان رفتم از پیش زن | که در دست او جامه بهتر که من

میں عورت کے آگے سے ننگا بھاگ گیا | کیونکہ اس کے ہاتھ میں میرا جامہ بہتر نہ کہ میں

پس از مدتی کرد بر من گذار | که میدانیم گفتمش زینهار

ایک مدت کے بعد وہ میرے سامنے (پاس) آئی | کہ مجھ کو تو جانتا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں

که من توبه کردم بدست تو بر | که گرد فضولی نگردم دگر

میں نے تیرے ہاتھ پر توبہ کی | کہ فضول کاموں کے گرد پھر نہ پھروں گا

کسی را نباید چنین کار پیش ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ با عاقل نشیند پس کار خویش

کسی کو یہ معاملہ پیش نہیں آتا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ جو کہ اپنے کام کے پیچھے عقلمندوں کے پاس بیٹھتا ہے

ازین شنعت این پند بر داشتم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ دگر دیدہ نادیدہ انگاشتم

اس رسوائی سے میں نے یہ نصیحت حاصل کی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ دوسری دفعہ دیکھے ہوئے معاملہ کو بے دیکھا ہوا سمجھا

گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چو سعدی سخن گوی ورنہ خموش

اگر تجھ میں عقل رائے تدبیر اور ہوش ہے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ تو سعدی کی طرح بات کر ورنہ خاموش رہ

حکایت در فضیلت ستر پوشی

پردہ پوشی کی فضیلت کے بیان میں

یکی پیش داؤد طائی نشست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ دیدم فلان صوفی افتادہ مست

ایک شخص داؤد طائی کے پاس بیٹھا اور کہا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ میں نے فلاں صوفی کو مست پڑا ہوا دیکھا

قی آلودہ دستار و پیراہنش ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ گروہی سگان حلقہ پیرامنش

اس کا کرتہ اور پگڑی قے میں بھرا ہوا تھا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ اور کتوں کا ایک گروہ اس کے گرد جمع تھا

چو فرخندہ خوی این حکایت شنید ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ز گویندہ ابرو بہم در کشید

جب اس مبارک خصلت نے یہ قصہ سنا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ تو کہنے والے پہ ناراض ہوئے

زمانی بر آشفت و گفت ای رفیق ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ بکار آید امروز یار شفیق

کچھ دیر خفا رہے پھر کہا اے مہربان ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ آج کے دن مہربان دوست کام آتا ہے

برو زان مقام شنیعش بیار ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ در شرع نہی است و بر خرقہ عار

جا اور اس کو برے مقام سے اس کو لے آ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کیونکہ جو کام اس نے کیا ہے شرع میں منع اور فقیری کیلئے عار

بپیشش برآور چو مردان کہ مست ۔ عنان طریقت ندارد بدست

مردوں کی طرح اس کو پیٹھ پر لا کیونکہ مدہوش ۔ اختیار کی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا

نیوشندہ شد زین سخن تنگدل ۔ بفکرت فرو رفت چون خر بگل

سننے والا اس بات سے آزردہ ہوا ۔ سوچ میں پھنس گیا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنستا ہے

نہ یارا کہ فرمان نگیرد بگوش ۔ نہ زہرہ کہ مست اندر آرد بدوش

نہ اس بات کی طاقت کہ حکم کو نہ سنے ۔ اور نہ ہمت کہ مدہوش کو کندھوں پہ اٹھا کر لائے

زمانی بپیچید درمان ندید ۔ رہ سرکشیدن ز فرمان ندید

کچھ دیر پیچ و تاب کھاتا رہا اور علاج نہ دیکھا ۔ اور حکم سے سرتابی کرنیکا راستہ نہ پایا

میان بست بی اختیارش بدوش ۔ درآورد و شہری برو عام جوش

کمر باندھی اور اس کو بے اختیار کندھوں پہ ۔ اٹھا کر لایا اور شہر والوں نے اس پر شور کیا

یکی طعنہ میزد کہ درویش بین ۔ زہی پارسائی و تقوی و دین

ایک طعنہ دیتا تھا کہ فقیر کو دیکھو ۔ کیا خوب پارسائی تقوی اور دین ہے

یکی صوفیان بین کہ می خوردہ اند ۔ مرقع بہ سیکی گرو کردہ اند

ایک کہتا تھا صوفیوں کو دیکھو کہ شراب پی ہے ۔ اور گدڑی کو شراب کے عوض میں گرو رکھا ہے

اشارت کنان این و آن را بدست ۔ کہ این سرگرانست و آن نیم مست

اس کو اس کو ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے ۔ کہ یہ مدہوش ہے اور وہ نیم مست ہے

بگردن بر از جور دشمن حسام ۔ بہ از شنعت شہر و جوش عوام

گردن پر دشمن کے ظلم سے تلوار ۔ بہتر ہے شہر کی طعنہ زنی اور عام لوگوں کے جوش سے

بلا خورد و روزی بمحنت گذاشت
غم کھایا اور ایک دن محنت میں گذارہ

بنا کام مرہم بجائی که داشت
آخر اس کو مناسب جگہ پر لے گیا تھا

شب از شرمساری و فکرت نخفت
رات بھر شرمندگی اور فکر سے نہ سویا

بخندید طائی دگر روز و گفت
دوسرے دن طائی ہنسے اور فرمایا

مریز آبروی برادر بکوی
بھائی کی آبرو گلی میں نہ گرا

که دهرت نریزد بشهر آبروی
کہ زمانہ تیری آبرو شہر میں گرا

حکایت

قصہ

بد اندر حق مردم نیک و بد
نیک اور بد لوگوں کے حق میں

مگوی ای جوانمرد صاحب خرد
اے جوانمرد صاحب عقل نہ کہو

که بدمرد را خصم خود می‌کنی
کیونکہ برے آدمی کو اپنا دشمن بناتا ہے

وگر نیک مرد است بد می‌کنی
اور اگر نیک مرد ہے تو تو برا کرتا ہے

ترا هر که گوید فلان کس بد است
تجھے جو شخص کہے کہ فلاں آدمی برا ہے

چنان دان که در پوستین خود است
تو یہ سمجھ کہ وہ اپنی عیب گوئی میں ہے

که فعل فلان را بباید بیان
کیونکہ فلاں شخص کے فعل کے ثبوت کیلئے کافی بیان چاہئے

وزین فعل بد می‌ترا باید عیان
اور اس سے تو فعل بد نیک رہا ہے

به بد گفتن خلق چون دم زدی
لوگوں کی برائی بیان کرنے میں جب تونے دم مارا

اگر راست گوئی سخن هم بدی
اگر تو سچ بھی کہے تو یہ برائی ہے

حکایت

قصہ

زبان کرد شخصی بغیبت دراز — بدو گفت داننده‌ای سرفراز

ایک شخص نے بدگوئی میں زبان لمبی کی — اس کو ایک سربلند عقلمند نے کہا

که یاد کسان پیش من بد مکن — مرا بدگمان در حق خود مکن

کہ لوگوں کو میرے سامنے برائی سے یاد نہ کر — اور اپنے حق میں مجھے بدگمان نہ بنا

گرفتم ز تمکین او کم بود — نخواهد بجاه تو اندر فزود

میں نے فرض کیا کہ تو نے اس کا مرتبہ کم کر دیا — لیکن تیری عزت میں بھی زیادتی نہ ہوئی

حکایت

قصہ

کسی گفت و پنداشتم طیبت است — که دزدی بسامان‌تر از غیبت است

کسی نے کہا اور میں نے اس کو مذاق سمجھا — کہ چوری کرنا غیبت سے بہتر ہے

بدو گفتم ای یار آشفته هوش — شگفت آمد این داستانم بگوش

میں نے اس سے کہا کہ اے یار پریشان ہوش والے — یہ بات میرے کان کو تعجب معلوم دیتی ہے

به ناراستی در چه بینی بهی — که بر غیبتش مرتبت می‌نهی

چوری میں تو کیا بھلائی دیکھتا ہے — کہ اس کا مرتبہ غیبت سے زیادہ بیان کرتا ہے

بلی گفت دزدان تهور کنند — به بازوی مردی شکم پر کنند

کہا ہاں چور بہادری کرتے ہیں — اور بہادری سے پیٹ پالتے ہیں

نہ غیبت کن ناسزاوار مرد	کہ دیوان سیا کرد چیزی نخورد
نہ کہ غیبت کرنے والے نالایق مرد کی طرح	نامہ اعمال کو سیاہ کیا اور کوئی چیز نہ کھائی

حکایت

قطعہ

مرا در نظامیہ ادرار بود	شب و روز تلقین و تکرار بود
مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ مقرر تھا	رات دن تعلیم و تکرار سے کام تھا
مر استاد را گفتم ای پر خرد	فلان یار بر من حسد می برد
میں نے استاد سے کہا کہ اے عقلمند	کہ فلاں دوست مجھ پر حسد کرتا ہے
چو من داد معنی دہم در حدیث	برآید بہم اندرون خبیث
جب میں حدیث میں معنے بیان کرتا ہوں	تو خبیث آدمی کا دل آزردہ ہوتا ہے
شنید این سخن پیشوای ادب	بہ تندی برآشفت گفت ای عجب
استاد نے یہ بات سنی	بہت خفا ہوا اور کہا کہ تعجب ہے
حسودی پسندت نیاید ز دوست	ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
دوست سے حسد کرنا تجھ کو پسند نہیں آتا	میں نہیں جانتا کہ کس نے تجھ کو کہا ہے کہ غیبت اچھی ہے
گر او راہ دوزخ گرفت از خسی	ازین راہ دیگر تو در وی رسی
اگر اس نے کمینہ پن سے دوزخ کی راہ لی	تو تو اس دوسری راہ (غیبت) سے دوزخ میں پہنچیگا۔

حکایت

قطعہ

کسی گفت حجاج خونخوارہ ایست | دلش ہمچو سنگ سیاہ پارہ ایست

ایک شخص نے کہا کہ حجاج بن یوسف ظالم ہے | اس کا دل سیاہ پتھر کے ٹکڑے کی طرح ہے

نترسد ہمی ز آہ و فریاد خلق | خدایا تو بستان ازو داد خلق

لوگوں کی آہ و فریاد سے نہیں ڈرتا | اے خدا تو اس سے خلق کا انصاف ہ بدلہ لے

جہاندیدۂ پیر دیرینہ زاد | جوان را یکی پند پیرانہ داد

ایک جہاندیدہ پورانی طبیعت کے بوڑھے نے | جوان کو ایک نصیحت بوڑھوں والی دی

کزو داد مظلوم مسکین او | بخواہند و از دیگران کین او

کہ اس حجاج سے مسکین لوگوں کا بدلہ | چاہینگے (قیامت کے روز) اور دوسرے لوگوں سے اس کا بدلہ

تو دست از وی و روزگارش بدار | کہ خود زیر دستش کند روزگار

تو اس سے اور اس کے زمانے سے ہاتھ اٹھا | کیونکہ زمانہ خود اس کو عاجز کر دے گا

نہ بیداد ازو بہرہ مند آمدم | نہ نیز از تو غیبت پسند آمدم

مجھ کو اس کا ظلم پسند نہیں آیا | اور نہ تجھ سے اس کی بدگوئی پسند آئی

بدوزخ برد مدبری را گناہ | کہ پیمانہ پر کرد و دیوان سیاہ

اس بدبخت کو گناہ دوزخ میں بھیجیگا | کہ زندگی آخر کی اور نامہ اعمال کو سیاہ کیا

دگر کس بغیبت پسش می رود | مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

دوسرا آدمی بدگوئی کے باعث اسکے پیچھے دوڑتا ہے | تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ از پارسایان یکی ۔ بطیبت بخندید با کودکی
سنا میں نے کہ نیک لوگوں میں سے ایک شخص ۔ مذاق کے ساتھ ایک لڑکے سے ہنسا

دگر پارسایان خلوت نشین ۔ بعیبش فتادند در پوستین
دوسرے پارسا خلوت نشین لوگوں نے ۔ پوشیدگی میں اس کی پوستین میں گر پڑے (بدگوئی کی)

بآخر نماند این حکایت نهفت ۔ بصاحب نظر باز گفتند و گفت
آخر یہ بات پوشیدہ نہ رہی ۔ اس صاحب نظر سے لوگوں نے کہا (اس نے جواب دیا)

مدر پرده بر یار شوریده حال ۔ نه طیبت حرامست و غیبت حلال
پریشان حال دوست کا پردہ نہ پھاڑ ۔ مذاق حرام نہیں اور غیبت حلال نہیں

حکایت

قطعہ

بطفلی درم رغبت روزه خاست ۔ ندانستمی چپ کدامست و راست
بچپن میں مجھ کو روزہ رکھنے کا شوق ہوا ۔ اور مجھے نیک و بد میں تمیز نہیں تھی

یکی عابد از پارسایان کوی ۔ همی شستن آموختم دست و روی
گلی کے نیک لوگوں میں سے ایک عابد ۔ مجھ کو ہاتھ منہ دھونا سکھلاتا تھا

که بسم الله اول بسنت بگوی ۔ دوم نیت آرد سوم کف بشوی
کہ پہلے سنت کے مطابق بسم اللہ کہو ۔ دوسری بار نیت کر اور تیسری بار ہتھیلی دھو

پس آنگه دهن شوی و بینی سه بار ۔ مناخر بانگشت کوچک بخار
پھر اس کے بعد منہ دھو اور تین بار ناک میں پانی ڈال ۔ اور نتھنوں کو چھوٹی انگلی سے کھجلا

بسبابہ دندان پیشین ممال
کہ نہی است در روزہ بعد از زوال

اور شہادت کی انگلی سے آگے کے دانت مل
کیونکہ روزہ کی حالت میں بعد زوال آفتاب مسواک منع ہے

وز آن پس سہ مشت آب بر روی زن
ز رستنگہ موی سر تا ذقن

اس کے بعد تین چلو پانی منہ پر ڈال
سر کے بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک

دگر دستہا تا بمرفق بشوی
ز تسبیح و ذکر آنکہ دانی بگوی

پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو
اور تسبیح و ذکر جو کچھ کہ تو جانے پڑھ

دگر مسح سر بعد از آن غسل پای
ہمین است ختمش بنام خدای

پھر سر کا مسح اور اس کے بعد پاؤں دھو
یہی ہے اور اس کا خاتمہ اللہ کے نام پر ہو

کس از من نداند درین شیوہ بہ
نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ

کوئی مجھ سے بہتر اس طریق کو نہیں جانتا
تو نہیں جانتا کہ گاؤں کا بوڑھا فرتوت ہو گیا مسلوب العقل

شنید این سخن دہخدائی قدیم
بشورید و گفت ای خبیث رجیم

اس بات کو گاؤں کے قدیم مالک نے سنا
غصہ ہوا اور کہا کہ اے مردود بد کار

نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست
بنی آدم مردہ خوردن رواست

تو نے نہیں کہا کہ روزہ میں مسواک کرنا منع ہے
کیا اولاد آدم کو مردہ کھانا یعنی غیبت کرنا روا ہے

دہان گو ز ناگفتنیہا نخست
بشوی کہ از خوردنیہا بشست

منہ کو پہلے ناگفتہ باتوں سے (یعنی غیبت وغیرہ سے)
دھو یہ بہتر ہے بجائے اس کے کھانے کے بعد منہ دھویا

کسی را کہ نام آمد اندر میان
بہ نیکوترین نام و نعتش بخوان

جس شخص کا نام درمیان میں آیا
تو نہایت بہتری کے ساتھ اس کا نام لے اور اس کی تعریف کر

چو همواره گوئی که مردم خراند — مبر ظن که نامت چو مردم برند

جب تو ہمیشہ کہے کہ لوگ گدھے ہیں — تو یہ گمان نہ کر کہ وہ پھر لوگ تجھ کو آدمی کہیں گے

چنان گوی سیرت بکوی اندرم — که گفتن توانی بروی اندرم

میری ایسی خصلت گلی میں بیان کر — جو تو میرے منہ پر بھی کہہ سکے

وگر شرمت از دیدهٔ ناظر است — نه ای بی بصر غیب دان حاضر است

اگر تجھ کو دیکھنے والے کی آنکھ سے شرم ہے — تو تو اندھا نہیں غیب‌دان یعنی خدا حاضر ہے

نیاید همی شرمت از خویشتن — کز او فارغ و شرم داری ز من

تجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی — کہ خدا سے تو بے پرواہ ہے اور مجھ سے شرم کرتا ہے

حکایت

قصہ

طریقت شناسان ثابت قدم — بخلوت نشستند چندی بهم

ثابت قدم طریقت کے جاننے والے — چند آدمی خلوت میں اکٹھے بیٹھے تھے

یکی زان میان غیبت آغاز کرد — در ذکر بیچاره‌ ای باز کرد

ایک نے ان میں سے غیبت شروع کی — اور ایک بیچارہ کے ذکر کا دروازہ کھولا

کسی گفتش ای یار شوریده رنگ — تو هرگز غزا کرده ‌ای در فرنگ

ایک شخص نے اس کو کہا کہ ایک یار پریشان حال — تو نے کبھی فرنگستان میں لڑائی کی ہے

بگفت از پس چار دیوار خویش — همه عمر ننهاده ام پای پیش

اس نے کہا اپنی چار دیواری سے — میں نے تمام عمر اپنا پاؤں آگے نہیں رکھا

چنین گفت درویش صادق نفس
درویش صادق نفس نے کہا
ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ میں نے ایسا بدنصیب کوئی شخص نہیں دیکھا

کہ کافر ز پیکارش ایمن نشست
کہ کافر تو اس کی لڑائی سے محفوظ رہا
مسلمان ز جور زبانش نرست
لیکن مسلمان اس کی زبان کے ظلم سے نہ چھوٹا

حکایت

چہ خوش گفت دیوانۂ مرغزی
شہر مرغز کے رہنے والے ایک دیوانہ نے کیا عمدہ بات کہی
حدیثی کزان لب بدندان گزی
ایسی بات کہ تو اس کو اپنے ہونٹوں اور دانتوں سے کاٹے

من ار نام مردم بزشتی برم
میں اگر لوگوں کا نام برائی سے لوں
نگویم بجز غیبت مادرم
(تو چاہیے) تو سوائے اپنی ماں کی غیبت کے کچھ نہ کہوں

کہ دانند پروردگان خرد
کیونکہ عقلمند جانتے ہیں
کہ طاعت ہمان بہ کہ مادر برد
کہ عبادت وہی اچھی ہے جس کا ثواب ماں کو پہنچے

رفیقی کہ غائب شد ای نیکنام
اے نیک نام جو دوست کہ پوشیدہ ہو گیا مر گیا
دو چیز است ازو بر رفیقان حرام
تو اس سے دو چیزیں (رفیقوں) پر حرام ہیں

یکی آنکہ مالش بباطل خورند
ایک یہ کہ ناحق اس کا مال کھا جائیں
دوم آنکہ نامش بزشتی برند
دوم یہ کہ اس کا نام برائی کے ساتھ لیں

ہر آن کو برد نام مردم بعار
وہ شخص جو لوگوں کا نام برائی سے لیتا ہے
تو چشم نکوئی ازوی مدار
تو تو اس سے نیک کہنے کی امید نہ رکھ

که اندر قفای تو گوید همان — که پیش تو گفت از پس مردمان

کیونکہ تیرے پیچھے وہی بات کہتا ہے — جو کہ تیرے سامنے اس نے لوگوں کے پیچھے کہی

کسی پیش من در جهان عاقل است — که مشغول خود وز جهان غافل است

میرے نزدیک وہ شخص جہان میں عقلمند ہے — جو اپنے آپ میں مشغول اور جہان سے غافل ہے

حکایت

قصہ

سه کس را شنیدم که غیبت رواست — چو زین در گذشتی چهارم خطاست

میں نے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت روا ہے — جب اس سے تو گذرا تو چہارم گناہ ہے

یکی پادشاه ملامت پسند — کز او بر دل خلق بینی گزند

ایک ملامت پسند بادشاہ — کہ اس سے لوگوں کے دل پر تو تکلیف دیکھے

حلال است ازو نقل کردن خبر — مگر خلق باشند ازو بر حذر

اس کی بری بات بیان کرنا حلال ہے — تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں

دوم پرده بر بی حیائی متن — که خود می درد پرده خویشتن

دوم اس بے حیا پر پردہ نہ ڈال — جو اپنا پردہ خود پھاڑتا ہے (یعنی اپنے عیب ظاہر کرتا ہے)

ز حوضش مدار ای برادر نگاه — که او می در افتد بگردن بچاه

اس کے حوض سے کو اے بھائی گناہ خیال نہ کر — کیونکہ وہ خود گردن کے بل کنوئیں میں گرتا ہے

سوم کژ ترازوی ناراستگوی — ز فعل بدش هر چه دانی بگوی

سوم کم تولنے والا جھوٹا — اس کی برائی کے متعلق جو کچھ تو جانے بیان کر

حکایت

	قصہ
شنیدم کہ دزدی درآمد ز دشت	بدروازۂ سیستان برگذشت
سنا میں نے ایک چور جنگل سے آیا	اور سیستان کے دروازہ پر گذرا
چو چیزی خرید از بقالی کوی	ز ماکول و طعمی کہ بایستش اوی
جب اس نے گلی کے بنئے سے کچھ چیزیں خریدیں	کھانے وغیرہ کے متعلق جن کو وہ پسند کرتا تھا
بدزدید بقال از و نیم دانگ	برآورد دزد سیہ کار بانگ
بنئے نے اس میں سے آدھا دانگ چرا لیا	اور گنہگار چور نے ایک شور مچایا
خدایا تو شب رو بآتش مسوز	کہ رہ میزند سیستانی بروز
اے خدا تو چور کو آگ میں جلا	کہ ایک سیستانی دن کو چوری کرتا ہے

حکایت

	قصہ
یکی گفت با صوفی با صفا	ندانی فلانت چہ گفت از قفا
ایک شخص نے ایک باصفا صوفی سے کہا	تو نہیں جانتا کہ فلاں شخص نے تیرے پیچھے کیا کہا
بگفتا خموش ای برادر بخفت	ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
اس نے کہا اے بھائی خاموش سو رہ	نہ جاننا بہتر ہے کہ دشمن نے کیا کہا
کسانیکہ پیغام دشمن برند	ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند
جو شخص دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں	وہ بیشک دشمن سے زیادہ دشمن ہیں

نیارست دشمن جفا گفتنم	چنان کز شنیدن بلرزد تنم
دشمن مجھ پر ظلم نہ کرے گا	(ایسی باتوں سے پہنچنے سے) کہ جنکے سننے سے میرا بدن کانپے
تو دشمن تری کآوری بر دہان	کہ دشمن چنین گفت اندر نہان
تو زیادہ دشمن ہے جو منہ پر لاتا ہے	کہ دشمن نے پوشیدہ طور پر یہ کہا ہے
سخن چین کند تازہ جنگ قدیم	بخشم آورد نیک مرد سلیم
غیبت کرنیوالا پرانی لڑائی کو تازہ کرتا ہے	اور نیک اچھی طبیعت والے آدمی کو غصہ میں لاتا ہے
ازان ہمنشین تا توانی گریز	کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز
ایسے ہمنشین سے جہاں تک ہوسکے گریز کر	کہ جس نے سوئے ہوئے فتنہ کو کہا کہ اٹھ
سیاہ چال و مرد اندرو بستہ پای	بہ از جای فتنہ بردن بجای
اندھیرا کنواں اور آدمی اس کے اندر پاؤں بندھے ہوئے	بہتر ہے فساد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانیسے
میان دو تن جنگ چون آتش است	سخن چین بدبخت ہیزم کش است
دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی مثل ہے	اور چغلخور بدبخت اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہے

حکایت

قصہ

فریدون وزیری پسندیدہ داشت	کہ روشن دل و دوربین دیدہ داشت
فریدون بادشاہ کا ایک بہتر وزیر تھا	صاف دل انجام کو دیکھنے والا آنکھیں رکھتا تھا
رضای حق اول نگہداشتی	دگر پاس فرمان شہ داشتی
اللہ تعالی کی رضا کو پہلے نگاہ رکھتا تھا	اور پھر بادشاہ کے حکم کی عزت کرتا تھا

نهد عامل سفله بر خلق رنج — که تدبیر ملک است و توفیر گنج

کمینہ حاکم رعایا کو تکلیف دیتا ہے — کہ اس سے ملک کی بھلائی اور خزانہ کی زیادتی ہے

اگر جانب حق نداری نگاه — گزندت رساند هم از پادشاه

اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ نہیں رکھتا — تو وہ تجھ کو بادشاہ کی طرف سے بھی ضرر پہنچائے

یکی رفت پیش ملک بامداد — که هر روزت آسایش و کام باد

ایک شخص صبح کے وقت بادشاہ کے پاس گیا — کہ تیرا ہر روز آسودہ اور تیرا مقصد حاصل ہو

غرض مشنو از من نصیحت پذیر — ترا در نهان دشمن است این وزیر

میری غرض نہ سن بلکہ مجھ سے نصیحت قبول کر — کہ تیرا یہ وزیر پوشیدگی میں تیرا دشمن ہے

کس از خاص لشکر نماندست و عام — که سیم و زر از وی نکردست وام

کوئی شخص بھی لشکر عام اور خاص سے نہیں رہا — کہ جس نے سونا چاندی اس سے قرض نہیں لیا

بشرطی که چون شاه گردن فراز — بمیرد دهند آن زر و سیم باز

اس شرط پر کہ جب بادشاہ بلند مرتبہ — مر جائے تو اس سونا چاندی کو واپس ادا کریں

نخواهد ترا زنده آن خودپرست — مبادا که نقدش نیاید بدست

وہ خود پرست تیری زندگی نہیں چاہتا — ایسا نہ ہو کہ اس کی نقدی اس کو نہ ملے

یکی سوی دستور دولت پناه — بچشم سیاست نگه کرد شاه

ایک بار وزیر دولت پناہ کی طرف — بادشاہ نے رعب کی نظر سے دیکھا

که در صورت دوستان پیش من — بخاطر چرائی بداندیش من

کہ دوستوں کی شکل سے میرے سامنے — دل میں میرا تو کیوں دشمن ہے

زمین پیش تختش ببوسید و گفت ‏ ‏ چو پرسیدی اکنون نشاید نهفت

وزیر نے اس کے تخت کے آگے کی زمین چومی اور کہا ‏ ‏ جب تو نے پوچھا ہے تو اب چھپانا نہیں چاہیے

چنین خواہم ای نامور پادشاہ ‏ ‏ کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ

اے نامور بادشاہ میں ایسا چاہتا ہوں ‏ ‏ کہ لوگ ہمیشہ تیری بھلائی چاہیں

چو مرگت بود وعدۂ سیم من ‏ ‏ بقایت نخواہند از بیم من

جب تیری موت میرے روپیہ کا وعدہ ہو ‏ ‏ تو وہ تیری سلامتی زیادہ نہ چاہیں گے میرے خوف سے

نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز ‏ ‏ سرت سبز خواہند و عمرت دراز

تو نہیں چاہتا کہ لوگ خلوص اور نیاز سے ‏ ‏ تیرا سرسبز ہونا اور تیری عمر کا زیادہ ہونا چاہیں

غنیمت شمارند مردان دعا ‏ ‏ کہ جوشن بود پیش تیر بلا

مرد دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں ‏ ‏ کیونکہ دعا تیر بلا کے لیے جوشن (زرہ) ہوتی ہے

پسندید از و شہریار آنچہ گفت ‏ ‏ گل رویش از تازگی بر شگفت

بادشاہ نے پسند کیا جو کچھ اس نے کہا ‏ ‏ اس کا روز بروز چہرہ تازگی سے شگفتہ ہوا

ز قدر و مکانی کہ دستور داشت ‏ ‏ مکانش بیفزود و قدرش نکاست

مرتبہ اور درجہ سے جو کہ وزیر کا تھا ‏ ‏ اس کا مرتبہ بڑھا دیا اور اس کا رتبہ کم نہ کیا

ندیدم ز غماز سرگشتہ تر ‏ ‏ نگون طالع و بخت برگشتہ تر

میں نے چغلخور سے زیادہ پریشان کسی کو نہ دیکھا ‏ ‏ اوندھے نصیب والا اور زیادہ بدنصیب

ز نادانی و تیرہ رائی کہ اوست ‏ ‏ خلاف افگند در میان دو دوست

نادانی اور بداندیشی سے کہ جو اس کو ہے ‏ ‏ وہ دوستوں کے درمیان اختلاف ڈالتا ہے

کند این و آن خوش دگرباره دل — وی اندر میان کوربخت و خجل

پھر اور وہ دونوں دوست دشمن کا دوسری دفعہ دل خوش کرے — اور وہ چغلخور درمیان میں بدنصیب شرمندہ ہے

میان دو کس آتش افروختن — نہ عقل است و خود درمیان سوختن

دو شخصوں کے درمیان آگ کا جلانا — عقلمندی نہیں اور خود درمیان انکے جلنا

چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید — کہ از ہر کہ عالم زبان درکشید

سعدی کی طرح اس شخص نے خلوت کا مزہ اٹھایا — کہ جس نے جہان والوں سے زبان بند کر لی

بگوی آنچہ دانی سخن سودمند — وگر ہیچکس را نیاید پسند

فائدہ مند بات جو تو جانتا ہے بیان کر — اگرچہ وہ کسی کو پسند نہ آئے

کہ فردا پشیمان برآرد خروش — کہ آوخ چرا حق نکردم بگوش

کیونکہ کل وہ پشیمان ہو کر شور مچائیگا — کہ ہائے کیوں میں سچی بات کو نہ سنا

حکایت

قصہ

زن خوب فرمانبر پارسا — کند مرد درویش را پادشاہ

تابعداری کرنے والی نیک عورت — فقیر مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

برو پنج نوبت بزن بر درت — چو یاری موافق بود در برت

جا اور پانچوں وقت نوبت اپنے دروازہ پر بجا — جبکہ موافق یار تیری بغل میں ہو

ہمہ روز اگر غم خوری غم مدار — چو شب غمگسارت بود در کنار

اگر تمام دن تو غم کھاتا ہے تو فکر مت کر — جبکہ رات کو تیرا غمگسار تیری گود میں ہو

کرا خانہ آباد و ہمخانہ دوست — خدا را برحمت نظر سوی اوست

جس کا گھر آباد ہے اور بیوی دوست ہے — تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی نظر اس کی طرف ہے

چو مستور باشد زن خوبروی — بدیدار او در بہشت است شوی

جو خوبصورت عورت پردہ نشین ہو — تو اس کے دیدار سے شوہر بہشت میں ہے

کسی برگرفت از جہان کام دل — کہ یکدل بود با وی آرام دل

اس شخص کا جہان سے مقصد حاصل ہوا — کہ اس سے اس کا معشوق ایک دل ہو

اگر پارسا باشد و خوش سخن — نگہ در نکوئی و زشتی مکن

اگر عورت نیک اور خوش کلام ہو — تو اس کی خوبصورتی و بدصورتی پر خیال نہ کر

زن خوش منش دلنشان تر کہ خوب — کہ آمیزگاری بپوشد عیوب

نیک خصلت عورت خوبصورت عورت سے بہتر ہے — کیونکہ موافقت عیبوں کو چھپا دیتی ہے

چو حلوا خورد سرکہ از دست شوی — نہ حلوا خورد سرکہ اندودہ روی

شوہر کے ہاتھ سے حلوا کی طرح سرکہ کھالے — نہ کہ حلوا کو ترش روئی سے کھائے

ببرد از پری چہرۂ زشت خوی — زن دیو سیمای خوش طبع گوی

بری مزاج والی خوبصورت عورت سے مرتبہ لیجاتی ہے — بد شکل عورت اچھی مزاج والی

دلارام باشد زن نیکخواہ — ولیکن زن بد خدایا پناہ

نیک خواہ عورت دل کے لیے باعث آرام ہوتی ہے — لیکن بری عورت سے خدایا محفوظ رکھ

چو طوطی کلاغش بود ہم نفس — غنیمت شمارد خلاص از قفس

جب طوطی کا ہمنشین کوا ہو — تو وہ قید سے چھوٹنا غنیمت جانتا ہے

سر اندر جہان نہ بآوارگی
جہان میں سر آوارگی کے ساتھ رکھ (یعنی سفر کر)
وگرنہ بنہ دل بہ بیچارگی
ورنہ دل کو بیچارگی کے ساتھ رکھ دے (صبر کر)

بہ زندان قاضی گرفتار بہ
قاضی کے قید خانہ میں قید ہونا بہتر ہے
کہ در خانہ دیدن بر ابرو گرہ
کہ گھر میں ابروؤں پہ گرہ دیکھے

سفر عید باشد بران کدخدای
اس گھر والے کے لیے سفر کرنا عید ہے
کہ بانوی زشتش بود در سرای
کہ اس کے گھر میں بری بیوی ہو

در خرمی بر سرائی ببند
اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر
کہ بانگ زن از وی برآید بلند
کہ جس میں سے عورت کی آواز بلند آتی ہو

چو زن راہ بازار گیرد بزن
جب عورت بازار میں جائے تو اس کو مار
وگرنہ تو در خانہ بنشین چو زن
ورنہ تو گھر میں عورت بن کر بیٹھ

اگر زن ندارد سوی مرد گوش
اگر عورت مرد کی بات نہ سنے
سراویل کحلیش در مرد پوش
تو اس کا سرمئی رنگ کا پائجامہ مرد کو پہنا

زنی را کہ جہل است و ناراستی
اور جو عورت جاہل ہے اور جھوٹ بولتی ہے
بلای سر خود نہ زن خواستی
وہ تو نے عورت نہیں چاہی بلکہ تیرے سر بلا ہے

چو در کیلہ یک جو امانت شکست
جب ایک پیمانہ بھر جو میں بددیانتی کی
از انبار گندم فرو شوی دست
تو گیہوں کے ڈھیر سے ہاتھ دھو لے

بران بندہ حق نیکوئی خواست
خدا نے اس بندہ کی بہتری چاہی ہے
کہ با او دل و دست زن راست است
کہ جس کے ساتھ عورت کا دل اور ہاتھ درست ہے

چو در روی بیگانه خندید زن — دگر مرد گو لاف مردی مزن

جب عورت غیر کے سامنے ہنسی — تو پھر مرد کو کہہ کہ مردمی کی شیخی نہ مارے

زن شوخ چون دست در قلیه کرد — برو گو بنه پنجه بر روی مرد

جب عورت نے کھانا میں پہلے ہاتھ ڈالا — تو کہو کہ چلا جائے اور مرد کے منہ پر طمانچہ مارے

ز بیگانگان چشم زن کور باد — چو بیرون شد از خانه در گور باد

بیگانے مردوں سے عورت کی آنکھ اندھی ہو — جب گھر سے باہر گئی تو پھر قبر میں چلی جائے

چو بینی که زن پای بر جای نیست — ثبات از خردمندی و رای نیست

جب تو دیکھے کہ عورت اپنے پاؤں پر نہیں — تو پھر تحمل کرنا عقل اور رائے کے خلاف ہے

گریز از کفش در دهان نهنگ — که مردن به از زندگانی به ننگ

اس کے ہاتھ سے گھڑیال کے منہ میں بھاگ — اس بے عزتی سے مر جانا بہتر ہے

بپوشانش از مرد بیگانه روی — وگر نشنود چه زن آنگه چه شوی

اس کا چہرہ بیگانہ مرد سے چھپا — اگر وہ بات نہ مانے اس وقت کیا عورت کیا شوہر

زن خوب خوش طبع رنج است و بار — رها کن زن زشت ناسازگار

خوبصورت عورت خوش طبیعت رنج اور بوجھ ہے — ناموافق بد خصلت عورت کو چھوڑ دے

چه نغز آمد این یک سخن زان دو تن — که بودند سرگشته از دست زن

یہ بات دو آدمیوں سے کیا اچھی معلوم ہوئی — جو کہ عورتوں کے ہاتھ سے پریشان تھے

یکی گفت کس را زن بد مباد — دگر گفت زن در جهان خود مباد

ایک نے کہا کسی کی بد عورت نہ ہو — دوسرے نے کہا کہ عورت خود ہی جہان میں نہ ہو

زن نو کن ای دوست هر نوبهار	که تقویم پاری نیاید بکار
اے دوست ہر موسم میں نئی عورت کر	کیونکہ پرانی جنتری کام نہیں آتی
تهی پای رفتن به از کفش تنگ	بلای سفر به که در خانه جنگ
تنگ جوتی سے ننگے پاؤں چلنا بہتر ہے	اور سفر کی مصیبت بہتر ہے گھر کی لڑائی سے
زنان شوخ و فرمانده و سرکشند	ولیکن شنیدم که در بر خوشند
عورتیں شوخ حاکم اور سرکش ہیں	لیکن سنا میں نے کہ گود میں اچھی ہیں
کسی را که بینی گرفتار زن	مکن سعدیا طعنه بر وی مزن
اگر تو کسی کو عورت کا پابندی دیکھے	تو اے سعدی اس پر طعنہ زنی مت کر
تو هم جور بینی و بارش کشی	اگر یک زمان در کنارش کشی
تو بھی اس کا ظلم دیکھتا ہے اور اس کا بوجھ اٹھاتا	اگر ایک وقت تو اس کو گود میں لیتا ہے

حکایت

قطعه

جوانی ز ناسازگاری جفت	بر پیرمردی بنالید و گفت
ایک جوان اپنی بیوی کی ناموافقت سے	ایک پیر مرد کے پاس رویا اور کہا
گرانباری از دست این خصم چیر	چنان میبرم کاسیا سنگ زیر
اس غالب دشمن کے ہاتھ سے بھاری بوجھ	اس طرح اٹھاتا ہوں میں جیسے چکی کا نچلا پاٹ
بسختی بنه گفتش ای خواجه دل	کس از صبر کردن نگردد خجل
اسے کہا اے خواجہ سختی کے ساتھ دل لگا صبر کر	کوئی شخص صبر کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا

بشب سنگ بالائی ای خانه سوز ‌‌ ‌‌ چرا سنگ زیرین نباشی بروز

اے گھر جلانے والے رات کو تو اوپر کا پتھر ہے ‌‌ ‌‌ تو کیوں دن کو نیچے کا پتھر نہیں بنتا

چو از گلبنی دیده باشی خوشی ‌‌ ‌‌ روا باشد ار بار خارش کشی

جب کسی پھول سے تو نے خوشی دیکھی ہو ‌‌ ‌‌ تو مناسب ہے اگر اس کے کانٹے کا بوجھ برداشت کرے

درختی که پیوسته بارش خوری ‌‌ ‌‌ تحمل کن آنگه که خارش خوری

جس درخت کا تو ہمیشہ پھل کھائے ‌‌ ‌‌ تو اس وقت تحمل کر جب تو اس کا کانٹا کھائے

گفتار در بیان تربیت اولاد

اولاد کی تربیت کے بیان میں

پسر چون ز ده بر گذشتش سنین ‌‌ ‌‌ ز نامحرمان گو فراتر نشین

لڑکے پر جب دس سال گزریں (یعنی بالغ ہو جائے) ‌‌ ‌‌ تو اس سے کہو کہ نامحرم عورتوں کے پاس نہ بیٹھے

بر پنبه آتش نشاید فروخت ‌‌ ‌‌ که تا چشم برهم زنی خانه سوخت

روئی کے پاس آگ نہیں جلانی چاہیے ‌‌ ‌‌ کیونکہ جب تک تو پلک جھپکے وہ گھر جلا دے گی

چو خواهی که نامت بماند بجای ‌‌ ‌‌ پسر را خردمندی آموز و رای

جب تو چاہے کہ تیرا نام قایم رہے ‌‌ ‌‌ تو لڑکے کو عقل اور تدبیر سکھلا

که گر عقل و رایش نباشد بسی ‌‌ ‌‌ بمیری و از تو نماند کسی

کیونکہ اگر اس کو عقل اور تدبیر بہت نہ ہوگی ‌‌ ‌‌ تو مر جائے تو تجھ سے کوئی یادگار باقی نہ رہیگی

بسا روزگارا که سختی برد ‌‌ ‌‌ پسر چون پدر نازکش پرورد

بہت زمانہ مصیبت میں بسر کرے گا ‌‌ ‌‌ لڑکا جب باپ اس کو ناز میں پالیگا

خردمند و پرہیزگارش برآر — گرش دوست داری بنازش مدار

اس کو پرہیزگار اور عقلمند بنا — اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس کو نازوں میں نہ رکھ

بخردی درش زجر و تعلیم کن — بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

لڑکپن میں اس کی تادیب و تعلیم کر — نیکی اور برائی پر اس کے ساتھ وعدہ وعید کر اور ڈرا

نوآموز را ذکر و تحسین و زہ — ز توبیخ و تہدید استاد بہ

نئے سیکھنے والے کو شاباش کہنا اور تعریف کرنا — استاد کے ڈرانے اور دھمکی سے بہتر ہے

بیاموز پرورده را دسترنج — وگر دست داری چو قارون بگنج

لڑکے کو کسب و ہنر سکھا — اگرچہ قاروں کی طرح تیرے پاس خزانہ ہو

مکن تکیہ بر دستگاہی کہ ہست — کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

اس طاقت پر جو کہ ہے بھروسہ نہ کر — کیونکہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نعمت ہاتھ میں نہیں رہتی

بپایان رسد کیسۂ سیم و زر — نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

سونے چاندی کی تھیلی خالی ہو جاتی ہے — لیکن پیشہ ور کی تھیلی خالی نہیں ہوتی

چہ دانی کہ گردیدن روزگار — بغربت بگرداندش در دیار

تو کیا جانے کہ گردش زمانہ — مسافری میں اس کو شہروں میں پھرائے

چو بر پیشہ باشدش دسترس — کجا دست حاجت برد پیش کس

جب اس کو کسی پیشہ پر قدرت ہوگی — کب وہ ضرورت کا ہاتھ کسی کے آگے پھیلائیگا

ندانی کہ سعدی مراد از چہ یافت — نہ ہامون نوشت و نہ دریا شگافت

تو نہیں جانتا کہ سعدی نے کس طرح رتبہ پایا — نہ جنگل طے کئے اور نہ دریا کا سفر کیا

به خردی بخورد از بزرگان قفا خدا دادش اندر بزرگی صفا

لڑکپن میں بزرگوں سے گردنی کھائی خدا نے اس کی بلندی میں صفائی دی

هر آنکس که گردن بفرمان نهد بسی برنیاید که فرمان دهد

جو شخص کہ فرمانبرداری کرتا ہے بہت دن نہیں گزرتے کہ وہ حکومت کرتا ہے

هر آن طفل کو جور آموزگار نبیند جفا بیند از روزگار

وہ لڑکا جو استاد کا ظلم نہیں دیکھتا وہ زمانہ سے ظلم دیکھتا ہے

پسر را نکو دار و راحت رسان که چشمش نماند بدست کسان

لڑکے کو اچھا رکھو اور آرام پہنچاؤ تاکہ اس کی نظر کسی دوسرے کے ہاتھ پر نہ رہے

هر آنکس که فرزند را غم نخورد دگر کس غمش خورد و آواره کرد

جس شخص نے کہ لڑکے کا غم نہ کھایا دوسرے نے اس کا غم کھایا اور اس کو آوارہ کیا

نگهدار از آمیزگار بدش که بدبخت و بی ره کند چون خودش

برے ساتھی سے اس کو بچا کیونکہ وہ اس کو اپنی طرح بدنصیب اور بدبخت کر دیگا

سیه نامه تر زان مخنث مخواه که پیش از خطش روی گردد سیاه

اس سے زیادہ بدعمل کسی ہیجڑے کو نہ سمجھ کہ داڑھی مونچھ نکلنے سے پہلے اس کا چہرہ سیاہ ہوگا

از آن بی حمیت بباید گریخت که نامردیش آب مردان بریخت

اس بے شرم سے دور بھاگنا چاہیے کہ جس کی نامردی نے باپ دادا کی آبرو کھو دی

پسر کو میان قلندر نشست پدر گو ز خیرش فرو شوی دست

وہ لڑکا جو قلندروں کے پاس بیٹھا باپ سے کہو کہ اس کی بھلائی سے ہاتھ دھو لے

ز نعشش مخور بر ہلاک و تلف | کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف
اس کے ضائع اور ہلاک ہونے پر افسوس نہ کر | کیونکہ باپ کے سامنے نالائق لڑکا مرا ہوا بہتر ہے

حکایت

قطعہ

شبی دعوتی بود در کوی من | ز ہر جنس مردم درو انجمن
ایک رات میرے محلہ میں دعوت تھی | ہر قسم کے آدمی اس میں جمع تھے

چو آواز مطرب در آمد ز کوی | بگردون شد آوازۂ ہای ہوی
جب گویئے کی آواز محلہ سے آئی | تو ہائے ہو کا شور آسمان تک گیا

پری پیکری بود محبوب من | بدو گفتم ای لعبت خوب من
ایک خوبصورت میرا معشوق تھا | میں نے اس سے کہا کہ اے میرے اچھے معشوق

چرا با جوانان نیائی بجمع | کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع
کیوں جوانوں کے ساتھ محفل میں نہیں آتا | تاکہ ہماری مجلس کو شمع کی طرح روشن کرے

شنیدم سہی قامت سیم تن | کہ میرفت و میگفت با خویشتن
سنا میں نے وہ سرو قد چاندی کے جسم والا | جاتا تھا اور اپنے آپ سے کہتا تھا

محاسن چو مردان ندارم بپشت | نمردی بود پیش مردان نشست
جب مردوں کے سے صفا چہرہ میں نہیں ہیں | تو پھر مردوں کے سامنے بیٹھنا جوانمردی نہیں

گفتار در احتراز از صحبت مردان

لڑکوں کی صحبت سے پرہیز کرنے کے بیان میں

خرابت کند شاہد خانہ کن	برو خانہ آباد گردان بزن
گھر برباد کرنیوالا معشوق تجھکو خراب کریگا	جا عورت سے گھر آباد کر
نشاید ہوس باختن با گلی	کہ ہر بامدادش بود بلبلی
اس پھول سے ہوس بازی نہ کرنی چاہیئے	کہ ہر صبح اس کا ایک نیا بلبل ہو (عاشق)
چو خود را بہر مجلسی شمع کرد	تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد
جب اس نے آپ کو ہر مجلس کی شمع بنایا	تو تو پھر پروانہ کی طرح اس کے گرد گردش نہ کر
زن خوب خوش خوی آراستہ	چہ ماند بنادان نو خاستہ
خوبصورت عورت خوش خصلت سجی ہوئی	بیوقوف نوجوان سے کیا نسبت رکھتی ہے
در او دم چو غنچہ دمی از وفا	کہ از خندہ افتد چو گل در قفا
اس پر بھی کلی کی طرح ایک پھونک وفا کی لگا	کہ پھول کی طرح ہنسی سے پیچھے گر پڑے
نہ چون کودک پیچ پیچ شنگ	کہ چون مقل نتوان شکستن بسنگ
نہ کہ شوخ و پیچ در پیچ سنگدل لڑکے کی طرح	مقل (میوہ) کی طرح سوائے پتھر کے نہ توڑ سکیں
مبین دلفریبش چو حور بہشت	کز آن روی دیگر چو غولیست زشت
حور بہشتی کی طرح اس کو دلفریب نہ سمجھ	کیونکہ وہ دوسری طرف سے غول کی طرح برا ہے
گرش پای بوسی ندارد پاس	ورش خاک پائی ندارد سپاس
اگر تو اس کے پاؤں چومے تب بھی تیرا لحاظ نہ کرے	اور اگر اس کی خاک ہوجائے تو شکر نہ کرے
سر از مغز و دست از درم کن تہی	چو خاطر بفرزند مردم دہی
سر سے مغز اور ہاتھ سے درہم خالی کر	جب آدمی کے لڑکے سے تو دل لگائے

مکن بد بفرزند مردم نگاہ ‌‌ ‌ ‌ کہ فرزند خویشت برآید تباہ

لوگوں کے لڑکوں کی طرف بری نظر سے نہ دیکھ ‌ ‌ کیونکہ تیرا لڑکا خود خراب نکلیگا

حکایت

قصہ

درین شہر باری بسمعم رسید ‌ ‌ کہ بازارگانی غلامی خرید

اس شہر میں ایک دفعہ میرے سننے میں آیا ‌ ‌ کہ ایک سوداگر نے ایک غلام خرید کیا

شبانگہ مگر دست بردش بسیب ‌ ‌ کہ سیمین زنخ بود و خاطر فریب

رات کیوقت اس نے اس سے اغلام کا ارادہ کیا ‌ ‌ کیونکہ اس کی ٹھوڑی گوری اور دلفریب تھی

پریچہرہ ہر چہ افتادش بدست ‌ ‌ بکین در سر مغز نادان شکست

پری چہرہ کے ہاتھ میں جو کچھ بھی آیا ‌ ‌ دشمنی سے اس بیوقوف کے سر اور مغز پر مارا

گواہ کرد بر خود خدا و رسول ‌ ‌ کہ دیگر نگردم بگرد فضول

اس نے اپنے لیے خدا اور رسول کو گواہ ٹھیرایا ‌ ‌ کہ پھر میں فضول بات کے پیچھے نہ پھرونگا

رحیل آمدش ہم دران ہفتہ پیش ‌ ‌ دل افگار و سر بستہ و روی ریش

اسی ہفتہ اس کو سفر درپیش ہوا ‌ ‌ زخمی دل سر بندھا ہوا اور زخمی چہرہ

چو بیرون شد از کازرون یک دو میل ‌ ‌ بہ پیش آمدش سنگلاخی مہیل

جب کازرون شہر سے ایک دو میل باہر ہوا ‌ ‌ تو ایک خوفناک سنگستان سامنے آیا

بپرسید کین قلعہ را نام چیست ‌ ‌ کہ بسیار بیند عجب کہ زیست

پوچھا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے ‌ ‌ کہ آدمی زندگی میں بہت عجائب دیکھتا ہے

چنین گفتش از کاروانی یکی — مگر تنگ ترکان ندانی همی

کاروان کے ایک ساتھی نے اس سے کہا — کہ شاید تو تنگ ترکان کو نہیں جانتا

سپاہ ایکی بانگ برداشت سخت — کہ دیگر چہ رانی ببند از رخت

غلام کو ایک زور سے آواز دی — کہ تو اور کیا چلاتا ہے اسباب رکھدے

نہ عقل است نہ معرفت یک جوم — اگر من دگر تنگ ترکان روم

نہ مجھ کو ایک جو عقل ہے اور نہ خداشناسی — اور اگر پھر میں تنگ ترکان میں جاؤں

در شہوتِ نفسِ کافر ببند — وگر عاشقی لت خور و سر ببند

نفس کافر کی خواہش کا دروازہ بند کر — اور اگر تو عاشق ہے تو لاتیں کھا اور سر کو باندھ

چو مر بندہ را ہمی پروری — بہ ہیبت برآرش کزو برخوری

جب خاوند ایک غلام کو تو پرورش کرتا ہے — تو اس کو رعب سے رکھ تاکہ اس سے فائدہ اٹھائے

وگر سیدش لب بہ دندان گزد — دماغ خداوندگاری پزد

اور اگر اس کا مالک اس کے بوسے لے — تو پھر اپنے مالک ہونیکا خیال پکائے رکھے

غلام آبکش باید و خشت زن — بود بندۂ نازنین مشت زن

غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانیوالا چاہیے — غلام لات مارنے والا گھونسہ چلانیوالا ہوتا ہے

نہ ہر جا کہ بینی خطِ دلفریب — توانی طمع کردنش در کتیب

نہ ہر اس جگہ جہاں تو دلفریب خط دیکھے — اس کے حاصل کرنے میں طمع کر سکے

حکایت

قصہ

گروہی نشینند با خوش پسر	کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر
ایک گروہ خوبصورت لڑکے کیساتھ بیٹھتا ہے	کہ ہم پاکباز اور صاحب نظر ہیں
ز من پرس فرسودہ روزگار	کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار
مجھ زیادہ بوڑھے سے پوچھ	کہ روزہ دار دستر خوان پر حسرت کرتا ہے
از ان تخم خرما خورد گوسپند	کہ قفل است بر تنگ خرما و بند
بکری اس واسطے چھوہارا کی گٹھلی کھاتی ہے	کہ چھوہارے کی تھیلی پر قفل بند لگا ہوا ہے
سر گاو عصار از ان در کہ است	کہ از کنجدش ریسمان کوتہ است
تیلی کے بیل کا سر اس لئے گھاس میں ہے	کہ تلوں تک پہنچنے کے لئے اس کی رسی چھوٹی ہے

حکایت

قصہ

یکی صوفی دید صاحب جمال	بگردیدش از شورش عشق حال
ایک صاحب نے ایک خوبصورت شکل دیکھی	اس کی حالت اس کے عشق سے بدل گئی
بر انداخت بیچارہ چندان عرق	کہ شبنم بر اردیبہشتی ورق
بیچارہ نے اس قدر پسینہ بہایا	جیسے شبنم موسم بہار کے پتوں پر ہوتی ہے
گذر کرد بقراط بر وی سوار	بپرسید کین را چہ افتاد کار
حکیم بقراط اس پر سے گذرا	پوچھا کہ اس کو کیا مصیبت پڑی ہوئی
کسی گفتش این عابد پارسا ست	کہ ہرگز خطائی ز دستش نخاست
[illegible]	[illegible]

رود روز و شب در بیابان و کوه	ز صحبت گریزان ز مردم ستوه
رات دن پہاڑ اور بیابان میں جاتا ہے	آدمیوں کی صحبت سے بھاگتا اور لوگوں سے عاجز ہے
ببردست خاطرفریبی وشش	فرو رفته پای نظر در گلش
ایک دلفریب معشوق اس کا دل لے گیا	اس کی نظر کا پاؤں کیچڑ میں پھنس گیا ہے
چو آید ز خلقش ملامت بگوش	بگرید که چند از ملامت خموش
جب اس کے کان میں لوگوں کی ملامت آتی ہے	روتا ہے کہ کب تک لوگوں کی ملامت سے چپ رہوں گا
مگوی ار بنالم که معذور نیست	که فریادم از علتی دور نیست
اگر میں روؤں تو یہ نہ کہہ کہ معذور نہیں ہے	کیونکہ میری فریاد علت سے خالی نہیں ہے
نه این نقش دل میرباید ز دست	دل آن میرباید که این نقش بست
یہ نقش یعنی معشوق دل ہاتھ سے نہیں چھینتا	دل وہ لیتا ہے کہ جس نے نقش بنایا ہے
شنید این سخن مرد کار آزمای	کهن سال پرورده پخته رای
اس بات کو مرد کار آزما نے سنا	بوڑھا جہاندیدہ پختہ رائے اور عقل والے نے
بگفت ار چه صیت نکوئی رود	نه با هر کسی هر چه گوئی رود
کہا اگرچہ نیکی کی آواز جا رہی ہے	لیکن ہر شخص کے ساتھ جو کچھ کہنے سے نہیں جاتا
نگارنده را خود همین نقش بود	که شوریده را دل به یغما ربود
نقش بنانے والے کی صورت بھی نقش تھا	کہ عاشق کے دل کو لوٹ کر لے گیا
چرا طفل یک روزه هوشش نبرد	که در صنع دیدن چه بالغ چه خرد
کیوں ایک دن کے بچے کا ہوش نہیں لے گیا	کیونکہ کاریگری کے دیکھنے میں کیا بالغ اور کیا چھوٹا

محقق همان بیند اندر ابل — که در خوبرویان چین و چگل

تحقیق کرنیوالا اونٹ میں بھی وہی بات دیکھتا ہے — جو چین اور چگل شہر کے خوبصورتوں میں ہے

نقابیست هر سطر من زین کتیب — فرو هشته بر عارض دلفریب

اس کتاب کی ہر سطر میرے لئے نقاب ہے — دلفریب رخساروں پر چھوڑا ہوا

معانیست در زیر حرف سیاه — چو در پرده معشوق و در میغ ماه

ہر حرف سیاہ کے نیچے معنے رہیں — جیسے معشوق پردہ میں اور چاند بادل میں

در اوراق سعدی نگنجد ملال — که دارد پس پرده چندین جمال

سعدی کے اوقات میں ملال نہیں سماتا — کیونکہ پردہ کے پیچھے اتنی خوبیاں رکھتا ہے

مرا کین سخنهاست مجلس فروز — چو آتش درو روشنائی و سوز

میرے لئے یہ باتیں مجلس کو روشن کرنیوالی ہیں — آگ کی طرح ان میں روشنی بھی ہے اور سوز بھی

نرنجم ز خصمان اگر بر طپند — کزین آتش پارسی در طپند

میں دشمنوں سے خفا نہیں ہوتا اگر وہ تڑپیں — کیونکہ وہ اس پارسی کی آگ سے تپ رہے ہیں

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

دنیاداروں کی باتوں پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں

اگر در جہان از جہان رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست

اگر جہاں میں رہ کر کوئی جہاں سے آزاد ہے — تو وہ ہے جو لوگوں سے اپنا دروازہ بند کئے ہوئے ہے

کس از دست جور زبانہا نرست — اگر خود نمایست اگر حق پرست

کوئی شخص زبانوں کے ظلم کے ہاتھوں نہیں بچ سکا — اگر خود پسند ہے یا حق پرست

اگر بر پری چون ملک ز آسمان
بدامن در آویزدت بدگمان

اگر فرشتوں کی طرح آسمان سے تو اڑے
تو بدگمان تب بھی تیرے دامن سے لٹکے

بکوشش توان دجله را پیش بست
نشاید زبان بداندیش بست

کوشش سے دریائے دجلہ کو آگے بند لگا سکے
لیکن بداندیش کی زبان نہیں بند کر سکتے

فراہم نشینند تردامنان
کہ این زہد خشک است و آن دام نان

گنہگار اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں
کہ یہ زہد خشک ہے اور وہ روٹی کا جال ہے

تو روی از پرستیدن حق مپیچ
بہل تا نگیرند خلقت بہ ہیچ

تو خدا کی پرستش سے منہ نہ پھیر
لوگوں کے خیال کو چھوڑ تاکہ تجھے کسی چیز [illegible]

چو راضی شد از بندہ یزدان پاک
گر اینہا نگردند راضی چہ باک

جب خدا پاک بندہ سے راضی ہوگیا
اگر یہ لوگ خوش نہ ہوں تو کیا ڈر ہے

بداندیش خلق از حق آگاہ نیست
ز غوغای خلقش بحق راہ نیست

لوگوں کا بدخواہ خدا کو نہیں پہچانتا
لوگوں کے شور و غل سے اس کے لیے راستہ نہیں ہے

ازان رہ بجائی نیاوردہ اند
کہ اول قدم پی غلط کردہ اند

اس سبب سے وہ مقصود کو نہیں پہنچتے ہیں
کہ پہلے ہی قدم رکھنے میں انہوں نے غلطی کی ہے

دو کس بر حدیثی گمارند گوش
ازین تا بدان ز اہرمن تا سروش

وہ لوگ ایک بات پر کان دھرتے ہیں
اس شخص تک اس کا اتنا فرق ہے جتنا شیطان اور فرشتہ

یکی پند گیرد دگر ناپسند
نپرداز د از حرف گیری بہ پند

ایک نصیحت قبول کرتا ہے دوسرا ناپسند کرتا ہے
اور نکتہ چینی سے نصیحت کی طرف مشغول نہیں ہوتا

فرومانده در کنج تاریک جای — چه دریابد از جام گیتی نمای

اندھیری جگہ کے گوشہ میں (فرو ماندہ) بیٹھا عاجز ہوا — جام گیتی نما سے کیا حاصل کرتا ہے

پندار اگر شیر اگر روبهی — کز اینان بمردی و حیلت رهی

اگر تو شیر یا لومڑی ہے تو خیال نہ کر — کہ ان سے بہادری اور مکاری سے خلاصی پائیگا

اگر کنج خلوت گزیند کسی — که پروای صحبت ندارد بسی

اگر کوئی گوشہ تنہائی کو اختیار کرے — اور زیادہ صحبت کی پرواہ نہ رکھے

مذمت کنندش که زرق است و ریو — ز مردم چنان میگریزد که دیو

تو لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں کہ حیلہ و بہانہ ہے — اور آدمیوں سے ایسا بھاگتا ہے جیسے دیو

وگر خنده رویست و آمیزگار — عفیفش ندانند و پرهیزگار

اور اگر ملنسار اور خندہ پیشانی ہے — تو اس کو پاک اور پرہیزگار نہیں سمجھتے

غنی را به غیبت بکاوند پوست — که فرعون اگر هست در عالم اوست

امیر آدمی کی کھال غیبت سے کھینچتے ہیں — اگر فرعون جہان میں ہے تو وہ ہے

وگر درویش در سختی است — بگویند ازو بار بدبختی است

اور اگر فقیر آدمی سختی و مصیبت میں ہے — تو کہتے ہیں کہ او بار اور بدبختی کی وجہ سے ہے

وگر کامرانی در آید ز پای — غنیمت شمارند و فضل خدای

اگر کوئی دولتمند آدمی مفلس ہو جائے — تو غنیمت جانتے ہیں اور خدا کی مہربانی سمجھتے ہیں

که تا چند ازین جاه و گردنکشی — خوشی را بود در قفا ناخوشی

کہ کب تک اس مرتبہ سے غرور کرے گا — خوشی کے بعد ہمیشہ رنج ہوتا ہے

وگر تنگدستی تنک مایۂ — سعادت بلندش کند پایۂ

اور اگر تنگدست اور تھوڑی پونجی والا ہے — تو نیک بختی اس کا پایہ بلند کر دیتی ہے

بخایندش از کینہ دندان بزہر — کہ دون پرور است این فرومایہ دہر

تو لوگ اسپر کینہ کی وجہ سے زہر کے دانت پیستے ہیں — کہ یہ کمینہ کمینہ لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے

چو بینند کاری بدستت درست — حریصت شمارند و دنیا پرست

اگر تیرے ہاتھ میں کوئی درست کام دیکھتے ہیں — تو وہ تجھ کو حریص اور دنیا پرست خیال کرتے ہیں

وگر دست ہمت بداری بکار — گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار

اور اگر تو کاروبار سے ہاتھ اٹھائے — تو تجھ کو بھیک مانگنے والا اور مفت خورہ کہتے ہیں

وگر ناطقی طبل پر یاوۂ — وگر خامشی نقش گرماوۂ

اگر تو بولنے والا ہے تو بیہودگی سے پر ڈھول ہے — اور اگر خاموش ہے تو حمام کی تصویر ہے

تحمل کنان را نخوانند مرد — کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد

تحمل کرنے والے کو مرد نہیں کہتے — کہ عاجز نے ڈر سے سر اوپر نہ کیا

وگر در سرش ہول مردانگیست — گریزند ازو کین چہ دیوانگیست

اور جو اس کے سر میں جوانمردی کا رعب ہے — تو اس سے بھاگتے ہیں کہ یہ کیا دیوانہ ہے

تعنت کنندش گر اندک خورست — کہ مالش مگر روزی دیگرست

اور اگر کم کھانے والا ہے تو اسپر طعنہ زنی کرتے ہیں — کہ اس کا مال شاید دوسرے کی قسمت میں ہے

وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش — شکم بندہ خوانند و تن پرورش

اور اگر اس کا کھانا پاک اور عمدہ ہو — تو اس کو پیٹ کا بندہ اور تن پرور کہتے ہیں

وگر بی تکلف زید مالدار	کہ زینت بر اہل تمیز است عار
اور اگر مالدار آدمی بے تکلف زندگی بسر کرے	کیونکہ صاحب تمیز کے لیئے باعث شرم ہے
زبان درنہندش بایذا چو تیغ	کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
تو اس کی رنج کے لیئے تلوار کی طرح زبان کھولتا ہے	کہ بیوقوف اپنے سے روپیہ کو زیادہ عزیز سمجھتا ہے
وگر کاخ و ایوان منقش کند	تن خویش را کسوت خوش کند
اور اگر مکان اور محل میں نقش و نگار بنواتا ہے	اور بدن پر اچھا کپڑا پہنتا ہے
بجان آید از طعنہ بروی زنان	کہ خود را بیاراست ہمچون زنان
تو طعنہ دینے والوں کے طعن کے باعث جان سے تنگ ہو جاتا ہے	کہ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح سجاتا ہے
وگر پارسائی سیاحت نکرد	سفر کردگانش نخوانند مرد
اور اگر کسی پارسا نے سفر نہ کیا	تو سفر کرنے والے اس کو مرد نہیں کہتے
کہ نارفتہ بیرون ز آغوش زن	کدامش ہنر باشد و رای و فن
کہ جو عورت کی گود سے باہر نہ نکلا ہو	اس کو کونسا ہنر تدبیر اور فن آوے
جہاندیدہ را ہم بدرند پوست	کہ سرگشتہ بخت برگشتہ اوست
اور سفر کئے ہوئے آدمی کو بھی طعن دیتے ہیں	کہ وہ ایک پریشان اور پھرے ہوئے نصیبے والا ہے
گرش حظ ز اقبال بودی و بہر	زمانہ نراندی ز شہرش بشہر
اگر اقبال سے اس کا نصیب و حصہ ہوتا	تو زمانہ اس کو شہر بہ شہر نہ پھراتا
عزب را نکوہش کند خردہ بین	کہ می رنجد از خفت و خیزش زمین
عیب بین [illegible] والے کو ادب کی بھی برائی کرتے ہیں	کہ اس کے سونے اور اٹھنے سے زمین کو تکلیف ہوتی ہے

وگر زن کند گو پدر دست دل ‏ ‏ بگردن در افتاد چون خر بگل

اور اگر عورت کرے (نکاح) اگر تو کہے کہ دل سے اٹھے ‏ ‏ گردن کے بل گدھے کی طرح کیچڑ میں گر پڑے

نه از جور مردم رهد زشت روی ‏ ‏ نه شاهد ز نامردم زشت گوی

لوگوں کے ظلم سے نہ بدشکل رہائی پاتا ہے ‏ ‏ اور نہ بد گوئی کرنیوالوں سے خوبصورت محفوظ رہتا ہے

حکایت

قصہ

غلامی بمصر اندرم بنده بود ‏ ‏ که چشم از حیا در بر افگنده بود

ایک لڑکا مصر میں میرا غلام تھا ‏ ‏ جو کہ حیا سے آنکھ نیچے کیے رہتا تھا

کسی گفت هیچ این پسر عقل و هوش ‏ ‏ ندارد بمالش به تعلیم گوش

ایک نے کہا کہ یہ لڑکا کچھ عقل و ہوش ‏ ‏ نہیں رکھتا اس کے سکھانے کے لیئے کو گوشمالی کر

شبی بر زدم بانگ بر وی درشت ‏ ‏ همون گفت مسکین بجورش بکشت

ایک رات میں نے اس کو سختی سے بلایا ‏ ‏ اس شخص نے کہا کہ غریب کو ظلم سے مار ڈالا

گرت بر کند خشم روزی ز جای ‏ ‏ سراسیمه خوانندت و تیره رای

اگر ایک دن تجھ غصہ جگہ سے ہلا دے ‏ ‏ (تو لوگ) تجھ کو خونزدہ اور بیوقوف کہینگے

وگر بردباری کنی از کسی ‏ ‏ بگویند غیرت ندارد بسی

اور اگر تو کسی سے بردباری کرتا ہے ‏ ‏ تو تجھ کو کہیں گے کہ زیادہ غیرت نہیں رکھتا

سخی را باندرز گویند بس ‏ ‏ که فردا دو دستت بود پیش و پس

سخی کو نصیحت کے طور پر کہتے ہیں کہ بس کر ‏ ‏ کہ کل تیرے ہاتھ آگے پیچھے ہونگے یعنی تو ننگا ہوگا

وگر قانع و خویشتن دار گشت — به تشنیع خلقی گرفتار گشت

اور اگر قناعت کرنے والا اور تن پرور ہے — تو ایک مخلوق کی طعنہ زنی میں گرفتار ہو گیا

که همچون پدر خواهد این سفله مرد — که دنیا رها کرد و حسرت ببرد

کہ باپ کی طرح یہ کمینہ مرے گا — کہ دنیا کو چھوڑ جائیگا (اپنی دولت کو) اور حسرت ساتھ لے جائیگا

که یارد به کنج سلامت نشست — که پیغمبر از خبث دشمن نرست

سلامتی کے گوشہ میں بیٹھنے کی طاقت کس کو ہے — جب کہ پیغمبر دشمنوں کی بدگوئی سے نہ چھوٹے

خدا را که مانند و انباز و جفت — ندارد شنیدی که ترسا چه گفت

خدا مثل اور شریک اور بیوی — نہیں رکھتا ہے تو نے سنا نصاریٰ نے کیا کہا

رهائی نیابد کس از دست کس — گرفتار را چاره صبر است و بس

کوئی کسی کے ہاتھ سے رہائی نہیں پاتا — گرفتار کے لئے علاج صبر ہے اور بس

حکایت

قصہ

جوانی هنرمند فرزانه بود — که در وعظ چالاک و مردانه بود

ایک جوان ہنرمند اور ہوشیار تھا — جو کہ وعظ کرنے میں جوانمرد اور چالاک تھا

نکونام و صاحبدل و حق پرست — خط عارضش خوشتر از خط دست

نیک نام صاحب دل اور حق پرست — اس کے رخساروں کے خط اس کے ہاتھ کے خط سے اچھے تھے

قوی در بلاغات و در نحو چست — ولی حرف ابجد نگفتی درست

بلاغت میں مضبوط اور نحو میں چست تھا — لیکن حرف ابجد درست نہ کہتا تھا

یکی را بگفتم ز صاحبدلان ‌‌ ‌‌ که دندان پیشین ندارد فلان

ایک صاحب دل کو میں نے کہا ‌‌ ‌‌ کہ فلاں آدمی کے اگلے دانت نہیں ہیں

برآمد ز سودای من سرخ روی ‌‌ ‌‌ کزین جنس بیهوده دیگر مگوی

میرے خیال باطل سے غصہ سے سرخ ہو گیا ‌‌ ‌‌ کہ اس قسم کی بیہودہ باتیں اور مت کہو

تو در وی همان عیب دیدی که هست ‌‌ ‌‌ ز چندین هنر چشم عقلت ببست

تو نے اس میں وہی عیب دیکھا جو کہ ہے ‌‌ ‌‌ اور اتنے ہنروں سے تو نے عقل کی آنکھ کو بند کر لیا

یقین بشنو از من که روز یقین ‌‌ ‌‌ نبیند بدی مردم نیک بین

یقیناً مجھ سے سن کہ قیامت کے روز ‌‌ ‌‌ نیکی دیکھنے والا آدمی برائی نہ دیکھیگا

یکی را که علم است و تدبیر و رای ‌‌ ‌‌ گرت پای عصمت بخیزد ز جای

ایک شخص جس کو عقل تدبیر اور رائے ہے ‌‌ ‌‌ اگر اس کی پاکدامنی کا پاؤں اپنی جگہ سے لغزش کھا جائے

بیک خورده مپسند بر وی جفا ‌‌ ‌‌ بزرگان چه گفتند خذ ما صفا

تو ایک نقص کی وجہ سے اس پر ظلم پسند نہ کر ‌‌ ‌‌ بزرگوں نے کیا اچھا کہا ہے کہ جو چیز اچھی ہو سے لے

بود خار و گل باهم ای هوشمند ‌‌ ‌‌ چه در بند خاری تو گلدسته بند

پھول اور کانٹا اے عقلمند ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے ‌‌ ‌‌ تو کانٹے کی فکر میں کیا ہے۔ گلدستہ بنا

کرا زشت خوئی بود در سرشت ‌‌ ‌‌ نبیند ز طاوس جز پای زشت

جس شخص کی فطرت میں بدخوئی ہو ‌‌ ‌‌ تو وہ مور کے سوائے برے پاؤں اور کچھ نہیں دیکھتا

صفائی بدست آور ای بی تمیز ‌‌ ‌‌ که ننماید آئینه تیره چیز

اے بے تمیز صفائی اختیار کر ‌‌ ‌‌ کیونکہ اندھا آئینہ بھی صورت نہیں دکھلاتا

طریقی طلب کز عقوبت رہی | نہ حرفی کہ انگشت بر وی نہی
ایسا راستہ طلب کر کہ عذاب سے رہائی پائے | نہ ایسا حرف کہ تو اس پر انگلی رکھے

منہ عیب خلق ای فرومایہ پیش | کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش
اے کمینے لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر | کیونکہ تیری آنکھیں اپنے عیوب سے سی جائیں گی

چرا دامن آلودہ را حد زنم | چو در خود شناسم کہ تردامنم
میں کیوں گنہگار پر حد لگاؤں | جب میں اپنے آپ کو جانتا ہوں کہ گنہگار ہوں

نشاید کہ بر کس درشتی کنی | چو خود را بتاویل پشتی کنی
تجھے کسی پر سختی نہ کرنی چاہیے | جب تو اپنی مدد تاویل کے ساتھ کرے

چو بد ناپسند آیدت خود مکن | پس آنگہ بہمسایہ گو بد مکن
جب برائی تجھے ناپسند ہے تو خود مت کر | پھر اس وقت ہمسایہ کو کہہ کہ برائی نہ کر

من ار حق شناسم وگر خودنمای | برون با تو دارم درون با خدای
میں اگر حق شناس ہوں یا خود پسند ہوں | ظاہر تیرے ساتھ رکھتا ہوں اور دل خدا کیساتھ

چو ظاہر بعفت بیاراستم | تصرف مکن در کژ و راستم
اگر ظاہر کو میں نے نیکی کے ساتھ سجایا | تو میری راستی اور کجی میں دخل نہ دے

تو خاموش اگر من بہم یا بدم | کہ حمال سود و زیان خودم
تو چپ رہو اگر میں اچھا ہوں یا برا | کیونکہ اپنے نفع نقصان کا اٹھانے والا ہوں

اگر سیرتم خوب و گر منکر است | خدایم بہ سر از تو داناتر است
اگر میری سیرت اچھی یا بری ہے | تو خدا میرے راز کو تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے

نه چشم از تو دارم به نیکی ثواب
که بینم بجرم از تو چندین عذاب

میں تجھ سے نیکی کے عوض ثواب کی توقع نہیں رکھتا
کہ گناہ کی وجہ سے میں تجھ سے اس قدر عذاب دیکھوں

نکوکاری از مردم نیک رای
یکی را بده می نویسد خدای

نیک رائے آدمی کی نیکی
ایک کے بدلہ میں خدا دس لکھتا ہے

تو نیز ای عجب هر کرا یک هنر
ببینی ز ده عیبش اندر گذر

تو بھی جس شخص کا ایک ہنر
دیکھے اس کے دس عیب نظر انداز کر

نه یک عیب او را بانگشت پیچ
جهانی فضیلت بر آور بهیچ

اس کے ایک عیب کو شمار نہ کر
اور اس کی بہت سی فضیلتوں کو ہیچ نہ سمجھ

چو دشمن که در شعر سعدی نگاه
بنفرت کند اندرون تباه

جیسے کہ دشمن سعدی کے اشعار میں
نظر نفرت سے کرتا ہے اس کا اندر (سینہ دل) خراب ہے

ندارد بصد نکتهٔ نغز گوش
چو زحفی ببیند بر آرد خروش

سو پسندیدہ باتوں پر کان نہیں دھرتا
جب کچھ نقص دیکھتا ہے تو شور مچاتا ہے

جز این علتش نیست کان بدپسند
حسد دیدهٔ نیک بینش بکند

سوائے اس کے اور کوئی سبب نہیں کہ اس بدپسند کی
حسد نے نیکی دیکھنے والی آنکھیں نکال لی ہیں

نه مخلوق را صنع باری سرشت
سیاه و سپید آمد و خوب و زشت

کیا نہیں مخلوق کو اللہ تعالے کی کاریگری نے بنایا
سیاہ سفید اچھا اور برا

نه هر چشم و ابرو که بینی نکوست
بخور پسته مغز و بینداز پوست

نہ ہر ایک [illegible] اور ابرو جو تو دیکھتا ہے بہتر ہے
پستہ کا مغز کھا اور چھلکا پھینک دے

باب (۸) ہشتم در شکر

آٹھواں باب شکر کے بیان میں

نفس می نیارم زد از شکر دوست — که شکری ندانم که درخورد اوست

میرا دوست (یعنے خدا) کے شکر سے دم نہیں مار سکتا — کیونکہ میں ایسا شکر نہیں جانتا جو اس کے لائق ہو

عطاییست هر موی از و بر تنم — چگونه بهر موی شکری کنم

میرے بدن پر ہر اک بال اس کی بخشش ہے — میں کس طرح ہر بال کے عوض ایک شکر کروں

ستایش خداوند بخشنده را — که موجود کرد از عدم بنده را

تعریف بخشنے والے خدا کے لیئے زیبا ہے — کہ جس نے بندہ کو نیست سے ہست کیا

کرا قوت وصف احسان اوست — که اوصاف مستغرق شان اوست

اس کے احسان کے تعریف کرنے کی کس کو قوت ہے — کیونکہ اس کی شان کی خوبیاں لاانتہا ہیں

بدیعی که شخص آفریند ز گل — روان و خرد بخشد و هوش و دل

ایسا بے مثال پیدا کرنے والا کہ آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہے — جان اور عقل بخشتا ہے ہوش اور دل دیتا ہے

ز پشت پدر تا به پایان شیب — نگر تا چه تشریف دادت ز غیب

باپ کی پیٹھ سے ایک بڑاپے کے آخر تک — غور کر کہ غیب سے تجھ کو کیا خلعت دیا ہے

چو پاک آفریدت بهش باش و پاک — که ننگست ناپاک رفتن بخاک

جب اس نے تجھ کو پاک پیدا کیا تو ہوشیار اور پاک رہ — کیونکہ ناپاکی کی حالت میں خاک میں جانا باعث شرم ہے

پیاپی بیفشان از آیینه گرد — که مصقل نگیرد چو زنگار خورد

لگاتار آئینہ سے خاک جھاڑتا رہ — کیونکہ جب زنگ لگ جائیگا تو پھر صاف نہ ہوگا

نہ در ابتدا بودی آب منی
کیا تو پہلے پہل منی کا پانی نہ تھا (یعنی نطفہ)

اگر مردی از سر بدر کن منی
اگر تو مرد ہے تو سر سے خودی دور کر

چو روزی بسعی آوری سوی خویش
جب تو روزی محنت سے حاصل کرے

مکن تکیہ بر زور بازوی خویش
تو اپنے بازوؤں کے زور پر بھروسہ نہ کر

چرا حق نمی بینی ای خود پرست
اے خود پرست تو حق کیوں نہیں دیکھتا

کہ بازو بگردش در آورد دست
کس کو طاقت ہے کہ ہاتھ کو گردش میں لائے

چو آید بکوشیدنت خیر پیش
جب کوشش کرنے سے تجھے بھلائی حاصل ہو

بتوفیق حق دان نہ از سعی خویش
تو اللہ کی مدد سے جان نہ کہ اپنی کوشش سے

بسر پنجگی کس نبردست گوی
طاقت سے کسی نے سبقت حاصل نہیں کی

سپاس خداوند توفیق گوی
مدد کرنے والے خدا کی تعریف کر

تو قایم بخود نیستی یک قدم
تو ایک قدم اپنے آپ قایم نہیں

ز غیبت مدد می رسد دمبدم
غیب سے تجھ کو دمبدم مدد پہنچتی ہے

نہ طفل زبان بستہ بودی ز لاف
کیا تو شیخی مارنے سے زبان بند کئے ہوئے بچہ نہ تھا

همی روزی آمد بجوفش ز ناف
یعنی روزی اس کے بدن میں ناف سے آتی تھی

چو نافش بریدند روزی گسست
جب اس کی ناف کاٹ ڈالی گئی تو روزی موقوف کردی

بہ پستان مادر در آویخت دست
پھر ماں کی چھاتیوں میں ہاتھ لٹکتا تھا

غریبی کہ رنج آردش دهر پیش
وہ مسافر جس کو زمانہ رنج میں مبتلا کرے

بدارو دهند آبش از شهر خویش
تو اس کے علاج کے لئے اس کو اس کے شہر کا پانی دیتے ہیں

پس او در شکم پرورش یافتست
ز انبوب معدہ خورش یافتست

پس اس نے پیٹ میں پرورش پائی ہے
اور معدہ کے جوف سے خوراک حاصل کی ہے

دو پستان کہ امروز دلخواہِ اوست
دو چشمہ ہم از پرورشگاہ اوست

دونوں چھاتیاں کہ آج اس کی مرغوب خاطر ہیں
اس کی پرورش کی جگہ کے دو چشمے ہیں

کنار و بر مادرِ دلپذیر
بہشت است و پستان درو جوی شیر

دل پسند ماں کی گود اور بغل
بہشت ہے اور چھاتیاں اس میں دودھ کی نہریں ہیں

درختیست بالای جان پرورش
ولد میوۂ نازنین بر برش

اس کا قد میٹھے ماں کا، جان کو پالنے والا درخت ہے
اور لڑکا ایک نازنین میوہ اس کی بغل میں ہے

نہ رگہای پستان درونِ دل است
پس ار بنگری شیر خونِ دل است

کیا چھاتیوں کی رگیں دل کے اندر نہیں ہیں
پس اگر تو دیکھے تو دودھ دل کا خون ہے

بخونش فرو بردہ دندان چو نیش
سرشتہ درو خونخوار خویش

ڈنک کی طرح اس کے خون میں دانت چبھوئے
اور اللہ تعالیٰ نے اسکے (ماں کے) خون کھانیوالے (لڑکے) کی محبت [illegible]

چو بازو قوی کرد و دندان ستبر
براندایدش دایہ پستان بصبر

جب بازو مضبوط اور دانت موٹے ہو گئے
تو پھر دایہ اپنے پستانوں پر عصارہ مل لیتی ہے

چنان صبرش از شیر خامش کند
کہ پستانِ شیرین فرامش کند

عصارہ پھر اس طرح دودھ سے اس کو چپ کراتا ہے
کہ میٹھے پستان اس کو بھول جاتے ہیں

تو نیز ای کہ در توبہ طفلِ راہ
بصبرت فراموش گردد گناہ

تو بھی اے شخص جو کہ توبہ کرنے میں طفل راہ ہے
بتحقیق کہ صبر سے گناہ بھول جاتا ہیں

حکایت

قطعہ

جوانی سر از رای مادر بتافت — دل دردمندش بہ آذر بتافت

ایک جوان نے اپنی ماں کے حکم سے سر پھیرا — اس کا دل درد سے آگ کی طرح جلا

چو بیچارہ شد پیشش آورد مہد — کہ ای سست مہر و فراموش عہد

جب وہ عاجز آ گئی تو اس کے سامنے گہوارہ لائی — اے بے وفا رنگینی کا وقت بھولنے والے

نہ گریان و درماندہ بودی و خرد — کہ شبہا ز دست تو خوابم نبرد

کیا تو رونے والا عاجز اور چھوٹا نہ تھا — جب کہ میں راتیں تیری وجہ سے نہ سوتی

نہ در مہد نیروی حالت نبود — مگس راندن از خود مجالت نبود

کیا گہوارہ میں تیری یہ طاقت و حالت نہ تھی — اپنے سے مکھی اڑانے کی بھی تجھ میں طاقت نہ تھی

تو آنی کہ از یک مگس رنجۂ — کہ امروز سالار و سرپنجۂ

تو وہ ہے کہ ایک مکھی سے تجھ کو تکلیف تھی — اور آج تو صاحب قوت سردار ہے

بحالی شوی باز در قعر گور — کہ نتوانی از خویشتن دفع مور

اسی حالت میں پھر تو قبر کے گڑھے میں ہوگا — اور اپنے سے چیونٹی کو دور نہ کر سکے گا

دگر دیدہ چون برفروزد چراغ — چو کرم لحد خورد پیہ دماغ

پھر کس طرح آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہوں گی — جب کیڑے دماغ کی چربی کھائیں گے

چو پوشیدہ چشمی نبینی کہ راہ — نداند ہمی وقت رفتن ز چاہ

اندھے کی طرح تو نہیں دیکھتا ہے کہ راستہ — چلنے کے وقت کون سا ہے اور کنواں کون سا ہے

تو گر شکر کردی که با دیده‌ای — وگرنه تو هم چشم پوشیده‌ای

جو تو نے شکر کیا تو پھر آنکھوں والا ہے — وگرنہ تو بھی اندھا ہے

معلم نیاموختت فهم و رای — سرشت این صفت در وجودت خدای

استاد نے تجھ کو سمجھ اور تدبیر نہیں سکھلائی — بلکہ خدا نے تیرے وجود میں پہلے سے پیدا کیا ہے

گرت منع کردی دل حق نیوش — حقت عین باطل نمودی بگوش

اگر وہ تجھ کو حق بات سننے والا دل نہ دیتا — تو سچ تیرے کانوں میں عین باطل معلوم ہوتا

گفتار در صنع باری تعالیٰ در ترکیب خلقت انسانی

اللہ تعالیٰ کی کاریگری انسان کے پیدا کرنے کی ترکیب میں

ببین تا یک انگشت از چند بند — باقلیدس صنع در هم فگند

غور کر کہ ایک انگلی کتنے جوڑوں سے اللہ تعالیٰ نے — قلیدس کی کاریگری سے آپس میں جوڑی

پس آشفتگی باشد ابلهی — که انگشت بر حرف صنعش نهی

پس پریشانی اور نادانی ہوگی — جو تو اس کی کاریگری کے حرف پر نکتہ چینی کرے

تامل کن از بهر رفتار مرد — که چند استخوان پی زد و وصل کرد

آدمی کی رفتار کے متعلق غور کر — کہ کتنی ہڈیاں اعصاب سے ملائیں اور جوڑیں

که بی گردش کعب و زانو و پای — نشاید قدم بر گرفتن ز جای

کہ بغیر ٹخنے زانو اور پاؤں کے پھرنے کے — جگہ سے قدم اٹھایا نہیں جا سکتا

از آن سجده بر آدمی سخت نیست — که در صلب او مهره یک لخت نیست

اس وجہ سے آدمی پر سجدہ مشکل نہیں ہے — کہ اس کی پیٹھ میں ہڈی ایک ٹکڑا نہیں ہے

دو صد مهره در یکدگر ساخته است — که گل مهره چون تو پرداخته است

دو سو ہڈی کے ٹکڑے ایک دوسرے میں لگائے ہیں — کس نے ایک آدمی مٹی کا تیرے جیسا بنایا ہے

رگست برتن ای پسندیده خوی — زمینی دروسی صد و شصت جوی

اے پسندیدہ خو تیرے بدن میں جو رگیں ہیں — ایک زمین کی طرح جس میں تین سو ساٹھ نہریں ہیں

بصر در سر و فکر و رای و تمیز — جوارح بدل و دل بدانش عزیز

سر میں بینائی فکر رائے اور تمیز ہے — ظاہری اعضاء دل کی وجہ سے اور دل عقلمندی کی وجہ سے عزیز ہے

بهایم بروی اندر افتاده خوار — تو همچون الف بر قدمهای سوار

چوپائے منہ کے بل ذلیل پڑے ہوئے ہیں — تو الف کی طرح قدموں پر سوار ہے

نگون کرده ایشان سر از بهر خور — تو آری بعزت خورش پیش سر

وہ کھانے کے لیے سر جھکائے ہوئے — تو عزت کے ساتھ کھانے کو اپنے سامنے لاتا ہے

نزیبد ترا با چنین سروری — که سر جز بطاعت فرود آوری

باوجود اتنی سرداری کے تجھے زیبا نہیں ہے — کہ سر کو سوائے اس کی اطاعت کے جھکائے

ولیکن بدین صورت دلپذیر — فریفته مشو صورت خوب گیر

لیکن اس دل پسند صورت کے ساتھ — فریفتہ نہ ہو اچھا طریقہ اختیار کر

ره راست باید نه بالای راست — که کافر هم از روی صورت چو ماست

سیدھا راستہ چاہیے نہ کہ سیدھا قد — اس لیے کہ کافر کی شکل بھی ہماری ہی طرح ہے

ترا آنکه چشم و دهان داد و گوش — اگر عاقلی در خلافش مکوش

جس نے تجھ کو آنکھیں منہ کان عطا کیے — اگر تو عقلمند ہے تو اس کے خلاف کوشش نہ کر

گرفتم که دشمن نکوبی بسنگ — مکن باری از جهل با دوست جنگ

میں نے فرض کیا کہ تو دشمن کو پتھر سے کوٹے — لیکن جہالت سے دوست کیساتھ لڑائی نہ کر

خردمند طبعان منت شناس — بدوزند نعمت بمیخ سپاس

عقلمند طبیعت والے اور احسان جاننے والے — نعمت کو شکر کی میخ سے سیتے ہیں

حکایت

قطعہ

نبرد آزمائی ز ادهم فتاد — بگردن درش مهره برهم فتاد

ایک بادشاہ سیاہ رنگ والے گھوڑے سے گر پڑا — اس کی گردن کے مہرے اکھڑ گئے

چو پیلش فرو رفت گردن بتن — نگشتی سرش تا نگشتی بدن

ہاتھی کی طرح اس کی گردن بدن میں گھس گئی — اس سے سر نہ پھرتا جبتک کہ اس کا بدن نہ پھرتا

پزشکان بماندند حیران درین — مگر فیلسوفی ز یونان زمین

جراح اس معاملہ میں حیران رہ گئے — مگر ایک یونان کے رہنے والے حکیم نے

سرش باز پیچید این راست شد — وگر وی نبودی زمن خواست شد

اس کے سر کو پھیرا اور اس کا بدن سیدھا ہوگیا — اور اگر وہ حکیم نہ ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتا

دگر نوبت آمد بنزدیک شاه — نکرد آن فرومایه در وی نگاه

دوسری دفعہ وہ حکیم بادشاہ کے پاس آیا — اس کمینہ (بادشاہ) نے اس کی پرواہ نہ کی

خردمند را سر فرو شد بشرم — شنیدم که میرفت و میگفت نرم

عقلمند کا سر شرم کے مارے جھک گیا — سنا ہے میں نے کہ جاتا تھا اور آہستہ سے کہتا تھا

اگر وی نہ پیچیدی گردنش — نہ پیچیدی امروز وی از منش

اگر ہم کل اس کی گردن نہ پھیرتا — تو آج وہ اپنا چہرہ مجھ سے نہ پھیرتا

فرستادش تحفہ بدست رہی — کہ باید کہ عود بسوزش ہمی

(حکیم نے) ایک بیچ غلام کے ہاتھ بھیجا — چاہیئے کہ جلتے ہوئے عود پر تو اس کو رکھے

ملک را ازو عطسہ آمد ز دود — سر و گردنش ہمچنان شد کہ بود

بادشاہ کو دھوئیں سے ایک چھینک آئی — اس کا سر اور گردن جس طرح کہ تھا ویسے ہو گیا

بہ عذر از پی مرد بشتافتند — بہ جستند بسیار و کم یافتند

معافی مانگنے کے لیئے اس مرد کے پیچھے دوڑے — بہت تلاش کیا اور نہ پایا

مکن گردن از شکر منعم مپیچ — کہ روز پسین سر بر آری ز ہیچ

نعمت دینے والے (خدا) کے شکر سے گردن نہ پھیر — کہ آخر میں (قیامت میں) تو شرم سے سر نہ اٹھائیگا

گفتار در نظر صنع باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی کاریگری میں نظر کرنے کے بیان میں

شب از بہر آسایش تست و روز — مہ روشن و مہر گیتی فروز

رات اور دن تیرے آرام کے لیئے ہیں — روشن چاند اور جہان کو روشن کرنیوالا سورج بھی

سپہر از برای تو فراش وار — ہمی گسترد بساط بہار

آسمان تیرے لیئے فراش کی طرح — بہار کا فرش (یعنے سبزہ) بچھاتا ہے

اگر باد و برفست و باران و میغ — وگر رعد چوگان زند برق تیغ

اگر ہوا برف بارش اور بادل ہے — اور بادل جو گرجتا ہے اور بجلی جو چمکتی ہے

همان کارداران فرمان برند | که تخم تو در خاک می پرورند

سب کام کرنے والے اور احکام بجا لانیوالے ہیں | کہ تیرے بیج کو مٹی کے اندر پالتے ہیں

وگر تشنه مانی ز سختی مجوش | که سقائی ابر آبت آرد بدوش

اور جو تو پیاسا رہے تو سختی سے شور نہ کر | کیونکہ بادل کا سقا تیرے لئے کندھے پر پانی لاتا ہے

ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام | تماشاگهی دیده و مغز و کام

واللہ تعالیٰ خاک سے رنگ بو اور طعام پیدا کرتا ہے | جو کہ آنکھ مغز اور تالو کے لیے تماشاگاہ ہے

عسل دادت از نحل و من از هوا | رطب دادت از نخل و نخل از نوای

شہد تجھ کو شہد کی مکھی سے اور ترنجبین ہوا سے عنایت کی | اور خرما تجھکو درخت سے اور درخت گٹھلی سے پیدا کیا

همه نخل بندان بخایند دست | ز حیرت که نخل چنین کس نبست

تمام باغبان انگلیوں دانتوں سے کاٹتے ہیں | حیرت سے کسی نے ایسا درخت نہ لگایا

خور و ماه و پروین برائی تواند | قنادیل سقف سرائی تواند

خورشید چاند ستارے تیرے لیے ہیں | اور تیرے گھر کی چھت کے قندیل ہیں

ز خارت گل آورد و از نافه مشک | زر از کان و برگ تر از چوب خشک

تیرے خار سے گل اور نافہ سے مشک پیدا کیا | سونا کان سے اور پتے سوکھی لکڑی سے پیدا کیے

بدست خودت چشم و ابرو نگاشت | که محرم ز اغیار نتوان گذاشت

اپنے ہاتھ سے تیری چشم اور ابرو بنائے | کیونکہ محرم کو غیروں پہ نہیں چھوڑا جا سکتا

توانا که آن نازنین پرورد | بالوان نعمت چنین پرورد

ایسا طاقتور کہ وہ نازنینوں کو پالتا ہے | اور رنگ برنگ کی نعمتوں سے اسی طرح پرورش کرتا ہے

بجا گفت باید نفس بر نفس
که شکرش نه کار زبانست وبس

اس کا شکر جان سے دم بدم کرنا چاہیئے
کیونکہ اس کا شکر صرف زبان ہی کا کام نہیں ہے

خدایا دلم خون شد و دیده ریش
که می بینم انعامت از گفت بیش

اے خدا میرا دل خون ہو گیا اور آنکھیں زخمی
کیونکہ میں تیری نعمتیں بیان کرنے سے زیادہ دیکھتا ہوں

نگویم دد و دام و مور و سمک
که فوج ملائک بر اوج فلک

میں نہیں کہتا درندے اور چوپائے چیونٹی اور مچھلی
بلکہ فرشتوں کا شکر جو کہ آسمان کی بلندی پر ہے

هنوزت سپاس اندکی گفته اند
ز بیور هزاران یکی گفته اند

ابھی تک تیرا شکر تھوڑا کیا ہے
کروڑوں میں سے ایک شکر کیا ہے

برو سعدیا دست و دفتر بشوی
براهی که پایان ندارد مپوی

اے سعدی جا اور ہاتھ اور کتاب کو دھو دے
جس راہ کی انتہا نہیں اس میں نہ دوڑ

حکایت

قصہ

یکی گوش کودک بمالید سخت
که ای بوالعجب گوی برگشته بخت

ایک سنگدل نے لڑکے کا کان زور سے ملا
کہ اے عجیب کہنے والے اور پھرے ہوئے نصیب والے

ترا تیشه دادم که هیزم شکن
نگفتم که دیوار مسجد بکن

میں نے تجھ کو تیشہ دیا کہ لکڑی چیر
میں نے یہ نہیں کہا کہ مسجد کی دیوار کو کھود

زبان آمد از بهر شکر و سپاس
به غیبت نگرداندش حق شناس

زبان شکر اور تعریف الٰہی کرنے کے لیے پیدا کی گئی
حق کو پہچاننے والا اس کو غیبت کرنے میں نہ پھیرے

گذرگاہ قرآن و پند است گوش — بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش

کان، قرآن اور نصیحت کے گزرنے کی جگہ ہے — جھوٹ اور بہتان سننے میں کوشش نہ کر

دو چشم از پی صنع باری نکوست — ز عیب برادر فرو گیر و دوست

دو آنکھیں اللہ تعالیٰ کی صنعت دیکھنے کیلئے بہتر ہیں — بھائی اور دوست کے عیب دیکھنے سے انہیں بند کر

گفتار در نظر حال ناتوان و شکر نعمت حق تعالیٰ

کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکریہ کا بیان میں

نداند کسی قدر روز خوشی — دگر روزی افتد بہ سختی کشی

کوئی شخص خوشی کے وقتوں کی قدر نہیں جانتا — مگر اس دن جبکہ وہ سختی میں مبتلا ہو

زمستان درویش در تنگسال — چہ سہل است پیش خداوند مال

قحط کے برس فقیر کا جاڑا یعنی موسم سرما — صاحب مال یعنی امیر آدمی کے سامنے کیسا آسان ہے

سلیمی کہ یک چند نالان نخفت — خداوند را شکر صحت نگفت

سالم شخص کا بیمار ہوا جو کئی روز روتا رہا نہ سو گیا — اللہ تعالیٰ کا شکر یہ تندرستی کے لیے ادا کیا

چو مردانہ رو باشی و تیز پای — بہ شکرانہ باکند پایان بپای

جب تو مردوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو — تو اللہ کے شکر کے ساتھ سست چلنے والوں کے ساتھ ٹھہر

بہ پیر کہن بر ببخشد جوان — توانا کند رحم بر ناتوان

جوان کو چاہیے کہ بڑے بوڑھوں پر مہربانی کرے — اور طاقتور کو چاہیے کہ کمزور پر رحم کرے

چہ دانند جیحونیان قدر آب — ز واماندگان پرس در آفتاب

دریائے جیحون کے لوگ پانی کی قدر کیا جانیں — دھوپ میں تھکے ہوئے لوگوں سے پوچھ

عرب را کہ بر دجلہ باشد قعود چہ غم دارد از تشنگان زرود
وہ عرب جو کہ دریائے دجلہ پر بیٹھا ہوا ہو اس کو دشت زرود کے پیاسوں کا کیا غم

کسی قیمت تندرستی شناخت کہ یک چند بیچارہ در تب گداخت
اس شخص نے تندرستی کی قیمت کو جانا جو بیچارہ چند روز تپ میں گھلا

ترا تیرہ شب کی نماید دراز کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوی ناز
تجھے اندھیری رات کیوں بڑی معلوم ہو کہ تو پہلو سے پہلو لے

براندیش از افتان و خیزان تب کہ رنجور داند درازی شب
تپ میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی بری حالت سے ڈر کیونکہ بیمار رات کی درازی کو جانتا ہے

ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت چہ داند شب پاسبان چون گذشت
ڈھول کی آواز سے۔ خواجہ بیدار ہوا اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

حکایت سلطان طغرل با ہندوی پاسبان

سلطان طغرل کی حکایت ایک غلام چوکیدار کے ساتھ

شنیدم کہ طغرل شبی در خزان گذر کرد بر ہندوی پاسبان
سنا ہیں نے کہ سلطان طغرل ایک رات موسم سرما میں ایک غلام چوکیدار کی طرف سے گذرا

ز باریدن برف و باران و سیل بلرزش درافتادہ چون سہیل
مینہ اور برف کے برسنے اور سیلاب کی وجہ غلام (سہیل ستارہ) کی طرح کانپ رہا تھا

دلش بر وی از رحمت آورد جوش کہ اینک قبا پوستینم بپوش
بادشاہ کے دل نے اس پر مہربانی کی وجہ جوش کھایا کہ [illegible]

گذرگاه قرآن و پند است گوش ٭ بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش

کان، قرآن اور نصیحت کے گزرنے کی جگہ ہے ٭ جھوٹ اور بہتان سننے میں کوشش نہ کر

دو چشم از پی صنع باری نکوست ٭ ز عیب برادر فروگیر و دوست

دو آنکھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھنے کیلئے بہتر ہیں ٭ بھائی اور دوست کے عیب دیکھنے سے انہیں بند کر

گفتار در نظر حال ناتوان و شکر نعمت حق تعالی

گفتار کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکریہ کے بیان میں

نداند کسی قدر روز خوشی ٭ دگر روزی افتد بسختی کشی

کوئی شخص خوشی کے وقت کی قدر نہیں جانتا ٭ مگر اس وقت جبکہ وہ سختی میں مبتلا ہو

زمستان درویش در تنگسال ٭ چہ سہل است پیش خداوند مال

قحط کے برس فقیر کا جاڑا جیسے ہو ہم سے [illegible] ٭ صاحب مال یعنی امیر آدمی کے سامنے کیسا آسان ہے

سلیمی کہ یکچند نالان نخفت ٭ خداوند را شکر صحت بگفت

[illegible] جو کئی روز روتا رہا سو گیا ٭ اللہ تعالیٰ کا شکریہ تندرستی کے لئے ادا کیا

چو مردانہ رو باشی و تیز پای ٭ بہ شکرانہ باکند پویان بپای

جب تو مردوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو ٭ تو اللہ کے شکر کے واسطے سست چلنے والوں کے ساتھ قیام

بہ پیر کہن بر ببخشد جوان ٭ توانا کند رحم بر ناتوان

جوان کو چاہیئے کہ پرانے بوڑھوں پر مہربانی کرے ٭ اور طاقتور کو چاہیئے کہ کمزور پر رحم کرے

چہ دانند جیحونیان قدر آب ٭ ز واماندگان پرس در آفتاب

دریائے جیحون کے لوگ پانی کی قدر کیا جانتے ہیں ٭ یہ دھوپ میں تھکے ہوئے لوگوں سے پوچھ

عرب را که بر دجله باشد قعود | چه غم دارد از تشنگان زرود
وہ عرب جو کہ دریائے دجلہ پر بیٹھا ہوا ہو | اس کو دشت زرود کے پیاسوں کا کیا غم

کسی قیمت تندرستی شناخت | که یکچند بیچاره در تب گداخت
اس شخص نے تندرستی کی قیمت کو جانا | جو بیچارہ چند روز تپ میں گھلا

ترا تیره شب کی نماید دراز | که غلطی ز پهلو به پهلوی باز
تجھے اندھیری رات کیوں بڑی معلوم ہو | کہ تو پہلو سے پہلو بدلے

براندیش از افتان و خیزان تب | که رنجور داند درازی شب
تپ میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی حالت سے ڈر | کیونکہ بیمار رات کی درازی کو جانتا ہے

ببانگ دهل خواجه بیدار گشت | چه داند شب پاسبان چون گذشت
ڈھول کی آواز سے خواجہ بیدار ہوا | اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

حکایت سلطان طغرل با هندوی پاسبان

سلطان طغرل کی حکایت ایک غلام چوکیدار کے ساتھ

شنیدم که طغرل شبی در خزان | گذر کرد بر هندوی پاسبان
سنا میں نے کہ سلطان طغرل ایک رات موسم سرما میں | ایک غلام چوکیدار کی طرف سے گذرا

ز باریدن برف و باران و سیل | بلرزش درافتاده چون سهیل
مینہ اور برف کے برسنے اور سیلاب کی وجہ | غلام سہیل (ستارہ) کی طرح کانپ رہا تھا

دلش بر وی از رحمت آمد بجوش | که اینک قبا پوستینم بپوش
بادشاہ کے دل نے اس پر مہربانی کی وجہ سے جوش کھایا | کہ [illegible]

دمی منتظر باش بر طرف بام ۔ کہ بیرون فرستم بدست غلام

تھوڑی دیر بام کی طرف منتظر رہ ۔ کہ غلام کے ہاتھ باہر بھیجتا ہوں

درین بود و باد بہاری وزید ۔ شہنشاہ در ایوان شاہی خزید

وہ (بادشاہ) انھیں باتوں میں تھا بہار کی ہوا چلی ۔ شہنشاہ ایوان شاہی میں چلا گیا

وشاقی پریچہرہ در خیل داشت ۔ کہ طبعش بدان اندکی میل داشت

ایک خوبصورت غلام اس کے گروہ میں تھا ۔ کہ اس کی (بادشاہ) کی طبیعت کچھ رغبت رکھتی تھی

تماشای ترکش چنان خوش فتاد ۔ کہ ہندوی مسکین برفتش ز یاد

اس غلام کا دیکھنا کچھ ایسا بھلا معلوم ہوا ۔ کہ بیچارہ غلام (سپاہی) اسے بھول گیا

قبا پوستینی گذشتش بگوش ۔ ز بدبختیش در نیامد بدوش

پوستین کی جبا اس کے کانوں سے گزری ۔ مگر اس کی بدبختی کی وجہ سے اس کے کندھوں پر نہ آئی

مگر رنج سرما برو بس نبود ۔ کہ جور سپہر انتظارش فزود

سردی کا رنج شاید اس کے لیے کافی نہ تھا ۔ کہ آسمان کے ظلم نے اسپر انتظار سے بڑھایا

نگہ کن چو سلطان بغفلت بخفت ۔ کہ چوبک زنش بامدادان چہ گفت

غور کر جب بادشاہ غفلت سے سو گیا ۔ تو نقارہ نواز نے صبح اس کو کیا کہا

مگر نیکبختت فراموش شد ۔ چو دستت در آغوش آغوش شد

شاید تجھ کو وہ نیک بخت غلام فراموش ہو گیا ۔ جب تیرا ہاتھ معشوقہ لونڈی کی گود میں گیا

ترا شب بعیش و طرب می رود ۔ چہ دانی کہ بر ما چہ شب می رود

تیری رات عیش اور خوشی میں گزرتی ہے ۔ تو کیا جانے کہ رات ہم پر کس طرح گزرتی ہے

فرو بردہ سر کاروانی بدیگ | چہ از پا فرو رفتگانش بریگ

دیگ میں سر جھکائے ہوئے (یعنے) خوب کھاتے ہوئے | ریگ میں پاؤں پھنسے ہوؤں (مسافروں) کی کیا پرواہ

بدار ای خداوند زورق بر آب | کہ بیچارگان را گذشت از سر آب

اے صاحب کشتی کو پانی میں رکھ (یعنے ٹھیرا) | کیونکہ بیچاروں کے سر سے پانی گذر گیا (یعنے ڈوب گئے)

توقف کنید ای جوانان چست | کہ در کاروانند پیران سست

اے تیز جوان ٹھیرو | کیونکہ قافلہ میں کمزور بوڑھے بھی ہیں

تو خوش خفتہ در ہودج کاروان | مہار شتر در کف ساروان

تو قافلہ کے کجاوہ میں آسودگی سے سویا ہوا | اور اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ میں

چہ ہامون و کوہ و چہ سنگ و رمال | ز رہ باز پس ماندگان پرس حال

تیرے لئے کیا جنگل کیا پہاڑ کیا پتھر کیا ریگ | راستہ سے پیچھے رہنے والوں کا حال پوچھ

ترا کوہ پیکر ہیون می برد | پیادہ چہ دانی کہ خون می خورد

تجھے کوہ پیکر اونٹ لے جاتا ہے | تو کیا جانے کہ پیادہ خون کھا رہا ہے

بآرام دل خفتگان در بنہ | چہ دانند حال شکم گرسنہ

گھر میں آرام دل کے ساتھ سوئے ہوئے | بھوکے کے پیٹ کی حالت کو نہیں جانتے

حکایت

قصہ

یکی را عسس دست بر بستہ بود | ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود

ایک شخص کے ہاتھ کو کوتوال نے باندھے ہوئے تھے | وہ تمام رات پریشان اور خستہ دل رہا

بگوش آمدش در شب تیره رنگ	که شخصی همی نالد از دست تنگ
اندھیری رات میں اس کے کانوں پر آواز آئی	کہ ایک شخص مفلسی کی وجہ سے روتا ہے
شنید این سخن دزد مغلول گفت	تو باری چه غم چند نالی بخفت
بندھے ہوئے چور نے یہ بات سنی اور کہا	تو غم سے کیوں روتا ہے سو رہ
برو شکر یزدان کن ای تنگدست	که دستت عسس تنگ بر هم نبست
جا اے مفلس اور خدا کا شکر کر	کہ کوتوال نے تیرے ہاتھ مضبوط نہیں باندھے
مکن ناله از بینوائی بسی	چو بینی ز خود بینواتر کسی
مفلسی سے زیادہ فریاد مت کر	جب تو کسی کو اپنے سے زیادہ دکھی

حکایت

قصہ

برهنه تنی یک درم وام کرد	تن خویش را کسوتی خام کرد
ایک برہنہ آدمی نے ایک درم قرض لیا	اور اپنے بدن کے لیے کچے چمڑے کا لباس بنایا
بنالید کای طالع بدلگام	بگرما بپختم درین بند خام
رویا کہ اے سرکش نصیب	اس کچے چمڑے میں گرمی سے چمڑے میں پک گیا
چو ناپخته آمد ز سختی بجوش	یکی گفتش از چاه زندان خموش
جب وہ ناتجربہ کار تکلیف سے شور مچانے لگا	ایک قیدی قید خانے کے کنویں سے کہا کہ چپ رہ
بجا آوری ای خام شکر خدای	که چون ما نه ای خام دست بپای
اے ناتجربہ کار خدا کا شکر ادا کر	کہ ہماری طرح تیرے ہاتھ پاؤں میں زنجیر نہیں

حکایت

قصہ

یکی کرد بر پارسائے گذر	بصورت جہود آمدش در نظر
ایک شخص ایک پارسا کے پاس سے گذرا	ظاہری طور پر وہ اس کو آتش پرست نظر آیا
قفائی فرو کوفت بر گردنش	بہ بخشید درویش پیراہنش
اس کی گردن پر اس نے گردنی لگائی	درویش نے اس کو اپنا پیراہن بخش دیا
خجل گفت کانچہ از من آمد خطاست	بہ بخشائی بر من چہ جائی عطاست
شرمندہ ہو کر کہا کہ جو کچھ مجھ سے ہوا گناہ ہوا	میری خطا معاف کر بخشش کی کیا جگہ ہے
بشکرانہ گفتا بہ سر نایستم	کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
شکرانہ کیساتھ کہا کہ مجھے تیرے ساتھ برائی کا خیال نہیں	جو کچھ تو نے مجھے سمجھا میں وہ نہیں ہوں
نکو سیرت بی تکلف برون	بہ از نیک نام خراب اندرون
نیک خصلت ظاہر سے بے تکلف	بہتر ہے نیک نام خراب باطن والے سے
بہ نزدیک من شب رو راہزن	بہ از فاسق پارسا پیرہن
میرے نزدیک راستہ لوٹنے والا چور	بہتر ہے پرہیزگاری کے لباس والے فاسق سے

حکایت

قصہ

ز رہ باز پس ماندہ ای می گریست	کہ مسکین تر از من درین دشت کیست
راستہ سے پیچھے رہا ہوا ایک شخص روتا تھا	کہ مجھ سے زیادہ مسکین اس بیابان میں کون ہے

خر بارکش گفت ای بی تمیز ز جور فلک چند نالی تو نیز

ایک لدے ہوئے گدھے نے اس کو کہا کہ اے بے تمیز آسمان کے ظلم سے تو بھی کب تک روئے گا

برو شکر کن چون بخر بر نۂ کہ آخر بزیر کسان خر نۂ

جا شکر کر گدھے کی طرح تجھ پر بوجھ نہیں کہ آخر لوگوں کے نیچے تو گدھا نہیں ہے

حکایت

فقیہی بر افتادہ مستی گذشت بمستوری خویش مغرور گشت

ایک عالم ایک گرے ہوئے مست کے پاس سے گزرا اور اپنی پارسائی پر مغرور ہوا

ز نخوت برو التفاتی نکرد جوان سر برآورد کای پیر مرد

غرور کی وجہ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی جوان نے سر اٹھایا کہا اے بوڑھے آدمی

برو شکر کن چون بنعمت دری کہ محرومی آید ز مستکبری

جا شکر کر اگر تجھ کو نعمت حاصل ہے کیونکہ غرور کرنے سے بدنصیبی حاصل ہوتی ہے

یکی را کہ در بند بینی مخند مبادا کہ ناگہ در افتی ببند

اگر ایک کو تو قید خانہ میں دیکھے تو خوش نہ ہو شاید تو بھی ناگاہ قید میں مبتلا ہو

نہ آخر در امکان تقدیر ہست کہ فردا چو من باشی افتادہ مست

کیا آخر یہ تقدیر کے اختیار میں نہیں ہے کہ کل میری طرح تو مست ہو کر گر پڑے

ترا آسمان خط بمسجد نوشت مزن طعنہ بر دیگری در کنشت

آسمان نے تیرے حصہ میں مسجد لکھی دوسرے پر کلیسہ میں طعنہ نہ دے

به بندای مسلمان بشکرانه دست	که زنار مغ بر میانت نبست
اے مسلمان شکرانہ کے ساتھ ہاتھ باندھ	کہ آتش پرست کا جنیو تیری کمر میں نہیں باندھا
نه خود میرود هر که جویان اوست	به عنفش کشان میبرد لطف دوست
جو اس کا متلاشی ہے وہ خود نہیں جاتا ہے	بلکہ دوست کی مہربانی جبرًا کھینچ لے جاتی ہے
نگر تا قضا از کجا سیر کرد	که کوری بود تکیه بر غیر کرد
غور کر تا قضا نے غور سے سیر کی	کہ غیر پر بھروسہ کرنا نابینائی ہے

گفتار نظر صاحبدلان در حق نه در اسباب

صاحب لوگوں کی نظر حق کی طرف نہ کہ اسباب میں

سرشت است باری شفا در نبات	اگر شخص را مانده باشد حیات
نباتات میں اللہ تعالےٰ نے شفا پیدا کی ہے	بشرطیکہ آدمی کی زندگی باقی ہے
عسل خوش کند زندگان را مزاج	ولی درد مردن ندارد علاج
شہد زندہ لوگوں کے مزاج کو خوش کرتا ہے	لیکن موت کی بیماری کا نہیں ہے علاج
رمق مانده را که جان از بدن	بر آید چه سود انگبین در دهن
جس کی تھوڑی سی سانس رہ جائے اور جان بدن سے	نکلے اس کے منہ میں شہد ڈالنے سے کیا فائدہ
یکی گرز پولاد بر مغز خورد	کسی گفت صندل بمالش بدرد
ایک شخص نے فولاد کا گرز مغز پر کھایا	کسی نے کہا کہ درد پر صندل مل
ز پیش خطر تا توانی گریز	ولیکن مکن با قضا پنجه تیز
نقصان سے پہلے جہاں تک ہو سکے بھاگ	لیکن قضا کے ساتھ پنجہ تیز نہ کر

درون تا بود قابل شرب و اکل | بدان تازه روییست پاکیزه شکل

جب تک معدہ کھانے پینے کے قابل ہو | اس کے سبب سے چہرہ کی رونق اور شکل کی پاکیزگی سمجھ

خراب آنگه این خانه گردد تمام | که باهم نسازند طبع و طعام

اس وقت یہ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے | جب کہ طبیعت اور خوراک باہم موافقت نہ کرے

مزاج تر و خشک و گرم است و سرد | مرکب ازین چار طبع است مرد

تیرا مزاج تر (آب) خشک (مٹی) گرم (آگ) اور سرد (باد) ہے | آدمی ان چار عناصر سے مرکب ہے

یکی زین چو بر دیگری یافت دست | ترازوی عدل طبیعت شکست

جب ایک ان میں سے دوسرے پر غالب ہو جاوے | تو طبیعت کے اعتدال کا ترازو ٹوٹ جاتا ہے

اگر باد سرد نفس نگذرد | تف سینه جان بخروش آورد

اگر سانس کی ٹھنڈی ہوا نہ گذرے | تو سینہ کی گرمی جان کو پریشان کردے

وگر دیگ معده نجوشد طعام | تن نازنین را شود کار خام

اگر معدہ کی دیگ طعام کو جوش نہ دے | تو نازنین کے بدن کا کام خراب ہو جاوے

در اینها نبندد دل اهل شناخت | که پیوسته باهم نخواهند ساخت

صاحب تمیز آدمی ان چیزوں میں دل نہیں لگاتا | کیونکہ ہمیشہ ان کا اعتدال نہیں رہیگا

توانائی تن مدان از خورش | که لطف حق میدهد پرورش

بدن کی طاقت خوراک کی وجہ سے مت جان | بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی پرورش کرتی ہے

بحقش که گر دیده بر تیغ و کارد | نهی حق شکرش نخواهی گذارد

واللہ تعالیٰ کی قسم کہ اگر آنکھ تیغ اور چھری پر رکھے | تو بھی تو اس کے شکر کا حق ادا نہ کر سکے

چو روی بخدمت نهی بر زمین ۔ خدا را ثنا گوی و خود را مبین
جب تو اپنا چہرہ خدمت کے لیے زمین پر رکھے ۔ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کر اور اپنے آپ کو نہ دیکھ

گدائیست تسبیح و ذکر و حضور ۔ گدا را نشاید که باشد غرور
حضور قلب، تسبیح اور ذکر یہ سب فقیری ہے ۔ فقیر کو غرور نہ کرنا چاہیے

گرفتم که خود خدمتی کرده ۔ نه پیوسته اقطاع او خورده
میں نے فرض کیا کہ تو نے خود خدمت کی ہے ۔ کیا ہمیشہ تو نے اس کی (خدا کی) جاگیر نہیں کھائی

گفتار در سابقه حکم ازل و توفیق خیر

روز ازل کے حکم سے اور نیکی کی توفیق کے بیان میں حکایت

نخست او ارادت بدل در نهاد ۔ پس این بنده بر آستان سر نهاد
اول اللہ تعالیٰ نے بندہ کے دل میں عقیدہ پیدا کی ۔ پھر اس بندہ نے اس کی چوکھٹ پر سر جھکایا

گر از حق نه توفیق خیری رسد ۔ کی از بنده خیری بغیری رسد
اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی کی توفیق نہ پہنچے ۔ تو کس طرح بندہ کی طرف سے بھلائی غیر کو پہنچے

زبان را چه بینی که اقرار داد ۔ ببین تا زبان را که گفتار داد
زبان کو تو کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اقرار کیا ۔ دیکھ کہ زبان کو کس نے قوت گویائی دی

در معرفت دیدهٔ آدمی است ۔ که بگشاده بر آسمان و زمی است
اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کا دروازہ آنکھ ہے ۔ جو کہ آسمان و زمین پر کھلی ہوئی ہے

کیت فهم بودی نشیب و فراز ۔ گر این در نکردی بروی تو باز
کب تو بلندی اور پستی کو سمجھتا تھا ۔ اگر یہ دروازہ [illegible]

سر آورد و دست از عدم در وجود
سر اور ہاتھ کو عدم سے وجود میں لایا

درین جود بنهاد و در وی سجود
اس میں سخاوت اور اس میں سجدہ کی توفیق رکھی

وگرنه کی از دست جود آمدی
ورنہ کس طرح ہاتھ سے سخاوت ہوتی

محال است کز سر سجود آمدی
محال ہے کہ سر سے سجدہ ہوتا

بحکمت زبان داد و گوش آفرید
حکمت سے زبان اور کان پیدا کئے

که باشد صندوق دل را کلید
تاکہ دل کے صندوق کے لیئے چابی ہوں

اگر نه زبان قصه برداشتی
اگر زبان حال بیان نہ کرے

کس از سر دل کی خبر داشتی
تو کس طرح کوئی دل کے راز کی خبر رکھتا

وگر نیستی سعی جاسوس هوش
اگر کان کے جاسوس کی کوشش نہ ہوتی

خبر کی رسیدی بسلطان هوش
تو سلطان ہوش یعنے دل کو کب خبر ہوتی

مرا لفظ شیرین خواننده داد
اللہ تعالےٰ نے مجھ کو شیریں باتیں کرنیوالی زبان عطا کی

ترا سمع ادراک داننده داد
اور تجھ کو سمجھنے والے اور جاننے والے کان دیئے

مدام این دو چون حاجبان بر درند
ہمیشہ یہ دونو دربانوں کی طرح دروازہ پر ہیں

ز سلطان بسلطان خبر میبرند
بادشاہ نفس ناطقہ سے بادشاہ دل تک خبر لیجاتے ہیں

چه اندیشی از خود که فعلم نکوست
تو آپ کیا سوچتا ہے کہ میرا فعل اچھا ہے

ازان در نگه کن که تقدیر اوست
اس دروازہ میں نظر کر کہ اس کی قدرت ہے

برد بوستان بان بایوان شاه
بادشاہ کے محل میں باغبان لے جاتا ہے

بتحفه ثمر هم ز بستان شاه
تحفہ کے طور پر پھل بادشاہ کے باغ سے

حکایت در سفر ہندوستان و ضلالت بت پرستان

ہندوستان کے سفر کی حکایت اور بت پرستوں کی گمراہی

بتی دیدم از عاج در سومنات — مرصع چو در جاہلیت منات

ہاتھی دانت کا بت میں نے سومنات کے مندر میں دیکھا — جڑاؤ اس طرح جیسے ایام جہالت میں منات

چنان صورتش بستہ تمثال گر — کہ صورت نبندد از آن خوبتر

صورت گر نے اس کی مورت ایسی بنائی — کہ اس سے اچھی مورت نہیں بنائی جا سکتی

ز ہر ناحیت کاروانہا روان — بدیدار آن صورت بی روان

ہر طرف سے قافلے روانہ ہوتے تھے — اس بیجان مورت کے دیدار کے واسطے

طمع کردہ رایان چین و چگل — چو سعدی وفا زان بت سنگدل

چین چگل کے حکمرانوں نے خواہش کی تھی — سعدی کی طرح وفا کی اس بت سنگدل سے

زبان آوران رفتہ از ہر مکان — تضرع کنان پیش آن بیزبان

کبیر گیت کہنے والے ہر جگہ سے گئے — زاری کرتے ہوئے اس بے زبان کے سامنے

فروماندم از کشف این ماجرا — کہ حیّی جمادی پرستد چرا

میں اس معاملہ کے جاننے سے عاجز رہا — کہ زندہ لوگ اس بے جان کو کیوں پوجتے ہیں

مغی را کہ با من سرو کار بود — نکوگوی و ہم حجرہ و یار بود

ایک بت پرست کو میرے ساتھ تعلق تھا — اچھی باتیں کہنے والا اور حجرہ کا ساتھی یار تھا

بہ نرمی بپرسیدم ای برہمن — عجب دارم از کار این بقعہ من

نرمی سے میں نے پوچھا کہ اے برہمن — اس جگہ کے رہنے والوں پر مجھے تعجب ہے

که مدهوش این ناتوان پیکرند	مقیّد بچاه ضلال اندرند
کہ اس کمزور جسم کے فریفتہ ہیں	اور ضلالت کے کنوئیں میں گرفتار ہیں
نه نیروی دستش نه رفتار پای	ورش بفکنی برنخیزد ز جای
نہ اس کے ہاتھوں میں طاقت نہ پاؤں میں رفتار	اگر تو اس کو گرا دے تو جگہ سے نہ اٹھ سکے
نه بینی که چشمانش از کهرباست	وفا جستن از سنگ چشمان خطاست
تو نہیں دیکھتا کہ اس کی آنکھیں کہربا کی ہوتی ہیں	بخیلوں سے وفا چاہنا سخت غلطی ہے
برین گفتم آن دوست دشمن گرفت	چو آتش شد از خشم و در من گرفت
میرے اس کہنے پر وہ دوست دشمن ہو گیا	غصہ سے آگ ہو گیا اور مجھ میں لگا
مغان را خبر کرد و پیران دیر	ندیدم در آن انجمن روی خیر
بت خانہ کے پجاریوں اور آتش پرستوں کو خبر کی	اس مجلس میں میں نے بھلائی کی صورت نہ دیکھی
چو آن راه کج پیششان راست بود	ره راست در چشمشان کج نمود
جب وہ ٹیڑھا راستہ ان کے سامنے سیدھا تھا	تو سیدھا راستہ ان کی آنکھوں میں ٹیڑھا معلوم ہوا
که مرد ار چه دانا و صاحبدل است	بنزدیک نادانشان جاهل است
کیونکہ مرد اگرچہ دانا اور صاحب دل ہے	لیکن بیوقوفوں کے نزدیک جاہل ہے
فروماندم از چاره همچون غریق	برون از مدارا ندیدم طریق
غرق ہونے کی طرح میں علاج سے رہا	اور سوائے صلح کے اور کوئی راستہ نہ دیکھا
چو بینی که جاهل بکین اندر است	سلامت بتسلیم و لین اندر است
جب تو دیکھے کہ جاہل دشمنی میں ہے	تو سلامتی ماننے اور نرمی میں ہو

همین برهمن را ستودم بلند — که ای پیر تفسیر استا و زند

برہمنوں کے سردار کی میں نے بہت تعریف کی — اے دساتیر و ژند کتابوں کی تفسیر کے پیر

مرا نیز با نقش این بت خوش است — که شکلی خوش و صورتی دلکش است

مجھ کو بھی اس بت کی شکل سے خوشی ہے — کیونکہ ایک اچھی شکل اور دلکش صورت ہے

بدیع آیدم صورتش در نظر — ولیکن ز معنی ندارم خبر

میری آنکھوں میں اس کی صورت عجیب معلوم ہوتی ہے — لیکن میں حقیقت سے بے خبر ہوں

که سالوک این منزلم عن قریب — بد از نیک کمتر شناسد غریب

کیونکہ میں تھوڑے دنوں سے اس راہ کا چلنے والا ہوں — برے کو اچھے سے مسافر بہت کم جانتا ہے

تو دانی که فرزین این رقعه — نصیحت گر شاه این بقعه

تو جانتا ہے کیونکہ اس شطرنج کا وزیر ہے — اور اس مکان کے بادشاہ کا ناصح ہے

عبادت بتقلید گمراهیست — خنک رهروی را که آگاهیست

تقلید کے ساتھ عبادت کرنا گمراہی ہے — خوشی اس راستہ کے چلنے والے کو جو حقیقت سے آگاہ ہے

چه معنی است در صورت این صنم — که اول پرستندگانش منم

اس بت کی شکل میں کیا حقیقت ہے — کیونکہ میں اس کے اول پوجنے والوں میں ہوں

برهمن بشادی برافروخت روی — پسندید و گفت ای پسندیده گوی

برہمن کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا — پسند کیا اور کہا کہ اے اچھی باتیں کہنے والے

سوالت صوابست و فعلت جمیل — بمنزل رسد هر که جوید دلیل

تیرا سوال بہتر اور تیرا فعل اچھا ہے — منزل پر وہی پہنچتا ہے جو رہنما ڈھونڈتا ہے

جز این بت که هر صبح از اینجا که هست
برآرد به یزدان دادار دست

اور کوئی بت نہیں سوا اس بت کے جس جگہ کہ ہر صبح
خدائے عادل کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے

وگر خواهی امشب همینجا بباش
که فردا شود سرّ این بر تو فاش

اگر تو پسند کرے تو رات اس جگہ رہ
کیونکہ کل تجھ پر یہ راز ظاہر ہو جائیگا

شب آنجا ببودم بفرمان پیر
چو بیژن بچاه بلا در اسیر

پیر کے حکم سے میں رات اس جگہ رہا
جس طرح کہ بیژن مصیبت کے کنوئیں میں گرفتار تھا

شبی همچو روز قیامت دراز
مغان گرد من بی‌وضو در نماز

ایک رات قیامت کے دن کی طرح لمبی ہو گئی
اور بت پرست بے وضو میرے گرد نماز میں تھے

کشیشان هرگز نیازرده آب
بغلها چو مردار در آفتاب

آتش پرستوں کے علما جنہوں نے پانی کو کبھی نہ چھوا تھا
ان کی بغلیں اس قدر گندی تھیں جیسے سورج میں مردار

مگر کرده بودم گناهی عظیم
که بردم در آن شب عذابی الیم

شاید میں نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا تھا
کہ اس رات عذاب الیم میں مبتلا پڑ گیا

همه شب درین قید غم مبتلا
یکم دست بر دل یکی بر دعا

تمام رات اسی قید غم میں گرفتار تھا
ایک ہاتھ دل پر اور ایک سے دعا کرتا تھا

که ناگه دهل زن فرو کوفت کوس
بخواند از فضای برهمن خروس

کہ ناگاہ نقارچی نے نقارہ بجایا
اور مرغ نے قضا کی خبر دی

خطیب سیاه پوش شب بی‌خلاف
برآورد شمشیر روز از غلاف

رات کے سیاہ پوش خطیب نے بلا اختلاف
غلاف سے دن کی تلوار کو نکالا

فتاد آتش صبح در سوخته | بیک دم جہانی شد افروختہ
صبح کی آگ رات میں پڑی | اور ایک دم میں سارا جہان روشن ہو گیا

تو گفتی کہ در خطۂ زنگبار | زیک گوشہ ناگہ در آمد تتار
تو کہے کہ زنگیوں کے ملک میں | ایک گوشہ سے تاتاری آ گئے

مغانی تبہ رای ناشستہ روی | بہ پیر آمدند از در و دشت و کوی
برہمن بے سمجھ بلا منہ دھوئے ہوئے | دروازے گلی اور جنگل سے بتخانہ میں آ گئے

کس از مرد در شہر و از زن نماند | در آن بتکدہ جای درزن نماند
کوئی آدمی شہر اور گلی میں باقی نہ رہا | اور اس بتخانہ میں ایک سوئی کی جگہ نہ رہی

من از غصہ رنجور و از خواب مست | کہ ناگہ تمثال برداشت دست
میں غصہ سے بیمار اور نیند سے مست تھا | کہ ناگاہ بت نے ہاتھ اٹھایا

بیکبار ازیشان برآمد خروش | تو گفتی کہ دریا بر آمد بجوش
یکبارگی بت پرستوں نے شور مچایا | تو کہے کہ دریا طوفان میں آیا

چو بتخانہ خالی شد از انجمن | برہمن نگہ کرد خندان بمن
جب بتخانہ لوگوں سے خالی ہو گیا | تو برہمن نے ہنس کر میری طرف نگاہ کی

کہ دانم ترا بیش مشکل نماند | حقیقت عیان گشت و باطل نماند
کہ میں جانتا ہوں کہ تیرے سامنے مشکل نہیں رہی | حقیقت ظاہر ہو گئی اور جھوٹ نہ رہا

چو دیدم کہ جہل اندرو محکم است | خیال محال اندرو مدغم است
جب میں نے دیکھا کہ جہالت اس کے اندر جم گئی | اور ایک مشکل خیال اس کے اندر ملا ہوا ہے

نیارستم از حق دگر هیچ گفت — که حق ز اهل باطل بباید نهفت

پھر میں سچائی کے متعلق اور کچھ نہ کہہ سکا — کیونکہ سچائی کو اہل جھوٹ سے چھپانا چاہیے

چو بینی زبردست را زیر دست — نه مردی بود پنجه خود شکست

جب تو اپنے ہاتھ کو طاقت ور کے قبضہ میں دیکھے — تو اپنے پنجہ کو بھی توڑنا جوانمردی نہیں ہے

زمانی بسالوس گریان شدم — که من زانچه گفتم پشیمان شدم

ایک عرصہ تک میں مکر سے روتا رہا — کہ میں نے جو کچھ کہا تھا اس سے پشیمان ہوں

بگریه دل کافران کرد میل — عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل

رونے سے کافروں کے دل کو رغبت ہوئی — تعجب نہیں اگر سیلاب سے پتھر حرکت کرے

دویدند خدمت کنان سوی من — بعزت گرفتند بازوی من

خدمت کرتے ہوئے میری طرف دوڑے — اور عزت سے میرے بازو کو تھاما

شدم عذر گویان بر شخص عاج — بکرسی زر کوفت بر تخت ساج

معذرت کرتا ہوا میں اس بت کے سامنے گیا — جو آبنوس کے تخت اور سونے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

بتک را یکی بوسه دادم بدست — که لعنت برو باد و بر بت پرست

بت کو میں نے ہاتھ سے ایک بوسہ دیا — کہ اس پر اور بت پرست پر لعنت ہو

بتقلید کافر شدم روز چند — برهمن شدم در مقالات زند

تقلید سے میں چند روز کافر ہو گیا — اور کتاب ژند کی باتیں کرنے میں برہمن بن گیا

چو دیدم که در دیر گشتم امین — نگنجیدم از خرمی در زمین

جب میں نے دیکھا کہ میں بت خانہ کا امین ہو گیا — تو خوشی سے میں زمین میں نہ سمایا

در دیر محکم ببستم شبی — دویدم چپ و راست چون عقربی

ایک رات میں نے بت خانہ کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا — اور دائیں بائیں بچھو کی طرح دوڑا

نگہ کردم از زیر تخت و زبر — یکی پردہ دیدم مکلل بزر

تخت کے نیچے اوپر میں نے دیکھا — ایک پردہ میں نے سونے سے نقش کیا ہوا دیکھا

پس پردہ مطرانی آذرپرست — مجاور سر ریسمانی بدست

پردہ کے پیچھے آتش پرستوں کا ایک سردار — ہاتھ میں ایک ڈوری پکڑے بیٹھا تھا

بفورم دران حال معلوم شد — چو داؤد کاہن برو موم شد

مجھ کو فی الفور سب حال معلوم ہوگیا — داؤد علیہ السلام کی طرح جیسے آپ پر لوہا موم ہوگیا تھا

کہ ناچار چون درکشد ریسمان — برآرد صنم دست فریادخوان

کہ جس وقت وہ برہمن رسی کھینچتا ہے — تو بت فریاد کرتا ہوا ہاتھ اٹھاتا ہے

برہمن شد از روی من شرمسار — کہ شنعت بود بخیہ بر روی کار

برہمن مجھ سے شرمندہ ہوا — کیونکہ بھید کا ظاہر ہونا برا ہوتا ہے

بتازید و من در پیش تاختم — نگونش بچاہی درانداختم

وہ بھاگا اور میں اس کے پیچھے دوڑا — اور ایک کنوئیں میں میں نے اس کو اوندھا ڈال دیا

کہ دانستم ار زندہ آن برہمن — بماند کند سعی در خون من

میں نے سمجھ لیا تھا کہ اگر یہ برہمن زندہ — رہا تو میرے قتل کرنے میں کوشش کرے گا

پسندد کہ از من برآرد دمار — مبادا کہ رازش کنم آشکار

وہ پسند کرے گا کہ مجھ کو ہلاک کرے — تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں اس کا راز ظاہر کروں

چو از کار مفسد خبر یافتی — ز دستش برآور چو در یافتی

جب تو نے دشمن کے حال سے خبر پائی — تو اس کو نیست و نابود کر جب تو اسے قابو پائے

که گر زنده اش مانی آن بی هنر — نخواهد ترا زندگانی دگر

جب تو اس بے ہنر کو زندہ رہنے دے گا — تو وہ پھر تیری زندگی کو پسند نہ کرے گا

وگر سر بعجز است نهد بر درت — وگر دست یابد ببرد سرت

اگر وہ اپنا سر عاجزی سے تیرے دروازہ پر جھکا دے — تو جب قابو پائیگا تیرا سر کاٹے گا

قبیله را پای در پی منه — چو رفتی و دیدی امانش مده

قریب دیکھ داسے کی تلاش نہ کر — اگر تو نے کی اور اس کو دیکھا تو پھر اس کو پناہ نہ دے

تمامش بکشتم بسنگ آن خبیث — که از مرده دیگر نیاید حدیث

میں نے اس خبیث کو بالکل پتھر سے مار ڈالا — کیونکہ پھر مردہ سے بات نہیں ہوتی

چو دیدم که غوغای انگیختم — رها کردم آن بوم و بگریختم

جب میں نے دیکھا کہ میں نے فتنہ اٹھایا — اس زمین کو میں نے چھوڑ دیا اور بھاگ گیا

چو اندر نیستان آتش زدی — ز شیران بپرهیز اگر بخردی

جب نیستان میں تو نے آگ لگائی — اگر تو عقلمند ہے تو شیروں سے پرہیز کر

مکش بچه مار مردم گزای — چو کشتی در آن خانه دیگر مپای

آدمی کو کاٹنے والے سانپ کے بچہ کو مت مار — اگر تو نے مار ڈالا تو پھر اس گھر میں مت ٹھہر

چو زنبور خانه بیاشوفتی — گریز از محلت که گرم اوفتی

جب تو نے بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑ دیا — تو اس محلہ سے بھاگ ورنہ سوزش میں مبتلا ہوگا

بچابک تر از خود مینداز تیر — چو افتاد دامن بدندان بگیر

اپنے سے زیادہ تیز انداز پر تیر نہ چلا — اگر [illegible] اور چیتے چل گیا تو پھر [illegible]

در اوراق سعدی چنین پند نیست — که چون پای دیوار کندی مایست

سعدی کے اوراق میں ایسی نصیحت نہیں ہے — کہ جب دیوار کی بنیاد تو نے کھود ڈالی تو کھڑا رہ

بہند آمدم بعد ازان رستخیز — وز انجا براہ یمن تا حجیز

پھر اس قیامت کے بعد میں ہند میں آیا [illegible] — پھر اس جگہ سے یمن کے راستے حجاز تک

از انجملہ تلخی کہ بر من گذشت — دہانم جز امروز شیرین نگشت

ان تمام تکلیفوں سے جو کہ مجھ پر گذریں — میرا منہ آج کے دن کے سوا کبھی میٹھا نہ ہوا

در اقبال تایید بوبکر سعد — کہ مادر نزاید چنو قبل و بعد

بوبکر سعد کے اقبال کی [illegible] میں — کہ ماں اس جیسا پہلے اور پیچھے نہ جنے گی

ز جور فلک دادخواہ آمدم — درین سایہ گستر پناہ آمدم

آسمان کے ظلم سے میں انصاف چاہنے آیا — اس سایہ بچھانے والے کی پناہ میں آیا

دعاگوی این دولتم بندہ وار — خدایا تو این سایہ پایندہ دار

میں غلام کی طرح اس دولت کا دعا کرنیوالا ہوں — اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ قائم رکھ

کہ مرہم نہادم نہ درخورد ریش — کہ درخورد انعام و اکرام خویش

میرے زخم کے لائق مرہم نہیں لگایا — بلکہ اپنے انعام اکرام کے قابل رکھا

کی این شکر نعمت بجا آورم — وگر پای گردد بخدمت سرم

کس طرح میں اس مہربانی کا شکریہ ادا کروں — اگرچہ خدمت کے لیے میرا سر پاؤں بن جاوے

فرج یافتم بعد از آن بندہا	ہنوزم بگوش ست از آن پندہا
ان سفر کی سختیوں کے بعد میں نے آسائش پائی	ابھی تک میرے کان میں اس بت کا قصہ ہے
یکی آنکہ ہرگہ کہ دست نیاز	برآرم بدرگاہ دانای راز
ایک وہ جبکہ میں اپنے آرزو کے ہاتھوں کو	اس رازوں کے جاننے والے کی درگاہ میں اٹھاتا ہوں
بیاد آید آن لعبت چینیم	کند خاک در چشم خودبینیم
تو مجھکو اس چین کے بت کی یاد آتی ہے	جو کہ میری خودبینی کی آنکھ میں خاک ڈالتا ہے
بدانم کہ دستی کہ برداشتم	بہ نیروی خود بر نیفراشتم
میں جانتا ہوں کہ جو ہاتھ میں نے اٹھایا	اپنی طاقت سے میں نے بلند نہیں کیا
نہ صاحبدلان دست می کشند	کہ رشتہ از غیب در می کشند
صاحبدل لوگ اپنے آپ ہاتھ نہیں اٹھاتے	بلکہ غیب سے اس کا سررشتہ کھینچتے رہیں
در خیر بازست و طاعت ولیک	نہ ہرکس توانا ست بر فعل نیک
عبادت اور نیکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن	ہر شخص نیک افعال پر قدرت نہیں رکھتا
ہمین ست مانع کہ در بارگہ	نشاید شدن جز بفرمان شاہ
یہی منع کرنے والا ہے اندرا کی بارگاہ میں	سوائے اللہ تعالیٰ کے حکم کے جانا ناممکن ہے
کلید قدر نیست در دست کس	توانای مطلق خدایست و بس
کسی کے ہاتھ میں قدرت کی کنجی نہیں ہے	توانائے مطلق صرف خدا ہے بس
پس ای مرد پوینده بر راہ راست	ترا نیست منت خداوند راست
پس اے سیدھی راہ چلنے والے مرد	یہ تیرا احسان نہیں بلکہ خدا کا احسان ہے

چو در غیب نیکو نہادت سرشت ❊ نیاید ز خوئی تو کردار زشت

جب غیب میں تیری پیدائش کو نیک بنایا ❊ تو تیری طبیعت سے برا فعل نہ ہوگا

ز زنبور کرد این حلاوت پدید ❊ ہمان کس کہ در مار زہر آفرید

بھڑ سے یہ مٹھاس پیدا کی ❊ اس نے جس نے سانپ میں زہر پیدا کیا

چو خواہد کہ ملک تو ویران کند ❊ نخست از تو خلقی پریشان کند

اگر چاہے تو تیرے ملک کو ویران کرے ❊ تو پہلے تجھ سے خلقت کو پریشان کرے

وگر باشدش بر تو بخشایشی ❊ رساند بخلق از تو آسایشی

اور اگر اس کی مہربانی تجھ پر ہو ❊ تو تجھ سے خلقت کو آرام پہنچا دے

تکبر مکن بر رہ راستی ❊ کہ دستت گرفتند و برخاستی

راہ راست پر چلنے سے غرور نہ کر ❊ کیونکہ تیرا ہاتھ پکڑا تو تو اٹھا

سخن سودمند ست اگر بشنوی ❊ بمردان رسی گر طریقت روی

بات مفید ہے اگر تو سنے ❊ مردان خدا کی راہ کو پہنچے اگر سیدھی راہ چلے

مقامی بیابی گرت رہ دہند ❊ کہ بر خوان عزت سماطت نہند

اگر تجھ کو راہ دیں تو وہ مقام حاصل کرے ❊ کہ عزت کے خوان پر تیرا دسترخوان بچھائیں

ولیکن نباید کہ تنہا خوری ❊ ز درویش درماندہ یاد آوری

لیکن تجھے اکیلا نہ کھانا چاہیئے۔ ❊ بلکہ چاہیئے کہ درویش عاجز کو تو یاد کرے

فرستی مگر رحمتی در پیم ❊ کہ بر کردۂ خویش واثق نیم

شاید میرے مرنے کے بعد تو میرے لیے کوئی رحمت بھیجے ❊ کیونکہ مجھے اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں ہے

(۹)
باب نہم در توبہ

بیا ای کہ عمرت بہفتاد رفت — مگر خفتہ بودی کہ بر باد رفت

اے شخص کہ تیری عمر ستر برس گذر گئی — شاید تو سویا ہوا تھا کہ برباد ہو گئی

ہمہ برگ بودن ہمی ساختی — بہ تدبیر رفتن نپرداختی

تمام سامان دنیا میں رہنے کا تونے بنایا — لیکن اس جہان سے جانے کی تدبیر میں مشغول نہ ہوا

قیامت کہ بازار مینو نہند — منازل باعمال نیکو دہند

قیامت کے دن جبکہ بہشت کا بازار سجائیں گے — تو مرتبے نیک اعمال کے عوض دینگے

بضاعت بچندانکہ آری بری — وگر مفلسی شرمساری بری

جس قدر پونجی تو لائیگا لے جائیگا — اگر تو مفلس ہے تو شرمساری لے جائیگا

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر — تہیدست را دل پراگندہ تر

کیونکہ بازار جس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے — خالی ہاتھ والے کا دل اسی قدر پریشان ہوتا ہے

ز پنجہ درم پنج اگر کم شود — دلت ریش سرپنجۂ غم شود

اگر پچاس درم سے پانچ درم کم ہو جائیں — تو تیرا دل غم کے پنجہ سے زخمی ہوتا

چو پنجاہ سالت برون شد ز دست — غنیمت شمر پنج روزی کہ ہست

جب پچاس سال تیرے ہاتھ سے نکل گئے — تو جو پانچ روز باقی ہیں ان کو غنیمت جان

اگر مردہ مسکین زبان داشتی — بفریاد و زاری فغان داشتی

اگر بیچارہ مردہ زبان رکھتا — تو فریاد اور زاری کے ساتھ شور مچاتا

گرامی زنده چون امکان گفت است — لب از ذکر چون مرده بر هم مخفت

گرامی! زندہ جب تجھ میں بولنے کی قوت ہے — تو یاد خدا سے لبوں کو مردہ کی طرح بند کر کے مت سو

چو مارا بغفلت بشد روزگار — تو باری دمی چند فرصت شمار

جب ہمارا زمانہ غفلت میں گزر گیا — تو تو چند سانسوں کو غنیمت سمجھ

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی

ایک بوڑھے آدمی کی حکایت اور جوانی کے دنوں پر افسوس کرنا

شبی در جوانی و طیب و نعم — جوانان نشستیم چندین بهم

ایک رات جوانی خوشی اور نعمتوں میں — ہم چند جوان باہم بیٹھے ہوئے تھے

چو بلبل سرایان چو گل تازه روی — ز شوخی در افگنده غلغل بکوی

بلبل کی طرح گاتے اور پھول کی طرح تازہ رو تھے — اور شوخی سے محلہ میں شور مچاتے ہوئے تھے

جهاندیده پیری ز ما بر کنار — ز دور فلک لیل مویش نهار

ایک جہاندیدہ بوڑھا ہم سے علیحدہ بیٹھا کنارے پر — آسمان کی گردش سے اس کی بالوں کی رات دن ہو چکی تھی

چو فندق زبان از سخن بسته بود — نه چون ما لب از خنده چون پسته بود

فندق کی طرح اس کی زبان باتیں کرنے سے خاموش تھی — نہ کہ ہماری طرح ہنسنے سے لب پستہ کی طرح تھے

جوانی فرا رفت کای پیر مرد — چه در کنج حسرت نشینی بدرد

ایک جوان اس کے قریب گیا کہ اے بوڑھے آدمی — کیوں افسوس کے گوشہ میں درد کے ساتھ بیٹھا ہے

یکی سر بر آر از گریبان غم — بآرام دل با جوانان بچم

ایک دفعہ تو گریبان غم سے سر اٹھا — اور آرام دل سے جوانوں کے ساتھ ٹہل

برآورد سر سالخورد از نهفت
پیر دیرینہ روز نے سر اٹھایا

جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
اس کے جواب کی طرف غور کر کہ کیا صحیح فرمایا

چو باد صبا بر گلستان وزد
جب باد صبا باغ میں چلتی ہے

چمیدن درخت جوان را سزد
تو جھومنا جوان درختوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے

چمد تا جوانست و سرسبز خوید
جب تک جو اور گیہوں کا پودا سرسبز ہے تو جھکتا ہے

شکستہ شود چون بزردی رسید
ٹوٹ جاتا ہے جب زردی کو پہنچتا ہے

بہاران کہ باد آورد بید مشک
موسم بہار جو کہ مشک سے معطر ہوا لاتی ہے

بریزد درخت جوان برگ خشک
تو جوان درخت اپنی خشک پتیاں جھاڑ دیتا ہے

نزیبد مرا با جوانان چمید
مجھے جوانوں کے ساتھ ٹہلنا زیبا نہیں

کہ بر عارضم صبح پیری دمید
کیونکہ میرے رخساروں پر بڑھاپے کی صبح طلوع ہو چکی ہے

بقید اندرم جرّہ بازی کہ بود
میری قید میں جو کہ طاقتور باز تھا (یعنی عمر)

دمادم سر رشتہ خواہد ربود
دمبدم وہ عمر کا سر رشتہ کو کاٹے گا

شما راست نوبت برین خوان نشست
(اب) اس خوان پر تمہارے بیٹھنے کی باری ہے

کہ ما از تنعم بشستیم دست
کیونکہ ہم نعمتوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں

چو بر سر نشست از بزرگی غبار
جب بڑھاپے کی وجہ سے سر پر غبار بیٹھ گیا (سفیدی آگئی)

دگر چشم عیش جوانی مدار
(تو) پھر جوانی کے عیش کی توقع نہ رکھ

مرا برف باریدہ بر پر زاغ
میرے کوے کے پروں پر برف پڑ چکی (یعنی بال سیاہ سفید ہو گئے)

نشاید چو بلبل تماشای باغ
اب بلبل کی طرح مجھے باغ کا تماشا نہ کرنا چاہیے

کند جلوه طاؤس صاحب جمال ۔ چه می خواهی از باز برکنده بال

خوب صورت مور جلوہ کرتا ہے ۔ اکھڑے ہوئے پروں والے باز سے تو کیا چاہتا ہے

مرا غله تنگ اندر آمد درو ۔ شما را کنون می دمد سبزه نو

میرے غلہ کاٹنے کا وقت بہت قریب آگیا ہے ۔ اور تمہارا ابھی تازہ سبزہ اگتا ہے

گلستان ما را طراوت گذشت ۔ که گلدسته بندد چو پژمرده گشت

ہمارے چمن کی تر و تازگی گزر گئی ۔ جیسے کہ پھول پژمردہ ہو جائے تو کون گلدستہ بناتا ہے

مرا تکیه جان پدر بر عصاست ۔ دگر تکیه بر زندگانی خطاست

اے باپ کی جان مجھے بھروسہ عصا پر ہے ۔ پھر ایسی حالت میں زندگانی پہ بھروسہ غلط ہے

مسلم جوان راست پای جست ۔ که پیران برند استعانت بدست

جوان کو پاؤں کے زور سے کودنا پسند کرتا ہے ۔ کیونکہ بوڑھے ہاتھ کی مدد لیتے ہیں

گل سرخ رویم نگر زر ناب ۔ فرو رفت چون زرد شد آفتاب

میرے چہرہ کے سرخ پھول کو دیکھ کہ خالص سونا ہے ۔ کیونکہ جب سورج زرد ہوا غروب ہو گیا

هوس پختن از کودک ناتمام ۔ چنان زشت نبود که از پیر خام

لہو لعب نابالغ لڑکے سے ۔ ایسا برا نہیں ہے جیسے کے بوڑھے بیوقوف سے

مرا می بباید چو طفلان گریست ۔ ز شرم گناهان نه طفلانه زیست

مجھے لڑکوں کی طرح رونا چاہیے ۔ گناہوں کی شرم سے نہ کہ لڑکوں کی طرح زندگی بسر کرنا

نکو گفت لقمان که نازیستن ۔ به از سالها بر خطا زیستن

لقمان نے درست کہا ہے کہ نہ زندہ رہنا ۔ بہتر ہے گناہوں میں کئی سال زندگی بسر کرنے سے

همه از بامدادان در کلبه بست | به از سود و سرمایه دادن ز دست

صبح ہی سے دکان کا دروازہ بند کر لینا | بہتر ہے بہ نسبت نفع اور پونجی کو ہاتھ سے کھو دینے کے

جوان تا رساند سیاهی به نور | برد پیر مسکین سفیدی بگور

جوان جب تک سیاہی کو نور (یعنی سفیدی) تک پہنچاتا ہے | بیچارہ بوڑھا سفیدی کو قبر تک لیجا کر مر جاتا ہے

حکایت

قصہ

کهن سالی آمد بنزد طبیب | ز نالیدنش تا بمردن قریب

ایک بوڑھا آدمی حکیم کے پاس آیا | اور ضعف پیری سے مرنے کے قریب تھا

که دستم برگ نه برای نیک رای | که پایم همی بر نیاید ز جای

کہا کہ اے نیک رائے حکیم میری نبض پر ہاتھ رکھ | کہ میرا پاؤں جگہ سے نہیں اٹھتا

بدان ماند این قامت خفته ام | که گویی بگل در فرو رفته ام

میرا یہ ٹیڑھا قد اس کے مشابہ ہے | تو کہہ کہ میں کیچڑ میں دھنس گیا ہوں

بگفت دست ازین جهان برگسل | که پایت قیامت برآید ز گل

حکیم نے اس بوڑھے سے کہا کہ ہاتھ جہان سے قطع کر | کیونکہ اب تیرے پاؤں مٹی کے نیچے سے نکلینگے

اگر در جوانی زدی دست و پای | در ایام پیری بهش باش و رای

اگر تو نے جوانی کے دنوں میں ہاتھ پاؤں مارے | تو بڑھاپے کے زمانہ میں خیال رکھ اور ہوش سے رہ

چو دوران عمر از چهل در گذشت | مزن دست و پا کآبت از سر گذشت

جب عمر کا زمانہ چالیس برس سے گذر گیا | ہاتھ پاؤں نہ مار کہ پانی سر سے گذر گیا

نشاط آنکه از من رمیدن گرفت — که شامم سپیده دمیدن گرفت

شادمانی اس وقت مجھ سے بھاگ گئی — جبکہ میری شام میں سپیدی طلوع ہونے لگی

ببایدہوس کردن از سر بدر — که دور ہوس بازی آمد بسر

ہوس کو سر سے نکال دینا چاہیئے — کیونکہ ہوس کا زمانہ آخر ہوگیا

بسبزی کجا تازہ گردد دلم — که سبزی نخواہد دمید از گلم

سبزہ دیکھنے سے کب میرا دل تازہ ہوتا ہے — کیونکہ سبزی میری خاک سے اُگے گی

تفرج کنان در ہوا و ہوس — گذشتیم بر خاک بسیار کس

حرص و ہوس میں خوشیاں کرتے ہوئے — ہم بہت سے لوگوں کی قبروں پر گزرے

کسانی که دیگر بغیب اندرند — بیایند و بر خاک ما بگذرند

وہ لوگ جو کہ ابھی پردہ عدم میں ہیں — آئیں گے اور ہماری قبروں پر گزریں گے

دریغا چنان روح پرور زمان — که بگذشت بر ما چو برق یمان

افسوس ایسا روح پرور زمانہ — جو کہ ہم پر یمن کی بجلی کی طرح گزر گیا

دریغا که فصل جوانی برفت — بہ لہو و لعب زندگانی برفت

افسوس کہ جوانی کا موسم گیا — اور کھیل کود میں زندگی تمام ہو گئی

زسودای آن پوشم و این خورم — نپرداختم تا غم دین خورم

اسی خیال سے کہ یہ کھاؤں یہ پہنوں — توجہ نہ کی کہ میں دین کا بھی فکر کروں

دریغا که مشغول باطل شدیم — ز حق دور ماندیم و غافل شدیم

افسوس کہ ہم باطل میں مشغول ہوگئے — حق سے دور اور غافل ہوگئے

چه خوش گفت با کودک آموزگار | که کاری نکردیم و شد روزگار

استاد نے لڑکے سے کیا اچھا کہا | کہ ہم نے کوئی کام نہ کیا کہ زمانہ گذر گیا

گفتار در غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

قوت جوانی کے غنیمت سمجھنے میں ضعیفی اور پیری سے پہلے کے بیان میں

جوانا ره طاعت امروز گیر | که فردا جوانی نیاید ز پیر

اے جوان بندگی کا راستہ آج اختیار کر | کیونکہ کل جوانی کا کام بوڑھے سے نہ ہوسکیگا

فراغ دلت هست و نیروی تن | چو میدان فراخ است گویی بزن

دل کو فراغت اور بدن میں طاقت ہے | جب میدان کشادہ ہے کہ ایک گیند پھینک

من این روز را قدر نشناختم | بدانستم اکنون که درباختم

میں نے اس دن کی قدر نہ جانی | اب میں نے سمجھا کہ میں ہار گیا

قضا روزگاری ز من در ربود | که هر روز از وی شب قدر بود

قضا نے وہ زمانہ مجھ سے چھین لیا | کہ جس کا ہر دن شب قدر تھا

چه کوشش کند پیر خر زیر بار | تو می‌رو که بر باد پایی سوار

بوجھ کے نیچے بوڑھا گدھا کیا کوشش کرے | تو چل جو کہ گھوڑے پر سوار ہے

شکسته قدح گر ببندد چست | نیاورد خواهد بهای درست

ٹوٹے ہوئے پیالہ کو اگر اچھی طرح جوڑ دیا | تب بھی وہ اچھی قیمت نہ لاسکیگا

کنون کوفتادت بغفلت ز دست | طریقی ندارد مگر باز بست

اب جبکہ تیرے ہاتھ سے غفلت کی وجہ سے گر پڑا ہے | تو تیرے لئے سوائے جوڑنے کے اور کوئی راہ نہیں

کہ گفتت بجیحون در انداز تن ... چو افتاد ہم دست و پائی بزن

کس نے تجھ کو کہا کہ دریائے جیحوں میں اپنا بدن کو ڈال دے ... جب گر پڑا تو اب ہاتھ پاؤں مار

بغفلت بدادی ز دست آب پاک ... چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک

غفلت کی وجہ سے تو نے ہاتھ سے پاک پانی پھینک دیا ... اب مٹی سے سوائے تیمم کرنے کے کیا چارہ ہے

چو از چابکان در دویدن گرو ... نبردی ہم افتان و خیزان برو

جب چست آدمیوں سے دوڑنے میں سبقت ... تو نہ حاصل کر سکا تو گرتا پڑتا ہوا جا

گر آن باد پایان برفتند تیز ... تو بے دست و پا از نشستن بخیز

اگر وہ تیز رفتار (یعنی) جوان تیزی سے چلے گئے ... تو بے دست و پا (یعنی ضعیف) بیٹھنے سے تو اٹھ

حکایت در معنی ادراک پیش از فوت

(کسی چیز کو) اس کے فوت ہو جانے سے پہلے حاصل کرنے کے بیان میں

شبی خوابم اندر بیابان فید ... فرو بست پائی دویدن بقید

ایک رات نیند نے بیابان فید میں میرے ... دوڑنے والے پاؤں کو قید میں باندھا

شتربانی آمد بہول و ستیز ... زمام شترم بر سرم زد کہ خیز

ایک شتربان غصہ اور خوف کے ساتھ آیا ... اور اونٹ کی لگام میرے سر پہ ماری کہ اٹھ

مگر دل نہادی بمردن ز پس ... کہ بر می نخیزی ببانگ جرس

شاید تو نے پیچھے رہنے سے موت پر دل رکھا ہے ... جو کہ جرس کی آواز سے بھی نہیں اٹھتا

مرا ہمچو تو خواب خوش در سرست ... ولیکن بیابان بہ پیش اندرست

میرے سر میں بھی تیری طرح اچھی نیند ہے ... لیکن بیابان بھی سامنے ہے

تو کز خواب نوشین ببانگ رحیل	نخیزی دگر کی رسی در سبیل
تو جو کہ میٹھی نیند سے کوچ کی آواز پر	نہیں اٹھتا تو پھر کس طرح منزل پر پہنچیگا
فرو کوفت طبل شتر ساروان	بمنزل رسید اوّل کاروان
شتربان نے اونٹ کا نقارہ بجایا	کہ پہلا قافلہ منزل کو پہونچ گیا
خنک ہوشیاران فرخندہ بخت	کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
خوشحال وہ مبارک نصیب والے	جو کہ نقارچی سے پہلے اسباب باندھ لیتے ہیں
برہ خفتگان تا برآرند سر	نہ بینند رہ رفتگان را اثر
راستہ میں سوئے ہوئے جب کہ بیدار ہوں	راہ کے چلنے والوں کا نشان نہ دیکھیں گے
سبق برد رہرو کہ برخاست زود	پس از نقل بیدار بودن چہ سود
راہ پر چلنے والا سبقت لے گیا یعنے جلدی اٹھا	پس کوچ کرنے کے بعد بیدار ہونے سے کیا فائدہ
چو شیبت درآمد بروی شباب	شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب
جب تیرے شباب کے منہ پر بڑھاپا آگیا	تو تیری رات کا دن ہوگیا نیند سے آنکھیں کھول
من آن روز برکندم از عمر امید	کہ افتاد دم اندر سیاہی سپید
میں نے عمر سے امید اسی دن قطع کرلی	کہ جب میری سیاہی میں سفیدی نمودار ہوگئی
دریغا کہ بگذشت عمر عزیز	بخواہد گذشت این دم چند نیز
افسوس کہ پیاری عمر گذر گئی	اور یہ جو چند دم ہیں یہ بھی گذر جائیں گے
گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت	وزین نیز دم در نیابی گذشت
جو کچھ کہ گذری نامناسب کاموں میں گذری	اگر ان چند سانسوں میں بھی کچھ حاصل نہ کریگا تو یہ بھی گذر جائینگے

کنون وقت تخم است گر پروری	گر امید داری که خرمن بری
اب بھی بیج بونے کا وقت ہے اگر تو پرورش کرے	اگر تو امید رکھتا ہے کہ خرمن لے جائیگا
بشهر قیامت مرو تنگدست	که وجهی ندارد بحسرت نشست
قیامت کے شہر میں خالی ہاتھ نہ جا	کیونکہ حسرت کے ساتھ بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں
گرت چشم عقل است تدبیر گور	کنون کن که چشمت نخوردست مور
اگر تیری عقل کی آنکھیں ہیں تو قبر کی تدبیر	اب کر کہ تیری آنکھوں کو قبر کی چیونٹیوں نے نہیں کھایا
بمایه توان ای پسر سود کرد	چه سود افتد آن را که سرمایه خورد
اے لڑکے پونجی سے نفع حاصل ہو سکتا ہے	لیکن اس کو کیا فائدہ جس نے سرمایہ ہی کھا لیا
کنون کوش کاب از کمر در گذشت	نه وقتی که سیلابت از سر گذشت
اب کوشش کر پانی کمر سے گذر گیا	نہ کہ اس وقت جب سیلاب سر سے گذر جائیگا
کنونت که چشم است اشکی ببار	زبان در دهان است عذری بیار
اب جبکہ تیری آنکھیں ہیں آنسو گرا	زبان دہن میں ہے کچھ معذرت کر
نه پیوسته باشد روان در بدن	نه همواره گردد زبان در دهن
ہمیشہ جان بدن میں نہ رہے گی	نہ ہمیشہ زبان دہن میں پھرے گی
ز دانندگان بشنو امروز قول	که فردا نکیرت بپرسد بهول
جاننے والوں کی باتوں کو آج سن	کیونکہ کل منکر نکیر تجھ کو دہشت سے پوچھینگے
غنیمت شمار این گرامی نفس	که بی مرغ قیمت ندارد قفس
اس گرامی سانس کو غنیمت سمجھو	کیونکہ بغیر پرندہ کے قفس کی کوئی قیمت نہیں

مکن عمر ضائع بافسوس و حیف	کہ فرصت عزیز ست والوقت سیف
حسرت اور افسوس میں عمر ضائع نہ کر	کیونکہ فرصت عزیز ہے اور وقت تیز تلوار ہے

حکایت

قصہ

قضا زندۂ را رگ جان برید	دگر کس بمرگش گریبان درید
قضا نے ایک زندہ آدمی کی رگ جان کاٹی (روح قبض کی)	اور دوسرے آدمی نے اس کے مرنے سے گریبان چاک کیا
چنین گفت بینندۂ تیز ہوش	چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ایک دیکھنے والے تیز ہوش نے کہا	جب فریاد و زاری کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی
ز دست شما مردہ بر خویشتن	گرش دست بودی دریدی کفن
تمہارے ہاتھوں سے مردہ اپنے اوپر	اگر اس کو طاقت ہوتی تو کفن پھاڑ ڈالتا
کہ چندین ز تیمار و دردم مپیچ	کہ روزی دو پیش از تو کردم بسیچ
کہ اس قدر میری غمخواری میں پیچ و تاب نہ کھا	کیونکہ دو روز پہلے تجھ سے میں نے یہ ارادہ کرلیا
فراموش کردی مگر مرگ خویش	کہ مرگ منت ناتوان کرد و ریش
شاید تونے اپنی موت فراموش کردی	کہ میری موت نے تجھ کو زخمی کر دیا
مبصر چو بر مردہ ریزد گلش	نہ بر وی کہ بر خود بسوزد دلش
ہوشیار آدمی جب مردہ پر مٹی ڈالتا ہے	تو اس پر نہیں بلکہ اپنے لیے اس کا دل جلتا ہے
ز ہجران طفلی کہ در خاک رفت	چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
اس لڑکے کے فراق سے جو کہ مر گیا	کیا روتا ہے جو کہ پاک آیا اور پاک گیا

تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک ｜ کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک

تو پاک پیدا ہوا پرہیزگار رہ اور ڈر ｜ کیونکہ ناپاک کو خاک میں جانا باعث شرم ہے

کنون باید این مرغ را پای بست ｜ نہ وقتیکہ سررشتہ برد ز دست

اس پرندہ کے پاؤں اب باندھنا چاہیئے ｜ نہ اس وقت جبکہ سررشتہ تیرے ہاتھ سے لیجا ئیگا

نشستی بجائی دگر کس بسی ｜ نشیند بجائی تو دیگر کسی

دوسرے لوگوں کی جگہ پر تو بیٹھا ｜ دوسرا شخص تیری جگہ پر بھی بیٹھیگا

اگر پہلوانی وگر تیغ زن ｜ نخواہی بدر بردن الا کفن

اگر تو تیغ زن ہے یا پہلوان ہے ｜ تو اس جہان سے کچھ نہ لے جائیگا مگر کفن

خر وحش اگر بگسلاند کمند ｜ چو در ریگ ماند شود پای بند

گور خر اگر کمند توڑ ڈالے ｜ لیکن جب ریت میں پھنستا ہے تو قید ہو جاتا ہے

ترا نیز چندان بود دست زور ｜ کہ پایت نرفت ست در ریگ گور

تجھے بھی اس وقت تک طاقت ہے ｜ کہ جب تک تیرے پاؤں قبر کی ریت میں نہیں گئے

منہ دل برین سال خوردہ مکان ｜ کہ گنبد نپاید برو گردگان

اس سالخوردہ مکان یعنے دنیا میں دل نہ لگا ｜ کیونکہ گنبد پر اخروٹ نہیں ٹھہر سکتا

چو دی رفت و فردا نیاید بدست ｜ حساب از ہمین یکنفس کن کہ ہست

جب گیا ہوا اور آئندہ الا دن ہاتھ میں نہیں آتا ｜ تو اس ایک نفس سے حساب کر جو کہ باقی ہے

حکایت

قطعہ

فرو رفت جم را یکی نازنین
کفن کرد چون کرمش ابریشمین

جمشید کی ایک معشوقہ مر گئی
اس کا کفن ریشمی کیڑے کی طرح ریشمی بنایا

بدخمہ درآمد پس از چند روز
کہ بروی بگرید بزاری و سوز

چند روز کے بعد اس مقبرہ میں آیا
کہ اس پر زاری اور سوزش کے ساتھ روئے

چو پوسیدہ دیدش حریرین کفن
بفکرت چنین گفت با خویشتن

جب اس کے ریشمی کفن کو بوسیدہ دیکھا
اندیشہ کے ساتھ اپنے آپ کو کہا

من از کرم برکندہ بودم بزور
بکندند ازو باز کرمان گور

میں نے ریشم کے کیڑے سے (کفن) اس کو زبردستی چھڑایا تھا
پھر قبر کے کیڑوں نے اس کو کھا لیا

دو بیتم جگر کرد روزی کباب
کہ می گفت گویندہ با رباب

دو شعروں نے ایک دن میرا جگر کباب کر دیا
کہ ایک گویا رباب کے ساتھ کہہ رہا تھا

دریغا کہ بی ما بسی روزگار
بروید گل و بشکفد لالہ زار

افسوس کہ بے ہمارے بہت دن
پھول اگیں گے اور لالہ زار کھلیگا

بسی تیر و دی ماہ و اردی بہشت
برآید کہ ما خاک باشیم و خشت

بہشت سے تیر و دے اور اردی بہشت کے مہینے
آئیں گے جب ہم خاک اور اینٹ ہو گئے

حکایت

قطعہ

یکی پارسا سیرت حق پرست
فتادش یکی خشت زرین بدست

ایک نیک خصلت اور حق پرست آدمی کو
ایک سونے کی اینٹ ہاتھ لگی

سرِ هوشمندش چنان خیره کرد — که سودای دل روشنش تیره کرد

اس کے ہوشمند سر کو ایسا پریشان کیا — کہ اس اینٹ کے خیال نے اس کے روشن دل کو سیاہ کر دیا

همه شب در اندیشه کین گنج و مال — در و تا زیم ره نیابد زوال

تمام رات اسی فکر میں کہ یہ خزانہ و مال — جب تک میں زندہ رہوں زوال پذیر نہ ہو

دگر قامت عجزم از بهر خواست — نباید بر کس دوتا کرد راست

تاکہ میری عاجزی کا قد سوال کے لیے — کسی کے سامنے ٹیڑھا اور سیدھا نہ ہو

سرائی کنم پای بستش رخام — درختان سقفش همه عود خام

میں ایک مکان بنواؤں جس کی بنیادیں سفید پتھر کی ہوں — اور اس کی چھت کی لکڑیاں تمام عود خالص کی ہوں

یکی حجره خاص از پی دوستان — در حجره اندر سرا بوستان

ایک حجرہ اس میں خاص دوستوں کے لیے — اور حجرہ کا دروازہ گھر کے باغ میں ہوگا

بفرسودم از رقعه بر رقعه دوخت — تف دیگدان چشم و مغزم بسوخت

پیوند پر پیوند لگانے سے میں گھس گیا — دوسروں کے مطبخ کی گرمی نے میری آنکھیں اور مغز جلا دیا

دگر زیردستان پزندم خورش — براحت دهم روح را پرورش

دوسرے کمزور آدمی میری خوراک پکائیں — اور میں آرام سے اپنے روح کی پرورش کروں

بسختی بکشت این نمد بسترم — روم زین پس عبقری گسترم

اس نمدے کے بستر نے سختی سے مجھے مار ڈالا — اس کے بعد میں جاؤں اور عبقری بستر بچھاؤں

خیالش خرف کرد و کالیوه رنگ — بمغزش فرو برد خرچنگ چنگ

اس کے خیال نے اس سودائی اور دیوانہ کر دیا — کیکڑے نے اس کے دماغ میں پنجہ گاڑ دیا

فراغ مناجات و رازش نماند | خور و خواب و ذکر و نمازش نماند

دعا اور راز کی اس کو فرصت نہ رہی | سونا، کھانا، ذکر اور نماز کا اس کو خیال نہ رہا

بصحرا در آمد سر از عشق مست | که جایی نبودش قرار نشست

صحرا میں آیا اور سر ناز و ادا سے مست تھا | کیونکہ کسی جگہ بھی اس کو صبر و آرام نہ تھا

یکی بر سر گور گل می‌سرشت | که حاصل کند زان گل گور خشت

ایک شخص قبر پر مٹی گوندھتا تھا | تاکہ اس قبر کی مٹی سے اینٹ بنائے

باندیشه فرو رفت پیر | که ای نفس کوته نظر پند گیر

بوڑھا فکر میں غرق ہو گیا | کہ اے نفس کم نظر نصیحت پکڑ

چه بندی درین خشت زرین دلت | که یک روز خشتی کنند از گلت

اس سونے کی اینٹ میں کیا دل لگاتا ہے | کیونکہ ایک روز تیری مٹی سے اینٹ بنائیں گے

طمع را نه چندان دهانست باز | که بازش نشیند بیک لقمه آز

حرص کا اتنا منہ کھلا ہوا نہیں ہے | کہ طمع ایک لقمہ سے اس کو بند کر دے

بدار ای فرومایه زین خشت دست | که جیحون نشاید بیک خشت بست

اے کمینے اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا | کیونکہ دریائے جیحون ایک اینٹ سے بند نہیں کیا جا سکتا

تو غافل در اندیشهٔ سود و مال | که سرمایهٔ عمر شد پایمال

تو نفع اور مال کی فکر میں مشغول ہے | حالانکہ تیری عمر کا سرمایہ پامال ہو گیا ہے

برین خاک چندان صبا بگذرد | که هر ذره ای را بجایی برد

اس خاک پر کس قدر ہوا چلے گی | کہ ہر ذرہ کو پراگندہ کر دے گی

غبار ہوا چشم عقلت بدوخت ۔۔۔ سموم ہوس کشت عمرم بسوخت

حرص کے غبار نے تیری عقل کی آنکھ سی دی ۔۔۔ ہوس کی باد سموم نے میری عمر کی کھیتی جلا دی

بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک ۔۔۔ کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک

غفلت کے سرمہ کو آنکھ سے نکال ڈال ۔۔۔ کیونکہ کل مرنے کے بعد خاک کے نیچے تو سرمہ ہو جائیگا

حکایت عداوت درمیان دو شخص

دو شخصوں کے درمیان دشمنی کے بیان میں

میان دو کس دشمنی بود و جنگ ۔۔۔ سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ

دو آدمیوں میں دشمنی اور لڑائی تھی ۔۔۔ غرور سے ایک کا دوسرے پر سر شیر کی طرح تھا

ز دیدار ہم تا بحدی رمان ۔۔۔ کہ بر ہر دو تنگ آمدی آسمان

ایک دوسرے کے دیکھنے سے اس قدر متنفر تھے ۔۔۔ کہ آسمان دونوں پر تنگ آگیا تھا

یکی را اجل در سر آورد جیش ۔۔۔ سر آمد برو روزگاران عیش

اجل ایک کے سر پر لشکر لائی (یعنی مرگیا) ۔۔۔ اس پر عیش کا زمانہ تمام ہوگیا

بد اندیش وی را درون شاد گشت ۔۔۔ بگورش پس از مدتی برگذشت

اس کے دشمن کا دل خوش ہوگیا ۔۔۔ اس کی قبر پر ایک مدت کے بعد گذرا

شبستان گورش در اندوده دید ۔۔۔ کہ وقتی سرایش زر اندوده دید

اس کے رات کے رہنے کی جگہ قبر کا دروازہ بند دیکھا ۔۔۔ کہ کسی وقت اس کے گھر کا دروازہ سونے کا بنا دیکھا تھا

ز روی عداوت ببازوی زور ۔۔۔ یکی تختہ برکندش از روی گور

دشمنی کی وجہ سے بازو کے زور سے ۔۔۔ اس کی قبر کی خاک سے ایک تختہ اکھیڑ دیا

سرِ تاجور دیدش اندر مغاک
دو چشمِ جهان بینش آگنده خاک

اس کا تاج پہننے والا سر گڑھے میں دیکھا
اور اس کی جہان دیکھنے والی آنکھیں خاک میں بھری تھیں

وجودش گرفتارِ زندانِ گور
تنش طعمهٔ کرم و تاراجِ مور

اس کا وجود قبر کے قید خانہ میں گرفتار تھا
اس کا بدن کیڑوں کی خوراک اور چیونٹیوں کے لئے لوٹ تھا

ز دورِ فلک بدرِ رویش هلال
ز جورِ زمان سروِ قدش خلال

آسمان کی گردش سے اس کا روشن چہرہ لاغر تھا
اور زمانہ کے ظلم سے اس کا سرو قد باریک ہو گیا تھا

کفِ دست و سرپنجهٔ زورمند
جدا کرده ایام بندش ز بند

ہاتھ کی ہتھیلی اور زور آور پنجہ کو
زمانے نے اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیا تھا

چنانش بر او رحمت آمد ز دل
که بگریست بر خاک از گریه گل

اس کے دل پر اس کو اس قدر رحم آیا
کہ اس کی قبر پر رونے سے ہی گوندھی

پشیمان شد از کردهٔ خوی زشت
بفرمود بر سنگِ گورش نبشت

اپنے برے کئے ہوئے پر پشیمان ہوا
اور اس کی قبر پر لکھنے کے لئے حکم دیا

مکن شادمانی بمرگِ کسی
که دهرت پس از وی نماند بسی

کسی کی موت پر خوشی نہ کر
کیونکہ تیرا زمانہ بھی اس کے بعد بہت نہ رہیگا

شنید این سخن عارفِ هوشیار
بنالید کای قادرِ کردگار

یہ بات عقلمند عارف نے سنی
رویا کہ اے پروردگار صاحب قدرت

عجب گر تو رحمت نیاری برو
که بگریست دشمن بزاری برو

تعجب ہے اگر تو اس پر مہربانی نہ کرے
کیونکہ دشمن بھی اس پر زاری کے ساتھ رو دیا

پدر گفتش ای نازنین چهر من	که شوریده داری دل از مهر من
باپ نے اس سے کہا کہ اے میری نازنین چہرہ	کہ میری محبت میں تیرا دل پریشان ہے
نه چندان نشیند درین دیده گرد	که بازش بمعجر توان پاک کرد
نہیں اس قدر خاک اِن آنکھوں میں پڑتی	کہ پھر موت کے بعد دوپٹہ سے صاف کی جا سکے
ترا نفس رعنا چو سرکش ستور	دوان می‌برد تا بسر شیب گور
تجھ کو نفس رعنا سرکش گھوڑے کی طرح	قبر کی پستی کی طرف دوڑاتا ہوا لے جا رہا ہے
اجل ناگهت بگسلاند رکیب	عنان باز نتوان گرفت از نشیب
موت ناگہاں تیری رکاب توڑ دے گی	اور باگ پھر پستی (قبر) کی سے نہ پکڑی جا سکیگی

موعظت و پند

وعظ اور نصیحت

خبر داری ای استخوانی قفس	که جان تو مرغیست نامش نفس
کیا تو بدن کی ہڈیوں سے قفس (پنجرہ) رکھتا ہے	کہ جان تیری پرندہ ہے اور اس کا نام نفس (دم ہے)
چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر ره نگردد بسعی تو صید
جیسے پرندہ قفس سے اڑ گیا اور قید کو توڑ ڈالا	تو پھر تیری کوشش سے اسیر نہ ہوگا
نگه دار فرصت که عالم دمیست	دمی پیش دانا به از عالمیست
فرصت وقت کو غنیمت سمجھ کہ جہان ایکدم ہے	ایک دم عقلمند کے سامنے ایک جہان سے اچھا ہے
سکندر که بر عالمی حکم داشت	در آندم که بگذشت عالم گذاشت
سکندر بادشاہ جو ایک عالم پر حکومت کرتا تھا	جس وقت کہ مر گیا اور جہان کو چھوڑ گیا

میسر نبودش کزو عالمی	**ستانند و مہلت دہندش ہمی**
اس کو میسر نہ ہوا کہ اس سے ایک عالم	لے لیویں اور اس کو ایک دم کی مہلت دیں
برفتند ہر کس درود آنچہ کشت	**نماند بجز نام نیکو و زشت**
گئے اور ہر شخص نے جو کچھ بویا تھا کاٹا	اور سوائے نیک اور برے نام کے کچھ نہ رہا
چرا دل برین کاروانگہ نہیم	**کہ یاران برفتند و ما بر رہیم**
ہم کیوں اپنا دل اس کاروان سرای سے لگائیں	کہ یار چلے گئے اور ہم راستہ میں رہیں
پس از ما ہمین گل دمد بوستان	**نشینند با یکدگر دوستان**
ہمارے بعد بھی باغ اس قسم کے پھول پیدا کریگا	اور دوست باہم ملکر ایکدوسرے سے بیٹھینگے
دل اندر دلارام دنیا مبند	**کہ ننشست با کس کہ دل بر نکند**
دنیا کی معشوقہ کے ساتھ دل نہ لگا	کیونکہ کسی شخص کیساتھ نہ بیٹھی کہ اس کا دل نہ اکھڑا
چو در خاکدان لحد خفت مرد	**قیامت بیفشاند از روی گرد**
جب آدمی قبر کے خاکدان میں سو گیا	تو قیامت کے دن منہ سے خاک جھاڑیگا
سر از جیب غفلت بر آور کنون	**کہ فردا نماند بحسرت نگون**
اب سر کو گریبان غفلت سے اٹھا	تاکہ کل قیامت کے دن حسرت سے سر نگوں نہ رہے
نہ چون خواہی آمد بشیراز در	**سر و تن بشوئی ز گرد سفر**
کیا نہیں یا تو جب شیراز میں آئیگا	سر اور بدن کو سفر کی گرد سے دھوئیگا
پس ای خاکسار گناہ عنقریب	**سفر کرد خواہی بشہری غریب**
پس اے خاکسار گنہگار بہت جلدی	شہر آخرت کی طرف سفر کریگا

بر آن از دو سرچشمہ دیدہ جوی ۔۔۔ ور آلایشی داری از خود بشوی

آنکھوں کے دونوں چشموں سے نہر جاری کر ۔۔۔ اور جو کچھ اپنے گناہ کی پلیدی رکھتا ہے اس کو دھو ڈال

حکایت در عالم طفولیت

لڑکپن کے زمانہ کی حکایت کا ذکر

ز عہد پدر یادم آید ہمی ۔۔۔ کہ باران رحمت برو ہر دمی

باپ کا زمانہ یاد آتا ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش اس پر ہر دم ہو

کہ در خردیم لوح و دفتر خرید ۔۔۔ ز بہرم یکی خاتم زر خرید

کہ مجھے لڑکپن میں کتاب اور تختی خرید دی ۔۔۔ اور میرے لئے ایک سونے کی انگوٹھی خریدی

بدر کرد ناگہ یکی مشتری ۔۔۔ بخرمائی از دستم انگشتری

ناگاہ ایک خریدار نے (انگوٹھی) اتار لی ۔۔۔ ایک خرما کے عوض میں انگشتری

چو نشناسد انگشتری طفل خرد ۔۔۔ بشیرینی از وی تواند برد

جب کہ چھوٹا لڑکا انگشتری کو نہیں جانتا ۔۔۔ تو مٹھائی کے عوض میں اس سے لے سکتے ہیں

تو ہم قیمت عمر نشناختی ۔۔۔ کہ در عیش شیرین بر انداختی

تو نے بھی عمر کی قیمت نہیں جانی ۔۔۔ اور عیش شیریں کے بدلہ ضائع کر دی

قیامت کہ نیکان اعلیٰ رسند ۔۔۔ ز قعر ثریٰ بر ثریا رسند

قیامت کے جبکہ نیک لوگ اعلیٰ مراتب پر پہنچینگے ۔۔۔ خاک کی پستی سے آسمان پر پہنچینگے

ترا خود بماند سر از ننگ پیش ۔۔۔ کہ گرد تو بر آید عملہای خویش

تیرا سر شرم سے خود سر نگوں ہوگا ۔۔۔ اور تیرے اعمال تیرے گرد ہونگے

برادر ز کار بدان شرم دار ‖ که در روی نیکان شوی شرمسار

اے بھائی برے اعمال سے شرم کر ‖ تاکہ نیکوں کے سامنے تجھے شرمندگی نہ ہو

در آن روز کز فعل پرسند و قول ‖ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

اس دن جبکہ فعل اور قول کے متعلق پوچھینگے ‖ پیغمبروں کے بدن بھی خوف سے کانپیں گے

بجائی کہ دہشت خورند انبیا ‖ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جس جگہ سے انبیاء علیہم السلام بھی خوف کھاتے ہیں ‖ تو گناہ کی معذرت کے لئے کیا رکھتا ہے آ

زنانی کہ طاعت برغبت برند ‖ ز مردان ناپارسا بگذرند

وہ عورتیں جو شوق سے عبادت الٰہی کرتی ہیں ‖ ناپارسا لوگوں کی فضیلت میں سبقت لے جاتی ہیں

ترا شرم ناید ز مردی خویش ‖ کہ باشد زنان را قبول از تو بیش

تجھے اپنے مرد ہونے سے شرم نہیں آتی ‖ کہ عورتوں کی قبولیت تجھ سے زیادہ ہو

زنان را بعذری معین کہ ہست ‖ ز طاعت بدارند گہ گاہ دست

عورتوں کے لئے جو مقررہ عذر ہے (ایام حیض) ‖ کبھی کبھی عبادت سے دور رہتی ہیں

تو بی عذر یکسو نشینی چو زن ‖ رو ای کم ز زن لاف مردی مزن

تو عورت کی طرح بلا عذر گوشہ میں بیٹھتا ہے ‖ اے عورت سے کم درجہ والے اور مردانگی کی لاف نہ مار

مرا خود چہ باشد زبان آوری ‖ چنین گفت شاہ سخن عنصری

میری شاعری خود کیا ہے ‖ شاہ سخن عنصری نے ایسا کہا ہے

مرا خود ببین ای عجب در میان ‖ ببین تا چہ گفتند پیشینیان

اے عجب کہ تو اپنے تئیں درمیان میں خود دیکھ ‖ دیکھو کہ پہلے بزرگوں نے کیا کہا ہے

چو از راستی بگذری خم بود | چه مردی بود کز زنی کم بود

جب تو راستی سے گذر جائے تو ٹیڑھا ہو جائے گا | پھر کیا جوانمردی ہو جب ایک عورت سے کم ہو جائے

بناز و طرب نفس پرورده گیر | بایام دشمن قوی کرده گیر

ذہن کر کہ عیش و ناز سے نفس کو پرورش کیا | اور فرض کر کہ تھوڑے دنوں میں نفس کو قوی کر دیا

یکی بچهٔ گرگ می پرورید | چو پرورده شد خواجه بر هم درید

ایک شخص بھیڑیے کے بچہ کی پرورش کرتا ہے | جب اس نے پرورش پا لی تو مالک کو پھاڑ ڈالا

چو بر بستر جان سپردن بخفت | جهاندیده بر سرش رفت و گفت

جب جان دینے کے بستر پر سویا | ایک جہاندیدہ اس کے سرہانے آیا اور کہا

تو دشمن چنین نازنین پروری | ندانی که ناچار زخمش خوری

تو دشمن کو اس پیار اور محبت سے پالتا ہے | نہیں جانتا کہ ناچار تو اس سے زخم کھائیگا

نه ابلیس در حق ما طعنه زد | کز اینان نیاید بجز کار بد

کیا ہمارے حق میں ابلیس نے طعنہ نہیں دیا | کہ ان سے سوائے برے کاموں کے اور کچھ نہ ہوگا

فغان از بدیها که در نفس ماست | که ترسم شود ظن ابلیس راست

فریاد ان برائیوں سے جو کہ ہمارے نفس میں ہیں | میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان سچ ہے

چو ملعون پسند آمدش قهر ما | خدایش برانداخت از بهر ما

جب ملعون کو ہمارا مقہور ہونا پسند آیا | تو خداوند تعالےٰ نے اس کو ہمارے لیے نکالدیا

کجا سر برآریم ازین عار و ننگ | که با او بصلحیم و با حق بجنگ

اس عار اور شرمندگی سے ہم کہاں سر اٹھائیں | کہ اس کیساتھ تو شیطان سے صلح اور خدا کیساتھ جنگ ہے

نظر دوست نادر کند سوی تو
دوست تیری طرف نظر کم کرے گا

چو در روی دشمن بود روی تو
جب دشمن کے منہ کی طرف تیرا منہ ہوگا

گرت دوست باید کزو برخوری
اگر تجھ کو دوست سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

نباید که فرمان دشمن بری
تو پھر تجھے دشمن کے فرمان کی تعمیل کرنی نہ چاہیئے

بسیم سیاه تا چه خواهی خرید
کھوٹی چاندی کے عوض تو کیا خریدا کرے گا

که خواهی دل مهر یوسف برید
تو چاہتا ہے کہ یوسف کی محبت سے دل قطع کرے

روا دارد از دوست بیگانگی
وہ شخص دوست کی بیگانگی کو جائز سمجھے

که دشمن گزیند بهم خانگی
کہ جو دشمن کے ساتھ ایک مکان میں رہنا چاہے

ندانی که کمتر نهد دوست پای
کیا تو نہیں جانتا کہ دوست پاؤں کم رکھتا ہے

چو بیند که دشمن بود در سرای
جب دیکھتا ہے کہ دشمن مکان میں موجود ہے

حکایت

قصہ

یکی بچه با پادشاهی ستیز
ایک شخص نے ایک بادشاہ کے ساتھ لڑائی کی

بدشمن سپردش که خونش بریز
اس کو اس کے دشمن کے حوالہ کیا کہ اس کو قتل کر

گرفتار در دست آن کینه توز
اس کینہ ور کے ہاتھ میں بیٹھ

همی گفت با خود بزاری و سوز
اپنے آپ کو سوز اور زاری کے ساتھ یہ کہتا تھا

اگر دوست خود را نیازردمی
اگر میں دوست کو اپنے سے آزردہ نہ کرتا

کی از دست دشمن جفا بردمی
تو دشمن کے ہاتھ سے کب تکلیف اٹھاتا

تو از دوست گر عاقلی بر مگرد	که دشمن نیارد نگه در تو کرد
اگر تو عقلمند ہے تو دوست سے نہ پھر	کیونکہ دشمن تیری طرف نگاہ نہ کر سکے گا
بناچار دشمن بدرد پوست	کسی که بر خود بیازرد دوست
چھوڑ دیتا ہے دشمن کا ظلم اس کا [illegible]	جس رفیق نے کہ اپنے پر دوست کو آزردہ کیا
تو با دوست یکدل شو و یکسخن	که خود بیخ دشمن برآید ز بن
تو دوست کے ساتھ ایک دل اور ایک بات ہو	کیونکہ دشمن کی جڑ خود بخود جڑ سے اکھڑ آئے گی
نپندارم این زشت نامی نکو	به خشنودی دشمن آزار دوست
میں ہرگز نہیں سمجھتا کہ یہ بدنامی اچھی ہے	کہ دشمن کی خوشنودی کے لئے دوست کو آزردہ کیا

حکایت

نظم

یکی مال مردم به تلبیس خورد	چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
ایک شخص نے لوگوں کا مال فریب سے کھا لیا	جب اٹھا تو ابلیس پر لعنت کی
چنین گفت ابلیس اندر رهی	که هرگز ندیدم چنین ابلهی
ایک راہ میں شیطان نے یہ کہا	کہ ایسا بیوقوف کبھی نہیں دیکھا
ترا با من است ای فلان آشتی	چرا تیغ پیکار برداشتی
تیری میری طرف دلی صلح ہے	تو نے کیوں لڑائی کی تلوار اٹھائی
دریغ است فرموده دیو زشت	که دست ملک بر تو خواهد نوشت
افسوس ہے کہ شیطان کا کہا	فرشتوں کا ہاتھ تیرے اعمال نامے میں لکھے گا

روا داری از جهل و ناپاکیت — که پاکان نویسند ناپاکیت

تو اپنی جہالت اور ناپاکی سے جائز سمجھتا ہے — کہ پاک دیکھنے فرشتے تیری ناپاکی لکھیں

طریقی بدست آر و صلحی بجوی — شفیعی برانگیز و عذری بگوی

راہ راست حاصل کر اور صلح ڈھونڈ — ایک شفاعت کرنیوالا کھڑا کر اور معذرت کر

که یک لحظه صورت نبندد امان — چو پیمانه پر شد بدور زمان

ایک لحظہ کے لئے بھی پناہ کی صورت نہ ہو گی — جب گردش زمانہ سے تیری زندگی کا پیمانہ بھر جائیگا

وگر دست قوت نداری بکار — چو بیچارگان دست زاری برآر

اگر کام کرنے کی قوت تیرے ہاتھ میں نہیں ہے — تو عاجزوں کی طرح فریاد کا ہاتھ اٹھا (دعا کر)

وگر رفت از اندازه بیرون بدی — چو گفتی که بد رفت نیک آمدی

اور اگر بداعمالیاں حد سے تجاوز ہو گئیں — جب تو نے توبہ کر لی بدی معاف ہو گئی تو نیک ہو گیا

فراشو چو بینی در صلح باز — که ناگه در توبه گردد فراز

جب تو صلح کا دروازہ کھلا دیکھے تو آ جا — کیونکہ توبہ کا دروازہ ناگہ بند ہو جائیگا

مرو زیر بار گناه ای پسر — که حمال عاجز بود در سفر

اے لڑکے گناہوں کے بوجھ کے نیچے نہ جا — کیونکہ بوجھ اٹھانیوالا سفر میں عاجز ہوتا ہے

پی نیکمردان بباید شتافت — که هر کاین سعادت طلب کرد یافت

نیک مردوں کے پیچھے دوڑنا چاہیئے — کیونکہ جس کسی نے یہ سعادت طلب کی پائی

ولیکن تو دنبال دیو خسی — ندانم که در صالحان کی رسی

لیکن تو کمینے شیطان کے پیچھے ہے — میں نہیں جانتا کہ نیک لوگوں میں کیونکر پہنچیگا

پیمبر کسی را شفاعت گر است ۔ که بر جادهٔ شرع پیغمبر است

پیغمبر اس کا شفیع ہوگا ۔ کہ جو پیغمبر کی شریعت کے راہ پر ہے

ره راست رو تا بمنزل رسی ۔ تو بر ره نهٔ زین قبل واپسی

سیدھی راہ چل تاکہ منزل پر پہنچے ۔ تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے پیچھے رہ گیا

چو گاوی که عصار چشمش ببست ۔ دوان تا بشب شب همانجا که هست

اس بیل کی مانند کہ جس کی آنکھیں تیلی نے بند کیں ۔ رات بھر دوڑتا ہے پھر رات کو اسی جگہ پر ہے

حکایت

(قطعہ)

گل آلودهٔ راه مسجد گرفت ۔ ز بخت نگون طالع اندر شگفت

ایک گنہگار نے مسجد کی راہ پکڑی ۔ اپنے بخت سرنگوں کی وجہ سے تعجب میں تھا

یکی زجر کردش که تبّت یداک ۔ مرو دامن آلوده در جای پاک

ایک شخص نے اس کو جھڑکا کہ تیرے ہاتھ ہلاک ہوں ۔ گناہوں کے ساتھ پاک جگہ پر نہ جا

مرا رقتی در دل آمد برین ۔ که پاکست و خرم بهشت برین

مجھے اس حال پر رقت پیدا ہوئی ۔ کہ بہشت بریں پاک اور سرسبز ہے

در آن جای پاکان امیدوار ۔ گل آلودهٔ معصیت را چه کار

اس جگہ جہاں کہ پاک لوگ امیدوار ہیں ۔ گناہ کی مٹی سے بھرے ہوئے کا وہاں کیا کام

بهشت آن ستاند که طاعت برد ۔ کرا نقد باشد بضاعت برد

بہشت وہ لیگا جو اللہ کی اطاعت کریگا ۔ جس کے پاس نقدی ہوگی وہی اسباب خریدیگا

مکن دامن از گرد زلت بشوی — که ناگه ز بالا ببندند جوی

سستی نہ کر دامن کو گناہ کی آلودگی سے دھو ڈال — کیونکہ ناگہ نہر کو اوپر سے بند کر دینگے

مگو مرغ دولت ز قیدم بجست — هنوزش سر رشته داری بدست

مت کہو کہ دولت کا پرندہ (جوانی) میری قید سے بھاگ گیا — ابھی اس کا سر رشتہ (توبہ) کی طاقت تیرے ہاتھ میں ہے

وگر دیر شد گرم رو باش و چست — ز دیر آمدن غم ندارد درست

اگر دیر ہو گئی ہے تو تیز رفتار اور چست ہو — کیونکہ اچھی طرح دیر سے آنے میں کوئی غم نہیں

هنوزت اجل دست خواهش نبست — برآور بدرگاه دادار دست

قضا نے ابھی تیری خواہش کے ہاتھ نہیں باندھے — اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کیلئے ہاتھ اٹھا

مخسب ای گنه کرده خفته خیز — بعذر گنه آب چشمی بریز

اے گنہگار غفلت نہ کر نہ سو اور اٹھ — گناہ کے عذر میں آنکھوں سے پانی بہا

چو حکم ضرورت بود کابروی — بریزند باری بدین خاک کوی

جب حکم خدا سے (قیامت میں) ضروری ہوگا کہ گنہگار کی آبرو — بہائیں گے تو اس دنیا میں تو اپنی آبرو بہا

ور آبت نماند شفیع آر پیش — کسی را که هست آبروی از تو بیش

اور اگر تیری آنکھوں میں (رونے سے) پانی نہ رہے تو شفاعت کرنیوالا کہ جس کی عزت (اللہ کی درگاہ) میں تجھ سے زیادہ ہے

بقهر ار براند خدای از درم — روان بزرگان شفیع آورم

اگر اللہ تعالیٰ مجھکو غصہ سے اپنے دروازہ سے نکال دیگا — تو میں بزرگوں کی روحوں کو شفاعت کیلئے لاونگا

حکایت

همی یادم آید ز عهد صغر ‌ ‌ ‌ ‌ که عیدی برون آمدم با پدر

مجھ کو بچپن کے زمانے سے یاد آتا ہے ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ایک عید کو میں باپ کے ساتھ باہر گیا

به بازیچه مشغول مردم شدم ‌ ‌ ‌ ‌ در آشوب خلق از پدر گم شدم

کھیل کی وجہ سے میں آدمیوں میں مشغول ہو گیا ‌ ‌ ‌ ‌ لوگوں کی پریشانی اور ہجوم کی وجہ سے میں باپ سے گم ہو گیا

برآوردم از هول و دهشت خروش ‌ ‌ ‌ ‌ پدر ناگهانم بمالید گوش

خوف اور ڈر سے میں نے شور مچایا ‌ ‌ ‌ ‌ باپ نے ناگہاں میرے کان ملے

که ای شوخ چشم آخرت چند بار ‌ ‌ ‌ ‌ بگفتم که دستم ز دامن مدار

کہ اے شوخ چشم آخر میں نے کئی بار ‌ ‌ ‌ ‌ کہا کہ ہاتھ میرے دامن سے نہ چھوڑ

به تنها نداند شدن طفل خرد ‌ ‌ ‌ ‌ که مشکل بود ره نادیده برد

چھوٹا بچہ اکیلا جانا نہیں جانتا ‌ ‌ ‌ ‌ کیونکہ ان دیکھے راہ چلنا مشکل ہوتا ہے

تو هم طفل راهی به سعی ای فقیر ‌ ‌ ‌ ‌ برو دامن نیکمردان بگیر

اے فقیر تو بھی راستہ کا لڑکا ہے کوشش سے ‌ ‌ ‌ ‌ جا اور نیک مردوں کا دامن پکڑ

مکن با فرومایه مردم نشست ‌ ‌ ‌ ‌ چو کردی ز هیبت فرو شوی دست

کمینے لوگوں کے پاس نہ بیٹھ ‌ ‌ ‌ ‌ جب تو بیٹھا تو اپنے وقار سے ہاتھ دھولے

بفتراک پاکان درآویز چنگ ‌ ‌ ‌ ‌ که عارف ندارد ز دریوزه ننگ

پاک لوگوں کے شکاربند میں ہاتھ پہنچا لٹکا ‌ ‌ ‌ ‌ کیونکہ فقیر کو گدائی سے شرم نہیں ہے

مریدان به قوت ز طفلان کم‌اند ‌ ‌ ‌ ‌ مشایخ چو دیوار مستحکم‌اند

مرید قوت میں لڑکوں سے کم ہیں ‌ ‌ ‌ ‌ اور پیران طریقت دیوار کی طرح مستحکم ہیں

بیاموز رفتار از آن طفل خرد | که چون استعانت بدیوار برد
تو اس چھوٹے لڑکے سے رفتار سیکھ | کہ کیونکر اس نے دیوار کا سہارا پکڑا

ز زنجیر ناپارسایان برست | که در حلقهٔ پارسایان نشست
وہ ناپارسا لوگوں کی قید سے چھوٹ گیا | جو کہ نیک لوگوں کی صحبت میں جا بیٹھا

اگر حاجتی داری این حلقه گیر | که سلطان ازین در ندارد گزیر
اگر تجھے کوئی حاجت ہے تو یہ حلقہ اختیار کر | کیونکہ بادشاہ کو بھی سوائے اس دروازے کے چارہ نہیں

برو خوشه چین باش سعدی صفت | که گرد آوری خرمن معرفت
جا اور سعدی کی طرح خوشہ چینی کر | کیونکہ تو معرفت کا خرمن اکٹھا کرے گا

حکایت مست خرمن سوز

ایک خرمن جلانے والے مست کی حکایت

یکی غله مرداد مه توده کرد | ز تیمار دی خاطر آسوده کرد
ایک شخص نے مرداد مہینہ میں غلہ کا تودہ لگایا | اور زمستان کی تیمارداری سے دل کو فارغ کیا

شبی مست شد آتشی بر فروخت | نگون بخت کالیوه خرمن بسوخت
ایک رات مست ہو گیا اور آگ سلگائی | بدبخت بیوقوف نے اپنا خرمن جلا دیا

دگر روز در خوشه چیدن نشست | که یک جو ز خرمن نماندش بدست
دوسرے دن خوشہ چیننے کو بیٹھا | ایک جو بھی خرمن میں سے اس کے ہاتھ نہ لگا

چو سرگشته دیدند درویش را | یکی گفت پروردهٔ خویش را
جب لوگوں نے درویش کو پریشان دیکھا | ایک شخص نے اپنے لڑکے سے کہا

نخواهی که گردی چنین تیره روز
اگر تو نہیں چاہتا کہ اس طرح ایک دن بدبخت نہ بنے

بدیوانگی خرمن خود مسوز
تو دیوانہ پن سے اپنے خرمن کو نہ جلا

گر از دست عمرت شد اندر بهی
اگر تیرے ہاتھ سے تیری عمر بدی میں گذری

تو آنی که در خرمن آتش زدی
تو تو وہ ہے جس نے خرمن میں آگ لگائی

فضاحت بود خرمن اندوختن
رسوائی ہوتی ہے دوسرے کے خرمن کا اکٹھا کرنا

پس از خرمن خویشتن سوختن
اپنے خرمن کو آگ لگانے کے بعد

مکن جان من تخم دین ورز و داد
میری جان دین کے تخم کو برباد نہ کر انصاف اختیار کر

مده خرمن نیکنامی بباد
نیک نامی کے خرمن کو برباد نہ کر

چو برگشته بختی در افتد به بند
جب کوئی برگشتہ بخت قید میں مبتلا ہوتا ہے

از و نیک بختان بگیرند پند
تو اس سے نیک آدمی نصیحت حاصل کرتے ہیں

تو پیش از عقوبت در عفو کوب
تو عذاب سے پہلے معافی کا دروازہ کھٹکھٹا

که سودی ندارد فغان زیر چوب
کیونکہ سزا کے وقت رونا کوئی فائدہ نہیں رکھتا

بر آر از گریبان غفلت سرت
گریبان غفلت سے اپنا سر اٹھا

که فردا نماند خجل در برت
تا کہ کل قیامت کے دن تیری بغل شرمندہ نہ ہو

حکایت

قصہ

یکی متفق بود بر منکری
ایک شخص ایک فعل بد کا مرتکب ہو رہا تھا

گذر کرد بروی نکو محضری
کہ اس کے پاس سے ایک نیک آدمی گذرا

نشست از خجالت عرق کرده روی	که آیا خجل گشتم از شیخ کوی
شرمندگی سے چہرہ کو تر کرکے بیٹھا	کہ آیا میں محلہ کے شیخ سے شرمندہ ہوا
شنید این سخن پیر روشن روان	برو برشورید و گفت ای جوان
اس بات کو روشن ضمیر بوڑھے نے سنا	اس پر خفا ہوا اور کہا
نیاید همی شرمت از خویشتن	که حق حاضر و شرم داری ز من
تجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی	کہ خدا حاضر ہے اور شرم مجھ سے کرتا ہے
نیاسائی از جانب هیچکس	برو جانب حق نگهدار و بس
کسی کی طرف سے تو آسودہ نہ ہوگا	جا اور اللہ تعالےٰ کا بھروسہ رکھ اور بس
چنان شرم دار از خداوند خویش	که شرمت ز بیگانگانست و خویش
اپنے اللہ تعالےٰ سے اس طرح شرم کر	کہ جس طرح تجھ کو اپنے اور بیگانوں سے شرم ہے

حکایت

قصہ

زلیخا چو گشت از می عشق مست	بدامان یوسف در آویخت دست
زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہوئی	تو حضرت یوسف علیہ السلام کے دامن میں ہاتھ ڈالا
چنان دیو شهوت رضا داده بود	که چون گرگ در یوسف افتاده بود
شہوت کے دیو نے اس طرح رضا دی تھی	کہ بھیڑیے کی طرح یوسف علیہ السلام کے درپے تھی
بتی داشت بانوی مصر از رخام	برو معتکف بامدادان و شام
مصر کی بی بی (زلیخا) ایک سنگ مرمر کا بت رکھتی تھی	اور صبح و شام اس کی پرستش کیا کرتی تھی

در آن لحظه رویش بپوشید و سر — مبادا که زشت آیدش در نظر

اس وقت اس بت کا سر اور منہ چھپا دیا — شاید اس بت کو برا معلوم ہوا

غم آلود یوسف به کنجی نشست — به سر بر ز نفس ستمگاره دست

غمگین ہو کر یوسف ایک گوشہ میں بیٹھ گئے — نفس ستمگار سے ہاتھوں ہاتھ سر پر رکھا

زلیخا دو دستش ببوسید و پای — که ای سست پیمان سرکش درآی

زلیخا نے ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چومے — کہ اے سرکش اور سست اقرار والے آ

به سندان دلی روی درهم مکش — به تندی پریشان مکن وقت خوش

سنگدلی سے بیزار نہ ہو — اور غصہ سے خوش وقت کو پریشان نہ کر

روان گشتش از دیده بر چهره جوی — که برگرد و ناپاکی از من مجوی

حضرت یوسف کی آنکھوں سے چہرہ پر آنسو جاری ہو گئے — کہا کہ ہٹ جا اور مجھ سے برائی نہ ڈھونڈ

تو در روی سنگی شدی شرمسار — مرا شرم باید ز پروردگار

تو ایک پتھر سے شرمندہ ہوئی — اور مجھے پروردگار سے شرم نہ آئے

چه سود از پشیمانی آید به کف — چو سرمایه عمر کردی تلف

کیا فائدہ اگر پشیمانی ہاتھ آئے — جب کہ تو نے عمر کا سرمایہ ضائع کر دیا

شراب از پی سرخ رویی خورند — وز او عاقبت زرد رویی برند

شراب سرخ روئی کے لیے پیتے ہیں — لیکن اس سے عاقبت میں شرمندگی اٹھاتے ہیں

به عذرآوری خواهش امروز کن — که فردا نماند مجال سخن

آج عذر خواہی کے لیے خواہش کر — کیونکہ کل بات کرنے کی طاقت نہ رہے گی

حکایت

قصہ

پلیدی کند گربه بر جای پاک ۔۔۔ چو زشتش نماید بپوشد بخاک

بلی پاک جگہ پر پلیدی (پاخانہ) کر دیتی ہے ۔۔۔ لیکن جب اس کو برا معلوم ہوتا ہے تو مٹی سے چھپا دیتی ہے

تو آزادی از ناپسندیدها ۔۔۔ نترسی که بر وی فتد دیدها

تو برے افعال سے آزاد ہے ۔۔۔ تو نہیں ڈرتا کہ اسے دیکھیں گے

براندیش از آن بنده پر گناه ۔۔۔ که از خواجه آبق شود چند گاه

اس غلام گنہگار کی نسبت خیال کر ۔۔۔ جو کچھ عرصہ مالک سے بھاگے

اگر باز گردد بصدق و نیاز ۔۔۔ بزنجیر بندش نیارند باز

اگر عاجزی اور سچائی سے واپس آجائے ۔۔۔ تو اس کو زنجیر اور قید سے واپس نہ لائیں گے

به کین آوری با کسی بر ستیز ۔۔۔ که از وی گزیرت بود یا گریز

دشمنی سے اس کے ساتھ لڑ ۔۔۔ کہ اس سے بھاگ کر تو بچ سکے

کنون کرد باید عمل را حساب ۔۔۔ نه وقتی که منشور گردد کتاب

اپنے اعمال کا حساب اب کرنا چاہیئے ۔۔۔ نہ کہ اس وقت جبکہ نامہ اعمال ظاہر ہو جائے

کسی گرچه بد کرد هم بد نکرد ۔۔۔ که پیش از قیامت غم خود بخورد

اس شخص نے اگرچہ برا کیا لیکن پھر بھی برا نہ کیا ۔۔۔ کہ قیامت سے پہلے اپنا غم کھایا

گر آیینه از آه گردد سیاه ۔۔۔ شود روشن آیینهٔ دل به آه

اگرچہ آئینہ آہ سے سیاہ ہو جاتا ہے ۔۔۔ لیکن دل کا آئینہ آہ سے روشن ہوتا ہے

بترس از گناہان خویش این نفس | کہ روز قیامت نترسی ز کس
اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر | تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش | دل از دہر فارغ سر از عیش خوش
شہر حبش میں مسافر کے طور پر آیا | دل جہاں سے بے پرواہ اور سر عیش سے خوش

بره بر یکی دکہ دیدم بلند | تنی چند مسکین برو پای بند
راستہ میں میں نے ایک اونچی جگہ پر دیکھا | کہ چند غریب آدمی اسیر قید تھے

بسیج سفر کردم اندر نفس | بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
میں نے اسی وقت سفر کا ارادہ کیا | میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ قفس سے نکلتا ہے

یکی گفت کین بندیان شب روند | نصیحت نگیرند و حق نشنوند
ایک شخص نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں | نصیحت قبول نہیں کرتے اور سچی بات نہیں سنتے

چو بر کس نیامد ز دستت ستم | ترا گر جہان شحنہ گیرد چہ غم
جب تیرے ہاتھوں سے کسی پر ظلم باقی نہ رہ گیا ہو | تو تجھکو اگر جہان کا حاکم پکڑے تو کیا ڈرے

نکونام را کس نگیرد اسیر | بترس از خدا و مترس از امیر
نیک نام آدمی کو کوئی گرفتار نہیں کرتا | خدا سے خوف کر اور حاکم سے نہ ڈر

بیاورد عامل غش اندر میان | نیندیشد از رفع دیوانیان
اگر عامل نے بد دیانتی نہیں کی | تو محاسبوں کے حساب جانچ پڑتال کرنے سے نہیں ڈرتا

وگر عفتش را فریب است زیر　　زبان حسابش نگردد دلیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب ہے　　تو اس کی زبان حساب کے وقت دلیر نہ ہوگی

چو خدمت پسندیده آرم بجای　　نیندیشم از دشمن تیره رای
جب میں پسندیدہ خدمت سرانجام دوں　　تو ناقص عقل والے دشمن سے خوف نہ کھاؤں

اگر بنده کوشش کند بنده وار　　عزیزش بدارد خداوندگار
اگر بندہ بندے کی طرح کوشش کرے　　تو اللہ تعالے اس کو عزیز رکھے

وگر کند رای است در بندگی　　ز جانداری افتد بخربندگی
اور اگر بندگی میں ناقص عقل ہے　　تو انسانیت ہی خدمتگزاری سے نکل کر گدھوں کی خدمت میں پڑے

قدم پیش نه کز ملک بگذری　　که گر باز مانی ز دد کمتری
قدم آگے رکھ تا کہ فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت پاوے　　اگر پیچھے رہیگا تو درندوں سے بھی زیادہ کمتر ہے

حکایت

قطعہ

یکی را بچوگان مه دامغان　　بزد تا چو طبلش برآمد فغان
دامغان کے بادشاہ نے ایک شخص کو چوگان سے　　مارا اور اس نے ڈھول کی طرح فغان کی

شب از بیقراری نیارست خفت　　برو پارسائی گذر کرد و گفت
رات بھر بیقراری سے نہ سو سکا　　اس کے پاس سے ایک پارسا گذرا اور کہا

بشب گر ببردی بر شحنه سوز　　گناه آبرویش نبردی بروز
رات کو اگر کوتوال کے پاس زاری کرتا　　(تو) گناہ اس کی آبرو کو دن کو نہ مٹاتا

بترس از گناهان خویش این نفس — که روز قیامت نترسی ز کس

اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر — تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش — دل از دهر فارغ سر از عیش خوش

شہر حبش میں مسافر کے طور پر آیا — دل جہان سے بے پرواہ اور سر عیش سے خوش

به ره بر یکی دکه دیدم بلند — تنی چند مسکین بر او پای بند

راستہ میں میں نے ایک اونچی جگہ پر دیکھا — کہ چند غریب آدمی اسیر و بند تھے

بسیچ سفر کردم اندر نفس — بیابان گرفتم چو مرغ از قفس

میں نے اسی وقت سفر کا ارادہ کیا — میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ قفس سے نکلتا ہے

یکی گفت کاین بندیان شبروند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند

ایک شخص نے کہا کہ یہ شب کے چور ہیں — نصیحت قبول نہیں کرتے اور سچی بات نہیں سنتے

چو بر کس نیامد ز دستت ستم — ترا گر جهان شحنه گیرد چه غم

جب تیرے ہاتھوں سے کسی پر ظلم باقی نہ رہ گیا ہو — تو تجھکو اگر جہان کا حاکم پکڑے تو کیا ڈر ہے

نکونام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر

نیک نام آدمی کو کوئی گرفتار نہیں کرتا — خدا سے خوف کر اور حاکم سے نہ ڈر

نیاورد عامل غش اندر میان — نیندیشد از رفع دیوانیان

اگر عامل نے بد دیانتی نہیں کی — تو محاسبوں کے حساب پڑتال کرنے سے نہیں ڈرتا

وگر عقلش از فریب است زیر	زبان حسابش نگردد دلیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب ہے	تو اس کی زبان حساب کے وقت دلیر نہ ہوگی
چو خدمت پسندیدہ آرم بجای	نیندیشم از دشمن تیرہ رای
جب میں پسندیدہ خدمت سرانجام دوں	تو ناقص عقل والے دشمن سے خوف نہ کھاؤں
اگر بندہ کوشش کند بندہ وار	عزیزش بدارد خداوندگار
اگر بندہ بندے کی طرح کوشش کرے	تو اللہ تعالے اس کو عزیز رکھے
وگر کند رایست در بندگی	ز جانداری افتد بخربندگی
اور اگر بندگی میں ناقص عقل ہے	تو انسانوں کی خدمتگاری سے نکل کر گدھوں کی خدمت پر [illegible]
قدم پیش نہ کز ملک بگذری	کہ گر بازمانی ز دد کمتری
قدم آگے رکھ تاکہ فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت پاوے	اگر پیچھے رہیگا تو درندوں سے بھی زیادہ کمتر ہے

حکایت

(قطعہ)

یکی را بچوگان مہ دامغان	بزد تا چو طبلش برآمد فغان
دامغاں کے بادشاہ نے ایک شخص کو چوگان سے	مارا اور اس نے ڈھول کی طرح فغان کی
شب از بیقراری نیارست خفت	برو پارسائی گذر کرد و گفت
رات بھر بیقراری سے نہ سو سکا	اس کے پاس سے ایک پارسا گذرا اور کہا
بشب گر ببردی بر شحنہ سوز	گناہ آبرویش نبردی بروز
رات کو اگر کوتوال کے پاس زاری کرتا	(تو) گناہ اس کی آبرو کو دن کو نہ مٹاتا

کسی روز محشر نگردد خجل ۔ کہ شبہا بدرگہ برد سوز دل

وہ شخص قیامت کے دن ذلیل نہ ہوگا ۔ جو راتوں کو اللہ کی درگاہ میں سوز دل بھیجتا ہے

اگر ہوشمندی ز داور بخواہ ۔ شب توبہ تقصیر روز گناہ

اگر تو عقلمند ہے تو اللہ تعالیٰ سے چاہ ۔ توبہ کی رات کو روز گناہ کی تقصیر کی معافی

ہنوز از سر صلح داری چہ بیم ۔ در عذرخواہان نبندد کریم

اگر اب بھی تیرا صلح کا ارادہ ہے تو کیا ڈر ۔ اللہ تعالیٰ عذر چاہنے والوں کا دروازہ بند نہیں کرتا

لطیفی کہ آورد از نیست ہست ۔ عجب گر بیفتی نگیردت دست

وہ لطیف (پاک) جو تجھکو نیستی سے ہستی میں لایا ۔ تعجب ہے اگر تو گرے تو وہ تیرا ہاتھ نہ پکڑے

اگر بندہ دست حاجت برآر ۔ وگر شرمسار آب حسرت ببار

اگر تو بندہ ہے تو حاجت کے لئے ہاتھ بلند کر ۔ اگر تو شرمندہ ہے تو افسوس کے آنسو بہا

نیامد برین در کسی عذرخواہ ۔ کہ سیل ندامت نشستش گناہ

اس دروازہ پر کوئی ایسا عذر خواہ نہ آیا ۔ کہ اس کی ندامت کے سیلاب نے اس کے گناہ نہ دھوئے

نریزد خدا آبروی کسی ۔ کہ ریزد گناہ آب چشمش بسی

اللہ تعالیٰ اس شخص کی آبرو نہیں بہاتا ۔ جو گناہوں کی پشیمانی سے بہت روتا ہے

حکایت

ترجمہ

بصنعا درم طفلی اندر گذشت ۔ چہ گویم کز آنم چہ بر سر گذشت

وقت صنعا میں میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا ۔ میں کیا کہوں کہ اس صدمہ سے مجھ پر کیا گذری

قضا نقش یوسف جمالی نکرد — که ماهی گورش چو یونس نخورد

قضا نے کسی یوسف جمال کا نقش نہ بنایا — کہ قبر کی مچھلی نے اس کو یونس علیہ السلام کی طرح نہ کھایا ہو

درین باغ سروی نیامد بلند — که باد اجل بیخش از بن نکند

اس باغ (دنیا) میں کوئی ایسا بلند سرو پیدا نہ ہوا — کہ اجل کی ہوا نے اس کی جڑ کو جڑ سے نہ اکھاڑا ہو

عجب نیست بر خاک اگر گل شکفت — که چندین گل اندام در خاک خفت

تعجب نہیں اگر پھول مٹی پر شگفتہ ہوں — کیونکہ کتنے ہی گل اندام خاک میں سوئے

بدل گفتم ای ننگ مردان بمیر — که کودک رود پاک و آلوده پیر

میں نے دل سے کہا کہ اے جوانمردوں کے لیے باعث شرم (عار) مر جا — کہ لڑکا تو پاک جائے اور بوڑھا گناہ سے آلودہ

ز سودا و آشفتگی بر قدش — برانداختم سنگی از مرقدش

دیوانگی اور پریشانی سے اس کے قد پر — ایک پتھر میں نے اس کی قبر پر سے اٹھایا

ز هولم در آن جای تاریک تنگ — بشورید حال و بگردید رنگ

اس تنگ اور اندھیری جگہ میں خوف سے — میرا حال پریشان ہو گیا اور رنگ بدل گیا

چو باز آمدم زان تغیر بهوش — ز فرزند دلبندم آمد بگوش

جب میں اس پریشانی سے ہوش میں آیا — تو میرے فرزند دلبند کی آواز میرے کان میں آئی

گرت وحشت آمد ز تاریک جای — بهش باش و با روشنائی درآی

اگر تجھ کو اندھیری جگہ سے وحشت ہوئی — تو ہوش کر اور روشنائی کے ساتھ آ

شب گور خواهی منور چو روز — ازین جا چراغ عمل بر فروز

اگر تو چاہتا ہے کہ قبر کی رات دن کی طرح منور ہو — تو اس جگہ سے چراغ عمل کو روشن کر

تن کارکن می بلرزد ز تب — مبادا که نخلش نیارد رطب

باغبان کا بدن تپ سے کانپتا ہے — شاید ایسا نہ ہو کہ اس کے درخت میں خرما نہ لگے

گروہی فراوان طمع ظن برند — که گندم نیفشانده خرمن برند

بہت سے پُر طمع لوگ گمان کرتے ہیں — کہ گندم نہ بوئیں اور خرمن حاصل کریں

بر آن خورد سعدی که بیخی نشاند — کسی برد خرمن که تخمی فشاند

سعدی پھل اسی نے کھایا جس نے درخت لگایا — اس نے خرمن حاصل کیا جس نے بیج بویا

باب دہم در مناجات

دسواں باب دعا کے بیان میں

بیا تا برآریم دستی ز دل — که نتوان برآورد فردا ز گل

آ تاکہ (دعا کے لیے) دل سے ہاتھ اٹھائیں — کیونکہ کل (مرنے کے بعد) مٹی سے نہ اٹھا سکیں گے

به فصل خزان در نبینی درخت — که بی برگ ماند ز سرمای سخت

خزاں کے موسم میں تو نہیں دیکھتا کہ درخت — بے پتوں کے رہ جاتا ہے سردی کی سختی سے

برآرد تهی دستهای نیاز — ز رحمت نگردد تهیدست باز

عاجزی کے ہاتھوں کو خالی اٹھاتا ہے — لیکن رحمت الٰہی سے پھر خالی ہاتھ نہیں پھرتا

مپندار از آن در که هرگز نبست — که نومید گردد برآورده دست

اس دروازہ سے جو کبھی بند نہیں ہوا ایسا خیال نہ کر — کہ جو ہاتھ اٹھائے وہ ناامید واپس ہوا

همه طاعت آرند و مسکین نیاز — بیا تا به درگاه مسکین نواز

سب لوگ طاعت پیش کرتے ہیں اور غریب عاجزی کرتا ہے — آ تاکہ مسکین کو سرافراز کرنے والے کی درگاہ میں چلیں

چو شاخ برهنه برآریم دست	که بی برگ ازین بیش نتوان نشست
شاخ برہنہ کی طرح ہاتھ اٹھاتا ہوں	کیونکہ اس سے زیادہ بے سروسامان نہیں بیٹھ سکتے
خداوندگارا نظر کن بجود	که جرم آمد از بندگان در وجود
اے پروردگارا مہربانی کے ساتھ نظر کر	کہ بندوں سے گناہ کا جرم سرزد ہوتا ہے
گناه آید از بندهٔ خاکسار	بامید عفوی خداوندگار
خاکسار بندہ سے گناہ ہوتا ہے	ولیکن مالک حقیقی سے معافی کی امید پر
کریما برزق تو پرورده ایم	بانعام و لطف تو خو کرده ایم
اے کرم والے تیرے رزق سے ہم نے پرورش پائی ہے	تیری مہربانی اور انعام کی ہمیں عادت ہے
گدا چون کرم بیند و لطف و ناز	نگردد ز دنبال بخشنده باز
فقیر جب کرم مہربانی اور ناز دیکھتا ہے	تو پھر بخشش کرنے والے کا پیچھا نہیں چھوڑتا
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز	بعقبی همین چشم داریم نیز
جب تو نے دنیا میں ہمیں عزت بخشی اور اشرف بنایا	تو عقبیٰ میں بھی ہمیں تجھ سے امید ہے
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیز تو خواری نبیند ز کس
رسوائی اور عزت تو ہی بخشتا ہے اور بس	عزت دیا ہوا تیرا خواری نہیں دیکھتا
خدایا بعزت که خوارم مکن	بذل گنه شرمسارم مکن
اے خدا مجھ کو اپنی عزت کی قسم مجھکو ذلیل نہ کر	گناہ کی ذلت سے مجھے شرمندہ نہ کر
مسلط مکن چون منی بر سرم	ز دست تو به گر عقوبت برم
میرے جیسے کو میرے سر پر غالب نہ کر	اس سے بہتر ہے کہ میں تیرے ہاتھ سے عذاب اٹھاؤں

بگیتی بتر زین نباشد بدی | جفا بردن از دست همچون خودی

دنیا میں اور اس سے زیادہ برائی کوئی نہ ہوگی | اپنے جیسے کے ہاتھوں سے تکلیف اٹھانے کے

مرا شرمساری ز روی تو بس | دگر شرمسارم مکن پیش کس

مجھے تیرے سامنے شرمندہ ہونا بس ہے | پھر مجھکو کسی اور کے سامنے شرمسار نہ کر

گرم بر سر افتد ز تو سایهٔ | سپهرم بود کمترین پایهٔ

اگر میرے سر پر تیرا سایہ ہو | تو آسمان کا مرتبہ بھی مجھ سے کم ہو

اگر تاج بخشی سر افرازدم | تو بردار تا کس نیندازدم

اگر تو تاج بخشے تو مجھے سربلندی ہو | تو بلند کر تا کہ پھر مجھکو کوئی گرا نہ سکے

حکایت

قطعہ

تنم می بلرزد چو یاد آورم | مناجات شوریدهٔ در حرم

جب میں یاد کرتا ہوں تو میرا بدن کانپتا ہے | ایک عاشق کی دعا کعبۃ اللہ میں

که می گفت با حق بزاری بسی | میفگن که دستم نگیرد کسی

اللہ تعالیٰ سے بہت رو رو کر کہتا تھا | نہ گرا کہ میرا ہاتھ کوئی نہ پکڑے

بلطفم بخوان یا بران از درم | ندارد بجز آستانت سرم

مہربانی سے مجھکو بلا یا مجھے اپنے دروازہ سے نکال دے | میرا سر تیرے آستانہ کے سوا اور کچھ نہیں رکھتا

تو دانی که مسکین بیچاره ایم | فرومانده با نفس اماره ایم

تو جانتا ہے کہ ہم مسکین اور عاجز ہیں | اور اپنے نفس سرکش سے مغلوب ہو رہے ہیں

نمی تازد این نفس سرکش چنان ‌‌ ‌ که عقلش تواند گرفتن عنان

یہ نفس سرکش اس طرح سے نہیں دوڑتا ‌ ‌ کہ عقل اس کی باگ کو پکڑ سکے

که با نفس و شیطان برآید بزور ‌ ‌ نبرد پلنگان نیاید ز مور

کیونکہ نفس اور شیطان پر زور سے غالب آئے ‌ ‌ شیروں کی لڑائی چیونٹی سے نہیں ہو سکتی

بمردان راهت که راهی بده ‌ ‌ وزین دشمنانم پناهی بده

تجھے اپنی راہ کے مردوں کی قسم راستہ دہ ‌ ‌ اور ان دشمنوں سے مجھے پناہ دے

خدایا بذات خداوندیت ‌ ‌ باوصاف بی مثل و مانندیت

اے خدا تو اپنی ذات خداوندی کی طفیل ‌ ‌ اور اپنے بے مثل و بے نظیر اوصاف کی طفیل

بلبیک حجاج بیت الحرام ‌ ‌ بمدفون یثرب علیه السلام

بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کی طفیل ‌ ‌ اور یثرب میں کے مدفون حضورؐ کی طفیل

بتکبیر مردان شمشیر زن ‌ ‌ که مرد وغا را شمارند زن

شمشیر چلانے والے جوانمردوں کی تکبیر کی طفیل ‌ ‌ کہ جو لڑنے والے آدمی کو عورت سمجھتے ہیں

بطاعات پیران آراسته ‌ ‌ بصدق جوانان نوخاسته

اور [illegible] بزرگوں کی برکت سے ‌ ‌ اور نوجوانوں کے صدق اعتقاد کی برکت سے

که ما را در آن ورطهٔ یک نفس ‌ ‌ ز ننگ دو گفتن بفریاد رس

کہ ہمیں اس ایک لمحہ کے بھنور میں (دم نزع) ‌ ‌ دوئی کا کلمہ کہنے کی شرم سے (یعنی شرک) مدد کو پہنچ

امید است از آنان که طاعت کنند ‌ ‌ که بی طاعتان را شفاعت کنند

ان لوگوں سے امید ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں ‌ ‌ کہ بے اطاعت لوگوں کی سفارش کریں

به پاکان کز آلایشم دور دار — وگر زلتی رفت معذور دار

اپنے پاک لوگوں کی برکت سے مجھے گناہوں سے بچا — اگر کوئی لغزش ہو تو معذور رکھ

به پیران پشت از عبادت دوتا — ز شرم گناه دیده بر پشت پا

عبادت سے ٹیڑھا کمر ہوئے بزرگوں کی برکت سے — جو اس شرم گناہ سے سرنگوں ہیں

که چشمم ز روی سعادت مبند — زبانم بوقت شهادت مبند

میری آنکھوں سے نیکی کے چہرہ کو بند نہ کر — اور میری زبان کو حالت مرگ میں بند نہ کر

چراغ یقینم فرا راه داد — ز بد کردنم دست کوتاه داد

چراغ یقین کو میری راہ کے سامنے رکھ — اور بدی کرنے سے میرے ہاتھوں کو کوتاہ رکھ

بگردان ز نادیدنی دیده ام — مده دست بر ناپسندیده ام

نہ دیکھنے کے قابل چیزوں سے میری آنکھوں کو پھیر دے — اور نہ پسندیدہ افعال کی مجھکو طاقت نہ دے

من آن ذره ام در هوای تو نیست — وجود و عدم در ظلالم یکیست

میں تیری دوستی میں وہ فنا ہوا ہوا ذرہ ہوں — کہ میرا ہونا اور نہ ہونا اندھیر میں یکساں ہے

ز خورشید لطفت شعاعی بسم — که جز در شعاعت نبیند کسم

تیری مہربانی کی سورج کی ایک شعاع مجھے کافی ہے — کہ تیری شعاع کے بغیر مجھکو کوئی نہیں دیکھ سکتا

بدی را نگه کن که بهتر کس است — گدا را ز شاه التفاتی بس است

ایک برے کی طرف نظر کر تاکہ بہتر ہو جائے — فقیر کے لئے بادشاہ کی ایک نظر ہی کافی ہے

مرا گر بگیری بانصاف و داد — بنالم که عفوم نه این وعده داد

مجھے اگر تو انصاف اور عدل سے پکڑے گا — تو میں روؤنگا کہ مجھ سے تیرے عفو نے یہ وعدہ نہ کیا تھا

خدایا بذلّت مران از درم | کہ صورت نہ بندد در دیگرم

اے خدا ذلت سے مجکو اپنے دروازہ سے نہ نکال | کیونکہ مجھے سوائے تیرے در کے اور کوئی دروازہ نہیں

ور از جہل غائب شدم روز چند | کنون کامدم در برویم مبند

اگر میں جہالت سے چند دن تجھ سے غائب رہا | تو اب میں آیا ہوں مجھ پر دروازہ بند نہ کر

چہ عذر آرم از ننگ تر دامنی | مگر عجز پیش آورم کای غنی

گناہوں کی شرم سے میں کیا عذر پیش کروں | مگر میں عجز پیش کرتا ہوں کہ اے بے پرواہ

فقیرم بجرم گناہم مگیر | غنی را ترحم بود بر فقیر

میں محتاج ہوں مجھکو گناہ کے عوض نہ پکڑ | غنی کو فقیر پر رحم ہوتا ہے

چرا باید از ضعف حالم گریست | اگر من ضعیفم پناہم قویست

مجکو اپنے حال کی ضعیفی سے کیوں رونا چاہیے | اگر میں کمزور ہوں تو میری پناہ تو مضبوط ہے

خدایا بغفلت شکستیم عہد | چہ زور آورد با قضا دست جہد

اے خدا غفلت سے میں نے عہد توڑ ڈالا | کوشش کا ہاتھ قضا سے کیا زور آزمائی کرے

چہ برخیزد از دست تدبیر ما | ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما

ہماری تدبیر کے ہاتھوں سے کیا ہو سکے | ہماری تقصیروں کے عذر کے لئے یہی نکتہ کافی ہے

ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی | چہ قوت کند با خدائی خودی

جو کچھ میں نے ارادہ کیا تو نے توڑ ڈالا | خودی خدا کے ساتھ کیا زور کرے

نہ من سر ز حکمت بدر می برم | کہ حکمت چنین می رود بر سرم

میں تیرے حکم سے سر باہر نہیں لے جاتا ہوں | بلکہ تیرا حکم ہی اسی طرح میرے سر پر جاری ہے

حکایت

قصہ

سیہ چردہ را کسی زشت خواند　　جوابی بگفتش کہ حیران بماند

ایک سیاہ رنگ کے آدمی کو ایک نے بُرا کہا　　اس نے ایسا جواب اس کو دیا کہ حیران رہ گیا

نہ من صورت خویش خود کردہ ام　　کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام

میں نے اپنی صورت آپ نہیں بنائی　　کہ تو اسے میرا عیب شمار کرتا ہے کہ میں نے بُرا کیا ہے

ترا با من از زشت رویم چہ کار　　نہ آخر منم زشت و زیبا نگار

تجھ کو مجھے میرے اور میری شکل سے کیا کام　　آخر میں اچھے اور بُرے نقش بنانے والا نہیں ہوں

از آنم کہ بر سر نبشتی ز پیش　　نہ کم گردم ای بندہ پرور نہ بیش

اس سے کہ جو کچھ کہ تو نے میری تقدیر میں پہلے سے لکھ دیا　　اے بندوں کے پرورش کرنے والے نہ میں کم ہوں نہ زیادہ

تو دانائی آخر کہ قادر نیم　　توانای مطلق توئی من کیم

تو جانتا ہے کہ آخر میں قادر نہیں ہوں　　توانائے مطلق تو ہی ہے میں کون ہوں

گرم رہ نمائی رسیدم بخیر　　وگر گم کنی باز ماندم ز سیر

اگر تو مجھے راستہ دکھلائے تو میں بھلائی کو پہونچوں　　اور اگر گمراہ کرے تو چلنے سے عاجز رہوں

جہان آفرین گر نہ یاری کند　　کجا بندہ پرہیزگاری کند

جہان کو پیدا کرنے والا اگر مدد نہ کرے　　تو بندہ پھر کہاں پرہیزگاری کرے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت درویش کوته دست ــ که شب توبه کرد و سحرگه شکست

درویش مفلس نے کیا اچھا کہا ــ جو کہ رات کو توبہ کرتا تھا اور صبح کو توڑ ڈالتا تھا

گر او توبه بخشد بماند درست ــ که پیمان ما بی ثبات است و سست

اگر وہ (خدا) توبہ بخشے تو درست ہے ــ کیونکہ ہمارا وعدہ بے بنیاد اور کمزور ہے

بحقت که چشمم ز باطل بدوز ــ بنورت که فردا بنارم مسوز

تجھے اپنے حق کی قسم کہ میری آنکھوں کو ناحق سے بند کر دے ــ تجھے اپنے نور کی قسم کہ کل مجھے آگ میں نہ جلانا

ز مسکینیم روی در خاک رفت ــ غبار گناهم بر افلاک رفت

خواری سے میرا منہ مٹی میں مل گیا (یعنی ذلیل ہوا) ــ اور میرے گناہوں کا غبار آسمان پر گیا

تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار ــ که در پیش باران نپاید غبار

اے خدا تو اپنی رحمت کا مینہ ہمیشہ برسا ــ کیونکہ بارش کے سامنے غبار نہیں رہتا

ز جرمم درین مملکت جاه نیست ــ ولیکن بملکی دگر راه نیست

میرے گناہوں کی وجہ سے اس مملکت میں میری عزت نہیں ــ اور لیکن دوسرے ملک کے لئے بھی راہ نہیں ہے

تو دانی ضمیر زبان بستگان ــ تو مرهم نهی بر دل خستگان

تو خاموش لوگوں کے دلوں کا راز جانتا ہے ــ تو زخمیوں کے دلوں پر مرہم لگاتا ہے

حکایت

قصہ

مغی در بروی از جهان بسته بود ــ بتی را بخدمت میان بسته بود

ایک آتش پرست نے دنیا کو ترک کر دیا تھا ــ اور ایک بت کی خدمت کے لئے کمر باندھی ہوئی تھی

پس از چند سال آن نکوہیدہ کیش ۔ قضا حالتی صعبش آورد پیش

چند سال کے بعد اس بد مذہب کو ۔ قضا نے ایک سخت مصیبت میں اس کو پھنسا دیا

بپای بت اندر بامید خیر ۔ بنالید بیچارہ بر خاک دیر

بت کے پاؤں پر بھلائی کی امید میں ۔ بتخانہ کی خاک پر بیچارہ رو رہا تھا

کہ درماندہ ام دستگیر ای صنم ۔ بجان آمدم رحم کن بر تنم

اے بت میں عاجز ہوں میرا ہاتھ پکڑ ۔ میں عاجز ہو گیا ہوں میری حالت پر رحم کر

بزارید در خدمتش بارہا ۔ کہ ہیچش بسامان نشد کارہا

بہت دفعہ وہ اس کی خدمت میں رویا ۔ لیکن اس کے کاموں میں سے ایک کام بھی سرانجام نہ پایا

بتی چون برآرد مہمات کس ۔ کہ نتواند از خود براندن مگس

وہ بت کس طرح کسی کی حاجت روائی کرے ۔ جو اپنے بدن پر سے کبھی مکھی نہ اڑا سکے

برآشفت کای پای بند ضلال ۔ بباطل پرستیدمت چند سال

غصہ ہوا کہ اے گمراہی کے اسیر ۔ ناحق میں نے تجھکو اتنے سال پوجا

مہمی کہ در پیش دارم برآر ۔ وگرنہ بخواہم ز پروردگار

جو حاجت کہ مجھے درپیش ہے اسے پورا کر ۔ اگر نہیں تو میں پروردگار سے طلب کروں

ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک ۔ کہ کامش برآورد یزدان پاک

ابھی وہ بت کے سامنے ہی عاجزی کر رہا تھا ۔ کہ اس کا مقصد پروردگار نے پورا کر دیا

حقایق شناسی درین خیرہ شد ۔ سر وقت صافی برو تیرہ شد

ایک حقیقت شناس اس سے حیران ہو گیا ۔ اس کا روشن وقت اس پر سیاہ ہو گیا

که سرگشته دون یزدان پرست — هنوزش سر از خمر بتخانه مست

ایک کمینہ یزدان کی پرستش کرنیوالا — کہ ابھی اس کا سر بتخانہ کے خم کے شراب سے مست ہے

دل از کفر و دست از خیانت بشست — خدایش برآورد کامی که جست

دل کفر سے اور ہاتھ گناہوں سے اس نے بہیں دھو دیا — خدا نے اس کا مقصد پورا کر دیا جس کی اس کو تلاش تھی

فرو رفته خاطر درین مشکلش — که پیغامی آمد بگوش دلش

اس کا دل ابھی اس مشکل میں گرفتار رہتا — کہ اس کے دل کے کانوں کو ایک پیغام سنائی دیا

که پیش صنم پیر ناقص عقول — بسی گفت و قولش نیامد قبول

کہ اس بیوقوف بڑھے نے اس بت کے سامنے — بہت کہا لیکن اس کی دعا قبول نہ ہوئی

گر از درگه ما شود نیز رد — پس آنگه چه فرق از صنم تا صمد

اگر ہماری درگاہ سے بھی رد ہو جاسے — پھر اس وقت صنم اور صمد میں کیا فرق ہوگا

دل اندر صمد باید ای دوست بست — که عاجزتر اند از صنم هر که هست

اے دوست دل کو صمد کے ساتھ لگانا چاہیے — کیونکہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے جو کچھ کہ جہان میں ہے

محالست اگر سر برین در نهی — که باز آیدت دست حاجت تهی

مشکل اگر تو سر اس دروازہ پر رکھے — اور پھر تیرا دست حاجت خالی آسے

حکایت مست و موذن

قصہ ایک مست اور اذان دینے والیکا

شنیدم که مستی ز تاب نبید — بمقصورهٔ عابدی در دوید

سنا میں نے کہ ایک مست شراب کی گرمی کی وجہ سے — مسجد کے ایک حجرہ میں دوڑ گیا

بنالید بر آستان کرم — کہ یا رب بفردوس اعلیٰ برم

بخشش کے آستانہ پر رو پڑا — کہ اے رب بہشت بریں میں مجھ کو لے جا

مؤذن گریبان گرفتش کہ ہین — سگ و مسجد ای فارغ از عقل و دین

موذن نے اس کا گریبان پکڑا کہ خبردار — کتا اور مسجد اے عقل اور دین سے خالی آدمی

چہ شایستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز با روی زشت

تو نے کیا عمل نیک کیا ہے کہ بہشت چاہتا ہے — بری صورت کے ساتھ تجھکو ناز اچھے معلوم نہیں دیتے

عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگاری امیدوار

تو متعجب ہے کہ خدا کی مہربانی کا — ایک گنہگار امیدوار ہے

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر — در توبہ باز است و حق دستگیر

میں تجھے نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر — توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور حقیقتاً اللہ پکڑنے والا ہے

ہمی شرم دارم ز لطف کریم — کہ خوانم گنہ پیش عفوش عظیم

میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ شرم رکھتا ہوں — کہ اس کے عفو کے سامنے اپنے گناہوں کو بڑا کہوں

کسی را کہ پیری درآرد ز پای — چو دستش نگیرد نخیزد ز جای

جس شخص کو کہ ضعیفی عاجز کر دیتی ہے — اگر کوئی شخص اس کا ہاتھ نہ پکڑے تو وہ جگہ سے نہ اٹھے

من آنم ز پای اندر افتادہ پیر — خدایا بفضلت توام دستگیر

میں وہی بوڑھا کمزوری سے گرا ہوا ہوں — اے خدا تو اپنے فضل سے میرا ہاتھ پکڑ

نگویم بزرگی و جاہم ببخش — فروماندگی و گناہم ببخش

میں نہیں کہتا کہ مجھ کو مرتبہ اور بزرگی عطا فرما — میرے عجز اور گناہوں کی بخشش کر

اگر باری اندک زلل اندرم ۔۔۔ بناچیزی شہرہ گرداندم

اگر کوئی بار میری تھوڑی سی لغزش ہو جائے ۔۔۔ در تو بے عقلی کے ساتھ مجھکو مشہور کرے

تو بینا و ما خایف از یکدگر ۔۔۔ کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در

تو دیکھنے والا ہے اور ہم ایکدوسرے سے ڈرنیوالے ہیں ۔۔۔ کیونکہ تو پردہ پوش ہے اور ہم پردہ پھاڑنیوالے

برآوردہ مردم ز بیرون خروش ۔۔۔ تو با بندہ در پردہ و پردہ پوش

لوگوں نے باہر سے شور مچایا ۔۔۔ لیکن تو بندہ کیساتھ پوشیدگی میں ہے اور پردہ پوش ہے

بنادانی از بندگان سرکشند ۔۔۔ خداوندگاران قلم درکشند

بیوقوفی سے اگر غلام نافرمانی کرتے ہیں ۔۔۔ تو مالک مہربانی سے معاف کردیتے ہیں

اگر جرم بخشی بمقدار جود ۔۔۔ نماند گرفتاری اندر وجود

اگر تو اپنی بخشش کے مقدار کے مطابق گناہ بخشے ۔۔۔ تو پھر کوئی گناہ وجود میں نہ رہے

وگر خشم گیری بقدر گناہ ۔۔۔ بدوزخ فرست و ترازو مخواہ

اگر تو گناہوں کی مقدار کے مطابق غصہ ہو ۔۔۔ تو پھر دوزخ میں بھیجدے اور حساب مت کر

گرم دستگیری بجائی رسم ۔۔۔ وگر بفگنی بر نگیرد کسم

اگر تو میرا ہاتھ پکڑے تو میں مرتبہ کو پہنچوں ۔۔۔ اور اگر مجھکو تو چھوڑدے تو کوئی مجھکو نہ پکڑے

کہ زور آورد گر تو یاری دہی ۔۔۔ کہ گیرد چو تو رستگاری دہی

اگر تو مدد کرے تو پھر کون مقابلہ کرے ۔۔۔ اور جب تو رہائی دے تو پھر کون پکڑے

دو خواہند بودن بمحشر فریق ۔۔۔ ندانم کدامان دہندم طریق

قیامت کے دن لوگوں دو گروہ ہونگے ۔۔۔ میں نہیں جانتا کہ مجھکو کس فریق میں رکھینگے

عجب گر بود راہم از دست پاست — کہ از دست من جز کژی بر نخاست

تعجب ہوگا اگر مجکو دا ئیں ہاتھ راہ دیں — کیونکہ میرے ہاتھ سے سوا کجی کے اور کچھ نہیں ہوا

دلم میدہد وقت وقت این امید — کہ حق شرم دارد ز موی سپید

میرا دل دمبدم مجکو یہ امید دلاتا ہے — کہ اللہ تعالے اسفید بالوں سے شرم رکھتا ہے

عجب دارم از شرم دارد ز من — کہ شرمم نمی آید از خویشتن

مجھے تعجب ہے اگر وہ مجھ سے شرم رکھے — کیونکہ مجھے اپنے آپسے شرم نہیں آتی

نہ یوسف کہ چندین بلا دید و بند — چو حکمش روان گشت و قدرش بلند

کیا یوسف علیہ السلام نے اتنی مصیبت نہیں دیکھی — جب آپ کی حکومت ہوئی اور آپکا مرتبہ بلند ہوگیا

گنہ عفو کرد آل یعقوب را — کہ معنی بود صورت خوب را

تو آپنے یعقوب علیہ السلام کی آل کا گناہ معاف کردیا — کیونکہ اچھی شکل کی کچھ حقیقت بھی ہوتی ہے

بکردار بدشان مقید نکرد — بضاعات مزجات شان رد نکرد

ان کے برے اعمال کے عوض انہیں قید نہ کیا — اور ان کی قلیل پونجی کو رد نہ کیا

ز لطفت ہمین چشم داریم نیز — بدین بی بضاعت ببخش ای عزیز

اے خدا تیری مہربانی سے ہم بھی امید رکھتے ہیں — اس بے سرمایہ پر اے عزیز بخشش فرما

بضاعت نیاوردم الا امید — خدایا ز عفوم مکن نا امید

میں پونجی نہیں لایا ہوں مگر امید — اے خدایا عفو سے مجکو نا امید نہ فرما

تمام شد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فہرست مضامین

ون ابواب و حکایات بوستان